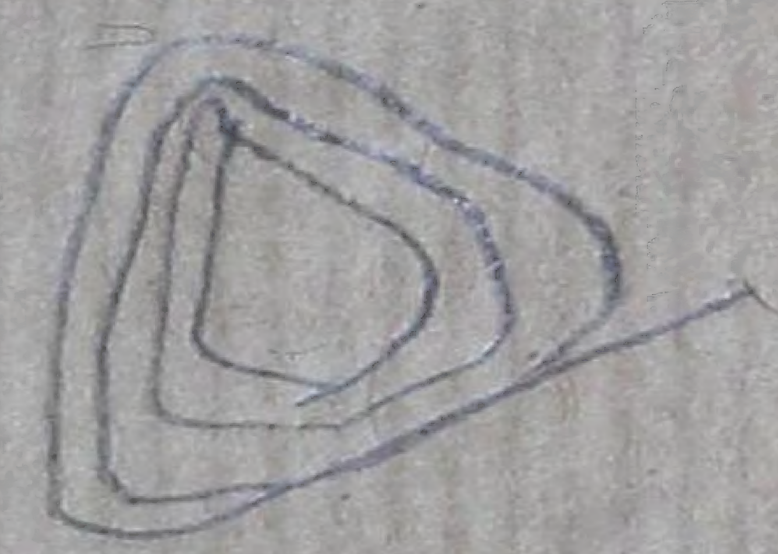




بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

عجائب القصص

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بعون صانع حکیم مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

عجائب القصص

۱۹۰۱ء

بمطبع نامی منشی نولکشور مین بزیور طبع مزین و مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک اللہ احسن الخالقین ط رب کل شیئ و ملیکہ وہو العزیز الحکیم ط جواہر زواہر سطر حکی حمد و ثنا اور لآلی متلالی ہر جنس ستایش بے منتہا کی سزاوار نثار بارگاہ کبریائی اوس مالک الملک لا شریک لہ کے ہین جسنے بمقتضای حکمت کاملہ کے بفحوای انی جاعل فی الارض خلیفۃ طفل چہل روزہ کو موافق بمضمون خمرت طینۃ آدم باربعین صباحاً خلعت ظفرہٗ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین ط پہنا کر اکلیل منصب خلافت سے سرافراز کیا (کنایہ از حضرت آدم علیہ السلام) اور بمودای آیہ وافی الہدایہ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت بنا بر امتثال فرمان اور اعراض نافرمانی اور طغیان طوائف انس و جان کے گروہ باشکوہ انبیا اور رسولونکو کہ داعی طرف دین اور اسلام اور ہادی صراط مستقیم دار السلام کے ہین ساتھ معجزات باہرات اور اظہار خوارق عادات کے رتبہ سرافرازی کا دیا پیدا کرنا زمین اور آسمانون کا بے اقامت قوائم اور اساطین کے بمضمون الذی خلق الارض والسموات بغیر عمد اور زینت دنیا بروج آسمانی کا ساتھ نجوم ثواقب کے بدلیل ولقد جعلنا فی السماء بروجا وزینہا للناظرین ط اوسکا ایک نمونہ قدرت ہے اور بچھانا بساط زمین کا اور اوگانا اوسمین ہر چیز کا بمنطوق والارض مددنہا والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل شیئ موزون ایک شعبہ عجائب حکمت کا ہے

عقل بلند آہنگ ہیچ بدائع اور صنائع قدرت اوسکی کی نارسائی سے معذور اور سطے گرنا وادی استدراک غرائب صنعت اوسکی کا
نیروی پاے پیکان تیز رو افکار سے نامقدور ہے وذات تقدس آیات انبیا و رسل کو واسطے ہدایت اور ارشاد عموم
عباد کے فص خاتم نبوت و رسالت کا کیا او فروغ آیات زاہرہ اور معجزات باہرہ سے بنا بر روشنی دیدون آوارگان
ظلمت آباد جہل و نارسائی کے چراغ راہ تصدیق و الیقان کا اونکو دیا صور مختلفہ موجودات کو خامہ صنعت اوسکے نے بمضمون
ہو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء طبع حجب ارحام کے کس خوبی سے لکھا اور صدر آرایان بزم رسالت کو بصفات
محمودہ صفوت و ارتضا ساتھ نشانیون اور کتاب کے بفحواے ہدایت انتما لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت وانزلنا معہم
الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط واسطے تکمیل ایمان اور ابتداے اہل الیقان کے مبعوث کیا عقل دراک
ہیچ ادراک سرائر قدرت بدائع کار اوسکے کے دنگ ہے اور مشاہدہ اعجوبگی گلہاے امکان کا کہ رنگ و بو مین
ایک دوسرے سے مشابہت نہین رکہتا واسطے تحیر دیدۂ اہل بینش کے عجیب نیرنگ ہے **شعر** وفی کل
شئے لہ آیۃ ❊ تدل علی انہ واحد ❊ سبحانہ وتعالی عما یقولون علوا کبیرا تسبح لہ السموات السبع والارض ومن فیہن
مثنوی آفرین صد آفرین بر جان جان ❊ آنکہ ہست او آشکار و نہان ❊ آسمان یک پردۂ اسرار او ❊
وین زمین یک نقطہ از پرگار او ❊ اے منزہ از ہمہ بود و نبود ❊ وے مبرا از ہمہ گفت و شنود ❊ روح را از قدرت
خود آفرید ❊ عقل و جان از صنع او آمد پدید ❊ اور تحفہ درود و صلوات زاکیات کا شائستہ ارسال بزم صفوت قرین
اوس سید المرسلین خاتم النبیین صدر نشین ایوان ختم رسالت خورشید خاور سفارت و جلالت مردمک دیدۂ
دوربین بینش شمع انجمن افروز وجود آفرینش محیط گوہر نبوت و اصطفا معدن یاقوت صفوت و ارتضا علت غائی
ایجاد عالم طرۂ دستار افتخار آدم اوج گزین بام مناظر افلاک سزاوار خطاب مستطاب لولاک صاحب الخیر
والبر صاحب البرایا والعطایا والآیات والمعجزات والعلامات الباہرات سید و سرور انبیا محمد ن المصطفے کے ہے
مثنوی آن محمد افتخار مرسلین ❊ آن محمد نور رب العالمین ❊ آن محمد آیت صنع الہ ❊ آن محمد آفتاب عزو
جاہ ❊ آن محمد مقتداے اہل دین ❊ آن محمد مظہر سر یقین ❊ آن محمد مخزن آیات غیب ❊ آن محمد صورت مرآت غیب ❊

[illegible]

کہ خلق وایجاد عالم کا بمضمون اول ما خلق اللہ نوری پرتو نور کرامت ظہور اوسکے کا اور شرف تقدم رتبہ اوسکے کا
ابوالبشر سے بیچ ہدایت پیدایش کے بدلیل کنت نبیا و آدم بین الماء والطین کے ظاہر ہے صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ
وآلہ واصحابہ اجمعین وعلی سائر الانبیاء والمرسلین صلوٰۃ تامۃ دائمۃ الی یوم الدین **بعد** حمد ایزد منان
اور نعت ومنقبت رسول آخر الزمان کے ابجد خوان دبستان دانش وشعور معتصم بذیل رسول الثقلین
محمد فخر الدین حسین نقش پرداز تسطیر اس دیباجہ کا بیچ بیان سبب تالیف اس کتاب فیض نصاب کے گزارش کرتا ہے
اور پر خاطر خطیر ارباب عقل وتمیز کے پوشیدہ نہ ہے کہ خدای یگانہ و مصلحت بیچ امور زمانہ حضرت واجب الوجود
جناب قدسیہ نے بمنطوق لازم الوثوق ولقد کرمنا بنی آدم وفضلناہم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً
جمیع مخلوقات اور ہر جنس ممکنات سے نوع بشر کو ساتھ تشریف شریف فضل وکرامت کے مشرف کیا
اور اس نوع عالی سے نفوس قدسیہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہر فرد بشر سے رتبہ صفوت اور برگزیدگی
کا دیا اور جیسے کہ سر رشتہ انتظام امور دنیا کا بیچ ہاتھ تدبیر بادشاہان والا مقدار فرمان فرمای بلاد وامصار
کے رکھا اسیطرح زمام فلاح ونجاح آخرت کی بیچ قبضہ ہدایت اور ارشاد گروہ صفوت پژوہ انبیا کے دی
اور آراستگی احوال ہر ایک کی اہل اسلام سے انکے اتباع اور اذعان پر رکھی اور پیروی انکے افعال
واقوال کی ہر حال مین ہر خاص وعام پر واجب کی ہے اور جمیع حرکات اور سکنات انکے کو واسطے راستی
اور درستی اطوار وکردار سالکان شوارع امتثال اوامر ونواہی اپنے کی منہاج مستقیم جنت کا کیا سو جسنے
اتباع رسول اور اطاعت اور انقیاد احکام آلہیہ سے اعراض وانحراف کرکے زیست بے مدار کو بہتر جانا
اور ہوای نفسانی کو مقدم رکھکر قدم اوپر خطرات شیطان رجیم کے رکھا بموجب اس مضمون کے فاما من طغی
وآثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی الماویٰ وقود نار جحیم کا ہوا اور جو کوئی شامت نافرمانی خدا اور رسول
کی سے ڈرا اور راہ راست شرع پر چلا موافق اس عبارت کامل البشارت کے واما من خاف مقام ربہ
ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماویٰ نعیم جنت کو پہنچا پس پیروی رسول مقبول کی امور دین ودنیا مین

[illegible]

موجب رستگاری کا ہے اور دریافت کرنا اس بات کا کہ ہر نبی کی امت کے لوگون کو اسکے اتباع سے کیا کیا درجات حاصل ہوے اور اوسکے عدم امتثال فرمان سے کس کس عذاب و عقاب مین گرفتار ہوئے ذریعہ ہر طرح کی سعادت اور نجات کا ہے اور یہ بات جب معلوم ہوتی ہے کہ قصصہای انبیا علیہم السلام ساتھہ اس شرح اور بسط کے جانے کہ انھون نے باوجود اسکے کہ اظہار خوارق اور معجزات سے اقاویل اباطیل اہل ضلالت اور خذلان کو بدلائل ساطعہ احقاق شریعت اور دین کے ابطال کیا اونکی امت کے لوگ نافرمانی پر اڑے رہے اور خلاف حکم کرتے رہے اور اون کی مخالفت سے زیان کار ہوئے تو جو امور کہ نافرمانی خدا اور مخالفت احکام انبیا سے اونکی امت کو موجب خسران دنیا اور آخرت کے ہوئے اونسے باز رہے اور اطاعت رسول مقبول کی ہر امر مین بجان و دل قبول کرے اور جاننا اس کا موقوف ہے حصول مایۂ علم پر اور ظاہر ہے نزدیک ارباب عقول سلیمہ کے عمدہ ترین امور کہ عمر گرامی اوس مین صرف کیجاوے ہے تحصیل علوم دینیات اور معرفت یقینیات کی ہے اسواسطے کہ علم سبب تزکیہ قلوب اور ذریعہ معرفت حضرت رب المعبود اور موجب رفعت درجات اور وسیلۂ استحصال سعادت کا ہے اور فضیلت علم کی نص قرآن سے ثابت ہے کہ یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت اور اشرف علوم دینیہ علم احادیث نبویہ کہ مبین احکام و ممیز حلال و حرام اور مفسر کلام خالق انام کے اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کی ہے اور وجوب اتباع سنت رسول علیہ السلام کا اس آیت سے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور اس حدیث سے من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ ثابت ہے اور لزوم اقتفا صحابہ علیہم الرضوان کا اس سے معلوم ہوا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے بعد میری امت مین تہتر گروہ ہونگے سب دوزخی ہونگے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کونسا گروہ ہے فرمایا جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہوگا پس ہر مومن کو لازم ہے کہ علم سیرت آنحضرت اور معرفت احوال صحابہ و تابعین کی حاصل کرے تو فرقہ ناجیہ مین داخل ہووے اور درجات عالیہ پر پہونچے اسواسطے دیکھنا اور سننا کتب سیر اور قصص کا جسمین یہ بات حاصل ہو ہر شخص پر جسکا دل نور ایمان اور فروغ اسلام سے روشن ہے لازم تر ہے اگرچہ قصہاے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے بیچ کتاب قصص الانبیا اور کتب تواریخ کے بالاستیعاب مرقوم ہے لیکن اونمین مصنفون نے مراعات

جس شخص نے دوست رکھا
سنت میری کو پس تحقیق
دوست رکھا مجکو اور
جس نے کہ دوست رکھا
مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت میں ۱۲
پیروی کرو میری دوست
رکھیگا اللہ تمکو ۱۲
عالم درجے ۱۲
جنت میں ساتھ اور وہ لوگ کہ دیے گئے
لوگون کو جو ایمان لائے
بلند کریگا اللہ ان

تنقیح روایات کی صحیح اور ضعیف سے چندان ملحوظ نہین رکھی مگر کتاب عجائب القصص کہ عبدالواحد بن محمد مغنی مصنف اوسکے نے
تصحیح روایات کا التزام کیا اور ملخص اون قصص کا جو تفاسیر معتبرہ اور احادیث نبویہ سے پایۂ ثبوت کو پہونچا اوسمین لکہا ہے
اور اس نظر سے کہ یہ کتاب از جملہ عجائب و غرائب اور اسم بامسمی تہی عمدۃ الحکما زبدۃ العقلا حاذق الزمان ارسطوی دوران احترام الدولہ
حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر نے کہ مسیحا یاے رضیہ و شمائل مرضیہ موصوف و بصفات حسنہ و محاسن اخلاق معروف ہین اور عنان بارگی
توجہ کی طرف انجام مہام خلایق کے معطوف اور ہمت خیر نہمت کو بیچ اشاعت موجبات حسنات کے مصروف رکھتے ہین اور
فیض نبض گیری سے بپایہ التفات اونکی سے کوئی شخص مرضای خواص و عوام سے بیچ تداوی علل جسمانی کے شکوہ گذار محرومی کا
نہوا چاہا کہ اسیطرح مبتلیان سوء المزاج مفرو نابلدی انتفاع اوس مفرح مرکب الاجزاء کثیر النفع خیر و سعادت سے جو موجب تقویت اعضاے
رئیسہ عقل و ادراک اور بسبب تنقیہ رطوبات فضلیہ علت سبات غفلت کا ہووے محروم نرہین لاجرم ایک مدت سے نقش اس خیال کا
لوح خاطر سعادت طلب پر مرتسم رکھتے تھے کہ جو کتب تواریخ و قصص انبیا علیہم السلام کی بزبان عربی یا فارسی ہین اور فہم
معانی عبارات عربیہ کا ہر کسی پر آسان نہین اور زبان فارسی سے بہی جو لوگ سواد معنی فہمی کا نرکہتے ہون متمتع نہین ہوسکتے
اگر تنگی اوقات کم فرصتی کی ہاتھ تمسک دامن وسعت فرصت سے باز رکھے تو اوپر مضامین پسندیدہ کتاب عجائب القصص کو
کہ بیچ پیرایۂ زبان فارسی کے جلوہ فروش ہین ساتھ کسوت پوشی اردو سلیس کے کہ عام فہم اور خاص پسند ہو زیب آرایش کی
دیکر رنگ افروز بزم قبول خواطر خاص و عام کا کیجیے تو ہر کوئی احاد ذکور و اناث اور اطفال شیوخ و شباب سے فائدہ مند ہووے
ہر چند بسبب ہجوم افکار انصرام امور سلطنت کے کہ مخصوص بذات ستودہ صفات اوس اسوۂ دودمان دانش و فرہنگ کے
تعلق رکھتا تھا ضیق فرصت مساعد اہتمام اس امر اہم کی نہ تھی اسواسطے تحریک سلسلۂ انجام اس کام کے بوساطت دست و قلم
سیادت مرتبت نجابت منزلت سید باقر حسین خان خلف رشید سید علی نقی خان کے عمل مین آئی اور اوس بزرگوار شایستہ کردار نے
بشستگی ذہن سلیم و فکر مستقیم کے عرائس مضامین اوس کتاب کو پیرایہ پوشی زبان اردو سلیس سے آرایش دی لیکن باوجود
قلت فرصت کے عمدۃ الحکما رضیۃ الصفات موصوف نے کم فرصتی اوقات شبا روزی مین بذات خود بیچ تصحیح اور تنقیح مضامین
و روایت اور تغیر اور تبدل الفاظ و کلمات اور مراعات لوازم سیاق و سباق عبارات ترجمہ مرقومہ کے اور اندراج اکثر واقعات
و فوائد شتی علاوہ قصص مسطورہ اوس کتاب کے نسخ تواریخ و کتب معتبرہ سے اور التزام ادائے مطالب بحسن ادا و درج آیات قرآنی
و اشعار اساتذۂ پاستانی مناسب مضمون ہر مقام کے فوق اہتمام کو بپایۂ صرف مساعی پہنچایا۔ و بذل اجتہاد بلا نہایت سے کے
پہونچایا و فی الواقع ناہرۂ عشوہ سنج تالیف اس کتاب و اسلوب ترتیب ان ابواب کے بجو بہائی مالا کلام و حسن نظام بآرایش
گری ماشطۂ فکر رسا و طبع جودت انتما دستیاری جنبش خامہ و بیان اوس صاحب قریحہ بالغ رس کے جلوہ فروش حسن دلفریبی کا ہوئی

سامعین

سامعین بادانش وتمکین پر واضح ہو کہ بیشتر مصنف کتب تواریخ اور قصص کے بیچ بیان واقعات کے رعایت اس بات کی ملحوظ نہیں رکھتے کہ بے مبالغہ اور اغراق کے کہ راست کو مشتبہ بدروغ کر دیتا ہے حیز تحریر مین لاوین یہ بات اگر بیچ بیان حالات دنیا دارکے ظہور مین آوے بظاہر چندان موجب قباحت کا نہیں ہے کہ اسواسطے اگر کسی نے جانا کہ یہ جہوٹ ہے اس سے کچھ نقصان دروغ جاننے والے کو حال و مآل مین عائد نہیں ہوتا اور اگر حال انبیا کا بطور وقائع سلاطین و اہل دول کے ساتھ مبالغہ کے لکھا جاوے اور سننے والیکو مظنہ دروغ ہو کر منجر بہ بے اعتقادی ہووے اور یہ بات موجب خفت مرتبت اونکی کا ہو تو نقصان ایمان اون لوگونکا اور سبب گنہگار ہونے اہل تاریخ کا متصور ہے اس نظر سے مورخین حقیقت بین بیچ بیان حالات انبیا علیہم السلام کے مبالغہ اور اغراق کو ہرگز دخل نہیں دیتے ہیں اور جسقدر کہ آیات قرآنی اور احادیث رسول یزدانی سے ثابت ہوا اوسیکو درج کتاب کرتے ہین اور جو اس کتاب مین قصص الانبیا کے بطور ایجاز و اختصار بموجب روایات صحیحہ کتب معتبرہ تفسیر و حدیث کے مثل کشاف و کبیر و درر و زاد المسیر و تبیان و جامع البیان و جلالین و قشیری و مدارک التنزیل و نیشاپوری و انوار التنزیل معروف بہ بیضاوی و معالم التنزیل امام بغوی و وسیط و کواشی و عرائس و بحر المواج و زاہدی و کشف الاسرار و تفسیر مولانا یعقوب چرخی و مواہب علیہ مشہور بحسینی و مغنی و لباب و عین المعانی و ینابیع و عزیزی اور کتب معتبرہ جیسے بستان فقیہ ابو اللیث و معارج النبوۃ و شفای قاضی عیاض و حبیب السیر و شواہد النبوۃ و روضۃ الصفا وغیرہ سے رقم پذیر ہوئی اور احوال مسعود اشتمال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جو پیش از ولادت اور بعد ولادت باسعادت اونکی کے واقع ہوا اور فضائل و شمائل جو قبل از بعثت آنحضرت صلوات اللہ علیہ کے ظہور مین آئے اور بیان معجزات کا کہ ہنگام رسالت سے ہجرت تک اور ہجرت سے رحلت تک اور جو بعد رحلت اوس سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے ظاہر ہوئے اور حال وفات اونکی کا لکھا ہے اسکا دیکھنا اور سننا مثمر ثمرات فوائد کا ہے ایک یہ کہ دریافت ہونا حال انبیا کا اور ظہور معجزات کا اونسے کہ دلیل کمال قدرت حضرت رب الارباب کی ہے اور علو درجات اون لوگون کا جو مطیع اور منقاد حکم خدا اور رسول اپنے کے ہوئے اور نازل ہونا عذاب اور عقاب کا اون پر جو اغوائے شیطانی سے مصداق خسر الدنیا والآخرۃ کا ہوئے اسکے جاننے سے خوف سخط خدا اور مخالفت اتباع رسول مجتبی سے ہوگا اور بقدر امکان کے ہر امر مین پیروی رسول مقبول کی مقدم رکہین گے اور یہ موجب رستگاری عتاب ملک قہار سے اور وسیلہ وصول ریاض جنت تجری من تحتہا الانہار کا ہوگا دوسرے یہ کہ ہر کسیکو دیکہنے اور سننے قصص و حکایات پاستانیون سے ایکطرح کی لذت آتی ہے اگر اس خیال سے وہ کتب جسمین احوال راست و دروغ بادشاہون اور پہلوانون اور مبارزون کا یا حکایات مخترعی جیسے قصہ ممتاز اور گل صنوبر اور فسانۂ عجائب وغیرہ مین ہین لکہی ہون دیکہنے یا سننے سے سوا ایکدم کی لذت ناپایدار کے غیر تضیع اوقات کرینگے

کچھ حاصل نہوگا اور اس کتاب کا دیکھنا کہ احوال انبیا کا منجملہ تلمیحات آیات قرآنی مرقوم ہے موجب حسنات کا ہے میسر یہ کہ اس سے معلوم ہوگا کہ انبیونکی امت نے جو اونکا حکم نہ مانا دنیا مین غضب الٰہی مین گرفتار رہے اور آخرت مین مستحق خلود نار جہنم کے ہوئے اگر ہم بھی اپنے رسول کے خلاف حکم کے راہ اختیار کرینگے بیشک منجملہ اون فریق کے ہونگے اور یہ خیال موجب اونکی ہدایت اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا چوتھے یہ کہ احوال انبیا علیہم السلام کا جسکے دیکھنے اور جاننے سے ہدایت ہو دیکھنا اور سننا اوسکا از جملہ عبادات ہے پانچوین یہ کہ جو کوئی ترجمہ کلام اللہ تحت لفظ اردو یا فارسی دیکھے تو معانی الفاظ کو دریافت ہیچ جانیگے مگر بسبب اسکے کہ اکثر آیات متعلق قصص سے ہین مفہوم کلی کلام اللہ کا سمجھ مین نہین آویگا اور جو قصص معلوم ہونگے تو بخوبی مضامین قرآنی ذہن نشین ہوجاینگے اور مقرر ہے کہ تلاوت قرآن مجید کی بعد فرائض کے افضل عبادات سے ہے اور پڑھنا اسکا ساتھ فہم معنی کے اجر بے حساب رکھتا ہے چھٹے یہ کہ دیکھنا ایسی کتاب کا جسمین حصول اتنی موجبات سعادت کا ہو بجائے خود عبادت ہے اور اگر کسیکو پڑھنا یا سننا آئے تو اوسکو بھی یہ فوائد حاصل ہون اوسکا اجر پڑھا ہوا اور سنا ہوا کو ہے ساتوین یہ کہ احوال انبیا اور شمائل اور فضائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس مجلس مین مذکور ہون موجب نزول رحمت الٰہی کا ہوتا ہے۔ آٹھوین یہ کہ اسمین قصص اکثر انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے ہین اور قصہای انبیا جمیع قصص اور حکایات سے احسن اور افضل ہین اسواسطے کہ جناب اقدس ایزد یگانہ نے قصہ حضرت یوسف کو بیچ قرآن مجید کے فرمایا ہے نحن نقص علیک احسن القصص جب ایک نبی کے قصہ کو حضرت باری نے احسن فرمایا تو بہت سے نبیونکی قصص مین کسقدر محاسن ہونگے پس ان وجوہ سے دیکھنا اور سننا ہر کسی پر ذکور اناث سے جو مشرف بشرف اسلام و ایمان ہین لازم ہے کہ ذریعہ استحصال اتنی فوائد کا ہے اور جو قصص کہ آیات قرآنی سے ثابت ہین مثل قصہ ذی القرنین اور اصحاب کہف وغیرہ اور بعضے کہ جنکی نبوت مین اہل تاریخکو اختلاف ہے جیسے حضرت کالوب اور جرجیس وغیرہ اوس کتاب مین کہ جسکا یہ ترجمہ ہے نہ تھی قصص الانبیا اور روضۃ الصفا اور اور تاریخون سے دیکھکر اسمین درج کیے ہین اور اس کتاب برگزیدہ قصص نے کہ درج جواہر فوائد اور عوائد کی ہے بیچ ۱۲۶۶ھ ایکہزار دو سو چھیاسٹھ ہجری مطابق ۱۸۵۰ء اٹھارہ سو اور پچاس عیسوی اور سال دوازدہم جلوس میمنت مانوس جارس اریکہ سلطنت جہانبانی زیب سریر مکنت و کامرانی شمع انجمن فروز خاندان عظمت نشان گورگانی چراغ دودمان فروغ صاحبقرانی شاہ کیوان جاہ ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کے پیرایہ ترتیب اور تالیف کا پہنا اور برعایت سال حال کے ترجمہ طاہرہ عجائب القصص کہ مادہ تاریخ ہے اس کتاب کا نام رکھا امید شمائل عیب پوشی و ہنر بینی ناظرین انصاف قرین وہ ہے کہ اگر بمقتضائے بشریت کے کسی جگہہ بیچ طریق صعب المرام اداے مطلب کے لغزش پاے روانی خامہ راقم دیباچہ اور مترجم سے قصور اور نقصان ملحوظ ہووے شبدیز زبان کو مطلق العنان فیافی لعنت کا نکرین اور جو دیکھنے اس نسخہ فیض آثار

باب سترھوان قصہ حضرت یونس علیہ السلام میں اس باب میں دو فصل ہیں فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت
اور دعوت حضرت یونس علیہ السلام میں فصل دوسری نگل جانا مچھلی کا حضرت یونس علیہ السلام کو اور پھر اوگل دینا
صحرا میں باب اٹھارھوان احوال حضرت زکریا اور یحیی علیہ السلام میں اور اس باب میں دو فصل ہیں فصل پہلی
ذکر نسب اور رسالت اور بعض احوال انکی میں فصل دوسری شہادت حضرت زکریا او حضرت یحیی علیہما السلام میں کفار
نابہنجار کے ہاتھہ سے باب انیسوان احوال حضرت عیسے بن مریم علیہ السلام میں اور اس باب میں ذکر حنظلۃ الصادق اور
قصہ اصحاب کہف اور ذکر برصیصا اور ذکر جریح راہب اور ذکر اصحاب اخدود اور ذکر جرجیس پیغمبر علیہ السلام اور ذکر شمعون عابد اور
ذکر خالد بن سنان عیسے اور احوال سلطنت سکندر رومی اور اس باب میں بارہ فصل ہیں فصل پہلی مناقب حضرت مریم
اور ولادت حضرت عیسے ع فصل دوسری بیان رسالت حضرت عیسے علیہ السلام میں اور ذکر بعضے انکے معجزون میں
فصل تیسری جانا حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان پر اور نازل ہونا آخر زمان میں فصل چوتھی ذکر حنظلۃ الصادق میں
فصل پانچوین قصہ اصحاب کہف اور انکی متفرق حال میں فصل چھٹی برصیصا کے ذکر میں فصل ساتوین ذکر جریح راہب
میں فصل آٹھوین ذکر اصحاب اخدود میں فصل نوین ذکر جرجیس پیغمبر میں فصل دسوین ذکر شمعون عابد میں
فصل گیارھوین ذکر خالد بن سنان عیسی میں فصل بارھوین احوال سلطنت سکندر رومی میں باب بیسوان
ذکر بعضے احوال خاتم النبیین سید المرسلین سرور انام محمد مصطفے علیہ التحیۃ والسلام میں اور اس باب میں پانچ فصل ہیں
فصل پہلی بیان بارۂ احوال فرخندہ مآل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ پیش از ولادت باسعادت ظاہر اور
ہویدا ہوا فصل دوسری بعضے فضائل اور شمائل میں کہ بعد از ولادت باسعادت اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام وقوع میں آئے فصل تیسری بعضے معجزون میں کہ بعد از بعثت تا وقت ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واضح اور لائح ہوئے فصل چوتھی بیان بارۂ حالات کہ بعد از ہجرت آنحضرت صلعم تا رحلت ظاہر ہوئے اور
بیان اس امور میں کہ کسی وقت کے ساتھہ اون وقتون میں سے خصوصیت نرکھے فصل پانچوین بیان
بعضے معجزات میں کہ بعد از ممات آن خلاصۂ موجودات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات ظہور میں آئے اور
اسی فصل میں سے ذکر مدت عمر اور وفات آن سید کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات خاتمہ بیان
مدت خلافت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و ائمہ معصومین اور تابعین میں مقصد ہیچ بیان تعداد
انبیا کے اور ذکر نزول صحابہ کرام اور بیان امتداد زمان از ابتداے خلقت آدم تا ظہور حضرت خاتم
راقم کمان محکمہ روایات و تحقیق اور ساکنان [illegible] ہدایت و توفیق پر پوشیدہ نرہے کہ بموجب آیہ وانی لہدایۃ

لقد ارسلنا رسلا مین قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک وما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ فاذا جاء امر اللہ قضی بالحق وخسر ہنالک المبطلون ؀ تعداد پیغمبرو نمین محدثون نے اختلاف کیا ہے اکثر ارباب اخبار کہتے ہین کہ حضرت آدم ؑ کے زمانے سے تا وقت نبوت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوے ہین اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اس قول کے ساتھ اشارہ کیا ہے اور ایک جماعت کلیہ عقیدہ ہے کہ انکے عدد آٹھ ہزار سے زیادہ نہین ہین اور ابو یعلی موصلی اپنے جامع مین اس قول کے موافق روایت کرتا ہے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصلاح فرمایا ہے کہ حق تعالی نے میرے تئین کہ محمد ہون آٹھ ہزار پیغمبرون کے بعد مبعوث فرمایا ہے اور ان آٹھ ہزار پیغمبرون مین سے چار ہزار بنابر ارشاد و ہدایت بنی اسرائیل کے مامور ہوے تھے اور چار ہزار مختلف امتون اور متباین فرقون پر اور عبد اللہ ابن احمد حنبل نے کتاب تعریف الانبیا مین یحیے بن سعید الاموی سے روایت کی ہے کہ حضرت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مین خاتم ہزار پیغمبر یا بیشتر ہون فریق اول کہتے ہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر و نمین سے تین سو تیرہ مرسل ہوئے ہین اور باقی غیر مرسل اور مرسل وہ ہے کہ وحی الہی اوسپر بوساطت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہو صاحب صحیفہ اور کتاب ہو یا نہو اور نبی غیر مرسل وہ ہے کہ بنابر الہام یا محض رویای صادقہ سے کسی قوم کی دعوت پر مامور ہوے ہون پس مرتبہ پیغمبرون کا چار قسم مین منحصر ہے نبوت اور رسالت اور اولوالعزمی اور خاتمیت پہلی قسم عام ہے اور دوسری اور تیسری خاص اور چوتھی اخص الخاص اور کلمہ اولوالعزم کے معنی مین بھی بہت بہت اختلاف ہے کہ اگر مشرح اون اختلافات کو لکھا جاوے تو اطالت کلام لازم آوے لاجرم از روے ایجاز و اختصار جو قریب بتحقیق ہے رقم پذیر ہوتا ہے چاہیے جاننا کہ ایک جماعت علما سواے حضرت یونس علیہ السلام کے سب پیغمبرونکو اولوالعزم جانتے ہین اور آیہ کریمہ ولم نجد لہ عزما کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین واقع ہوا ہے انکے اعتقاد کے باعتبار اول سے ہے اور ایک گروہ کہتے ہین کہ مقصود کل اولوالعزم سے واصفان شریعت ہین اور اس تقدیر پر حضرت آدم اور حضرت نوح ؑ اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام اولوالعزم ہین اور باقی نہین اور ایک فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ مراد اس کلمہ سے ناسخان شریعت ماقبل ہین اور اس تقدیر پر چاہیے کہ حضرت آدم علیہ السلام اولوالعزم مین سے نہون اور پانچ اور مرسل کہ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے مذکور ہوئے

الوالعزم

ا؎ تحقیق [illegible]
[illegible]

اولوالعزم ہون اور خاتم باتفاق اہل ملت ایک سے زیادہ نہین ہے اور ایک جماعت کہتے ہین کہ بعد آن سرور کائنات صلوٰۃ اللہ علیہ فاضل ترین پیغمبران حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین اور انکے بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور انکے پیچھے حضرت عیسے روح اللہ اور پھر حضرت نوح نجی اللہ اور صاحب کتاب چار ہین اول حضرت موسیٰ صاحب توریت دوسرے حضرت داؤد صاحب زبور تیسرے حضرت عیسے صاحب انجیل چوتھے محمد مصطفےٰ صاحب فرقان اور ایک گروہ کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام پر اکیس ۲۱ صحیفہ نازل ہوئے اور حضرت شیث پر انتیس ۲۹ اور حضرت ادریس پر تیس ۳۰ اور حضرت نوح پر دس ۱۰ اور حضرت ابراہیم پر پندرہ ۱۵ اور مستحفظان وقائع ایام اور مستخبران حوادث شہود و اعوام نے بہت اختلاف کیا ہے کہ ہنگام پیدائش ابو البشر علیہ السلام سے تا زمان حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والی یوم الدین کتنا زمانہ ہوا اور مابین بعثت اور رحلت ہر نبی کے اور رسول رب العالمین کے کتنی کتنی مدت گذری اس باب مین اپنی تالیفات مین بر سبیل اجمال و تفصیل مختلف روایتین لائے ہین شمہ اونمین سے صورت تحریر کی پاتا ہے اور ایراد بعض روایات مختلفہ پر اہتمام کیا جاتا ہے حبیب السیر مین لکھا ہے کہ محمد بن جریر طبری نے کہ تمام سالکان مسالک سخنوری مین بمزید اعتبار مشہور اور معروف ہے ایک مقام پر اپنی تالیف مین بیان کیا ہے چنانچہ شاہنامہ بزرگ مین منقول ہے کہ از ظہور آدم تا زمان حضرت خاتم علیہما السلام چھ ہزار تیرہ برس ہوئے ہین اور پانچ ہزار نو سو بھی کہتے ہین اور دوسری جگہہ لکھا ہے کہ بقول علماے یہود من ابتدای روزگار حضرت آدم تا ایام ہجرت حضرت سید عالم علیہم السلام چار ہزار چھ سو بانوے برس تین مہینے اور بروایت اخبار نصیری پانچ ہزار ایکسو بہتر اور عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت آدم کے زمانہ سے تا طوفان نوح دو ہزار دو سو چھپن سال ہوئے اور طوفان سے تا وقت حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم ایک ہزار اناسی اور روزگار خلیل الرحمن سے تا ہنگام موسیٰ پانسو پینسٹھ اور ایام حضرت موسیٰ سے تا زمان حضرت سلیمان علیہما السلام پانسو چھبیس اور عہد سلیمان کے وقت سے تا زمان ذی القرنین رومی سات سو ستر ۷۷۰ اور ہنگام اسکندر سے تا زمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین سو اونہتر اس تقدیر پر روزگار حضرت آدم سے تا ایام حضرت عیسے پانچ ہزار پانسو بائیس برس ہوئے اور ابو الفتح ناصر بن محمد الخضیبی نے کہ مولف معارف ہے بروایت وہب بن منبہ روایت کی ہے کہ عمر حضرت آدم علیہ السلام کی ہزار برس کی تھی اور ہنگام انتقال ابو البشر سے تا وقوع طوفان دو ہزار دو سو بیالیس سال اور طوفان سے تا وقت رحلت حضرت نوح تین سو پچاس برس اور وفات حضرت نوح علیہ السلام سے تا انتقال حضرت ابراہیم علیہ السلام دو ہزار دو سو چالیس برس اور درمیان حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سات سو برس اور حضرت موسیٰ سے تا حضرت داؤد علیہما السلام پانسو برس اور حضرت داؤد سے تا حضرت عیسے علیہما السلام ایکہزار ایکسو برس اور حضرت عیسے کے آسمان پر جانے سے تا ولادت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ سو بیس برس ہوئے اس تقدیر پر پیدائش حضرت آدم سے تا زمان

میلاد سید عالم علیہما السلام آٹھ ہزار سات سو آٹھاون سال ہوئے اور حسین بن حمزہ اصفہانی کہ ناظمان سنا نظم شخندانی میں بجز بہ اعتبار شہرت رکھتا ہے روایت کی ہے کہ از روئے آفرینش حضرت آدم تا ولادت حضرت نوح علیہما السلام اکہزار چھپن برس ہوے اور ولادت حضرت نوح سے تا میلاد حضرت ابراہیم علیہ السلام اکہزار آٹھ سو بانوے برس اور تولد حضرت ابراہیم سے تا زمان قدوم حضرت یعقوب علیہما السلام مصر میں دو سو نوے سال و قدوم مصر حضرت یعقوب علیہ السلام سے تا قیمت و فات انکے ستر ہ برس اور وفات حضرت اسرائیل علیہ السلام سے تا بناء بیت المقدس چار سو اسی برس اور بناء بیت المقدس سے تا ہنگام خراب ہونے اسکے چار سو دس برس اور خرابی بیت المقدس سے اسوقت تک کہ عمر بن الخطاب نے اوسکو مفتوح کیا اکہزار پانسو چون برس اس روایت سے تا زمان خلقت ابوالبشر تا اوان ہجرت شفیع روز محشر علیہم الصلوۃ والتحیہ پانچ ہزار چہ سو نانوے برس ہوئے ہو افضل المتاخرین مولانا کمال الدین حسین خوارزمی نے مقصد اقصی میں لکھا ہے کہ وقت ولادت خاتم الانبیاء سے تا حضرت عیسے علیہما السلام چہ سو بیس برس اور حضرت عیسے سے تا حضرت داود علیہما السلام اکہزار دو سو برس اور حضرت داود سے تا حضرت موسے علیہما السلام پانسو برس اور حضرت موسے سے تا حضرت ابراہیم علیہما السلام سات سو ستر برس اور حضرت ابراہیم سے تا حضرت نوح علیہما السلام اکہزار چار سو بیس سال اور طوفان نوح سے تا حضرت آدم علیہما السلام دو ہزار دو سو چالیس برس سعورت میں حضرت خاتم سے تا وقت خلیفہ معظم صلوات اللہ وسلامہ علیہما چہ ہزار سات سو پچاس سال ہوتے ہیں واللہ اعلم بالصواب

جدول تعداد سنین عالم کون و فساد از روز خلقت حضرت آدم تا ولادت با سعادت خاتم الرسالت صلوات اللہ علیہم اجمعین

روایت از عبد اللہ ابن عباس	ابو الفتح ناصر بن محمد الخضیبی	حسین بن حمزہ اصفہانی	مولانا جمال الدین حسین معلاردی
از حضرت آدم تا طوفان نوح علیہما السلام [illegible] سال	حضرت آدم علیہ السلام [illegible] سال	از پیدائش حضرت آدم تا ولادت نوح [illegible] سال	از ولادت خاتم الانبیا تا حضرت عیسے [illegible] سال
از طوفان نوح تا ولادت حضرت ابراہیم [illegible] سال	از حضرت آدم تا وقوع طوفان [illegible] سال	از ولادت نوح تا ولادت ابراہیم [illegible] سال	از حضرت عیسے تا حضرت داود [illegible] سال
از حضرت ابراہیم تا حضرت موسے [illegible] سال	از طوفان تا وفات نوح [illegible] سال	از تولد ابراہیم تا زمان قدوم حضرت یعقوب در مصر [illegible] سال	از حضرت داود تا حضرت موسے [illegible] سال
از حضرت موسے تا حضرت سلیمان علیہما السلام [illegible] سال	از وفات حضرت نوح تا انتقال حضرت ابراہیم [illegible] سال	از قدوم حضرت یعقوب از مصر تا قیمت وفات شان [illegible] سال	از حضرت موسی تا حضرت ابراہیم [illegible] سال

از حضرت سلیمان تا زمان اسکندر ذوالقرنین لاموب سال	درمیان حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ لما سال	از وفات حضرت یعقوب تا بنای بیت المقدس اسمان سال	از حضرت ابراہیم تا حضرت نوح ال اسامہ سال
از اسکندر رومی تا حضرت عیسیٰ تالوب سال	از حضرت موسیٰ تا حضرت داؤد طا سال	از ابتدای بنای بیت المقدس تا خراب شدن ان تامہ سال	از طوفان نوح تا حضرت آدم الف ماللہ سال
	از حضرت داؤد تا حضرت عیسیٰ الف ما سال	از خرابی بیت المقدس تا زمانیکہ مفتوح کرد او را عمر ابن الخطاب رض الف حاللوم سال	
	از عروج حضرت عیسیٰ بآسمان تا ولادت خاتم المرسلین صلعم سالہ سال		
صم حالہ سال	سم لمام سال	صمتما لوعہ سال	سم لمام سال

باب پہلا بیچ بیان پیدائش نور سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیدائش تمامی چیزونکی اسی نور سے اور اسمین دو فصل ہین **فصل پہلی** آفرینش نور مذکور مین اور ظہور ہونے کائنات مین اس نور سے ارباب ضمائر اور اصحاب بصائر پر پوشیدہ نرہے کہ بیچ معارج النبوۃ کے لکھا ہے کہ چار حدیثین درمیان محدثون کے مشہور ہین ہر ایک او نمین سے ولادت اس بات پر کرتی ہے کہ اول مخلوقات ایک چیز ان چار چیز و نمین سے ہو چنانچہ پہلی حدیث یہ ہے اول ما خلق اللہ نوری یعنے پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالے نے نور میرا تھا اور دوسری حدیث اول ما خلق اللہ روحی یعنے اول جو چیز کہ پیدا کی اللہ تعالے نے روح میری تھی اور تیسری حدیث اول ما خلق اللہ العقل یعنے جو چیز کہ پہلے پیدا کی اللہ تعالے نے عقل تھی چوتھی حدیث اول ما خلق اللہ القلم یعنے پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالے نے قلم تھی ہر ایک ان حدیثون سے دلالت کرتی ہے کہ اول پیدائش ان چار چیزون مین سے تھی لیکن صورت تناقض اس صورت مین موجود کسواسطے کہ مرتبہ اول ہونیکا سوائے ایک چیز کے نہین ہوسکتا ہے پس موافقت درمیان احادیث کے بر تقدیر صحیح ہونے کے تاویل ہے اصطلاح پر کہ اکثر محدث ادپر اس امر کے ہین کہ اول پیدائش نور پیغمبر ہمارے کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اول ہونا روح اور عقل اور قلم کا اضافی ہے یعنے اول مخلوقات ارواح مین روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تھی اور اول مجردات مین عقل تھی اور اجسام مین قلم تھی واللہ اعلم اور ابو موسے مدنی نے روایت کی ہے کہ از حضرت سید کائنات نو ہزار برس پہلے سب موجودات سے موجود تھا اور ایک مدت مدید مہر تار ہا او سوقت تک کہ بیاتہ وجود حضرت معبود کے مامور ہوا انسو برس تک کہ ہر دن اوسوقت کا ہزار برس کے برابر تھا بہ نسبت اس زمانہ کے سجدہ مین رہا اور تسبیح

کرتا رہا پہر حق سبحانہ تعالی نے اوس نور سے ایک جوہر پیدا کیا اور بیچ نظر قدرت اپنی کے منظور فرمایا پہر وہ جوہر ہیبت
اوس نظر سے پانی ہو گیا اور ہزار برس تک جاری رہا اور ایک لحظہ کسی جگہہ قرار نہ پکڑا پہر اوسکے تئین اللہ تعالے نے
دس قسم کیا پہلے قسم سے عرش پیدا کیا اور اوسکے تئین چار لاکھہ رکن عنایت کیے کہ ایک رکن سے دوسرے رکن تک
چار لاکھہ برسکی راہ ہے۔ تفسیر کشاف مین ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے عرش کے تئین جوہر سبز سے پیدا کیا کہ درمیان
دو کونومین کونون اوسکے سے اسّی ہزار برسکی راہ ہے اور بیچ معالم التنزیل کے سورۂ غافر مین شہیر بن حاسب نے نقل کی ہے
کہ حاملان عرش آٹھہ فرشتے ہین چار اونمین سے کہتے ہین سبحانک اللہم بحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور چار
دوسرے کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک علی عفوک بعد قدرتک اور بیچ معالم التنزیل کے سورۃ الحاقہ مین ہے
کہ آج حاملان عرش چار ہین قیامت کے دن آٹھہ ہونگے بکریکی شکل کہ کہروں سے اونکے گھٹنون تک پانسو برس کا
رستہ ہے اور ہر ایک کے چار منہ ہین ایک آدمی کا اور ایک گاو کا اور ایک شیر کا اور ایک کرگس کا اور بعضے کہتے ہین
کہ حاملان عرش آٹھہ صف ملائکہ سے ہین اور مدارک التنزیل مین ہے کہ بعضون نے آٹھہ جہ کہے ہین حق کہے ہین کہ یہ
اوٹھائے ہین عرش کو اوپر کاندہون اپنے کے اور پانون انکے ساتوین زمین پر ہین اور بیچ کشاف کے ضمن اول
تحت آیہ الذین یحملون العرش کے ہے اور بیچ حدیث نبوی اور قول مصطفوی کے بہی آیا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے
جمیع ملائکہ کے تئین حکم فرمایا کہ ہر صبح و شام ازروے اجلال واکرام ساتھہ سلام حاملان عرش کے قیام کرین
اور ستر ہزار صف ہین کہ عرش کے تئین گہیرے ہوئے ہین اور گرد عرش کے طواف کرتے ہین اور تہلیل و تکبیر کہتے ہین
اور انکے پیچھے لاکھہ صف اور ہین کہ داہنے ہاتھہ اپنے کو اوپر بائین ہاتھہ کے رکھے ہوئے یعنے دست بستہ تسبیح کہتے ہین
اور بیچ تفسیر قرطبی کے سورۂ غافر مین کعب الاحبار نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالے نے عرش کے تئین پیدا کیا
اور عرش نے اپنے تئین ساتھہ عظمت کے دیکہا کہا کہ خدا تعالی نے کوئی مخلوق مجھسے بزرگتر نہ پیدا کی پس
اللہ تعالے نے اوسکے تئین ساتھہ ایک سانپ کے مطوق کیا کہ ستر ہزار اوسکے بازو ہین اور ہر بازو مین ستر ہزار
پر ہین اور ہر پر مین ستر ہزار چہرہ ہین اور ہر چہرہ مین ستر ہزار منہ اور ہر منہ مین ستر زبانین کہ ہر منہ اور زبان سے تسبیحین
بعدد قطرہ ہاے باران اور عدد ریگہاے بیابان اور بشمار برگہاے درختان اور عدد ذرہ ہاے خاک اور شمار ایام
دنیا اور عدد ملائکہ کرتے ہین اور وہ سانپ عرش سے لپٹا ہوا ہے اور عرش اوسکے ساتھہ زیب دیتا ہے
بستان فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہے کہ بیچ حدیث کے آیا ہے کہ خدا تعالے نے نیچے عرش کے ایک مرغ پیدا کیا ہے
اوسکے دو بازو ہین جب اونکو کہولتا ہے مشرق سے مغرب تک تجاوز کرتا ہے اور جب آخر ہوتی ہے دونو بازو اپنے

بلاتا ہے اور ساتھ کہنے تسبیح سبحان الملک القدوس کے مشغول ہوتا ہے اوسوقت تمام روی زمین کے مرغ اپنے بازو کھولتے ہین اور یہ تسبیح آغاز کرتے ہین اور مروی ہے خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہے مرغ سفید کو گالیان نہ دو اور برا نکہو کہ آدمیکو نماز کیواسطے ہوشیار کرتا ہے اور قسم دوسری سے قلم کو پیدا کیا طول اوسکا پانچ سو برس کی راہ ہے اور عرض اوسکا چالیس برس کی راہ اور قسم تیسری سے لوح محفوظ کو پیدا کیا اور وہ ایک دانہ موتی سفید سے ہے اور کنارے اوسکے جواہر سے مرصع ہین اور غلاف اوسکا یاقوت سرخ سے ہے بیچ تفسیر تیسیر کے ہے کہ لوح کو ایک موتی سفید سے پیدا کیا اور کنارے اوسکے یاقوت سرخ سے ہین سر اوسکا عرش سے ملا ہوا ہے اور منتہی اوسکا بغل فرشتہ مین ہے یعنے پھیلاوٹ اور چوڑائی اوسکی زمین سے آسمان تک ہے تفسیر مدارک التنزیل مین ابن عباس نے روایت کی ہے کہ پیدایش لوح کی موتی سفید سے ہے اور طول اوسکا زمین سے آسمان تک اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب تک قلم نور سے ہے اور تمام چیزا اوسمین مسطور ہے پس قلم نے لوح پر لکھا جو کچہ قیامت تک ہونیوالا ہے اور قسم چوتھی سے چاند کو پیدا کیا اور قسم پانچوین سے سورج کو پیدا کیا ریاض المذکورین مین لکھا ہے کہ میدان آفتاب کا دو ہزار اور چار لاکھ فرسنگ ہے اور ہر روز اوسکو ایک نور عرش کا پوشیدہ کرتا ہے اور حرارت اوس نور کی اوسکو دیتا ہے اور دوسرے دن اوس حرارت کو اوس سے کھینچ کر جہنم مین ڈالتا جاتا ہے قیامت کے دن یہ سب نور جرم آفتاب سے لیکر عرش کو دینگے اور تمام حرارتین جسم آفتاب مین رکھین گے کہ تاریکی بغایت اور گرمی اوسکی نہایت کو پہونچیگی اور بقول حکما عرصہ چاند کا تیسرا حصہ تمام روی زمین کا ہے اور عرصہ سورج کا ایک سو چہیاسٹھ حصہ زیادہ زمین سے ہے اور احیاء العلوم مین بہی اسیطرح سے ہے اور قسم چھٹی سے ہشت بہشت کو پیدا کیا چوتھے آسمان پر یا ساتوین آسمان پر اور قسم ساتوین سے دن کے تیئن پیدا کیا اور قسم آٹھوین سے فرشتونکو پیدا کیا اور انکے انواع اور اقسام مختلف کیے اور طرح طرح کی صورتین بنائین بعضونکی صورت گاو کی اور بعضونکی مانند بھیڑیون کے اور بعضے کرگسونکی اور بعضے مانند سانپون کے بستان فقیہ ابو اللیث مین ہے کہ بیچ حدیث کے آیا ہے کہ بعضونکا آدھا بدن اوپر کا برف سے اور آدھا بدن نیچے کا آگ سے پیدا کیا اور یہ تسبیح سبحان من الف بین الثلج والنار یعنے پاکی خاص اوس خدا کو کہ اوسنے الفت رکھی اور سازواری دمی درمیان برف اور آگ کے اور بیچ قصص الانبیاء عربی کے ہے کہ آسمان پہلا زمرد سبز سے ہے اور فرشتے رہنے والے اوسکے گاو کی صورت ہین اور آسمان دوسرا یاقوت سرخ سے ہے اور فرشتے رہنے والے اوسکے عقاب کی صورت ہین اور آسمان تیسرا یاقوت زرد سے اور رہنے والے اوسکے کرگسونکی صورت ہین اور آسمان چوتھا چاندی سے ہے اور

فرشتے رہنے والے اوسکے گھوڑونکی صورت ہین اور آسمان پانچوان سونے سے ہے اور فرشتے رہنے والے اوسکے
حور العین کی صورت ہین اور آسمان چھٹا موتی سفید سے ہے اور رہنے والے اوسکے غلمان صورت ہین اور آسمان ساتوان ایک
نور سے چمکتا ہوا کہ فرشتے رہنے والے اوسکے آدمیون کی صورت ہین بعضے قیام مین ہین یعنے کھڑے ہوئے ہین اور گردہ بیچ رکوع کے
ہین اور بعضے سجدہ مین ہین اور بعضے قعود مین ہین یعنے بیٹھے ہوئے ہین تا روز قیامت اور بعضے ساتھ اور کامون اپنے کے
مشغول ہین تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بیچ تفسیر مغنی کے ابو ہریرہ نے نقل کی ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے فرشتے اور
شیطان اور جن اور انس کو پیدا کیا اور ان سب کے دس جزو کیے نو جزو فرشتے اور ایک جزو شیطان اور جن و انس پھر اس ایک جز کو
دس حصہ کئے نو حصہ شیطان اور ایک حصہ جن اور آدمی پیدا کے پھر اس ایک حصہ مین جن اور آدمیونکو دس جز کیا نو جزو جن اور
ایک جزو انس پھر ایک حصہ جنس آدمی کو پچیس جزو کیے اونمین سے ایک جز مسلمان اور چوبیس جز کافر کہ اوس چوبیس جز کافرون
مین سے بارہ جز ہند مین ہین اور چھ جز روم مین اور چھ مغرب مین اور ایک جز اہل اسلام کے تہتر فرقہ کیے بہتر گمراہ اور
ایک ناجی اور قسم نوین سے کرسی کو پیدا کیا اور سات آسمان اور زمینونکو اوسکے مقابل مین مانند حلقہ کے بنایا اور
داہنی طرف اوسکی دس ہزار کرسیان رکھین اور بائین طرف بھی اوسکے دس ہزار کرسیان رکھین کہ ہر کرسی پر فرشتہ بیٹھا ہوا
آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اور ثواب اوسکا نامہ اعمال آیۃ الکرسی پڑھنے والون امتیان محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
لکھا جاتا ہے اور قسم دسوین سے روح محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا کی اور اوسکو اوپر داہنی طرف عرش
کے رکھا اور ساتھ تسبیح اور تقدیس اپنی کے کئی ہزار برس مشغول کیا بیچ تیسیر شیخ مفید کازرونی کے
لکھا ہے کہ ظہور نور حضرت رسالت پناہ بصورت مرغ سفید تھا دریای رحمت مین نزدیک عرش کے چودہ ہزار
برس غوطہ کھاے رہا اور تسبیح کہتا رہا اور اوسکا ایک لاکھ چوبیس ہزار بازو تھے جب اوس دریا سے باہر
آیا تو ہر بازو سے اوسکے بوندین ٹپکی اور ہر بوند سے ایک پیغمبر کی روح پیدا ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ
جب وہ مرغ دریا سے باہر آیا تو اوسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار دم کھینچے اور اونسے ارواحین انبیا کی موجود ہوئین
پھر اون ارواحون نے نفس مارے تو صدیقون کی ارواحین پیدا ہوئین پھر اونہون نے سانسین لین
تو ارواحین زاہدون کی پیدا ہوئین اور اونسے ارواحین مطیعونکی اور اونسے ارواحین عاصیونکی چنانچہ
اسی سبب سے مطیع اور عاصی سب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے محبت رکھتے ہین و معارج النبوۃ مین
تفسیر بحر العلوم مین نجم الدین نسفی نے لکھا ہے کہ شیخ نجم الدین رازی بیچ مرصاد العباد کے لایا ہے کہ جب وہ نور ظاہر ہوا
حق تعالی نے نظر رحمت اور محبت سے اوسکو دیکھا حیا اوپر اوسکے غالب آئی اور قطرہ پانی کے اوس سے ٹپکے پس اون قطرون سے ارواحین

انبیا کی پیدا ہوئین اور اونسے ارواحین اولیا کی اور اونسے ارواحین مومنونکی اور اونسے ارواحین عاصیونکی اور اونسے
ارواحین منافقون اور کافرونکی اور صاف ارواحون انسان سے ارواحین فرشتون کی اور اونسے ارواحین
جنون کی اور اونسے ارواحین شیطانون کی اور تلچھٹ ارواحون انسان سے ارواحین طرح طرحکی حیوانون کی
پیدا کین اوسوقت طرح طرحکے فرشتے اور درخت اور چارون عنصر ظاہر کیے پس جب پیدائش علویہ اور سفلیہ
اور ملکیہ اور ملکوتیہ اوس نور سے ظاہر ہوئی - حاصل یہ کہ تمامی جن اور آدمی اور جسم اور جان اور فرشتے اور
سب طرحکے جانور اور وحوش اور درندے اور سب مخلوقات مور و مار اور دن اور رات اور زمین و زمان اور مکین
اور مکان اور کوہ اور کاہ اور ماہی اور ماہ طفیل وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ عالم کے ظہور مین آئے

فصل دوسری بیچ پیدائش سات آسمانون اور زمین مین اور بیان کیفیت بروج اثنا عشر اور سبع سیارہ اور
عناصر اربعہ کے مروی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اوس نور سے ایکدانہ مروارید پیدا کیا اور ساتھ نظر ہیبت کے
اوسمین نظر کی وہ دانہ پانی ہوگیا پھر چار ہوائین پیدا کین ایک باد صبا یعنے پروا اور دوسری دبور یعنے پچھوا
تیسری جنوب یعنے دکھنی اور چوتھی شمال یعنے اوترا پھر اون ہواؤنکو حکم دیا کہ چارو نطرف اوس پانیکے آوین بموجب
حکم کے چارون گوشہ پانی پر وہ ہوائین آئین اور موجین اوس پانی مین اوٹھین پھر آگ پیدا کی کہ وہ پانی پر گئی اور
ایک دھوان اوٹھکر ہوا مین معلق کھڑا رہا پھر وہ دھوان بفرمان ایزدی پارہ پارہ ہوگیا ایک پارہ پانی اور ایک پارہ تانبا
اور ایک پارہ لوہا اور ایک پارہ چاندی اور ایک پارہ سونا اور ایک پارہ موتی سفید اور ایک پارہ یاقوت سرخ
پانی سے پہلا آسمان پیدا کیا اور تانبے سے دوسرا اور لوہے سے تیسرا اور چاندی سے چوتھا اور سونیسے
پانچوان اور موتی سے چھٹا اور یاقوت سرخ سے ساتوان - اور معالم التنزیل مین سورہ ملک مین مولانا
یعقوب چرخی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر مین کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ اول آسمان موج آب سے
پیدا ہوا ہے اور دوسرا موتی سفید سے اور تیسرا لوہے سے اور چوتھا تانبے سے اور پانچوان چاندی سے
اور چھٹا سونے سے اور ساتوان یاقوت سرخ سے اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جواہر آسمانون کے سوا
جواہر زمینونکے ہین پس معلوم ہو کہ روایات ربیع بن انس اور سلمان فارسی اور کعب الاحبار سے پایا جاتا ہے کہ آسمان دنیا ایک
موج ہے معلق ایستادہ اور آسمان دوسرا چاندی سفید سے ہے اور آسمان تیسرا لوہے سے اور آسمان چوتھا تانبے سے
اور پانچوان سونے سے اور چھٹا زمرد سبز سے اور ساتوان یاقوت سرخ یہ سب روایتین تشبیہ پر مبنی ہین یعنے اگر ان جواہرونکو
دنیا کے جواہر پر قیاس کرین تو یہ سب تشبیہ دے سکینگے اور اسیواسطے ان روایات مین اختلاف بہت ہے اور یہی دلیل ہے

کہ کلام تشبیہ پر مبنی ہے اور اہل حکمت نے بمقتضاے حرکات متفاوتہ کے اسطح پر قرار دیا ہے کہ آسمان کے نو طبق ہین
آسمان اول کہ سبکے اوپر ہے اوسکو فلک الافلاک کہتے ہین اور اس حرکت یومیہ کو کہ طلوع اور غروب آفتاب اور ستارے
بسبب اوسکے ہر خاص وعام کو محسوس ہوتی ہین اسی فلک الافلاک کے ساتھہ نسبت کرتے ہین اور طبقہ دوم کو فلک الثوابت
کہتے ہین اور حرکت بطیہ کواکب کو بسبب اون صورتون اور بروج اور منازل کے کہ پیش ہوتے ہین اسکے ساتھہ
نسبت کرتے ہین اور سات آسمان اور واسطے سات ستارونکے ساتھہ اس ترتیب کے کہ قمر ہے اور عطارد اور زہرہ
اور مریخ اور مشتری اور زحل ثابت کرتے ہین اور چونکہ دلیلین نقلی سب متضمن عدد ہفت آسمان ہین بنا بر تطبیق قرارداد
اپنے کے دلیلون نقلی کے ساتھہ اون دونون آسمانون زائد کو شرع مین عرش اور کرسی کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین
لیکن یہ سب مبنی بر تکلفات اور دور از کار معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ احتمال رکھتا ہے کہ ان سات آسمانونکو
ایک ملک مدبر بحرکت یومیہ کہ شامل کل اجرام ہے حرکت دیتا ہو اور سب ستارے کہ فلک الثوابت پر مرکوز کہتے ہین
ہشتم آسمان زحل مین مرکوز ہون اور زحل اوس آسمان کے صحن مین تب سات آسمانون سے زیادہ
ثابت نہوئے اور جو کہ اوصاف عرش اور کرسی مین روایات شرعیہ وارد ہین اکثر ان دو فلک پر منطبق نہین ہوتے ہین
پس اولی اور بہتر یہی ہے کہ عدد آسمانونکے اپنے اعتقاد مین سات قرار دیوے اور عرش و کرسی انسے سواے
ثابت کرے ابو الشیخ نے حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ نام آسمان دنیا کا
رقیع ہے اور نام ساتوین آسمان کا بریج ہے اور ابن المنذر نے ابن عباس سے روایت کی ہے سید السموات
السماء التی فیہا العرش وسید الارضین الارض التی انتم علیہا یعنے سردار آسمانون کا وہ آسمان ہے کہ جسمین عرش ہے
اور سردار زمینونکی وہ زمین ہے کہ اوپر اوسکے سکونت ہے اور ابن حاتم نے حبہ عرنی سے روایت کی ہے
کہ سمعت علیا ذات یوم یحلف والذی خلق السماء من دخان وماء یعنے سنا مین نے علی کو ایکدن کہ قسم کہاتا تہا
کہ قسم ہے اوس پروردگار کی کہ پیدا کیا آسمان کو دہوئین اور پانی سے - اور بیہقی نے کتاب اسماء الصفات
مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تفکروا فی کل شیء ولا تفکروا فی ذات اللہ فان بین السماء السابعۃ الی کرسیہ
سبعۃ آلاف نور وہو فوق ذلک یعنی فکر کرو ہر شے مین اور نہ فکر کرو ذات باری تعالی مین بدرستی کہ ساتوین آسمان سے
اوسکی کرسی تک سات ہزار نور ہین اور وہ اوپر انکے ہے اور یہ بہی جاننا چاہئے کہ تعدد عرش اور کرسی یعنے جدا جدا ہونا
اونکا اب تک بدلیل قطعی ثابت نہین ہے بلکہ بہت دلیلون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سات آسمانونکے اوپر بفاصلہ بسیار اور توسط
فضاے بے انتہا ایک جسم ہے نورانی اوسی جسم کا کبہی عرش نام رکہتے ہین کبہی کرسی اور وہ جسم سب آسمانون اور زمینونکو
محیط

محیط ہے وسع کرسیہ السموات والارض سے بہی اس معنی کی بوآتی ہے واللہ اعلم اور تفسیر قولہ تعالی والسماء ذات الرجع لکہا ہے کہ سب آسمانون کو اللہ تعالی نے ایک گردش دائمی کے ساتھہ حرکت دوری کی بخشی ہے کہ گردش کر کر اپنی وضع متروک پر پہر آجاتا ہے اور بیچ ہر دورہ روز و شب کے ہر جزو اوسکا اپنی جگہہ پر رجوع کرتا ہے کہ بعضے کواکب بیچ ایک برس کے اور بعضے ایک مہینے مین اور بعضے زائد اس سے اپنی اوضاع متروکہ پر رجوع کرتے ہین اور صانع مطلق نے اپنی حکمت کاملہ سے طبقات آسمانونکو ساتھہ نو ستارون روشن کے کہ بمنزلہ قندیلون کے ہین منور کیا تا بسبب غروب ہونے آفتاب کے انکی شعاع سے تاریکی زائل ہووے اور مسافر بحر و بر کو طے مسافت بسہولیت حاصل ہووے اور شر شیطانون سے آسمان محفوظ رہے کسواسطے کہ مادہ پیدایش شیاطین کا دہوان ہے اس لیے یہ فرقہ ظلمت اور تیرگی کو دوست رکہتا ہے اور روشنی سے بہاگتا ہے اور وقوع ان ستارونکا متفق اور مختلف اور قریب اور بعید آسمانو نمین اسطرح پر ہوا ہے کہ مشابہ بصورت بعض جانداروں کے دکہائی دیتے ہین چنانچہ مراد بروج آسمانی سے بیچ کلام ربانی کے ثابت ہوتا ہے یہی صورتین محسوسہ ہین اور سعادت اور نحوست اور نیکی اور بدی جو نسبت کیجاتی ساتھہ آسمانون کے وہ اثر گردش آسمانی اور تاثیر نجوم اور بروج سے ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر والسماء ذات البروج کے یہ تفصیل لکہا ہے اور سب کم و کاست ترجمہ اوسکا کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بسبب گردش آفتاب بیچ آسمان ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوس دائرہ کو بیچ مدت یکسال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے کہ بارہ حصون برابر پر بٹا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھہ برج کے ہوا ہے اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ بارہ برجون سے آسمانمین نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر بارہ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو نہ کم ملہم غیبی نے بیچ ذہنون جمیع بنی آدم کے القا کیا ہے کہ جمیع طوائف ہنود اور حکماء یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی اور جتنی قومین کہ وجود انکا اطراف عالم مین ہے اتفاق اسپر رکہتے ہین لہذا مدت ہوتی آفتاب کی بیچ چوتہے حصہ چارون حصونمین سے فلک کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا اور خاصیت اوسکی مخالف دوسرے کے ہے مانند ربیع اور خریف اور تابستان اور زمستان اور ہر فصل کو تین حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک توسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا بیچ قوت اور ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کی ساتھہ بارہ قسمون کے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام رکہا اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے بارہ مرتبہ ساتھہ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع شمس و قمر تا آخر ماہ قمری ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمس و قمر بارہ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنایا ہے اور ہر برج کو موافق اوس صورت کے کہ بسبب جمع ہونے ستارونکے

پیدا ہوئی ہے اوس برج کو ساتھہ اوسکے نام زد کردا تاہے مثل حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور
میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ہر ایک کو ان برجون مین سے بمقدار ایام حرکت
آفتاب تیس قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکہا ہے اور ہر درجہ کو ساٹھہ قسم کر کر ہر قسم کا اوس
درجہ سے دقیقہ نام کیا ہے کہ لغت ہندی مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر دقیقہ کو ساٹھہ قسم تقسیم کر کر
ثانیہ کہا کہ ہندی مین اوسکو پل کہتے ہین اور ہر ثانیہ کو ساٹھہ قسم کر کر ثالثہ نام کیا کہ اوسکو ہندی مین چھن کہتے ہین اور
علی ہذا القیاس اور یہ بارہ برج باہم صورت اور احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برۂ گوسپند کہ دنبہ
کے بچہ کی شکل ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف مشرق رکہتا ہے اور منہ پیچھے کو کر کر کسی چیز کو دیکھہ رہا ہے
اور ستارے کہ اوسکی صورت مین واقع ہوئے ہین تیئیس ۲۳ ستارے ہین اور پانچ ستارے اور بھی اوسکی
صورت کے ساتھہ تعلق رکہتے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوئے ہین۔ اور ثور ایک گاو کی صورت ہے کہ سر اوسکا
جانب مشرق ہے اور دم اوسکی جانب مغرب اور صورت اوسکی تیتیس ۳۳ ستارون سے مرکب ہوا اور اور ستارے بھی مثل عین الثور
اور ثریا کہ مثل خوشہ انگور ہوا اور ستارے بھی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکہتے ہین اگرچہ اسکی صورت سے خارج ہین اور جوزا
بصورت دو آدمی باہم آمیختہ اور چسپان کہ سر اونکے بجانب شمال اور مشرق اور پانون بجانب جنوب اور مغرب ہین اور
اٹھارہ ستارے اس برج کے صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع اور ہنعہ وغیرہ ہین۔ اور سرطان بصورت ایک
جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ اور ہندی مین گیکڑا کہتے ہین اور نو ستارون سے اوسکی صورت نے ترکیب پائی ہے
اور اور ستارے بھی مثل قلب الاسد اور زہرہ اسکے ساتھہ تعلق رکہتے ہین۔ اور اسد بصورت شیر ہے منہ بطرف مغرب
اور پشت بجانب شمال اور یہ پینتیس ۳۵ ستارون سے مرکب ہے ستائیس داخل اور آٹھہ خارج اور ان ستارون مین کہ داخل ہین
ایک ستارہ ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین۔ اور سنبلہ ایک عورت کی شکل ہے
اور اوسکے ہاتھہ مین ایک خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دنبال اسد اور پانون اوسکے بجانب میزان اور
چھبیس ۲۶ ستارون سے مرکب ہے اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہین اور متصل اوس ہاتھہ کے کہ اوسمین خوشہ ہے
ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک اعزل کہتے ہین۔ اور میزان بصورت ترازو ہے آٹھہ ستارون سے مرکب اور عقرب بچھو کی
شکل اکیس ۲۱ ستارون سے مرکب قلب العقرب اور اکلیل اور اور ستارے بھی اسکے ساتھہ متعلق ہین۔ اور قوس
ایک مرد کی شکل ہے کہ تیر و کمان ہاتھہ مین ہے اکتیس ۳۱ ستارون سے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنی بکری کے
بچہ کی شکل اٹھائیس ستارون سے مرکب اور سعد ذابح بھی اسکے ساتھہ متعلق ہے اور دلو بھی ایک مرد کی شکل ہے

ایک ڈول کنوئے مین سے نکالکر ہاتھہ مین لیے ہوئے اور اوس ڈولکو اولٹا کیے ہوئے زمین پر پانی گرارہا ہے اور صورت
اوسکی بیالیس ۴۲ ستارونسے مرکب ہے اور حوت دو مچھلیونکی شکل ہے کہ باہم پشت اور شکم ملے ہلائے ہین پڑے ہین ایک کو
اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین کہ جنوب کی جانب ہے اور ان دو مچھلیون کی صورت چونتیس ستارونسے مرکب ہے۔ اور
پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم ہین ایک ثوابت جنکو بالذات حرکت نہین ہے بلکہ بحرکت تیسرے آسمان کے بالعرض
حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالی کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے ستارے کہ وہ سات ہین اور بیان اونکا ہو چکا
تفسیر آیہ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح یعنے اور بتحقیق زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہے کہ چاند
اور سمین چڑہا ہوا ہے سات چراغون بہت سے کہ اوس آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اصطلاح پر کہ ثوابت کرسی ہین اور
زحل ساتوین آسمان ہین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین ہین اور آفتاب چوتھے مین اور زہرہ تیسرے مین اور عطارد دوسرے
ہین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی ان سب چراغونکی آسمان اسفل مین جمع ہوکر اسی نیچے کے آسمانکو
کہ آسمان دنیا ہے زینت فراوان بخشتے ہین اور بیان اختلاف احکام بروج اصطلاح پر ہے کہ حمل خانہ مریخ ہے اور وبال
اور شرف آفتاب اونتیسوین ۲۹ درجہ مین ہے اور ہبوط زحل بھی اونیسوین درجہ مین ہے اور حمل مذکر اور نہاری اور چارپایہ
اور صفراوی اور برج منقلب اور ربیعی اور شمالی جانتے ہین اور ثور خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ
اوسکے مین ہے اور اسکو مونث اور لیلی اور سرد و خشک اور سوداوی اور ثابت گمان کرتے ہین اور جوزا خانہ عطارد ہے
اور وبال مشتری اور شرف راس اور ہبوط ذنب اور اسکو مذکر اور نہاری اور گرم و تر اور دموی اور ذو جسدین کہتے
ہین اور سرطان خانہ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری اور ہبوط مریخ اور مونث اور لیلی اور برج منقلب اور اسد خانہ
شمس ہے اور وبال زحل اور اسمین شرف اور ہبوط نہین ہے اور ثابت ہے اور مذکر اور نہاری اور چارپایہ
اور صفراوی اور سنبلہ خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ اور ذو جسدین اور مونث
اور لیلی اور سرد و خشک اور سوداوی اور میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ اور شرف زحل اور ہبوط آفتاب اور برج
منقلب اور مذکر اور نہاری اور گرم و تر اور دموی اور عقرب خانہ مریخ ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج
ثابت اور مونث اور سرد و تر اور بلغمی اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف ذنب اور ہبوط راس
اور ذو جسدین اور مذکر اور نہاری اور گرم و خشک اور صفراوی اور جدی خانہ زحل ہے اور وبال قمر اور شرف مریخ
اور ہبوط مشتری اور برج منقلب اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو اس مین شرف
اور ہبوط نہین ہے اور برج ثابت ہے اور ہوائی ہے گرم تر اور مذکر اور نہاری اور حوت خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور

اور شرف زہرہ اور مونث اور لیلی اور سرد تر اور بلغمی اور ذو جسدین ۔ اور بالجملہ خواص اور احکام ظاہرہ ان بروج سے کہ نسبت باذہان عوام خیلے روشن اور پیدا ہے اختلاف فصول ہے کہ اوسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب اور تبادل کرتے ہین اور ہر سال مین یہ انقلاب واقع ہوتا ہے اور پہر اور سال مین اوسی وضع گذر کر عزت مفقودہ اور ذلت معدومہ پہر عود کرتی ہے اور جاننا چاہیے کہ زینت دینی مکانکی چراغونکے ساتہہ موقوف اس امر پر نہین ہے کہ وہ سب چراغ اوس مکان موضوع مین ہووین بلکہ یہ معمول بہی نہین طریق مکانکی زینت دینے کا چراغونکے ساتہہ یہی ہے کہ اوس مکانکے اوپر ڈوریون مین اور بلند طاقون مین لٹکادیوین تا اون چراغونکی شعاع سب مکانمین منتشر اور سرایت کرے اور اگر چراغون کو اوس مکان مین رکہین تو انتشار روشنی اون چراغونکا اوس مکانمین نہین ہوویگا پس اس آیت سے ہونا کواکب کا آسمان کے نیچے سمجہنا خلاف عرف ہے اور حقیقت مین مزین ساتہہ جمیع انوار کواکب کے یہی آسمان ہے کہ سب کے پائین ہے اور اس پر سے سب پر شعاع پڑتی ہے علی الخصوص ساکنان زمین کی نظر مین بسبب شفافی آسمانکے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کواکب اسی آسمان مین ہین اور زینت مین وہی امر معتبر ہے کہ موافق آدمیونکی نظر کے ہے نہ وہ کہ واقع مین ہے اور اسیواسطے چاندیکو زراندود کرکر ملمع کرتے ہین تا آدمیونکی نظر مین امر مین ملمع ہووے اور ایک چراغ کو آئینہ ہزار مین ہین دیکہتے ہین تا چراغ بیشمار نظر آوین اور زینت حاصل ہووے اور آسمان دنیا کو اسواسطے نیچے رکہا ہے کہ آسمان دنیا بمنزلہ دروازہ عالم علوی کے ہے کہ حکم ارک بادشاہی کے ہے اور دروازیکی زیب و زینت کرنی اور نگاہبان اور چوکیدار اوسپر معین کرنے اور توپ اور غلولہ اوسپر مہیا رکہنا موافق توزک بادشاہی ہے قولہ تعالے وجعلناہا رجوما للشیاطین یعنے اور کردانا ہمنے اون چراغونکو بمنزلہ غلولہاے توپ کہ ہوتے ہین رجو واسطے شیطانونکے یعنے سبب سنگسار کرنے شیاطین کے کہ بارادہ دزدی اخبار اور جاسوسی مہمات عالم علوی کے جاتے ہین تا اون خبرون اور تدبیرونکو آدمیونمین پہونچاوین اور انکے اعمال کو فاسد کرین اور اپنے تئین انکے نزدیک عالم الغیب اور شریک تدبیرات الہیہ ظاہر کرین اور طریق رجم شیاطین کا کواکب کے ساتہہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ فرشتے روشنی کواکب سے کہ آسمان دنیا مین جمع ہین ایک آتش روشن کرتے ہین اور اوس آگ کو ہر شیطان پر مارتے ہین اور مروی ہے کہ نیچے آسمان کے ایک دریا ہے کہ عمق اوسکا تین فرسنگ ہے اور ہوا مین معلق ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر وہ دریا آفتاب پر حائل ہو کر حجاب نہوتا تو جو چیز کہ روی زمین پر تہی جل جاتی اور اگر چاند پر آفتاب نکہنچتا تو جو کوئی اوسکو دیکہتا مفتون اور فریفتہ اوسکا ہوتا ۔ کشف الاسرار مین ہے کہ ابر ایک جسم ہے خالی پانی سے جب اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ مینہہ برسائے اوس دریا سے وہ ابر پانی لاتا ہے اور برستا جو مطابق اندازہ [illegible]

مین مذکور ہے کہ تفسیر بحر العلوم مین امام نجم الدین نسفی مین لکہا ہے اور روایت مرصاد کی بہی اوسکے ساتھہ متفق ہے کہ نور حضرت سید السادات کا پہلے سب مخلوقات سے دنش لاکہہ اور ستر ہزار اور چہہ سو برس سے پہلے موجود تہا اور اوس نور کے واسطے حجاب بترتیب دیے تہے اور ایک ایک حجاب مین محفوظ رکہا تہا چنانچہ ہر حجاب مین حجابون قدرت اور عظمت اور منت اور رحمت اور سعادت اور کرامت اور منزلت اور ہدایت اور نبوۃ اور رفعت اور ہیبت اور شفاعت مین کئی ہزار برس رکہا اور ہر حجاب مین تسبیح کہا کیا پہر ہر دریا مین دریاؤن نصیحت اور شکر اور صبر اور سخاوت اور انابت اور یقین اور حلم اور قناعت اور محبت مین کئی ہزار برس غوطہ دیے پہر کئی ہزار برس مقام توحید اور معرفت اور ایمان اور اسلام اور خوف و رجا اور خضوع وخشوع اور انابت اور خشیت مین رہا اور بعد اسکے کئی قرن سجدہ مین رہا اور ایک عمر رکوع مین اور چند سال مشغول قیام اور تشہد اور سلام چنانچہ اوس نور کی نماز کے سبب سے سب امت پر نماز فرض ہوئی جب فارغ ہوا تو خطاب آیا کہ اے نور حبیب میرے تونے اچہی خدمت کی اب مجہسے کوئی خلعت چاہ نور نے کہا الٰہی ایسا جانتا ہون کہ تونے میرے تئین مقتدا یعنے پیشواے امت کیا ہے اور اداے طاعت مین از روے بشریت انسے تقصیر واقع ہوگی پس مین یہ نماز بانیاز اپنی انکے حق مین کرتا ہون اور خلعت مغفرت انکے واسطے چاہتا ہون خطاب آیا کہ اے نور میرے حبیب کے اچہا خلعت تونے چاہا یہ بہی مجہسے پسند آیا جب نور نے یہ نوازشین اپنے حق مین مشاہدہ کین خوش ہوا اور چند قطرے اوس نور سے ٹپکے حق تعالی نے ایک قطرہ اونہین سے بیچ نظر قدرت اپنی کے لیا اور ایک لاکھہ چوبیس ہزار قسم اوسکو کیا ہر قسم سے روح ایک پیغمبر کی پیدا کی پہر اور قطرے کو چند قسم کیا ایک سے جبرئیل کو پیدا کیا اور ایک سے میکائیل اور ایک سے اسرافیل اور ایک سے عزرائیل اور ایک سے رضوان خازن بہشت پہر ایک اور قطرہ کو دس قسم کیا ایک سے عرش پیدا کیا اور ایک سے کرسی اور ایک سے لوح اور ایک سے قلم اور ایک سے چاند اور ایک سے سورج اور ایک سے ستارے اور ایک سے بہشت بہشت اور ایک سے بہشت خلیفہ رضوان ساتھہ ہر خلیفہ کے ستر ہزار فرشتے اور دسوین قسم سے ایک جوہر پیدا کیا کہ طول اوسکا چار ہزار برس کی راہ ہے اور عرض بہی اوسکا چار ہزار برس کی راہ ہے پہر اوس جوہر کو دیکہا اور اوسکو اضطراب ہوا آدہا پانی ہوگیا اور آدہا آگ اوس پانی سے دریا روان ہوئے اور اون دریاؤن سے موجین پیدا ہوئین اور موجونکی حرکتون سے ہوائین چلین اور اوس آگ کو اوس پانی پر غالب کیا کہ پانی جوش مین آیا اور کف پیدا ہوئے اور اون کفون سے بخار اوپر کو اوٹہا اوس بخار سے آسمان پیدا ہوئے اور اون کفون سے زمین موجود ہوئی اور اون موجون سے پہاڑ پیدا ہوئے اور کانین ظاہر ہوئین اور لوہے اور پتہر سے آگ ... روشن ہوئی کہ اوس سے دوزخ نے وجود پکڑا اور اوس آگ کے شعلون سے ابر اور بجلی پیدا ہوئے

چنانچہ بیان ہوگا انشا اللہ تعالی - تفسیر مدارک مین سورۂ حم سجدہ مین ہے کہ بیچ حدیث کے آیا ہے بدرستیکہ خدا تعالی نے
اتوار اور پیر کے دن زمین کو پیدا کیا اور امام ابو اللیث نے لکھا ہے کہ منگل کے دن پہاڑ پیدا ہوئے اور بدہ کے دن
درخت اور پانی اور جمعرات کو آسمان اور جمعہ کے دن کواکب اور چاند اور سورج اور فرشتونکو ظاہر کیا اور بیچ ساعت اخیرہ
روز جمعہ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی ساعت مین قیامت قیام ہوگی - اور بعض کتب احادیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ ظہور قیامت کا درمیان صبح اور طلوع شمس کے ہوگا چنانچہ مشکوٰۃ المصابیح اور مفاتیح مین لکھا ہے کہ کوئی چارپایہ سوائے جن و انس
کے نہین ہے مگر یہ کہ منتظر ہے قیامت کا اور کان لگائے ہوئے رہتا ہے جمعہ کو وقت صبح سے طلوع آفتاب تک قیامت
کے قائم ہونے کے ڈر سے - اور مواہب علیہ مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم کے
مذکور ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب حق تعالی نے زمین کو پیدا کیا زمین اوپر پانی کے متحرک اور بیقرار تھی فرشتون نے
عرض کی کہ یہ جائے قرار کسیکی نہین ہو سکتی اللہ تعالی نے اوسپر ایک پہاڑ پیدا کیا کہ اوسنے قرار پکڑا اور یہ بھی تفسیر مین
آیا ہے کہ جب زمین پیدا ہوئی تو نہایت مضطرب اور متحرک یعنے ہلتی تھی حق سبحانہ تعالی نے فرشتہ پیدا کیا اور فرمایا کہ زمین کے
برقرار ہو زمین کو اوسکے بوجھ سے قرار ہوا ہے اور پہاڑونکو میخ زمین کیا اور تفسیر مواہب علیہ مین سورۂ لقمان مین ہے
کہ ایک جگہہ ضحاک سے نقل ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اونیس ۱۹ پہاڑ میخ زمین کے کیے جب کھڑی رہی کہ اونہین مین سے
کوہ قاف ہے اور ابو قبیس اور جودی اور لبنان اور سنین اور بیر اور طور سینا اور سوائے انکے عارف صمدانی اعنی سید علی
ہمدانی نے کتاب ذخیرۃ الملوک مین بیان کیا ہے کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ فرشتونمین سے زمین پر موکل کیا اور
رگین اقلیمون زمین کی اوسکے قبضہ مین دین جب کسی قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اوس فرشتے کو
فرمان ہوتا ہے کہ رگ اوس زمین کی ہلاوے اور آشوب اور زلزلہ اوس قوم پر ڈالے اور اور بعضی تفسیر مین
بھی اسیطرح ہے اور مدارک التنزیل مین بیچ تفسیر آیہ اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یعنے وہ
اللہ کہ پیدا کیے سات آسمان و زمین سات مثل انکے لکھا ہے کہ زمین سے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے
اور اسیطرح ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے اور زمینین بھی سات ہین مثل آسمانون کے
بیچ تہہ ہین اور مسافت مین اور بعضے ایک زمین کہتے ہین لیکن باعتبار اقلیمونکے سات گنتے ہین اور بیچ تفسیر زاہدی کے
لکھا ہے کہ زمینین مثل آسمانون کی ہین گنتی مین نہ صورت مین کسواسطے طبقے زمینونکے آپسمین ملے ہوئے ہین اور طبقے
آسمانون کے فاصلہ سے ہین اور ابن عباس اور قتادہ کہتے ہین کہ زمینین مانند آسمانونکے ہین شمار مین اور صورت مین
اسواسطے کہ یہ آسمان اور زمین کے ایک پیدایش سے پیدا ہوئے اور ایک امر سے امر رب العالمین سے زمین سے دوسری زمین تک

جیسے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ربیع بن انس کہتا ہے کہ پیدائش تین طرح کی ہے ایک حصہ سانپ اور ایک حصہ
چیونٹیان اور ایک حصہ تمامی خلق اور یہ بہی کہتا ہے کہ تہائی دنیا کی دریا ہے اور پانی اور تہائی خراب اور تہائی معمور و آباد اور رسول
مقبول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فراز زمین کا کوہ قاف سے ہے تفسیر کواشی مین لکہا ہے کہ قاف ایک پہاڑ ہے
احاطہ کیے ہوئے زمین پر اور وہ زمرد کا ہے یا زبرجد کا اور بلندی اوسکی پانسو برس کی راہ ہے اور گرد اوسکے دس ہزار برس کی
راہ ہے اور نیچے زمین کے ایک گاے ہے کہ زمین درمیان دونون سینگون یعنے ٹیپے اوسکے کے ہے اور اوس گای کے
چالیس ہزار ٹیپے ہین اور ایک ٹیپے سے دوسرے ٹیپے تک پانسو برس کی راہ ہے اور پانون اوس گای کا مچہلی کی پشت پر ہے
اور مچہلی پانی پر ہے کہ گہرا اوسکا چالیس ہزار برس کی راہ ہے اور وہ پانی ہوا پر ہے اور وہ ہوا اندہیری پر ہے اور وہ تاریکی
دوزخ پر ہے اور وہ دوزخ ایک پتہر پر ہے اور وہ پتہر ایک فرشتے کے سر پر ہے کہ پانو اوسکا ہوا پر ہے اور بعضون نے
روایت کی ہے کہ زمین پانی پر ہے اور پانی مچہلی پر ہے اور مچہلی ایک پتہر پر ہے اور پتہر اوپر دو شاخ ایک گاے کے ہے
اور گاے ثری پر ہے اور ثری ایک فرشتے کے سر پر ہے اور پانون اوس فرشتے کا ایک مچہر کے بال پر ہے اور وہ ایک دریا پر ہے
اور وہ دریا ایک جنگل پر ہے اور وہ جنگل ایک ہوا پر ہے اور وہ ہوا اوپر ایک تاریکی کے ہے واللہ اعلم منتخب حیٰوۃ الحیوان مین ہے
کہ وہب بن منبہ نے روایت کی ہے کہ زمین جب پیدا ہوئی مثل کشتی کے اوسکو قرار نتہا اللہ تعالے نے ایک بڑا فرشتہ
پیدا کیا اور اوسکو حکم فرمایا کہ نیچے زمین کے جاکر زمین کو اپنے کاندہے پر اوٹہالے رہے اوس فرشتہ نے نیچے زمین کے
جاکر ایک ہاتہہ مشرق کیطرف اور ایک مغرب کیطرف باہر کرکر اطراف زمین کو اوٹہا لیا تو دونو پانون فرشتہ کے نہ ٹہہرے اور
بیقرار ہوئے پہر اللہ تعالے نے ایک بڑا پتہر یاقوت سرخ سے پیدا کیا کہ بزرگی اوسکی سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور اوسکے
درمیان مین ساٹہہ ہزار سوراخ ہین اور ہر سوراخ سے ایک دریا نکلتا ہے کہ اونکی عظمت بہی سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا
اور اوس پتہر کو حکم کیا کہ نیچے زمین کے جاوے جب وہ نیچے گیا تو اوس پتہر کو قرار نہوا پہر حق تعالے نے ایک بڑی گای
پیدا کی کہ اوسکی چار ہزار آنکہین اور چار ہزار کان اور چار ہزار ناک اور چار ہزار منہ اور چار ہزار ہاتہہ اور چار ہزار پانون کہ درمیان ہر دو دو کے
پانچسو برس کا رستہ ہے حکم ہوا کہ وہ گاے نیچے پتہر کے جاکر اوسکو اپنی پیٹہہ اور سینگون پر اوٹہالے کہ نام اوس گائی کا کیوتا ہے
پہر اوس گائی کے پانون کو قرار نہوا تو اللہ تعالے نے ایک مچہلی پیدا کی کہ کسیکو اوسکو دیکہنے کی قدرت نہین کہ عظمت اور چمکنی
آنکہون سے اوسکو بزرگی اس مرتبہ ہے کہ اگر تمام دریا اوسکے ایک نتہنے مین ڈالین تو ایسے ہون جیسے رائی کا دانہ جنگل مین پہر اوسکو
حکم کیا اوس مچہلی کو کہ اوس گاے کو اوٹہالے رہے اور نام اوسکا حوت بہموت ہے پہر خداوند سبحانہ تعالی نے مچہلی کے
نیچے پانی پیدا کیا اور پانی کے نیچے ہوا اور ہوا کے نیچے پہر پانی اور پانی کے نیچے ظلمات اور نیچے ظلمات کے سوائے اللہ تعالی کے کوئی

نہین جانتا کہ کیا ہے۔ تفسیر زاہدی مین ابن ابی کعب نے بیچ تفسیر الحمد للہ رب العالمین کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ خدای تعالی نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے فرشتہ رہنے والے زمین و آسمان کے اور اوٹھانے والے عرش کے اور کروبی اور روحانی ساتھہ کثرت اختلاف اجناس ترک اور ہند اور روم و حبش اور زنگی اور یونانی اور عربی و عجمی ایک عالم ہین اور سب پریان ایک عالم اور تمام دیو ایک عالم۔ اور ابو سعید کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے چالیس ہزار عالم پیدا کیے بیس ہزار دریا مین بیس ہزار جنگل مین دنیا سر بسر اونمین سے ایک عالم ہے اور مقاتل بن حیان کہتا ہے کہ خداے عزوجل نے اسی ہزار عالم پیدا کیے چالیس ہزار جنگل مین اور چالیس ہزار دریا مین دنیا سر بسر شرق سے مغرب تک انمین سے ایک عالم ہے

باب دوسرا بیان خلقت بنی الجان یعنے جن اور ذکر عزازیل یعنے شیطان مین اور اس

باب مین دو فصل ہین

فصل پہلی پیدایش جنون مین

معارج النبوۃ مین بیچ تفسیر آیہ والجان خلقنہ من قبل من نار السموم کے یعنے اور جن پیدا کیے ہمنے اوسکو پہلے سے نار سموم سے نار سموم ایک بڑی آگ ہے کہ حق تعالی نے اوسکو پیدا کیا اور اوس آگ مین ایک نور تہا اور ایک ظلمت نور سے فرشتونکو پیدا کیا اور ظلمت سے دیو دن کو موجود کیا اور عین اوس آگ سے جان کہ کینت اوسکی ابو الجن ہے اوسکو پیدا کیا اور چونکہ فرشتہ نور سے تہے اونہون نے طاعت کی طرف خواہش کی اور گناہون سے معصوم ہوئے اور وجود شیاطین کا کہ ظلمت سے تہا ناچار اور بے اختیار کفر اور ناسپاسی مین پڑے اور گناہ گار ہوئے اور نور ایمان اور طاعت ایزدی سے کسی طرح کا بہرہ نپایا۔ اور جن کہ عین آگ سے تہا اور اوسمین بہی نور اور ظلمت تہا بعضے انکے ساتھہ نور ایمان اور اطاعت کے مشرف ہوئے اور بعضے بقضاے الہی ساتھہ کفر اور گمراہی کے مبتلا رہے چنانچہ مروی ہے کہ جب اولاد ابو الجن کی توالد اور تناسل سے بہت ہوئی حق تعالی نے انکو ساتھہ ایک شریعت اور طریقت کے تکلیف دی اور ساتھہ طاعت اور عبادت اپنی کے حکم فرمایا اور اونہون نے قبول کیا اور خوشحال اور فارغ البال اس جہان فانی مین زندگانی کرتے رہے تا اینکہ ایک دورہ ثوابت کا کہ نزدیک بعضے حکما کے چھتیس ہزار برس سے مراد ہے اور نزدیک بعضون کے پچیس ہزار اور دو سو برس سے ہے اور بعضونکے نزدیک چوبیس ہزار ہے تمام ہوا۔ چونکہ پیدایش آگ سے تہی اور آگ مین تیزی بہری ہے بعد ایک مدت کے تمرد اور عصیان مین پڑے اور راہ عناد اور تکبر پر چلے حق تعالی نے بعد اتمام حجت کے انکے تئین ساتھہ انواع عذاب اور عقاب کے ہلاک کیا۔ اور بعضے انکے کہ شریعت پر مقیم اور عبودیت پر مستقیم تہے سالم رہے پہر اللہ تعالی نے بنی الجان مین ایک شخص کو والی کیا اور ایک شریعت جدید عطا فرمائی اور جب دوسرا دورہ کہ عبارت اوسی مقدار سے ہے بعضے انکے نے

بحکم کل شئی یرجع الی اصلہ کے نافرمانی کی حکم آلہی انکے فنا کرنیکے واسطے صادر ہوا باقی نسل اوس طبقہ سے کہ راہ اطاعت اور بندگی پر سلامت رہے تھے ایک شخص ان پر حاکم ہوا جب تیسرا دورہ تمام ہوا تو پہر انہون نے فساد اوٹھایا اور بغضب آلہی گرفتار ہوئے کچہہ نیک نیک انمین سے باقی رہے بعد ایک مدت کے انسے فوج کثیر پیدا ہوئی اور ایک شخص انمین سے کہ ساتھہ زیور فضل اور دانش کے آراستہ اور صلاح اصلاح کے پیراستہ تہا والی ہوکر ساتھہ حلال اور حرام اور بیان احکام شرع کے مستولی رہا اور یہ اوسکی اطاعت کرتے رہے یہانتک کہ انہون نے اس جہان سے رحلت کی پہر جو بدترین بنی الجان کہ جنہون نے کفران نعمت اور نافرمانی اختیار کی تہی اللہ تعالے نے اونکے واسطے رسول بہیجا اور یہ اونکی نصیحتون سے اصلا آگاہ نہوئے کہ اسمین چوتہا دورہ بہی تمام ہوا تب ساتھہ خواہش ایزدی کے ایک جماعت فرشتونکی انکی لڑائی کے واسطے مقرر ہوئی اور آسمان سے نازل ہوکر انکے ساتھہ لڑے اکثر کو قتل کیا اور بقیۃ السیف جزیرون مین اور خرابون مین بہاگ گئے اور بعضے کہ تہلکہ کر رہگئے تہے قید ہوئے **فصل دوسری** بیچ احوال شیطان لعین کے خلاصہ یہ کہ اون اسیرون مین سے ایک عزازیل کہ آسمان پر فرشتونکے ساتھہ تربیت پائی تہی اور روز بروز اسکے قصہ مین ترقی ہوئی تا بمرتبہ کہ ساتھہ تعلیم فرشتون کے مشرف ہوا اور ایک روایت سے آسمان پر جانیکا اسکا سبب یہ ہے کہ فساد بنی الجان کی جہت سے وہ انسے جدا ہوکے ایک گوشہ مین چہپ رہا اور ساتھہ عبادت حضرت معبود کے مشغول ہوا اور اتنی عبادت کی کہ نہایت رعایت طاعت اور آداب سے فرشتون نے حضرت رب الارباب سے درخواست کی کہ ہونا ایسے شخص مطیع اور فرمان بردار کا ہم مین بہتر ہے اور دعا انکی قبول ہوئی حق تعالے نے اوسکو آسمان اول پر حکم دیا ایک مدت آسمان دنیا پر اسی عبادت کے ساتھہ گذری کہ فرشتون مقربون آسمان دوم نے درخواست کی اور اوسکو آسمان دوم پر لیگئے اسیطرح ساتوین آسمان پر پہونچا بعد اسکے رضوان رو دیا اور کہا الہی آسمانکے مقرب اوسکی بندگی سے محظوظ ہوئے اگر ایک مدت وہ بہشت مین بہی رہے تو ہم بہی اوس سے بہرہ مند ہون حق تعالے نے اوسکو ساتھہ دعای رضوان کے جنت مین بہیجا اور وہ اوس جگہہ بہی ساتھہ طاعت آلہی اور تعلیم فرشتون کے مشغول رہا اور عرش کے نیچے یاقوت کے منبر پر آکر ایک علم نور کا کہڑا کرکر مجلس وعظ کی برپا کیا اور اتنے فرشتے اوسکی مجلس مین جمع ہوا کیے کہ شمار اونکا سوا اسکے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ اصل مین جنس ملائکہ سے تہا نافرمانی کے سبب سے لباس شیطان اوسکو پہنایا گیا اور ذلیل فرشتون سے اوسکو مردود کیا القصہ جب بنی الجان بہت مدت مین جزیرون اور خرابون سے باہر آئے اور ربع مسکون پر قابض ہوئے اور اطاعت آلہی اور طریق خداشناسی سے دور ہوئے عزازیل نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین بہی جاکر انکو گناہون سے باز رکہون اور براہ راست پر لاؤن دعا اسکی باجابت مقرون ہوئی اور یہ ایک گروہ فرشتون کے ساتھہ آسمان سے

بیچ نجانا کہ مین کسکو لعنت کرتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ لوح محفوظ پر لکھا ہوا تھا اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم اسنے کہا ای خداوند کریم شیطان رجیم کون ہے فرمایا ایک بندہ ہے کہ ہمنے اوسکو بہت سی نعمتونکے ساتھہ مکرم کیا ہے بعد نافرمانی ہماری کریگا اور ہم اوسکو خوار کرینگے کہا الٰہی اوسکو مجھے دکھادے کہ مین اوسکو مار ڈالون فرمایا جلد اوسکو تو دیکھہ لیگا اور ایک روایت مین ہے کہ ہر جگہہ ہزار سجدے کرتا تھا اور رکھتا تھا لعن اللہ علی ابلیس ہمنے لعنت کرے اللہ اوپر ابلیس کے

باب تیسرا

بیچ بیان احوال ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد کے اور اس باب مین نو فصل ہین

فصل پہلی

بیچ پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کے معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ علماء تفسیر اور مورخان پاکیزہ تحریر نے اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جب ارادہ الٰہی نے ساتھہ پیدائش حضرت آدم تعلق پکڑا خاک نمناک کو ایزد پاک سے وحی آئی کہ ای زمین ہم تجھسے ایک خلق پیدا کیا چاہتے ہین کہ بعضے فرمانبرداری میری کرین اور بعضے نافرمانی کرین فرمانبردارونکو بہشت مین لاؤن اور گنہگارونکو آتش دوزخ مین ڈالون زمین مسکین نے زبان عاجزی اور زاری بیچ درگاہ باری کے کھولی اور کہا ای پروردگار مین راضی ہون فرمان تیرے سے جو تونے فرمایا کہ بعضے میرے بہشت مین ساتھہ ناز و نعمت کے آرام کرین لیکن ڈر اور خوف کرتی ہون اس سے کہ بعض میرے آگ مین جلین یہ کہکر اتنا روئی کہ آنسوون کی ندیان جاری ہوگئین کہتے ہین کہ یہ جو آنسو آنکھونسے نکلتے ہین زمین کے اوسی رونیکا نتیجہ ہے پھر خطاب مستطاب حضرت مسبب الاسباب کا حضرت جبرئیلؑ کو پہونچا کہ ای ناموس اکبر اور ای طاؤس نامور ہمارا حکم قبول کر اور کل اجزاے زمین سے ایک مٹھی خاک کی لا کہ باغبان قدرت بیچ بستان خلقت کے نہال باجمال بویا چاہتا ہے جبرئیلؑ امین بفرمان رب العالمین طارم افلاک سے خطہ خاک پر آئے تا حکم الٰہی بجا لاوین اور تمام روے زمین سفید اور سیاہ اور سرخ اور زرد اور پاک اور ناپاک اور سہل اور جبل سے ایک مٹھی خاک اوٹھاوین زمین نے کہا مین پناہ مانگتی ہون ساتھہ عزت اوس خدا کے کہ جسنے تجھکو بھیجا ہے تو مجھہ مین سے کچھہ نہ لے کہ قیامت کے دن آگ مین ہونا پڑے گا جب زمین یہ عذر درمیان لائی تو حضرت جبرئیلؑ کو اوسکے حال پرملال پر رحم آیا اپنے مقام پر خالی پھر گئے خطاب آیا کہ ای جبرئیل خالی ہاتھہ آیا کہا الٰہی نہین تیرے امر کے ساتھہ رجوع کی تھی ہمنے لیکن تیری عفو پر تکیہ کر کر اوسپر رحم کیا پھر درگاہ رب جلیل سے حضرت میکائیل کو خطاب آیا کہ تو جا اور تھوڑی سی خاک لے آ حضرت میکائیلؑ گئے اور کہا ای خاک حکیم تجھے آرزو ہے کہ تجھسے کوزہ بنے اور نور کا گلاب تجھپر چھڑکا جاوے اور اوسکو آب حیات سے پر کرین زمین نے کہا بچشم آرزو رکھتی ہون لیکن ڈرتی ہون کہ بت یعنے کوٹھالی بنائین اور آگ مین ڈالین حضرت میکائیل نے بھی اوسکا عذر قبول کیا اور پھر آئے خطاب آیا کہ ای میکائیل کسواسطے خالی ہاتھہ پھر آیا تو کہا ای پروردگار میرے تینے ایسی بہو کی پاس بھیجا کہ کتنی برسون سے محتاجگی کی راہ سے

زمین پر آیا اور انکو دعوت کی ایک گروہ قلیل نے عزازیل کی خدمت مین سرعت کی اور اسنی ایک جو اونمین سے
صالح اور نیکبخت تہا اوسکو ایلچی بناکر بنی الجان کے پاس بہیجا تا اونکو دعوت کرے اور راہ خداشناسی کی بتاے انہون نے
غایت بیباکی اور ناپاکی سے اوس ایلچی کو شہادت کا شربت چکہایا اور عزازیل اس قصہ سے غافل تہا جب ایک مدت تک
اوس ایلچی کی خبر معلوم نہوئی تو عزازیل نے دوسرے کو بہیجا اوسکی ساتہہ بہی انہون نے یہی معاملہ کیا چنانچہ چند ایلچی
اسنے متواتر اسیطرح پر بہیجے اور اون بدبختون نے سب کو شہید کیا آخر الامر اسنے ایک اور کو بہیجا اور گروہ بنی الجان
اوسکی بہی جان کے دشمن ہوئے مگر اوس ایلچی نے کچہ مکر اور حیلہ سے انسے امن و امان پاکر عزازیل کے پاس
مراجعت کی اور صورت حال بیان کی عزازیل نے حضرت احدیت سے عرض کر کر اور اسنے رخصت لیکر انکے ساتہہ مقابلہ کیا
اور بہتون کو قتل کیا اور باقی اطراف عالم مین بہاگ گئے حق تعالے نے تمام روے زمین کا ملک اور آسمان دنیا کی
خلافت اور خازنی جنت کی ابلیس پر تلبیس کو دی تو یہ کبہی زمین پر عبادت کرتا اور کبہی آسمان پر بندگی بجالاتا اور کبہی علم
طاعت اور عبادت کا صحن بستان سراے جنت مین کہڑا کرتا جب اسکی دانائی اور حکومت اور دیانت کمال مستقل
ہوئی تو اسنے اپنے دلمین یقین کیا کہ اگر بہر اللہ تعالے اس سلطنت کو اور کسیکو تفویض کریگا تو مین منع کرون گا اور
نہین دینے کا کسواسطے کہ کمالات علمی مین اپنا نظیر نہ جانتا تہا اور کسیکو امر خلافت مین اپنے سے شائستہ نہ سمجہتا تہا
اسی احوال مین ایک دن ایک گروہ فرشتون نے لوح محفوظ پر نظر کی کہ اوس پر لکہا ہے کہ عنقریب ایک مقربان
درگاہ صمدی ساتہہ لعنت کے گرفتار ہوگا جب یہ وہان سے پہرے تو عزازیل نے اوس غم کا اثر انکی پیشانی پر
دیکہا اور انسے اوسکا سبب دریافت کیا اونہون نے جو دیکہا تہا بیان کیا اور التماس کیا کہ درگاہ حق تعالی مین
دعا کیا چاہیے تا کوئی ہم مین سے اس بلا کے ساتہہ نہووے شیطان نے کہا کہ یہ قصہ ہمارے تمہارے ساتہہ نسبت
نہین رکہتا مین بہت برسون سے جانتا ہون مگر مینے کسی سے کہا نہین اونہون نے دعا کرنے مین مبالغہ کیا شیطان نے
ہاتہہ اوٹہا کر کہا اللہم امنہم یعنے خداوندا انکو اس بلا سے ایمن کر اور اپنے تئین کہنا بہول گیا اور نہایت تکبر سے اپنے تئین
اس گرفتاری سے خارج جانتا تہا اور مطلق ساتہہ زاری اور عاجزی کے میل نکرتا تہا لاچار ساتہہ حرمان ابدی اور خسران
سرمدی کے گرفتار ہوا **نقل** ہے کہ ایکدن شیطان بہشت کے دروازہ پر پہونچا اور بہشت کے دروازہ پر لکہا دیکہا
کہ ہمارا ایک بندہ ہے کہ اوسکو ہمنے طرح طرح کی نعمتون کے ساتہہ بزرگی کیا ہے اور آسمان پر سے زمین پر پہونچایا ہے
اور وہان سے بہشت مین پہونچایا ہے ایک امر کے ساتہہ اوسکو تکلیف دینگے اور وہ ہمارے حکم کی مخالفت کریگا ہم اوسکو
مردود کرینگے عزازیل نے جب یہ کلمہ پڑہا ہزار برس تک ہمیشہ اوس بندہ بے فرمان اور شکنندہ پیمان پر لعنت کیا کیا اور

بیٹھی ہے اور مارے بہوک کے پتھر پیٹ پر باندھے ہے اور بخل سے اوسمین پانی بہی نہین ٹپکتا ہے مین حیران ہوا کہ ویسے بے یار سے کیا لون پہر حضرت اسرافیل اس حکم کے ساتھہ مامور ہوئے اونسے بہی زمین نے عذرخواہی کی کہ اے اسرافیل میرے تئین معاف رکھہ کہ اس کام کے قابل نہین ہون حضرت اسرافیل نے بہی اوسکا عذر قبول کیا اور بعض روایتون مین حضرت اسرافیل کا بہیجنا نہین آیا پہر فرمان حضرت ایزد منان حضرت عزرائیل کو پہونچا کہ جاؤ اور ایک مٹھی خاک کی زمین سے لاؤ اور کچھہ عذر اوسکا قبول نکرنا اور کسیطرح سے اوسکے ضعیف حال پر رحم نکہانا حضرت عزرائیل زمین پاس آئے اور کہا ای زمین بیوہ عورتونکا رونا میرے آگے کچھہ قدر نہین رکہتا اور یتیمون کا نوحہ مین نہین سنتا غلام کو حکم بادشاہ مین کیا اختیار زمین نے کہا مین کیونکر نروؤن کہ میری مٹھی خاک سے گنہگار پیدا ہونگے اور شرمندگی کا داغ انکی پیشانی پر رکہین گے حضرت عزرائیل نے کہا کہ ای زمین اولاد کا گنہگار ہونا مان باپ کی شامت اور کمبختی سے ہے تو نے آپ جانا کہ مجہسے گنہگار ہون کہ تین دفعہ تجکو بلایا اور تو نے قبول نکیا اگر پہلی دفعہ تو حکم مان لیتی تو تیرے سب فرزند مطیع اور فرمان بردار ہوتے اب اور زبان درازی نکر کہ مین اپنے کام کے واسطے نہین آیا ہون ساتھہ حکم پروردگار کے آیا ہون جب تک کہ اوسکا حکم نہ بجا لاؤن گا یہانسے قدم نہ اوٹھاؤن گا القصہ زمین نے ہرچند عذر کیے مگر حضرت عزرائیل نے کچھہ نہ سنا اور مٹھی بہر لی اوسوقت زمین نے فریاد کی اسکی تسکین کی خاطر خطاب آیا کہ ای زمین غم نکہا جو کچھہ تجہسے ہم نکالین گے اوسمین سے بہتر تجکو پہونچائین گے اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت عزرائیل مٹھی خاک کی لیکر گئے تو درگاہ مستطاب سے خطاب آیا ای عزرائیل جسوقت تو نے مٹھی بہری تو زمین نے مجہسے پناہ مانگی عرض کی کہ خداوندا تیرے ساتھہ پناہ مانگی تہی فرمایا کہ پہر کسواسطے تجکو رحم اوسپر آیا کہا خداوندا اطاعت تیری فرمان قضا جریان کی رحم کہانے پر مقدم رکہی فرمایا کہ تیرے تئین مینے قابض ارواح کیا تا اجل کے وقت ہر ایک کی تو ارواح قبض کرے ملک الموت رونے لگا اور کہا خداوندا فرزندان آدم مین سے نبی اور صفی اور ولی ہونگے اور مخلوقات مین کوئی چیز مکروہ تر موت سے نہو گی جب یہ گروہ برگزیدہ مجکو قابض ارواح جانین گے البتہ مجہے دشمن سمجہین گے حق تعالے نے فرمایا موت کے واسطے ہم علتین اور سبب بناوینگے کہ لوگ انکے سبب سے موت کو جانین گے اور تیرے تئین نہین دیکہینگے پہر ابر دریا کا نے اوس خاک پر ایک ابر کا ٹکڑا متعین کیا کہ چالیس دن تک اور ایک روایت سے چالیس برس تک اوسپر برسا اور اونتیس ۲۹ دن یا اونتیس ۲۹ برس دریائے غم سے کہ اوسکو بحر الاحزان کہتے ہین اور یہ ایک دریا ہے نیچے عرش کے کہ کثرت غم واندوہ اور قلت عیش اور خوشی اسی کے سبب سے ہے پانی لایا اوسوقت خدائے کریم نے اپنے لطف عمیم سے مدت چالیس صباح مین

کہ عبارت چالیس برس سے ہے ساتھہ دست باری قدرت انہی کے حضرت آدم کی مٹی کا خمیر کیا کہ خمرت طینۃ آدم
بیدی اربعین صباحا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ستر ہزار فرشتہ مقرب چشمہ رحیق اور سلسبیل سے پانی لائے اور اوس
مٹی پر ڈالا جب وہ گل یعنے گارہ ہوئی تو پہر ابر کو حکم ہوا کہ بحر الاحزان سے پانی لا کر چالیس برس برسا کہ وہ مٹی سیاہ ہو گئی
پہر آفتاب قدرت نے اوسکو خشک کیا تفسیر بحر المواج مین ہے کہ اوسکو چالیس برس گلایا یعنے گارہ کر کر رکہا
اور چالیس برس خلیش ناک یعنے ٹہیکریان آواز دار اور چالیس برس صلصال یعنے خشک مثل سفال کوزہ گران کے
اور بعضے کہتے ہین کہ وقت طحن یعنے پیسنے کے ترتیب اعضا کی پہر خشک کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ترتیب اعضا نہین کی
بلکہ اوس خشک مٹی پر صورت حضرت آدم کی کہینچی اس صورت مین کمال قدرت قادر بیچون کی ظاہر اور ہویدا ہوتی ہے اور
بعضی روایتون مین آیا ہے کہ ہر عضو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر جگہہ کی مٹی سے پیدا کیا یعنے سر مبارک خاک کعبہ سے
پیدا کیا اور گردن خاک بیت المقدس سے اور سینہ نے کینہ زمین دہنا سے اور پشت زمین ہند سے اور ہاتھہ
زمین مشرق سے اور پانون زمین مغرب سے اور حدیث مین آیا ہے کہ درازی قد کی ساٹھہ گز کی تہی اور عرض
سات گز کا نقل ہے کہ قالب حضرت آدم کا چالیس برس مکہ اور طائف کے درمیان مین وادی نعمان پر کہ متصل
عرفات ہے زمین پر رہا اور اوس مدت مین فرشتے گروہ گروہ اوسپر گذرتے تہے اور صورت عجیب اور ہیات غریب اوسکی سے
تعجب کرتے تہے کسواسطے کہ پہلے کوئی چیز اس صورت کی پیدا نہوئی تہی تفسیر بحر المواج مین ہے کہ خوبصورتی کہ جنس آدم مین تہی
سو حصہ کیا تہا ایک کم سو حصہ حضرت آدم کو دی تہی اور ایک حصہ تمام عالم کو اور اوس ایک حصہ کے سو حصے ہوئے تہے
ایک کم سو حضرت یوسف کو دئے اور ایک حصہ باقی سب نبی آدم کو بحر المواج مین مذکور ہے کہ اس فرصت مین شیطان
آتا اور عیب جوئی آدم کی کرتا اور کہتا کہ یہ ایک جسم خالی ہے بے پرہوش کیا کمزور ہوگا اور سستی سے زمین پر گر پڑیگا
اور بعد پر گرنیکے کاہلی کریگا اور اس جسم سے کچہہ کام نہین ہو سکنے کا لیکن اسکے سینہ مین بائین طرف ایک حجرہ ہے
بے دروازہ مجہکو معلوم نہین ہوتا کہ اوسمین کیا چہپا ہوا ہے شاید لطیفہ ربانی کا یہی مقام ہے کہ بسبب
اسکے خلافت بہم پہونچاوے القصہ پہر ایزد منان نے خطاب فرمایا کہ یا روح یا روح جب روح نے خطاب سنا بجلدی تمام
دوڑ کر حاضر ہوئی حق تعالے نے فرمایا اس قالب مین کہ ہمنے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے گہس جا روح نے
جب دیکہا اور ایک سوراخ باریک اور تاریک اوسکو نظر پڑا عذر کرنے لگی اور گہسنے سے انکار کیا پہر خطاب ہوا اور اوسنے
عذر کیا اور پہر خطاب ہوا اور اسنے پہر عذر کیا چوتہی مرتبہ خطاب ہوا کہ جا اسمین بکراہیت اور نکل اسمین سے بکراہیت تفسیر عزیزی مین
لکہا ہے کہ ہنوز روح حضرت آدم کی سر مبارک مین آئی تہی کہ انہونے ایک چہینک ماری اور بالہام حضرت ملک العلام کلمہ

الحمد للہ انکی زبان سے جاری ہوا اور حق تعالے نے جواب مین فرمایا یرحمک اللہ اور حاکم نے ابن عباس سے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین ابن مسعود سے اور ایک جماعت اور نے صحابہ کرام سے روایت کی ہے کہ جب روح حضرت آدم کی کمر تک پہونچی جست کرکر کھڑے ہو گئے ہنوز کہ روح انکی نیچے کے بدن مین نہ آنے پائی تھی کر نا مین گر پڑے حق تعالے نے فرمایا کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ اور بعد ازان کہ انکے تمام بدن مین روح نے سرایت کی بموجب حکم الٰہی فرشتون کی جماعت پر گذرے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حکم ہوا کہ انہین سلامونکو ہمنے تیرے اور تیری ذریت کے واسطے تحیت گردانا اور مروی ہے کہ جب روح حضرت آدم کی قالب مین بکراہت آئی اور آنکھین حضرت آدم کی ساتھ نور روح کے روشن ہوئین پہلے نظر عرش مجید پر پڑی اور ساق عرش پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی امتہ مذنبۃ وانا رب غفور یعنے یہ امت گنہگار ہے اور مین پروردگار بخشنے والا ہیان سے دو چیزین سمجھی گئین ایک علو اور رفعت شان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک عصیان اور نسیان امت اونکی کا اوران دونون اندیشہ مین حضرت آدم علیہ السلام متفکر ہوئے اور پوچھا کہ خداوندا یہ کون ہے کہ جسکا نام تیرے نام کے پاس ہے فرمایا کہ ایک پیغمبر ہے میرے پیغمبرونمین سے اور ایک فرزند ہے تیرے فرزندونمین سے جب تجھسے ایک حرکت واقع ہوگی اسکی شفاعت سے ہم درگذرینگے اور عقوبت یعنے سختی تیرے ساتھہ نہین کرینگے خاطر عاطر حضرت آدم عم مین گذرا کہ مناسب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باپ شفیع بیٹے کا ہووے اور یہان برعکس ہے حق تعالے نے حضرت جبرئیل عم کو فرمایا کہ جا میرے بندہ پاس اور یہ اندیشہ اسکے دل سے نکال ورنہ اس خطرہ سے ہلاک ہو جائیگا حضرت جبرئیل عم آئے اور حضرت آدم عم کے سینہ کو چیرا اور آدھا کلیجہ نکال کر بہشت کی زمین مین دفن کیا وہ اندیشہ تخم اوس درخت کا کہ جس سے حضرت آدم کو زلت ہوئی ہوا اور اوس سے گیہونکا درخت اوگا اور آدھا کہ سینہ مین حضرت آدم کے باقی رہا اوس سے نفس امارہ پیدا ہوا کہ قیامت تک اولاد آدم مین سبب کلفت اور پشیمانی کا رہے القصہ جب روح نے حضرت آدم عم کے جسم مین آرام پایا ہر وقت ذوق قربت اور اُنس حضرت باری سے قفس تن مین تنگ ہونے لگی اور چاہا کہ اوسکو توڑ کر آشیانہ اصلی پر اپنے مراجعت کرے پھر جیسے کہ لڑکونکو چیزون رنگین اور میوون شیرین سے بہلاتے ہین حضرت آدم کو کبھی ساتھہ معلمی فرشتونکے اور کبھی ساتھہ سیر کرانے آسمانون کے اور وکھانے باغ بہشت کے مشغول کیا اور ہر وقت ساتھہ سلام اور پیغام کے اور نوازشون ملوکانہ اور عطایائے بادشاہانہ کے مخصوص فرمایا تا روح کاشانہ ویرانہ تن مین چند مدت رہی

فصل دوسری بیچ تعلیم یعنے سکھانے اسماء ملائکہ کے حضرت آدم عم کو اور سجدہ کرنا ملائکہ کا حضرت آدم عم کو اور آنا حضرت آدم عم کا جنت مین اور پیدا ہونا حضرت حوا کا حضرت آدم عم سے

اکثر مفسر اس امر پر ہین کہ جب سب فرشتونکے خیال مین آیا کہ جو کہ پیدایش ہماری سب سے پہلے ہے تو ہم سب سے
کامل تر اور فاضل تر ہین اس انکی خود بینی کو اللہ سبحانہ نے پسند نہ کیا اور خطاب آیا کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ یعنے
تحقیق کہ ہم پیدا کرنے والے ہین زمین مین ایک خلیفہ کو معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ علماء تواریخ نے اسطرح بیان کیا ہے
کہ جب شیطان ساتھہ گروہ بنی الجان کے کہ مطیع اور فرمان بردار اوسکے تھے زمین پر باستقلال رہنے لگا اور دل اوس
کا کفران بیوفا پر رکھا فرمان پہونچا کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ ط اس تقدیر پر مراد ملائکہ سے شیطان اور اوسکے اعوان ہین
کہ انکو خطاب آیا اور اونہون نے کہا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک یعنے مقرر کریگا
اوس شخص کو زمین پر پیدا کریگا کہ اوس سے فساد اور خون ناحق آپسمین ہونگے اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتھہ ستایش تیری کے
اور تقدیس کرتے ہین ہم واسطے تیرے قال جواب آیا کہ ای ملائکہ تم زمین کو خالی کرو کہ ذہن پراگندہ تم مخلوقات کا
ساتھہ کنہ اسرار ربوبیت ہمارے کے نہین پہونچتا ہے انی اعلم مالا تعلمون ط یعنے مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین جانتے
بعضے علماء کہتے ہین کہ فرشتے اوس سوال کرنے سے پشیمان ہوئے اور اوسکی اصلاح کے تدارک مین رہنے لگے۔ زین القصص
مین ہے کہ جب حق تعالے نے فرمایا کہ انی اعلم مالا تعلمون اونہون نے اوس سوال کو گناہ سمجھا کہ کلام کیا
اوس امر مین کہ ساتھہ اوسکے مامور نہ تھے پس سات ہزار برس گرد کرسی کے طواف کیا کیے اور کہا کیے لبیک اللہم
لبیک نعتذر الیک لبیک نستغفرک ونتوب الیک یعنے ای بار الہا زاری کرتے ہین ہم طرف تیرے بار خدایا
طلب مغفرت کرتے ہین ہم تجھسے اور توبہ کرتے ہین ہم تیری طرف۔ درر المناقب اور روضۃ العلماء مین امام
زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبکہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ خطاب الہی سب ملائکہ کو پہونچا
اور اونہون نے سوال کیا اور اوسکا جواب سنا بہت پشیمان ہوئے اور غضب الہی سے ڈرے اور تدارک کیواسطے
ہر روز تین ساعت ساتھہ طواف عرش مجید کے مصروف رہا کیے اور زاری اور عاجزی درگاہ باری مین کیا کیے کہ حق تعالے
کو انپر رحم آیا اور معاف فرمایا پہر اللہ تعالے نے حضرت آدم کو سب نام تعلیم فرمائے کہ وعلم آدم الاسماء کلہا یعنے اور سکہائے
آدم کو نام سب بعضے کہتے ہین مراد اسماء سے نام فرشتون کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام ذریت آدم ہین اور بعضے
کہتے ہین کہ مراد نام سب چیزون کے ہین ثم عرضہم علی الملئکۃ پہر اون چیزون کو فرشتونکے روبرو حاضر کیا فقال
پس فرمایا انبئونی باسماء ہؤلاء ان کنتم صدقین ط یعنے خبر دو مجکو ساتھہ نامون ان چیزونکے اگر ہو تم سچے
پہر فرشتون نے اپنے عجز کے ساتھہ اقرار کیا قالوا اور کہا سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم
یعنے پاک ہے تو نہین علم ہمکو مگر جتنا کہ تو نے ہمکو سکہا دیا تحقیق تو ہے جاننے والا دانا۔ پہر خدا تعالی نے حضرت آدم کو

اونکا نام پوچھا قال یا آدم انبئھم باسمائھم کہا اے آدم خبر کر تو اونکو ساتھہ ناموں اون کے کے فلما انباھم باسمائھم
پس جب خبر کی آدم نے اونکو ساتھہ ناموں انکے کے اور حضرت آدم علیہ السلام نے ایک ایک نام بموجب فرمانے
ملک العلام کے فرشتون کے سامنے بتا دیا اور فرشتون نے حضرت آدمؑ کی فضل اور بزرگی پر اقرار کیا اور عذر خواہی کرنے
لگے قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون ط فرمایا کیا نہ کہا تھا مینے واسطے
تمہارے تحقیق مین جانتا ہون پوشیدہ چیزین آسمانونکی اور زمین کی اور جانتا ہون وہ چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور وہ
چیز کہ تھے تم چھپاتے ر طبائع آفتاب شعاع مستجزان احوال عالم اور ضمائر فرخندہ مآثر مستحفظان آثار طوائف نبی آدم پر
روشن اور پیدا اور ظاہر اور ہویدا ہووے کہ یہ آیہ وافی ہدایہ اور یہ قصہ دلیل واضح ہے اوپر فضیلت اور شرافت
علم کے کسواسطے کہ اگر کوئی چیز سواے علم کے ایسی شرافت رکھتی ہوتی تو مقام اظہار فضیلت حضرت آدم
علیہ السلام مین فرشتون پر وہی چیز پیش کیجاتی اور فی الواقع استحقاق خلافت فضیلت علم پر منحصر ہے
چنانچہ علماء متبحر اور حکماء معتبر نے تفصیل علم مین بشرح وبسط اطالت کلام کی ہے کچھ اسمین سے موافق اس
مقام کے تفسیر عزیزی مین سے لکھا جاتا ہے کہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی سے منقول ہے کہ حاضر ہونا
عالم کی مجلس مین بے آنکہ اوس سے فائدہ حاصل ہووے یا کوئی مسئلہ دریافت کرے موجب سات
کرامتون کا ہوتا ہے ۔ اول یہ کہ زمرۂ متعلمون مین گنا جاتا ہے اور جو ثواب کہ متعلمونکے واسطے موعود ہے اوسمین
شریک ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جبتک اوس مجلس مین حاضر رہے گناہونسے باز رہتا ہے تیسرے یہ کہ جب اپنے
گھر سے بہ نیت طلب علم نکلتا ہے جو ثواب کہ طالب علمون کے واسطے مقرر ہے اوسمین داخل ہوتا ہے چوتھے یہ کہ
حلقۂ علم مین ہنگام نزول رحمت شریک ہوتا ہے پانچوین یہ کہ جبتک مذکورات علمی سنتا ہے عبادت مین رہتا ہے
چھٹے یہ کہ جب مسئلہ دقیق سنتا ہے اور اوسکی فہم اوس کنہ کو نہین پہونچتی تنگدل ہوتا ہے اور اوسکی خاطر شکنی ہوتی ہے
تو زمرۂ منکسرت القلوب مین محسوب ہوتا ہے ساتوین یہ کہ عزت علم اور ذلت فسق اور جہل اوسکے خاطر نشین ہوتی ہے
اور جاہلون اور فاسقون سے اوسکو نفرت پیدا ہوتی ہے یہ ہی حال اوس کسیکا کہ مجلس علماء سے بے بہرہ ہے
پس وہ شخص کہ فوائد بے شمار دینی اور اخروی انکی صحبت سے اوٹھاتا ہے قیاس کیا جائے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ سے مروی ہے کہ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت ہے اول یہ کہ علم میراث پیغمبرونکی ہے اور مال میراث فرعون اور
ہامان اور شداد و نمرود کا دوسرے یہ کہ علم بسبب خرچ کرنے کے ناقص نہین ہوتا بلکہ زیادہ ہوتا ہے اور مال صرف کرنے سے
کم ہوتا ہے تیسرے یہ کہ مال محتاج نگاہبانون کا ہے اور علم آپ آدمی کا محافظ ہے چوتھے یہ کہ جو آدمی مرتا ہے مال کو چھوڑ جاتا ہے

اور علم قبر مین اوسکے ہمراہ جاتا ہے پانچوین یہ کہ وہ مال نعمت سے ہے خسیس البشر کا کہ مومن اور کافر کے ہاتھ اتا ہے اور
علم نافع حاصل نہین ہوتا مگر مرد باایمان کو چھٹے یہ کہ کوئی فرقہ آدمیون مین سے نہین مگر کہ محتاج عالم کیطرف ہوتے ہین
امر دین مین اور بہت فرقہ ہین کہ مالدارون کے محتاج نہین ہوتے ساتوین یہ کہ علم پل صراط پہ گذرتے وقت قوت
دیگا اور مال موجب ضعف کا ہوگا۔ بعضے علما کہتے ہین کہ قرآن مجید مین حق تعالے نے سات چیز کو فرمایا ہے
کہ باہم گر برابر نہین ہین بلکہ ایک دوسرے سے بہتر ہے اول ہل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون یعنے
کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہون اور وہ لوگ کہ نہین جانتے دوسرے قل لایستوی الخبیث والطیب یعنے کہہ
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین برابر ہے خبیث اور طیب تیسرے لایستوی اصحب النار واصحب الجنۃ
یعنے نہین برابر اصحاب دوزخ اور اصحاب جنت چوتھے اور پانچوین اور چھٹے اور ساتوین لایستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمت
ولا النور ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی الاحیاء ولا الاموات یعنے نہین برابر نابینا اور بینا اور نہ اندھیرا اور
نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہین برابر جلینا اور نہ مرنا اور مرجع اس تفصیل کا ان ساتون چیزونمین فضیلت
دینے عالم کی ہے جاہل پر یہانسے معلوم ہوا کہ ہر تفصیل رجوع کرتی ہے فضیلت دینی عالم کی جاہل پر اور اسیواسطے
حدیث شریف مین عالم کو عابد پر بار بار مختلف عبارتون کے ساتھہ ترجیح دی ہے اور حق تعالے نے بھی مقام
تفصیل انبیا علیہم السلام مین بعض کو بعض پر اسی صفت کی صفتون اور شعبون کے ساتھہ ترجیح فرمائی ہے
علی الخصوص سات پیغمبرونکو انبیا مین سے سات علم کے ساتھہ صریحاً فضیلت دی حضرت آدم علیہ السلام کو
ساتھہ علم لغت کے کہ وعلم آدم الاسماء کلہا یعنے اور سکہائے آدم علیہ السلام کو نام سب اور حضرت خضر کو
ساتھہ علم فراست کے کہ علمنہ من لدنا علما یعنے سکہایا ہمنے اوسکو اپنے پاس سے علم اور حضرت
یوسف علیہ السلام کو ساتھہ علم تعبیر کے وعلمتنی من تاویل الاحادیث یعنے اور سکہایا تونے مجکو تعبیر دینا خواب کا
اور حضرت داؤد کو ساتھہ علم صنعت کے وعلمنہ صنعۃ لبوس لکم یعنے اور سکہائی ہمنے اوسکو خیاطی واسطے
تمہارے۔ اور حضرت سلیمان کو ساتھہ جانتے زبان جانورون کے وعلمنہ منطق الطیر یعنے تعلیم کیے گئے
ہم زبانین جانورون کی اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ساتھہ علم توریت اور انجیل کے کہ ویعلمہ الکتب والحکمۃ
والتورٰۃ والانجیل یعنے اور سکہائے اوسکو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
ساتھہ علم اسرار کے وعلمک مالم تکن تعلم یعنی تعلیم اور سکہایا تجکو وہ کہ نہ جانتا تھا تو۔ کہتے ہین کہ ان سات علمون نے
ان سات پیغمبرونکے حق مین ثمرات عجیب ظاہر کیے حضرت آدم علیہ السلام کو انکے علم نے مسجود ملائکہ کا کیا اور حضرت خضر کی

علم قول حضرت سلیمان کا ۱۲

علم نے انکو حضرت موسیٰ کی اوستادی عنایت کی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو انکے علم نے زمین مصر کی بادشاہی
پہونچایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکے علم نے بصورت ہدہد بلقیس کے اوس دولت وجاہ اور ملک وحشم اور مال کے سا
بخشی اور حضرت داؤد علیہ السلام کو انکے علم نے ریاست اور بادشاہت پر پہونچایا اور حضرت عیسےٰ کو انکا علم
موجب زوال تہمت انکی مان کا ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے علم نے بخلافت کبریٰ اور شفاعت عظمیٰ
سرافراز کیا اہل نکات کہتے ہین کہ حضرت آدم کو جانتے ناموں مخلوقات نے کہ مسجود ملائکہ کرانا پروردگار کے
ناموں اور صفاتون کا جاننا حضرت کو کس حد پر پہونچائیگا اور حضرت خضر کو کہ علم فراست نے بصحبت حضرت موسیٰ کے
مشرف کیا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علم حقیقت اور شریعت اور طریقت اگر بصحبت انبیا علیہم السلام پہونچا دے
تو کیا عجب اور بعید ہے اولیک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کہ علم
تعبیر خواب نے قیدخانہ سے نجات بخشی اگر مفسران اس امت کو تاویل کتاب اللہ زندان شبہات
اور آخرت سے نجات بخشے کیا دور ہے **حکایت** کرتے ہین کہ ایک شخص نے بوسیلہ محکم ایک بادشاہ کی
ملازمت حاصل کی اور بادشاہ سے درخواست کی کہ بدستور اور خواصون کے مجکو بھی خدمت حضوری پر مامور فرماین
بادشاہ نے کہا کہ اول جا اور علم حاصل کر تا قابل میری خدمت کے ہو وہ شخص امام محمد غزالی کے پاس آیا اور
علم کی تحصیل شروع کی جبکہ علم کی لذت پائی اور بادشاہ کی صحبت کی آفتون سے آگاہ ہوا بادشاہ نے اوسکو
طلب کیا اور امتحان لیا بعد از امتحان کے کہا کہ اب تو میری خدمت کے قابل ہوا بس اب علم حاصل نکر اور میری
خدمت مین مشغول ہو اوس شخص نے کہا کہ جب مین تیری خدمت کے قابل تہا مجکو قبول نکیا اب مین کہ خدا تعالیٰ کی
خدمت کے قابل ہوا ہین تجکو قبول نہین کرتا کہ اشعار شعدی شیرازی مناسب اس حال کے ہین **قطعہ** صاحبدلے
بمدرسہ آمد ز خانقاہ ؛ بشکست عہد صحبت اہل طریق را ؛ گفتم میان عالم وعابد چہ فرق بود ؛ تا اختیار کردی ازان
این فریق را ؛ گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج ؛ وین سعی میکند کہ بگیرد غریق را ؛ پہر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک
تخت آدم کیواسطے بنائین کہ اوس تخت کے تین سو پائے تہے ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک کئی سو برس کا
رستہ پہر حضرت آدم کو آراستہ کر کر کہ گوشوارہ جواہر جنت سے کانمین اور دستانے بہشتی ہاتہہ مین اور انگوٹھی عشق قیمت
انگلی مین اور لباس سعادت کا بدن مین اور تاج کرامت کا سر پر تخت پر بٹہایا حضرت آدم علیہ السلام جب ہنستے تو دنت کے
نور سورج جیسے چمکتے اور بنہایت فضل اور کمال اور بغایت حسن وجمال پر حضرت آدم کے شوق وصال کے ساتہہ فرشتے
انگشت حیرت دانتو مین پکڑتے جب حکم ہوا تو فرشتون نے تخت با بخت کو اپنے کاندہون پر رکہکر آسمان پر

جلوہ دیا اور عرش مجید کے برابر رکہدیا حکم ہوا کہ اسجدوا لآدم یعنے سجدہ کرو آدم کے واسطے فسجد الملیکۃ کلہم اجمعون پس سجدہ کیا فرشتون نے کل اونکے نے سب نے پس فرشتے فرمان واجب الاذعان بجالائے پہلے حضرت جبرئیل نے مونہہ اپنا زمین پر رکہا پہر حضرت میکائیل نے پہر حضرت اسرافیل نے پہر حضرت عزرائیل نے پہر سب فرشتون نے پہر ہر ایک کو خلعت درگاہ رب العزت سے عنایت ہوا حضرت جبرئیل کو وحی کا امین کیا اور حضرت میکائیل کو کلید رزق عنایت ہوئی اور حضرت اسرافیل ساتہہ نفخ یعنے پہونکنے صور کے سرفراز ہوئے اور حضرت عزرائیل کو سبب وصل الحبیب الی الحبیب یعنے سبب پہونچنے دوست کا طرف دوست کے فرمایا اور باقی فرشتون کو ساتہہ دولت عظمت کے ممتاز کیا اور جسنے کہ سجدہ سے انکار کیا وہ مردود ہوا اور وہ سجدہ تحیت کا تہا نہ عبادت کا اور سجدۂ تحیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے پہلے جائز تہا چنانچہ حضرت یوسف کے بہائیون نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ کیا ہے مگر سجدۂ عبادت کہ سوائے اللہ تعالی کے اور کسیکے واسطے کسی شریعت مین جائز نہین ہوا جب فرشتون نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تو سو برس تک سجدہ مین رہے اور ایک روایت مین پانچسو برس تک جب سر سجدہ سے اوٹہایا تو شیطان کو دیکہا کہ کہڑا ہوا ہے اور مونہہ اوسکا پہرا ہوا ہے اور صورت اصلی اپنی سے بصورت دیو ہے شکر گذاری کے واسطے دوبارہ سجدہ کیا اور سب نے بہی سجدہ کی تکرار کی اسی سبب سے ہر رکعت مین دو سجدہ ہین جب شیطان علیہ اللعن نے دوسرے سجدہ سے بہی انکار کیا حق تعالی نے فرمایا یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالین یعنے اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کرے تو واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا مین نے ساتہہ ہاتہون اپنے کے غرور کیا تو نے یا ہے تو بلند مرتبہ والون سے قال جواب دیا انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین یعنے مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا اوسکو خاک سے اور جوہر آگ کا نورانی ہے اور جوہر خاک کا ظلمانی۔ تفسیر بحر المواج مین سورۂ اعراف وغیرہ مین ہے کہ شیطان نے ساتہہ اس حجت سقیم اور قیاس عقیم کے خطاے عظیم کی کہ باعتبار اپنی اصل کے حضرت آدمؑ کو بہتر نجانا اور یہ لعین فضل اور بزرگی خاک سے غافل رہا اور خوبی اسکی سے جاہل اور جتنی خوبیان کہ ہین نجانین اور اسکے فضائل دریافت نکر سکا کہ خاک بردبار ہے بار عالم کہینچ سکے گی اور سر بارکشی سے نہ پہیریگی اور تمامی جہانکو فائدہ پہونچاویگی ہر چند کوئی کوئی اسکے ساتہہ جفا کرے گا یہ مزید وفا کرے گی اور جو کوئی اسمین کسیطرح کا تخم رکہے گا بدلے مین بار بیشمار دیویگی تواضع اور فروتنی اسکی سب پر روشن اور ظاہر ہے اور نار یعنے آگ سبکسار تند

آزار اور زیان کار ہے یعنے آگ کسی کام کی نہین ہرچند اس سے بعضی چیزونکو نفع ہے لیکن منافع اسکے ضرر بہت رکہتے ہین
اور علو طبع اپنی سے اوپر جانا چاہتی ہے جو چیز کہ اسکو دیوین کبہی پہل نلاوے اور کوئی چیز تر وخشک ایذا اسکے سے
خلاصی نپاوے اور آگ اگرچہ روشنی افروز ہے لیکن ظاہر و باطن سوز ہے اثر فروتنی جو ہر خاک کا ہے کہ حضرت آدم
نے کہا ربنا ظلمنا انفسنا یعنے اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے نفسون اپنون پر القصہ جب ابلیس کو سجدہ کرنے
حضرت آدم سے ننگ آیا قال فاخرج منہا فانک رجیم کہا پس نکل جا تو اوسمین سے یعنے آسمانو نمین سے پس تحقیق
کہ تو راندہ گیا ہے وان علیک لعنتی الی یوم الدین ط اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے دن قیامت تک
پس لباس کرامت اور پیشوائی کہ پہنے ہوئے تہا اوتار لیا اور پلاس لعنت و رسوائی اسکو پہنا دیا اور فائدون
اوس جہان سے اور عنایتون ایزدمنان سے محروم کیا اور مقام قرب اپنے سے اسکو نکال دیا اور بہشت سے
زمین پر ڈالا اور زمین پر سے جزیرون دریاؤن مین بہیجا اور صورت ملکی بدلکر ساتہہ بڑی صورت کے مبتلا کیا
لکہا ہے کہ شیطان کا حسن اور جمال پہلے سب فرشتون سے زیادہ تہا کہ اکثر پر اسکے یاقوت اور
زمرد کے تہے اور بازو اسکے پر نور اور ہر آسمان مین ساتہہ ایک لقب کمال کے مشہور اول اسکو حضرت جبرئیل
امین نے لعنت کی پہر حضرت میکائیل نے پہر حضرت اسرافیل نے پہر حضرت عزرائیل نے پہر اہل آسمان ساتوین اور
آٹھوین نے آسمان اول تک روایت ہے کہ اسکو آسمان سے دریا مین ڈال دیا کہ کئی برس اوس دریا مین غرق رہا
جب پہر اوسنے نکالا تو منہ اسکا سیاہ تہا اور آنکہین اسکی نیلی کمال بدصورت اور نہایت بدہیات اگر اوس شکل کے
ساتہہ ظاہر ہووے تو خوف اور ڈر سے سب خلقت مرجائے القصہ جب یہ سعادت دینے سے بے نصیب ہوا حق تعالے
سے اس نے عمر دراز چاہی اور کہا رب فانظرنی الی یوم یبعثون ط یعنے خداوندا مہلت دے مجکو اور نہ مار مجہے
اوسدن تک کہ خلقت مبعوث ہووے قال فانک من المنظرین ط فرمایا پس تحقیق تو مہلت دیے گئون سے ہے
پس اللہ تعالی نے پہلے نفخہ صور تک اوسکو مہلت دی اور اپنی درگاہ فیض بارگاہ سے نکال دیا اوسوقت اسنے
غل مچایا کہ فبعزتک لاغوینہم اجمعین یعنے تیری عزت کی قسم ہے کہ سبکو گمراہ کرونگا اور اطراف و جوانب سے
انہین پہونچونگا الا عبادک منہم المخلصین مگر بندون تیرونکو اونمین سے پاک کیے گئے ہین اونکو چہوڑ دونگا فرمان ہوا
کہ ای معلین جو آدمی کہ جانورون کے مانند ہین اونکو تو جان اور جو میرے خاص ہین اونکو کیا مجال اور کیا طاقت کہ تو گمراہ
کرے قال فالحق والحق اقول لاملان جہنم منک وممن تبعک منہم اجمعین ط فرمایا اللہ تعالی نے پس مین حق ہون
اور حق کہتا ہون البتہ بہر دونگا مین دوزخ کو تجہسے اور اوس شخص سے کہ پیروی کرے تیری اونمین سے سب سے

معارج النبوۃ اور تفسیر کبیر مین ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو باعزاز و اکرام اور تعظیم تمام بہشت عنبر سرشت کیطرف لیگئے تو اوسوقت ستر حلہ بہشت کے انکو پہنائے اور تاج مکلل سر پر رکہا اور موتی اور یاقوت کا مرصع کمربند کمر سے باندہا کہ ہر حلہ اور کمربند پر لکہا ہوا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک تخت بہشتی پر بٹہایا اور سات ہزار فرشتے داہنی طرف اور سات ہزار بائین طرف اور سات ہزار اور صلوۃ اور تحیات انکے سر پر نثار کرتے تہے اور آواز پر آواز دیتے تہے اور پکارتے جاتے تہے کہ ای رضوان بہشت کے دروازے کہول اور جنت کی مکانونکو فرش وغیرہ سے آراستہ کر رضوان نے دروازے بہشت کے کہولے اور خدمت کیواسطے کہڑا ہوا اور تخت بابخت انکے کو فرشتون نے اپنے کاندہون پر رکہکر بہشت مین پہونچایا خطاب جناب جل وعلا پہونچا کہ ای آدم ہمنے تجکو اپنی قدرت کے ہاتہہ سے پیدا کیا اور روح خاص تجہہ مین ڈالی اب بہشت مین آ اور میرے عہد کی رعایت کر حضرت آدم علیہ السلام نے کہا ای پروردگار وہ عہد کونسا ہے کہ تا اوسکے استحکام اور اہتمام مین قیام کرون فرمایا کہ شیطان کا کہنا نہ ماننا اور اس درخت سے کہ تجکو منع کیا جاتا ہے نکہانا بعضے علما کہتے ہین کہ وہ درخت انجیر کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت انگور کا تہا اور منقول اور جمہور اور سب مین مشہور یہ ہے کہ وہ درخت گیہونکا تہا اور فرشتے اسپر گواہ ہوئے اور بہشت مین لائے القصہ جب حضرت آدم صفی بہشت مین آئے پہلے جو چیز کہ نوشجان کی بقول جمہور انگور اور انجیر اور خرما تہی پہر اور میوہ بہشتی مرغوب کہاتے پہرتے تہے اور بخوشی تمام سیر باغ و بہار اور ملاحظہ قصور و منازل بیشمار جنت مین کرتے تہے اور آب دلکش اور شراب بیغش اور طرح طرح کے کہانے مہیا پاتے تہے پہر بمقتضائے بشریت کے کہ آدمی ہزار شربت شیرین اور میوے خوش اور رنگین کہاوے پیوے چاہیے کہ اوسکے پاس کوئی انیس ہو کر اوس کے ساتہہ انس پکڑے اور ایک جلیس کہ اوسکے ساتہہ الفت کرے اس فکر مین تہے کہ انکو نیند آئی اور سو گئے اور پہلو کی ہڈیون مین سے حضرت حوا پیدا ہوئین اور حضرت آدم علیہ السلام کو خبر نہوئی تفسیر کشاف اور انوار التنزیل مین سورۂ زمر مین ہے کہ حضرت حوا کو قصیرا آدم یعنے نیچے کی چہوٹی ہڈیون بائین پہلو اور پیٹہہ سے پیدا کیا۔ اور تفسیر لباب مین ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت حوا کو باقی مٹی آدم علیہ السلام سے کہ بچ رہی تہی پیدا کیا۔ اور معارج النبوۃ مین بہی مذکور ہے کہ ایک قول سے پیدایش حضرت حوا کی بہشت سے باہر ہوئی ہے اور دونونکو اکٹہا تخت پر بٹہا کر بہشت مین لیگئے ہین لیکن بروایت ابن عباس اور ابن مسعود اور باسند سے اور اصحابون سے پیدایش حضرت حوا کی بہشت مین ہوئی ہے اور اس قول کو بزرگون نے ترجیح دی ہے اور وہب سے روایت ہے کہ حضرت حوا کو حق تعالی نے بصورت حضرت آدم پیدا کیا چنانچہ رنگ اور قد و قامت اور حسن جمال حضرت آدم کے ساتہہ مشابہ تہا اور کچہہ چیز مین فرق تہا

ایک تو پوست حضرت حوا کا زیادہ نازک تھا حضرت آدم علیہ السلام کے پوست سے اور رنگ زیادہ صاف تھا
رنگ سے اور آواز خوشتر اور آنکھین سیاہ تر اور ناک چھوٹی اور دانت سفید اور لطیف اور ہتھیلیان نرم اور حضرت حوا
کے سر پر سات سو گیسو تھے کہ یاقوت اور موتیون کے ساتھہ مرصع تھے اور اونھین سے مشک اور زعفران کی بو آتی تھی
القصہ جب حضرت حوا پیدا ہو چکین اور حضرت آدم نے اونکو دیکھا پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو حضرت حوا نے
کہا کہ مین ایک ٹکڑا ہون تمہارے بدن کا اللہ تعالے نے مجکو تمہارے واسطے بہیجا ہے اور تمہارے ساتھہ نامزد کیا ہے
اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت آدمؑ نے حق تعالے سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہ مجکو اسکے ساتھہ انس اور آرام دیا ہے
اللہ تعالے نے فرمایا کہ میری لونڈی ہے اور تو میرا غلام مین نے تیرا آدم نام رکہا ہے کہ تو میرے آدم یعنے زمین سے ہے
اور اسکا نام حوا کیا ہے کہ حیوان سے پیدا کیا ہے اور تیرے واسطے بہیجا ہے تا تجکو اوسکے ساتھہ تسکین ہووے
اب تو اسکے ساتھہ خواستگاری کر حضرت آدم علیہ السلام نے بزبان حضرت باری خواستگاری کی اور کہا کہ الٰہی مجھسے
کیا چاہتا ہے تو فرمایا کہ پرہیزگاری اور عمل صالح اور یہ کہ اسکو احکام دین سکہاوے حضرت آدم نے قبول کیا
پہر اللہ تعالے نے کرسی جواہر پر حضرت آدم کو بٹھایا اور سب فرشتے جمع ہوئے اور حق تعالے نے حضرت آدم کا
نکاح کیا اور انکے نکاح کو ساتھہ اپنی حمد و ثنای اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے تزئین کیا
اور فرمایا کہ اب تم دونون یہان رہو اور جو چاہو کہایا کرو ولیکن گرد اس درخت کے نہ پہٹکو اور اگر ایسا کرو گے تو
ہوگے تم زیانکارون مین سے کہ اس آیہ وافی ہدایہ سے ظاہر ہے قلنا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ و کلا منہا
رغدا حیث شئتما و لا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین ط چنانچہ اونہون نے اقرار کیا اور عہد دیا اوسکے
نکھانے کا اور فرشتے مقرب اوسپر گواہ ہوئے پہر حضرت آدم اور حضرت حوا نے روضۂ رضوان مین قرار پکڑا اور
بہشت مین تعلیم سے بہرہ مند ہوئے اور اوس درخت سے پرہیز کیا کیے عجیب بات ہے کہ ہر قطعۂ زمین بہشت مین
کہ گہر بنا ہوا تہا غائبین اوس درخت کی گہر مین سے نظر آتی تہین روایت ہے کہ پانسو برس دنیا کے کہ دوپہر
یعنے آدہا دن اوس جگہہ کا تہا توقف کیا جب دوپہر اول اوسدن کی گذری تو آفتاب دولت اقبال حضرت آدم
اور حضرت حوا کو زوال پہونچا کہ بہشت سے دنیا پر انتقال کیا **فصل تیسری** بیچ احوال نقل کرنے حضرت آدم
اور حضرت حوا کے جنت سے دنیا مین ۔ معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ جب روضۂ رضوان اور باغ جنان
حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو تفویض ہوا اور اونہون نے اوس جگہہ ساتھہ عیش و کامرانی کے زندگانی
کی شیطان کہ بہشت کے جانے سے معزول ہوا تہا باطن مین ابو البشر کے ساتھہ کمال عداوت رکہنے لگا چاہا کہ کسیطرح

کارخانۂ انسان مین دخل دیوے اور مفارقت انمین ڈالے جب اسکو معلوم ہوا کہ حضرت آدم کو سب میوے کہانیکی جنت مین اجازت ہوئی ہے لیکن ایک درخت کی ممانعت ہے دلمین خوش ہوا اور زمین سے پرواز کرنی شروع کی تاآنکہ دروازۂ بہشت پر پہونچا اور وہان ٹہیر رہا کہ اگر کوئی وہان سے باہر آوے تو اپنا مطلب حاصل کرے ایک مدت تک اس ارادہ مین وہان بیٹہا رہا مگر اندر سے کوئی باہر نہ آیا آخر الامر ایک مور کہ خزانۂ بہشت مین تہا باہر آیا جب شیطانکی نظر اوس پر پڑی یہ خوش ہوا اور کہا ای طائر تو کون ہے اوسنے کہا مین مور ہون ای خائف تو کون ہے اسنے کہا مین ایک فرشتہ ہون کروبیون مین سے کہ ایک ساعت عبادت سے غافل نہین ہون چاہتا ہون کہ بہشت مین آؤن اور وہ نعمتین کہ واسطے دوستون کے مہیا ہوئی ہین اونکو مشاہدہ کرون تا موجب زیادتی عبادت اور طاعت اور سبب ترقی درجات خوف و رجا کا ہو کچہہ تو جانتا ہے اور تجہسے ہو سکتا ہے تو میری یاری اور مددگاری کر مور نے کہا ای فرشتے تو سچ کہتا ہے کہا ہان اور قسم کہائی کہا ای فرشتے میری قدرت اور طاقت نہین کہ مین تجکو بہشت مین لیجاؤن لیکن ایک میرا بہائی کہ سانپ اوسکا نام ہے شاید کہ وہ تجکو لیجاوے شیطان نے کہا اچہا مور گیا اور سانپ سے کہا مبارک ہو تجکو ای سانپ کہ ایک مقرب یہان آیا ہے اور اوسنے ہمارے ساتہہ بہائی چارہ کیا ہے اور تین کلمہ وہ ہمکو سکہاتا ہے بشرطیکہ بہشت کے لانے مین اوسکی معاونت کرے تو سانپ فی الحال اوسکے استقبال کو باہر آیا اور ملاقات کی شیطان ساتہہ وسوسۂ سانپ کے مشغول ہوا اور ایسی چاپلوسی کی کہ اوسکے افسون نے سانپ مین اثر کیا سانپ نے کہا اے فرشتے کیونکر تجکو لیجاؤن کہ رضوان اور خادمان موجود اور حاضر ہین شیطان نے کہا منہ کہول سانپ نے منہ کہولا اور شیطان اوسکے منہ مین گہس گیا اور وہ بہشت مین اوسکو لے گیا خازن اوسکے آنیسے آگاہ ہوا چاہا کہ اوسکو روکے فرمان آیا کہ اسکو آنے دو اور منع نکرو کہ اسمین کچہہ اسرار پوشیدہ ہین پہر شیطان منہ سے نکل کر حضرت آدم اور حضرت حوا کے پاس آیا اور ازراہ محبت نوحہ و زاری کرنے لگا حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا نے اسکو نہ پہچانا پوچہا کہ تو کیون روتا ہے کہا میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ اب تم اس باغ مین کمال عیش و طرب سے گذارتے ہو پہر آخر تمہارے تئین نکال دینگے اور نعمت حیات کہ ساتہہ کربت ممات کے مبتلا کرینگے ایسی ایسی انسے باتین کین اور وہان سے چلا گیا حضرت آدم علیہ السلام اوس ناپاک کے کہنے سے نہایت اندوہناک ہوئے شیطان پہر اونکے پاس گیا اور کہا ای آدم اگر میرے قول پر اعتماد کرے تو مین ایک درخت تجکو بتاؤن کہ اگر تہوڑا بہی تو اوسمین سے کہاوے تو ہمیشہ بہشت مین رہے اور تجکو موت کبہی نہ آوے اور دولت و اقبال تیرا زوال نپاوے

پہر شیطان نے مور سے کہا کہ ای طاؤس مجکو وہ درخت بتا اور مور اوسکو اوس درخت کے پاس لایا اور شیطان وہان بیٹھا
اور یہ کلام حسرت انجام ساتھہ نغمون نوحہ آمیز اور ترانہ شرارت انگیز کے آغاز کیا کہ خدا تعالے نے تمکو اس درخت کی
ممانعت کی کہ مبادا تم اسمین سے کہاؤ اور فرشتہ ہوجاؤ کسواسطے کہ فرشتونکو بقا ہے تا روز قیامت بحر المواج مین
لکہا ہے کہ حضرت حوا اس درخت کے پاس تہین جب یہ نغمہ نوحہ آمیز اوسکے سنے تو انکی خاطر نے اودہر میل کی
اور نزدیک گئین شیطان نے قسمین کہانی شروع کین کہ مین نصیحت کرنے والونمین سے ہون اور بہت مبالغہ کیا
اور [illegible] دفعہ قسمین کہائین اور اونکو فریفتہ کیا مروی ہے کہ پہلے وسوسہ وافسون نے حضرت حوا مین اثر کیا اور اسکا
سبب یہی تہا کہ خاص حضرت حوا کو کہا کہ جو کوئی اس درخت مین سے زیادہ تصرف کرے دوسرے پر مسلط ہووے
حضرت حوا درخت کے پاس گئین اور سات خوشے اوسکے لیے ایک کا ذخیرہ کیا اور ایک کہا لیا اور پانچ حضرت آدم کے
پاس لیگئین حضرت آدم نے اوسکے کہانے سے انکار کیا حضرت حوا نے کہا مین نے اسمین سے کہایا ہے اور بہت
[illegible] اور تعریف اونکی بیان کی کہتے ہین کہ وہ شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور دودہ سے سفید تر تہے حضرت آدم
نے حضرت حوا کو ملامت کی کہ تمکو کیا باعث ہوا کہ عہد پروردگار کو فراموش کیا اور اوس درخت سے کہ منع کیا تہا
نوش کیا اگر عقوبت سے اوسکی پرہیز نکیا حضرت حوا نے کہا ای آدم رحمت الٰہی فراوان ہے اور دریاے مغفرت اوسکا
بے پایان ایک روایت مین ہے کہ حضرت آدم ہنوز عذر نکر چکے تہے کہ حضرت حوا ایک قدح شراب بہشتی کا حضرت آدم
کے پاس لائین اور حضرت آدم نے اوسمین سے پیا چونکہ پہلے ہی شراب سے مست تہے دوبارہ کے پینے سے
مستی زیادہ ہوئی اور غایت بیہوشی سے فراموشی غالب ہوئی اور حضرت حوا نے ایک لقمہ انکے منہ مین دے ہی دیا
ہنوز وہ معدہ تک نہ اوترنے پایا تہا کہ حلہ ہاے بہشتی انکے بدنسے گر پڑے اور وہ حلے ان ناخونکی شکل تہے کہ
ابتک انکی انگلیون کے سر پر موجود ہین اور انکو اونہین حلونکی یادگاری کی واسطے رکہا ہے کہ انکو حضرت آدم دیکہتے
[illegible] اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے اور اسی جگہہ نقل کیا ہے کہ جو کوئی کسی خوشی سے خندان ہووے
جب [illegible] ناخنون پر پڑے تو ہنسی اسکی تسکین پاتی ہے اور تاج کہ حضرت آدم کے سر پر تہا اوسنے مثال مرغ پرواز کی
اور [illegible] کمربند انکی کمر سے کہول لیا حضرت آدم اور حضرت حوا نے جب اپنے تئین برہنہ دیکہا شرم کی راہ
[illegible] مین چہپنے لگے جس درخت کے پاس پناہ کیواسطے جاتے تہے وہ انسے دور بہاگتا تہا اور بہاگتی تہی [illegible]
[illegible] سر کے بال حضرت آدم کے پکڑے حضرت آدم نے کہا ای درخت مجہے چہوڑ کہ مین بہاگ جاؤن کہا
[illegible] حکم ہے کہ تجہے اسمین لٹکاؤن اور اگر خلاف حکم کرون تو تیری طرح گنہگار رہون فریاد نہاد حضرت آدم سے نکلی کہ الامان الامان

یارب خطاب آیا کہ این انت آدم یعنے کہان ہے تو آدم کہا الٰہی یہان موجود ہون برہنہ اور شاخ درخت سے گرفتار ہون
خطاب آیا کہ یہ حال پریشان نتیجہ تیرے عصیان کا ہے حضرت آدم ؑ نے آہ سرد دل پر درد سے کہینچی پہر حضرت جبرئیل
انکو پکڑ کر باہر لائے جب دروازۂ بہشت پر پہونچے ندا آئی کہ ای جبرئیل آدم کو ٹہرا اور اوسکے دشمنونکو بہی بہشت سے
باہر بیجا حضرت آدم ؑ نے بہشت کے درختونکو دیکہا اور اون درختون سے پتے مانگے تا اپنی عورتین کو ڈہانکین
درختون نے انکار کیا حضرت آدم نے درخت انجیر سے مانگا تو اوسنے انکار نکیا اور حضرت آدم ؑ کو پتے دیے
بعضے کہتے ہین کہ وہ چار پتے تہے خطاب انجیر کے درخت کو آیا کہ اور درختون نے آدم ؑ عاصی کو پتے نہ دیے تو نے
کسواسطے دیے انجیر نے کہا الٰہی ہرچند اوس سے گناہ وقوع مین آیا لیکن مین اونہین آنکہون سے آدم کو دیکہتا ہون
کہ روز اول دیکہتا تہا اور وہ تمام بزرگی کہ تو نے اوسکو عنایت کی ہے جانتا ہون کہ ضائع نہو گی خطاب آیا کہ ای انجیر ساتہہ کہ اس
نظر پسندیدہ کے کئی کرامت کے ساتہہ ہمنے تجہکو مخصوص فرمایا اول یہ کہ تمام درخت پہلے ساتہہ شگوفہ کے دعوی ظاہر کرین
اور پہر معنی دکہاوین ساتہہ میوونکے اور تو پہلے معنی ظاہر کرے بے دعوے کے لیکن جو تو نے بے حکم میرے آدم کو پتے دیے
جب تک کہ تجہکو گوشمالی ندین صوفی تجہکو منہ مین نہ لیجائین اور باقی بزرگیان تفسیر بحر الدرر مین مذکور ہین اور بعضے کہتے ہین
وہ درخت عود یعنے اگر کا تہا کہ جسنے حضرت آدم کو پتے دیے اوسکو خطاب آیا کہ ای عود ہم ساتہہ نفس نفیس تیرے عالم کو
معطر اور خوشبو کرین گے لیکن چونکہ تو نے بغیر فرمان میرے پتے دیے جبتک کہ تجہکو آگ پر نرکہین گے تجہسے بو ظاہر نہو گی
عرائس ثعلبی مین لکہا ہے کہ اللہ جل و علا نے حضرت آدم کو بواسطہ ترک فرمان کے دس عقوبت کے مبتلا کیا اول ساتہہ
عتاب کے کہ آیا تجہکو نہ منع کیا تہا اوس درخت سے دوسرے سب لباس اوتار لیا اور عورتین کہولدین علما کو اتفاق ہے
اس امر مین کہ کشف عورت انکی نظر مین تہا اور نظر ملائکہ سے اوسی طرح مستور اور پوشیدہ تہا تیسرے پوست آدم کا
سست اور تاریک کیا اور پہلے روشن اور سفید اور مضبوط تہا مانند ناخن کے کہ ایک نمونہ انگلیون کے سر پر
چہوڑ دیا ہے چوتہے ایزد پروردگار نے اپنی جوار قرب سے باہر کر دیا پانچوین درمیان حضرت آدم ؑ اور حضرت حوا ؑ کے
سو برس تک جدائی ڈالی اور بعضے کہتے ہین دو سو برس تک چہٹے درمیان شیطان کے اور حضرت آدم ؑ اور فرزندان
حضرت آدم علیہ السلام کے عداوت تا قیامت قائم کی ساتوین نام گنہگاری کا حضرت آدم ؑ پر جاری کیا آٹہوین
شیطانکو حضرت آدم ؑ اور حضرت آدم ؑ کی اولاد پر مسلط فرمایا نوین دنیا کو اوسکی اولاد کا قیدخانہ کر دیا دسوین محنتون اور دردون
مختلف کے ساتہہ مبتلا کیا پہر خطاب آیا کہ ای حوا تو کہان ہے اوس نے باواز حزین جواب دیا کہ الٰہی اس جگہ برہنہ اور
بے ستر ہون خطاب آیا کہ یہ بواسطہ اوس گناہ کے ہے کہ تجہسے ظہور مین آیا تیرے تئین کونسی چیز باعث ہوئی کہ آدم کو اس

خطا کے ساتھہ رہنمائی کی کہ سبب برہنگی تیری اور اوسکی کا ہوا کہا خداوندا مجکو ہرگز گمان تہا کہ تو نے ایک خلق پیدا کی ہے کہ وہ تجکو جہوٹی قسمون کے ساتھہ یاد کرے فرمان ہوا کہ تو بہی بہشت سے باہر جا اور تیری بیٹیونکو بہی بشومی اس گناہ کے ساتھہ ہژدہ بلاؤن کے ہمیشہ مبتلا کیا روز قیامت تک اول یہ کہ نجاست انکے پیٹ اور فرج مین رکہی ہے کہ وہ خون حیض و نفاس ہے دوسرے حمل سے نو مہینے تا گیارہ مہینہ تک زیر بار کیا تیسرے شدت جننے کی کہ ہر مرتبہ طعمۂ مرگ ہوتی ہین چوتہے محنت عدت کی پانچوین رہنا حکم خاوندمین چہٹے مہار اختیار امر طلاق کی بیچ ہاتہہ خاوندون کے ساتوین نقصان میراث کا آٹہوین نقصان شہادت کا نوین نقصان عقل کا دسوین محرومی سلام اور تحیت سے گیارہوین محرومی نماز جمعہ اور جماعت سے بارہوین محرومی نبوت سے تیرہوین نقصان دین کا چودہوین محرومی قضاۃ اور حکمت اور سلطنت سے پندرہوین محرومی جہاد سے اور سفر کرنے سے بغیر محرم کے اور اسیطرح شیطانکو بہی ساتھہ دس بلاؤن کے گرفتار کیا اول یہ کہ ولایت مملکت سے اوسکو معزول کیا کہ تمامی روئے زمین سے آسمان دنیا تک خزینہ بانی بہشت کی اوسکو دی تہی دوسرے اپنے جوار و قرب سے اوسکو دور کیا تیسرے اوسکو مسخ کیا اور اوسکی صورت کو بدل دیا چوتہے نام اوسکا عزازیل تہا ابلیس نام رکہا یعنے ناامید رحمت خدا سے پانچوین اوسکو مقتدا اور پیشوا تمام اشقیا اور بدبختون کا کیا چہٹے تا ابد یعنے ہمیشہ اوسکو ملعون کیا ساتوین دولت معرفت کی اوس سے چہین لی آٹہوین دروازہ توبہ کا اوس پر بند کیا نوین اوسکو خیر سے خالی رکہا چنانچہ ممکن نہین کہ کوئی نیکی اوس سے عمل مین آوے دسوین خطیب اوسکو اہل دوزخ کا کیا تو آگ مین اونکو رحمت الٰہی سے ناامید کرے پہر حضرت جبرئیل نے طاؤس کے سر کے بال پکڑ کر بہشت کے دروازے سے کہینچا اور اوس زمانہ مین مور کے چہہ سو بازو تہے طرح طرح کے رنگ کے ساتھہ ملایک اوس پر مسلط تہے وہ بازو اوس سے لیلیے اور یہ دو بازو اوسکو چہوڑ دیئے اور پانون اوسکے بشومی پامردی لانے شیطان کے مسخ کر دیے اور اوسکو بہشت سے باہر کیا پہر سانپ کو آگے لائے اور اوسوقت سانپ کے چار پانون تہے اونٹ جیسے [illegible] کے ملون بالوان رنگ سبز اور سرخ اور زرد ہر ایک رنگ اوسکا مانند آفتاب کے چمکتا تہا اور دانت اوسکی مانند [illegible] مروارید کے دمکتے تہے اور زبان مشک کی تہی اور ہونٹہہ چاندی کی اور پیٹ سونے کا اور گردن زبرجد کی اور سر یاقوت کا حاصل یہ کہ تمام بدن اوسکا مسخ کر دیا اور شیطان کو کہ اسنے منہ مین لیا تہا اوسمین زہر ہلاہل بہر دیا اور اوسکو بہی بہشت سے نکال دیا اور فرمایا کہ جو منشا اس گناہ کا تو ہوا تہا خوار و نگونسار رہو اور خاک کہایا کر پہر یہ جناب ایزدی سے خطاب آیا کہ اے فرشتو آدم کے سر کے بال شاخ درخت سے کہولدو اور اسکو بہشت سے نکالدو یہ جب حضرت آدم نے سنا تو کہا الٰہی تو نے میرے تئین اپنی ید قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح مجہ مین پہونکی اور ملائکہ کو میرے سجدے کے واسطے حکم فرمایا

اور مجھکو ساکن بہشت کیا اور تمام نیکوئیان کرامت فرمائین ایک ذلت کے ساتھہ کہ مجھسے صادر ہوئی سب سے باہر کرتا ہے
فرمان پہونچا کہ لیجاؤ اس میرے بندہ آدم کو انکو کھینچے لے چلے پھر حضرت آدم ایک درخت سے لپٹے اور کہا الٰہی مجھکو بہشت سے
باہر کرتا ہے اور مجھکو اسکی مفارقت کی طاقت نہین ہے پھر خطاب آیا کہ اسکو لیجاؤ پھر انکو لیچلے انہون نے پھر ایک اور درخت مین ہاتھہ
ڈالے اور کہا الٰہی تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے فرزندون مین سے نبی اور رسول پیدا کرونگا اور اونمین سے ادریس کو مقام عالی کو
لاؤنگا اور نوح کو طوفان مین کشتی پر بٹھاؤنگا واسطے انکے میرے اوپر رحم کر اور میرے حال پر بخشش فرما خطاب آیا کہ لیجاؤ
آدم ع کو لیچلے پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ایک اور درخت کو پکڑ کر اور دیدہ غمدیدہ اپنے سے آنسو بہانے لگے اور کہا
خداوندا تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل سے پیغمبر باہر لاؤنگا اور اونمین سے ایک خلیل کرونگا اور اسکے فرزندون مین سے
ایک اور پیغمبر کرونگا کہ اوسکا نام موسی ہوگا اور اوسکے ہمکلام ہونگا واسطے انکی حرمت کے میرے اوپر رحم کر فرمان آیا
کہ لیجاؤ انکو آگے کھینچتے ہوئے لیچلے پھر حضرت آدم نے ایک اور درخت کو پکڑ لیا اور کہا الٰہی تو نے وعدہ کیا تھا کہ
اولاد مین سے تیری ایک نبی ہوگا کہ نام اوسکا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور اوسکو اپنا حبیب کرونگا
اور سب نبیون سے اوسکا مرتبہ عالی ہوگا بحق اوسکے میرے حال پر رحم کر خطاب رب الارباب سے پہونچا کہ ای ملائکہ
اس بندے کے ساتھہ نکوئی کرو اور اوسکے ساتھہ ملایمت اور نرمی سے پیش آؤ کہ اب اس نے ایسے شفیع سے
شفاعت چاہی ہے کہ جو کچھ چاہے اوسکی برکت سے پاوے پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ازروے لطف اور مہربانی کے
فرمایا کہ ای آدم تو زمین پر جا کہ مینے تجکو واسطے خلافت اور امارت زمین پیدا کیا ہے کہا یا رب جاتا ہون اگر میری توبہ قبول کر
اور بہشت مین پھر پہونچاوے فرمایا ہان حضرت آدم ع بہشت عنبر سرشت سے باہر آئے اور حضرت جبرئیل اونکے ساتھہ آئے
حضرت آدم ع نے پوچھا کہ زمین پر میرے ساتھہ کون ہوگا حضرت جبرئیل نے اوسوقت کہا کہ وہی درخت حضرت آدم بکمال غمناک ہوئے
کہ جدائی دوست پر وصال دشمن اور زیادہ ہوا پھر کہا اے جبرئیل مجھکو چھوڑ کہ مین ساتھہ ملائکہ پروردگار کے
وداع کرون ڈرتا ہون کہ پھر انکے ساتھہ ملاقات میسر ہووے یا نہین پھر حضرت آدم نے ایکطرف منہ کر کر کہا السلام علیکم
یا ملائکۃ اللہ استودعکم واقرا علیکم السلام یعنے مین اب زمین پر جاتا ہون اور تمکو خدا کو سونپا لیکن تمسے یہ میری
درخواست ہے کہ عاصی عابد نکہنا بلکہ عاصی ناسی کہنا کہ ازروے نسیان مجھسے عصیان واقع ہوا ہے پھر حضرت آدم ع
اور حضرت حوا اور شیطان اور مور اور سانپ کو جدا جدا زمین پر لائے چنانچہ حضرت آدم کو ہند مین سراندیب پر اوتارا
اور حضرت حوا کو جدہ مین اور وہ ایک پہاڑ ہے کہ بلندی اوسکی ساتھہ آسمان کے سب پہاڑون سے زیادہ ہے اور تفسیر ابدی
مین ہے کہ حضرت حوا جدہ مین دریا کے کنارے پر گرتی ہین اور سراندیب سے جدہ [illegible]

اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ آبلہ بصرہ پر اوتارا اور نفحات الانس مین ہے کہ آبلہ بصرہ ایک شہر ہے بصرہ سے چار فرسنگ
کی راہ پر اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان سمنسان پر اوترا اور اغلب یہ ہے کہ شیطان کے اوترنے کی جگہہ معین نہین کسواسطے کہ جسم
لطیف کو مکان کی حاجت نہین ہے اور مور کو حبش کی زمین پر اور بعضے کہتے ہین کہ کابل کی زمین پر اور سانپ کو اصفہان پر
اور تا قیام قیامت شیطان اور انسان اور سانپ کے درمیان مین عداوت ڈالی پہر جبرئیل ع نے قصد جانے کا کیا
حضرت آدم ع دلتنگ ہوئے اور رونے لگے اور کہا تو اب مجہسے جدا ہوتا ہے نہین جانتا مین کہ پہر بہی آئے گا یا نہین
جبرئیل ع نے کہا تو بندہ گنہگار ہے مین فرشتہ فرمان بردار ہون اور حضرت آدم ع کے آگے سے غائب ہوگئے حضرت آدم ع کو
غم پر غم پر اور آلم پر الم ہوا بمرتبہ کہ خاک اوٹہاتے تہے اور اپنے سر پر ڈالتے تہے وہب بن منبہ نے لکہا ہے کہ حضرت آدم ع
پہاڑ پر کہ ہند کی روے زمین پر ہے کہ سو برس تک رویا کیے کہ انکی آنکہونسے ندیان سراندیپ مین جاری ہوگئین لکہا ہے کہ اس مرتبہ
حضرت آدم ع روئے کہ کشتی اوسپر جاتی تہی اور روایت ہے کہ اضطراب کے اثنا مین اثر کیا کہ گوشت اور پوست سر اور ہاتہہ اور
زانوانکے سے جاتا رہا اور ہڈیان نکل آئین پہر وحوش اور طیور اور ساکنین زمین کو خطاب ہونچا کہ حضرت آدم ع کی عزا پرسی کے
واسطے جاؤ ہر نوع انمین سے حضرت آدم کے پاس آتے تہے اور عزا پرسی کرتے تہے اور حضرت آدم بسیاری گریہ سے
سر نہ اوٹہاتے تہے آخر الامر وحوش اور طیور انکے پاس سے بہاگ گئے اور کہنے لگے کہ مبادا شومی عصیان آدم ع کی سے
ہمکو کچہہ آسیب پہونچے جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ بات سنی اندوہ وگریہ انکا زیادہ ہوا اور کہا اے پروردگار مجہکو
سرزنش اور ملامت اہل آسمان کی کم نتہی کہ اہل زمین کی اوسکے ساتہہ جمع ہوئی الٰہی اب مجہے واسطے اپنی عزت کے
خوار نکر اور ساتہہ ذلت گناہ کے شرمسار نفرما حضرت آدم ع کے اس کہنے سے اللہ تعالی کو رحم آیا اور توبہ انکی قبول کی
حذیفہ اور ابن الیمان نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب حضرت آدم ع زمین پر اوترے
انکی عورت سے جنت کے پتے لپٹے ہوئے تہے وہ دنیا کی ہواسے خشک ہوکر گر پڑے اور ہوا نے زمین پر متفرق کر دیا
کہ اون پتون کا اثر قیامت تک رہے گا چنانچہ اگر اور صندل اور نہیرہ پتون سے ہے اور مشک جانور چوپایہ سے نکلتا ہے
کہ وہ جانور غزال کے مانند ہے کہ اوسنے اون پتونکو چرا تہا حق تعالی نے اوسے اوسکی نافہ مین مشک پیدا کیا اور یہ خاصیت
اوسکی نسل مین باقی رہی جب فصل بہار مین جنگل مین چرتا ہے خاصیت اون برگ بہشتی کی اوسکی اصل مین ظاہر ہوتی ہے
اور وہ جانور ان تین جگہہ کے سوا زمین چین مین اور سعد مین اور تبت مین کسینے کہا یا رسول اللہ عنبر بہی دریائی جانور مین سے
پیدا ہوتا ہے فرمایا ہان اسطرح سے ہے کہ پہلے وہ جنگلی تہا اور ہند مین چرا کرتا تہا اوسنے اون پتون مین سے کہا لیا
پہر حضرت جبرئیل اوسکو جنگل سے دریا مین لیگئے اور وہ ایک بڑا جانور ہے دریائی چنانچہ بڑی اوسکی ہزار گز کی ہے اور ہر بار

کہ عنبر اوس سے نکلتا ہے ایک ہزار پانچ سو رطل اوسکا وزن ہوتا ہے

فصل چوتھی در پیش آنا مختتون کا دنیا مین حضرت آدم اور حضرت حوا کو کشف الاسرار مین تحت آیہ حافظوا علی الصلوات الخ لکھا ہے کہ پہلے جسنے صبح کی نماز پڑہی حضرت آدم علیہ السلام تہے جب آسمان سے زمین پر آئے تو تہوڑا سا دن باقی تہا کہ روشنی دنکی دکہائی دیتی تہی اور ایک لحظہ آرام پایا تہا کہ آفتاب پوشیدہ ہوا اور حضرت آدم کو اندوہ و درد پیدا ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہرگز رات ندیکہی تہی اور اندہیرے اور اندوہ کی مشقت نہ کہینچی تہی یکایک جو اوس ظلمت کو دیکہا کہ تمام عالم مین پہیل گئی اور آپ رنجور و مہجور اپنی جنت سے دور اوس اندہیرے مین آہ آہ کرتے اور منہ آسمانکی طرف کرکر مناجات پڑہتے لکہا ہے کہ اول غریبان اور پیشین غمخواران اور نخستین ہمہ گریندگان حضرت آدم تہے کہ بنیاد دوستی اور آئین شب بیداری کی حضرت آدمؑ نے رکہی اور درد مہاجرت سے نوحہ کرنا اور آدہی رات کو رونا عالم مین شروع کیا آخر جب کارکنان قضا و قدر جریدہ صبح کو برروے کار لائے اور شاہد زینت افزاے بزم افروز یعنے نیر جہان افروز کو حلہ ہاے نورانی پہنائے حضرت جبرئیلؑ نے حضرت آدمؑ کو بشارت دی کہ ای آدم اٹھ صبح ہوئی اور دو رکعت نماز شکریہ کی ادا کر ایک تبقریب شکر گذرنے شب ہجرت اور فرقت کے اور دوسری شکریہ ہونے صبح دولت وصلت کے حضرت آدم نے بزبان حال کہا

فرد. وصل آمد و از بیم جدائی رستم ٭ با دلبر خود بکام دل بنشستم ٭

اور اول نماز پیشین یعنے ظہر کہ جسنے ادا کی حضرت ابراہیم خلیل تہے کہ جبکہ انکو فرمان ذبح فرزند کا صادر ہوا اور خواب انکو دکہائی دیا حضرت ابراہیم نے اپنے تئین فرمان بردار کیا اور جان عزیز فرزند کو بحکم فرمان خداوند کے نثار کیا مالک العرش نے اپنے فضل سے ندا دی اور حضرت اسماعیل کے واسطے فدیہ بہیجا اوسوقت آفتاب زوال سے گذر گیا تہا حضرت خلیل اللہ نے دیکہا تو چار حال دیکہے ہر حال مین ایک خلعت اور ایک رفعت پائی اوسوقت کمر شکریہ باندہکر ساتہہ خدمت حضرت ربوبیت کے مشغول ہوئے اور چار رکعت نماز گذارینا بشکر اون چار خلعت کے ایک بشکر توفیق اور دوسرے بشکر تصدیق تیسرے بشکر ندا چوتہے بشکر خدا اور اول جسنے کہ چار رکعت نماز عصر پڑہی حضرت یونسؑ تہے کہ اوس نور دیدہ اور بندہ نیک پسندیدہ نے بیچ شکم ماہی کے اور اوس مچہلی نے بیچ شکم اور مچہلی کے قعر دریاے عمیق مین فریاد کی کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین یعنے نہین ہے کوئی معبود لایق پرستش مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تہا ظلم کرنیوالون سے بفرمان الٰہی اوس تاریکی اور سیاہی میں جگر اوس مچہلی کا مثل آئینہ کے ہوگیا اور کمال صفائی کے سبب حیوانات دریا کو دیکہا تماشاے عجیب. جب فضل ایزدی سے اوسکی مدد پہونچی اور زندان دریا سے صحرا مین خرامان ہوئے اوس ساعت مین وقت نماز دیگر تہا حضرت یونسؑ نے اپنے تئین دیکہا کہ چار تاریکیون سے مین نے رہائی پائی تاریکی ذلت سے اور تاریکی شب سے اور تاریکی

آب سے اور تاریکی شکم ماہی سے اس شکریہ مین چار رکعت نماز کی ادا کی اور اول جسنے کہ نماز شام گذاری حضرت عیسی علیہ السلام تہے کہ جب اوس پاک طینت پاک فطرت نے شکم مادر مین توریت اور انجیل پڑہی اور گہوارہ مین کلام کیا اہل ضلالت اور بطالت کو اوس سے عجب آیا اور کہا فرزند بغیر باپ کے نہین پیدا ہوتا ہے اور وجود مولود کا بغیر موجود ہونے ماں اور باپ کے بیمعنی ہے اور جو کچہہ کہنا تہا سو کہا اور راہ ضلالت اور گمراہی کی اختیار کی اور قہم مین جاکر ثالث ثلاثہ کے معتقد ہوے اور اس معنی سے غافل ہوئے کہ وہ بے پدر فرزند پیدا کرتا ہے اور طفل کو گہوارہ مین گویائی دیتا ہے حضرت جبرئیل آئے کہ ای عیسئے تیری قوم اسطرح کہتی ہے اور خالق زمین و آسمان اس گفتگو سے پاک ہے اوس ساعت مین وقت نماز شام تہا حضرت عیسئے علیہ السلام اوٹہے اور خدا تعالے سے عفو اور رحمت چاہی اور تین رکعت نماز گذارین ایک رکعت سے دعوی ربوبیت اپنے مین سے دور کیا کہ تو ہے خداوند بزرگوار اور مین ہون بندۂ ناچیز اور ساتہہ دوسری رکعت کے نفی الوہیت کی مان سے کی کہ تو ہے خداوند جبار اور مان میری ہے پرستار اور ساتہہ تیسری کے اقرار بوحدانیت کردگار کہ یگانہ اور یکتا ہے تمام تیرا اور اول جسنے کہ چار رکعت نماز عشا پڑہین موسی علیہ السلام تہے نواختہ بے عیب مخصوص تحفہ غیب اجیر شعیب کے جب مدت موعودہ انکی حضرت شعیب کے ساتہہ بسر ہوئی اور زمین مدین سی باہر آئے تو قصد مسکن اور اندیشۂ وطن کیا جب ایک منزل راہ چلے تو رات ہو گئی اور حضرت موسی علیہ السلام نے دیکہا اور خیال کیا کہ ظلمت کا دامن آفاق مین کہنچا ہوا ہے اور باد عاصف اوٹہی ہوئی ہے اور مینہ اور گرجنا اور بجلی موجود ہے بہیڑ یا گلہ مین پڑا ہوا ہے اور اونکی عیال کو درد زہ شروع ہے تمام عالم انکے واسطے خروش مین آیا اور دریا جہان کے جوش مین اوس شب مین آگ پتہر مین نرہی اور تمام روئے زمین پر ایک چراغ روشن نہوا حضرت موسئے اوسوقت عاجز تہے کہ کون بیٹہا ہے اور کون اوٹہا ہے اور کون آرام مین ہے اور کون گریان ہے سر زانو پہ رکہے ہوئے نہایت حیران اور بغایت پریشان بیٹہے تہے ناگاہ نظر کی بجانب طور اور دیکہا ایک شعلہ نور اور سنی ندائے رب غفور کہ انی انا اللہ یعنے تحقیق مین اللہ ہون حضرت موسی علیہ السلام کو چار غم تہے غم عیال اور غم فرزند اور غم برادر اور غم دشمن فرمان آیا کہ اے موسی غم نکہا اور اندوہ مت لیجا کہ چہوڑانے والے غمو نکے اور دور کرنے والے اندوہون کے ہم ہین حضرت موسی اوٹہے اور اس ساعت مین چار رکعت نماز ادا کی اور تفصیل زائل ہونے اون چار غمون کی کہ جسکے شکریہ مین چار رکعتین گذارین معارج النبوۃ مین مذکور ہے ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حضرت آدم بہشت کے آرام اور نعمتو نکے جاتے رہنے سے دو سو برس تک روئے اور سو برس تک حضرت آدم نے حضرت حوا کے ساتہہ نزدیکی نہین کی اور چالیس دن رات کہانا نہین کہایا ایک روایت سے چالیس برس تک کہانے پینے کی طرف رغبت نکی اور بعد

جاتے رہنے دولت وصال کے تین سو برس تک سر اوٹھایا اور ایک مدت مدید برہنہ اور گرسنہ گذران کی اور بسبب اختلاف ہوا کے
انکے بدنکو آزار پہونچے تھے لیکن سبب وسکا نہ سمجھتے تھے کہ بہشت کے خو کردہ تھے ایکدن حضرت جبرئیل امین بفرمان
رب العالمین زمین پر آئے اور حضرت آدمؑ سے احوال پوچھا کہ حضرت آدمؑ نے کچھ بر سبیل حکایت نہ بطریق شکایت
بیان کیا حضرت جبرئیل نے کہا یہ بسبب عریانی اور تن برہنگی کے ہے پہر یہ حال جاکر حق تعالے سے عرض کیا
حق تعالے نے انکے واسطے دو جوڑے بہیسونکے اور دو بکری کے اور دو اونٹون کے اور دو گایون کی بہشت سے
بھیجے کہ اونسے بچے پیدا ہوئے پہر اونکے ذبح کرنیکے واسطے مامور ہوئے اور ایک اونمین سے ذبح کیا اور اوسکی پشم کو
حضرت حواؑ نے کاتا اور حضرت آدمؑ نے بنا اور اپنے واسطے ایک پیراہن اور حضرت حواؑ کے لیے ایک اوڑہنی درست کی
اور جاتے رہنے خلعتون بہشتی سے بہت روئے یہ خبر دلالت کرتی ہے کہ پہنا لباس کا بعد ملاقات حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے
تہا اور ممکن ہے کہ کاتنا حضرت حواؑ کا ایام جدائی مین ہوا ہو کہ حضرت جبرئیلؑ نے پشم حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت حواؑ کو پہونچا دی ہو
چنانچہ ذکر طعام مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور کہتے ہین کہ جب حضرت آدمؑ نے محنت گرمی اور آفت سردی سے
نجات پائی حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ مین تم مین کچھ اضطراب دیکھتا ہون جو تمکو اذیت ہو بیان کرو حضرت آدمؑ نے
کہا ایسا گمان کرتا ہون کہ میرے پوست اور گوشت مین چیونٹیان سی حرکت کرتی ہین حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ اسکو
بھوک کہتے ہین حضرت آدمؑ نے کہا یہ کسطرح دفع ہووے کہا جلد اسکا علاج تجہپر روشن کرتا ہون یہ کہکر نظر سے غائب ہوگئے
تہوڑی دیر کے بعد پہر آئے اور لال گہانس اور ایک روایت سے سیاہ بہی اور لوہا اور ایک اہرن اور اوسکی چوب اور
خالیک یعنے دہونکنی اور زنبور یعنے دست پناہ لاکر حضرت آدمؑ کو دیے اور ایک چنگاری آگ کی جہنم سے لیکر جب حضرت آدمؑ کے
ہاتہہ مین دی وہ چنگاری اوڑ گئی اور دریا مین جا پڑی پہر حضرت جبرئیلؑ نے اوسکو دریا سے نکالکر حضرت آدمؑ کے
ہاتہہ مین دی پہر اوڑ کر جا پڑی چنانچہ سات دفعہ حضرت جبرئیلؑ نے اوسکو نکال نکال کر دیا اور وہ جا جا پڑی
خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ دنیا کی ایک جزو ہے ایک کم سو جزو اوس چنگاری جہنم سے
کہ سات دفعہ دریا مین دہوئی گئی تہی جب حضرت جبرئیلؑ نے ساتوین بار اوس آتش جہنم کو حضرت آدمؑ کے ہاتہہ مین دیا
وہ آگ حضرت آدم کے ہاتہہ مین گویا ہوئی اور کہا کہ مین تیری تابعداری نہین کرینگی بلکہ تیری اولاد سے گناہون کا
بدلا لونگی حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ سچ کہتی ہے لیکن مین اسکو بند کردیتا ہون تا تمکو اور تمہاری فرزندونکو اس سے
نفع پہونچے پہر اوس آگ کو لوہے اور پتہر مین قید کیا کہ قیامت تک آدمیونکو اوس سے فائدہ ہوگا پہر حضرت آدمؑ نے
بموجب تبلانے جبرئیل کے آلہ بنائے اور اول جسنے کہ بہتے کے کپڑے اور لوہے کے اوزار بنائے اور درست کیے حضرت آدمؑ تہے

پھر حضرت جبرئیل حضرت آدم کے لیے ایک تھیلی لائے کہ اوسمین تین دانہ گیہون کے تہے اور کہا اسمین سے دو تمہارے واسطے ہین اور ایک حوا کا ہے چنانچہ یہ نص باب میراث مین واقع ہوا کہ للذکر مثل حظ الانثیین ۵ یعنے مرد کے دو حصے ہین اور عورت کیواسطے ایک حصہ اور وزن ہر دانہ گندم کا آٹھ سو اٹھاسی درم کا تھا حضرت آدمؑ نے کہا اسکو کیا کرون کھاؤن کہا نہین رکھہ چھوڑو کہ اس سے تمہاری بھوک دفع ہوگی پھر اوس گائی کو ہل کے ساتھہ جوڑ کر زمین پر ہانکنے لگے تو زمین پھٹی گاو کہ چندین مدت بہشت مین راحت کے ساتھہ چرتی تھی اور اس کام کی محنت نہ دیکھی تھی اور کسیطرح کا رنج نہ اوٹھایا تھا چلانے لگی اور آنکھون سے آنسو بہانے لگی حضرت آدم علیہ السلام نے ایک لکڑی اوسکو ماری گائی نے فریاد کی اور کہا مجھکو تو نے کیون مارا حضرت آدمؑ نے کہا تو نے میری نافرمانی کی گائی نے کہا جو کہ نافرمانی کرتے ہے لکڑی کھائے سچ ہے حضرت آدمؑ نے جانا کہ اسمین اشارا میری طرف ہے اتنا روئے کہ بیہوش ہو گئے حضرت جبرئیل اوہر کہا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ ابتدائے حال غایت عظمت اور جلال سے فرشتون نے تجکو سجدہ کیا آخر کار گائی نے تجکو الزام دیا اور وہ موافقت کے سبب تھا اور یہ مخالفت کے باعث حضرت آدمؑ جب اس اشارت سے خبردار ہوئے گائی اپنی گفتار سے باز رہکر چلنے لگی اور زمین کو کھیتی کے قابل کر دیا پھر دو تخم ڈالے حضرت آدمؑ کے حصہ مین گیہون پیدا ہوئے اور حضرت حوا کے حصہ مین جو اس جگہہ سے صاحب شریعت گیہون کا جو کی نسبت افضل جانکر صدقہ فطر مین گیہون نصف پیمانہ اور جو ایک پیمانہ کہتے ہین حضرت آدمؑ حق تعالی کے آگے روئے اور کہا الہی تخم ایک زمین ایک آب و ہوا ایک میری کھیتی سے گیہون پیدا ہوئے اور حوا کی کھیتی سے جو فرمان آیا کہ پہلے مخالفت میرے امر کی حوا نے کی تھی کہ اطاعت فرمان شیطان سے گندم نما جو فروش ہوئی جزا اعمال کی موافق افعال کے ہے القصہ جب آتش گرسنگی نے شکم حضرت آدم مین شعلہ مارا کہا اے جبرئیل ان گیہون کو پیٹ بھر کر کھاؤن حضرت جبرئیل نے کہا کہ باوجود اسکے کہ اس درخت کے واسطے یہ تمام محنت اور الم کھینچے اور درد و غم دیکھے اسپر اتنی شتابی کرتے ہو صبر کرو کہ ابھی کام درپیش ہے حضرت آدم علیہ السلام بہت روئے اور جانا کہ یہ مشقت نافرمانی کے سبب ہے صبر کیا تا آنکہ گندم کے خوشے توڑے اور چاہا کہ کھاوین حضرت جبرئیلؑ نے پھر کہا کہ ابھی صبر کرو کہ یہ خشک ہو لین پھر حضرت آدم نے ساتھہ تعلیم حضرت جبرئیل کے اوکھلی بنائی اور گیہون اکٹھی کر کر اوسمین کوٹے کہ دانے بھس سے جدا ہوئے پھر اونکو چکی مین پیسا اور اوس آٹے کا خمیر کیا حضرت آدم ہر دفع کہ ایک صورت نو کی دیکھتے چاہتے تھے کہ کھاوین حضرت جبرئیل انکو منع کرتے تھے پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ گڑہا کہودو اور لکڑیان جمع کرو اور آگ جلاؤ حضرت آدمؑ نے یہ سب باتین کین پھر حضرت آدم نے کماج یعنے کلیچے بناکر آگ مین ڈالے اور بعضے کہتے ہین کہ روٹیان بناکر تنور مین

پکاتین کہ طول اور عرض روٹیون کا پانچسو گز کا تھا جب تنور سے باہر نکال لین چاہا کہ کہاوین حضرت جبرئیل نے کہا ذرا اور صبر کرو پھر کہانا حضرت آدمؑ نے کہا سبحان اللہ جب اتنی محنت اور مشقت کرے تو ایک لقمہ کھاوے اور روئے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ ای آدم تین ساعت دن باقی ہے اتنا تامل کرو کہ آفتاب غروب ہو جاوے اور روزہ کھولنے کا وقت آجاوے حضرت آدمؑ نے اسکے ثواب سے سوال کیا کہا خداتعالی اس عمل سے تین دولتین عطا فرمائے گا ایک یہ کہ تمکو بخش دے گا اور تمپر عذاب نکرے گا دوسرے یہ کہ تمسے خوش ہوگا ہرگز تمہارے اوپر غضب اور غصہ نہین کریگا تیسرے یہ کہ تمکو بہشت مین لائیگا پھر ہرگز باہر نکرے گا حضرت آدم نے پوچھا کہ یہ بزرگیان خاص میرے لیے ہین کہا جو تمہاری اولاد مین سے اسکے ساتھہ عمل کریگا اوسکو بھی یہ بزرگیان عنایت ہونگی جب شام ہوئی اور وقت آن پہونچا آدم نے چاہا کہ کہاوین حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ حوا کا حصہ جدا کرو تا مین اوسے پہونچا دون حضرت آدمؑ نے اونکا حصہ جدا کر کے بھیجدیا اوسدن سے نفقہ عیال کا مرد کے ذمہ مقرر ہوا جب کہ آدمؑ نے کھانا کھایا اور اپنی باطن مین ایک دغدغہ دیکھا حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہے کہا اسکو پیاس کہتے ہین کہا تسکین اسکی کیونکر ہوسکے حضرت جبرئیلؑ گئے اور ایک چیز کھودنیکی انکو لاکر دی اور کہا کہ اس سے زمین کھودو حضرت آدم نے کنویں تک زمین کو کھودا پانی اچھا اور میٹھا اوسمین پیدا ہوا اور حضرت آدمؑ نے اوسمین سے پانی پیا جب حضرت آدمؑ کو قرار آیا پھر اپنی باطن مین انکو کچھہ معلوم ہوا کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے کہ میرے اندر حرکت کرتا ہے حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ مین اسکو نہین جانتا حق تعالی نے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ اوسنے آکر انکو دونون پاؤن کے درمیان مین مسح کیا اوس کیفیت وہ اذیت انسے دفع ہوئی اور انکے دماغ مین بدبو پہنچی کہتے ہین کہ اوس بدبو کے غم سے ستر برس تک رویا کیے

فصل پانچوین ذکر توبہ کرنے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کے معارج النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے تین سو برس ساتھہ گریہ و زاری کے گذارے اور کہا کیے کہ الٰہی تو آگاہ ہے کہ یہ عصیان از روئے نسیان مجھسے واقع ہوا ملک العلام نے بطریق الہام کلمات طیبات اعلام فرمائے کہ سبب قبول توبہ اونکی کی ہوئے علما کو تعین اون کلمات مین چند قول ہین قدوۃ الاصحاب عمر ابن خطاب نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حضرت آدمؑ نے کہا خداوندا واسطے حرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرا گناہ بخش حق تعالے نے فرمایا ای آدم تو نے محمدؐ کو کہانسے جانا کہا الٰہی جسدن کہ تو نے مجکو پیدا کیا تھا اور میرے بدن مین تو نے روح ڈالی تھی اور مینے آنکھہ کھولی تھی تو ساق عرش کو لکھا دیکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین نے جانا کہ وہ گرامی ترین مخلوقات سے ہے کہ اوسکا نام تیرے نام بزرگ کے پاس ہے خداتعالے نے فرمایا قسم ہے عزت اور جلال اپنے کی کہ وہ آخر پیغمبر ونکا ہے اور تیری اولاد مین سے ہوگا

اگر وہ نہوتا تو تجکو مین پیدا نکرتا اور اس وسیلہ کے سبب سے مینے تجکو بخشا اور گناہ تیرے سے در گذرا اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ کلمات یہ تھے لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب عملت سوءا وظلمت نفسی فاغفرلی فانت خیر الغافرین لا الہ الا انت سبحنک وبحمدک رب عملت سوءا وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم اور حسن بصری اور سعید خدری اور مجاہد اور عکرمہ کہتے ہین کہ وہ کلمات یہ تھے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین چنانچہ قرآن بھی اسکے ساتھہ ناطق ہے یعنے اے پروردگار ہمنے ستم کیا اوپر نفسون اپنے کے ساتھہ نافرمانی کے اگر نہ بخشیگا تو گناہ ہمارے اور نہ رحم کریگا ہمپر ہر آئینہ ہونگے ہم زیانکارون سے جب یہ کلمات حضرت آدمؑ کی زبان پر جاری ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام نے ان کلمونکو پڑہا حق تعالے نے ایک یاقوت سرخ جنت سے بھیجا تا اوسکو خانۂ کعبہ کی جگہہ رکہین اور وہ یاقوت مقدار خانۂ کعبہ کے تہا اوسمین دو دروازے تہے ایک مشرق کیطرف اور ایک مغرب کیطرف اور اوسکے بیچ مین ایک نور کی قندیل لٹکی ہوئی تہی کہ اوسکو بیت المعمور اور ضراح بہی کہتے ہین اور وہ ایسا صاف اور شفاف تہا کہ اندر سے اوسکے باہر اور باہر سے اندر سب معلوم ہوتا تھا اور اوسکے اوپر ایک خیمہ زبرجد کا برپا تہا اور طنابین اوسکی سونیکی تہین۔ اور معارج النبوۃ مین عرائس سے نقل کی ہے اور تفسیر بحر المواج مین بہی مذکور ہے کہ جسوقت حضرت آدمؑ زمین پر آئے قد انکا آسمان تک تہا یعنے جب کہڑے ہوتے تو سر انکا آسمانکو لگتا اور تسبیح فرشتونکی سنتے تہے اور عجائبات آسمانکے دیکہتے تہے جب انکے قد کی درازی کم ہوئی اور بقدر ساٹھہ گز کے انکا قد ہوا تو انکو فرشتونکی تسبیح سنائی دینی سے رہ گئی انہون نے دعا کے واسطے ہاتہہ اوٹہائے اور اللہ تعالی سے اپنی وحشت کی شکایت کی حق تعالے نے ایک یاقوت کا گہر بہشت سے کہ اوسمین دو دروازے زمرد کے تہے اوتارا کہ اوسکی تمام تعریف اوپر ہوچکی ہے القصہ جب پہر وحی آئی کہ اے آدمؑ میرا ایک گہر ہے وہان جا اور اوسکا طواف کر چنانچہ میرے فرشتے اوس جگہہ آتے ہین اور طواف کرتے ہین تا تیری دعا قبول ہووے اور زلت تیری مغفور اور رنج تیرے خوشی کے ساتھہ مبدل ہوں پہر حضرت آدمؑ نے زمین ہند سے وہان کا قصد کیا اور اللہ تعالے نے ایک فرشتہ کو بہیجا کہ حضرت آدمؑ کو راہ بتاتا جاوے حضرت آدمؑ روانہ ہوئے اور جس جگہہ پر انکا قدم مبارک پڑتا تہا اور یہ آرام لیتے تہے وہ جا سبز و خرم ہو جاتی تہی

اور کہتے ہین کہ حضرت آدم کے ایک قدم سے دوسرے قدم تک تین دن کی راہ ہوتی تھی اور ایک روایت سے
پچاس فرسنگ جب آدمؑ بہ تعلیم جبرئیلؑ اعمال حج اور زیارت خانہ کعبہ کی بجالائے ساتھہ اشارۂ حضرت جبرئیل کے حضرت آدم علیہ السلام کو
کوہ عرفات پر آئے اتفاقاً حضرت حوا بھی جدہ سے طلب آدمؑ مین چلی آتی تھین اور سالہاے سال سے جدائی کی محنت
دیکھی تھی اور شدت اشتیاق کی کھینچی تھی اور بواسطۂ تصرف آب و ہوا اور تاب آفتاب کے انکے بشرۂ مبارک نے
تغیر پایا تھا سو برس کے بعد باعتبار صحیح ترین اقوال عرفات مین ملاقات کی اور حضرت آدمؑ نے حضرت حوا علیہا السلام کو
اور حضرت حوا علیہا نے حضرت آدمؑ کو پہچانا اسی سبب سے اوس مقام کا نام عرفات رکھا ہے اور اوسدن کا نام روز عرفہ
ہوا پھر دونون نے مراجعت کی فرشتون نے حضرت آدمؑ سے سوال کیا کہ اب تمہاری کیا آرزو اور تمنا ہے کہا
رحمت اور مغفرت خدا تعالی عز اسمہ اس سبب سے اوس جگہہ کا نام منی ہوا پھر ساتھہ قبول توبہ و مغفرت اور
رحمت کے مشرف ہوئے پھر انہون نے واسطے مراجعت سرانديپ کے خداوند مجیب سے درخواست کی جب
انہون نے رخصت پائی تو اوسی جگہہ بازگشت کی بروایت مجاہد چالیس دفعہ حضرت آدمؑ ہندوستان سے کعبہ کی
زیارت کے واسطے پیادہ تشریف لائے اور چالیس حج کئے مجاہد سے پوچھا کہ حضرت آدمؑ کے پیادہ چلنے کا کیا
سبب تھا کہا کونسی سواری اونکا بوجھہ اوٹھا سکتی ہے قسم کہائی کہ ایک قدم اونکا تین رات دنکی راہ تھی اور اوسوقت
تمام روئے زمین پر سوائے بیت المعمور کے کہ مذکور ہوا کوئی گھر نہ تھا تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ علی ابن الحسین
امام زین العابدین نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم ہند سے مکہ کو چار سے بار گئے چالیس دفعہ حج کے واسطے
اور باقی عمرہ کے لیے اور بعد دو سو برس کے حضرت حواؑ کے ساتھہ ملے اور تفسیر زاہدی مین اور تفسیر مدارک وغیرہ
مین ہے کہ بیت المعمور کو بیچ زمانہ طوفان حضرت نوحؑ کے تیسرے یا چوتھے یا ساتوین آسمان پر لیگئے اور اوسکو
خانہ کعبہ کے مقابل کہ زمین پر بنا ہے رکھا ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے اوسکا طواف کرتے ہین جو کہ ایکبار
طواف کر چکتے ہین دوبارہ نہین آتے ہین اور عبد اللہ ابن عمرؓ اور مجاہد نے نقل کیا ہے کہ دو ہزار برس پہلے
پیدایش زمین پر سے پانی پر مجوف کف یعنے درمیان سے خالی گھر کی شکل موجود تھے زمین کو نیچے سے اوسکے
بچھایا اور قتادہ کہتا ہے کہ دو ہزار برس پہلے زمین کے پیدا ہونے سے فرشتون نے خانہ کعبہ کو بنایا تھا
اور طواف کرتے تھے اور انوار التنزیل مین تفسیر قول اللہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین

ص ط ۱۲ سطر عالمون وا سطر اور ہواہین مبارکت ۱۱ جیتے تھے دونون کے بیچ گیا دا سطر بلا کم مقر ترجم تحقیق

مین روایت کیا ہے کہ پیغمبرؐ سے پوچھا اول گھر کہ واسطے عبادت کے بنا کونسا ہے فرمایا کہ وہ مسجد الحرام ہے اوسکے بعد بیت المقدس تھوڑی مدت کے بعد پوچھا کہ ان دونون کے درمیان مین کتنی مدت کا فاصلہ تھا فرمایا کہ چالیس برسکا اور بعضون نے روایت کی ہے اول اسکو حضرت ابراہیم نے بنایا ہے اور ابن عباس کہتے ہین کہ پہلے وہ گھر بنا کہ جسکو حضرت آدمؑ نے بمددگاری ملائکہ بنا کیا پھر ایک مدت کے بعد جو وہ ٹوٹ پھوٹ گیا حضرت ابراہیمؑ نے درست کیا دوبارہ پھر جو خراب ہوا ایک قوم تھے قبیلہ جرہم سے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بی بی اونہین سے تھی اونہون نے بنایا سہ بارہ پھر جو ویران ہوا عمالقہ نے ترتیب دیا پھر قریش نے پھر حجاج بن یوسف نے اور تفسیر مواہب علیہ مین مفسرین لائے ہین کہ علامتین بزرگی اور شرافت کعبہ کی روشن اور ظاہر ہین چنانچہ جو کوئی اوسکو دیکھتا ہے اشکبار ہوتا ہے اور دل آدمیون کے خصوصاً حاجیون کے اوسکی طرف میل کرتے ہین اور یہ کہ وہ خاص مومنونکا قبلہ ہے اور جو کوئی چاہے کہ اوسکو خراب کرے نہین کرسکتا ہے کہ اصحاب فیل نے چاہا تھا کہ اوسکا احوال بالتفصیل معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور کوئی پرند جانور اوسکی چھت پر نہین بیٹھ سکتا اور رہا ایک ساعت رات دن بے طواف کرنیوالے کے خالی نہین رہتا اور اولیا اللہ ہر شب جمعہ کو اوسکے گرد حاضر ہوتے ہین اور جن بھی اوسکے طواف پر میل کرتے ہین اور انوار التنزیل مین ہے کہ جو پرندہ اوپر کو اوڑتا جاتا ہے جب اوس مقام پر پہونچتا ہے تو منحرف ہوجاتا ہے اور درندے جانور زمین حرم مین ساتھ تمام اور جانورون کے اختلاط کرتے ہین اور کسیکے مانع اور مزاحم نہین ہوتے ہین **فصل چھٹی** بیچ توالد اور تناسل حضرت آدمؑ اور حضرت حوا علیہما السلام کے بعد محنت مفارقت اور مہاجرت کہ ساتھ راحت مواصلت کے بہرہ مند ہوئے بقیہ عمر بفراغت گذاری اور قبول احکام الہی اور بطاعت فرمان بادشاہی جل ذکرہ مین کوشش کی تا بفرمان ربانی نوع انسانی جیسی کہ چاہئے تھی بڑہی اور ساتھ زراعت اور عمارت زمین کے اشتغال کیا روایت مین آیا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو بیس دفعہ حمل رہا اور معالم التنزیل مین ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے واتل علیہم نبا ابنی ادم بالحق الخ لکھا ہے کہ حضرت حوا نے چالیس فرزند بیس حمل مین جنے ہر دفعہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جوڑوان اول اونکا قابیل اور توام اوسکی اقلیمیا اور آخر انکا عبد المغیث اور توام اوسکی امۃ المغیث پھر خداے تعالی نے نسل آدمؑ مین برکت ڈالی ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حضرت آدمؑ کو موت نہین آئی جبتک فرزند اور فرزند فرزند اونکے چالیس ہزار نہوئے اور بیچ مولد یعنی جگہہ پیدایش قابیل اور ہابیل کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کے ساتھ بعد گذرنے سو برس کے

بیچ

زمین پر آنیکے نزدیکی کی کہ اوس سے قابیل اور توام اوسکی اقلیمیا ایکبر تہہ پیدا ہوے پہر ہابیل ساتہہ توام اپنی لبوذا کے ایکبار دفعہ اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ حضرت آدمؑ نے جنت مین پیش از وقوع زلت حضرت حوا کے ساتہہ صحبت کی تہی اور حضرت حوا اوس جگہہ قابیل اور اوسکی توام کے ساتہہ حاملہ ہوئی تہین اور وقت ولادت انکے کچہہ رنج اور درد حضرت حوا کو نہوا تہا اور خون بہی نہ دیکہا تہا جب زمین پر آئین اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حواؑ کے ساتہہ مجامعت کی اور حضرت حوا ہابیل اور اوسکی توام کے ساتہہ حاملہ ہوئین ہنگام ولادت انکے رنج اور دکہہ ہوا اور درد لگے اور لہو بہی نکلا اور فاصلہ درمیان دو حمل کے دو برسکی مدت ہوتا تہا بقول کلبی اور تفسیر زاہدی اور بحر المواج مین ہے کہ حضرت حواؑ کو پانسو بار حمل رہا اور ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوے مگر حضرت شیث علیہ السلام کہ تنہا پیدا ہوئے اور شریعت حضرت آدم علیہ السلام مین درمیان بہائی اور بہن کے نکاح درست تہا لیکن اس طریق سے کہ بعد بلوغ ایک بطن کی بیٹی دوسرے بطن کے بیٹے کو دیتے تہے اور ہر لڑکیکو اختیار تہا کہ جونسی بیٹی چاہتا تجویز کر لیتا تہا مگر وہ بیٹی کہ توام اور ہمزاد اوسکی ہوتی تہی نکر سکتا تہا جب قابیل اور ہابیل اور انکی بہنین بڑی ہوئین حضرت آدم نے اقلیمیا خواہر قابیل کو ہابیل کے ساتہہ نامزد کیا اور لبوذا خواہر ہابیل کو قابیل کے ساتہہ قابیل کی بہن کہ کمال خوبصورت اور حسین اور جمیلہ تہی اور ہابیل کی بہن کہ چندان خوبصورت نہ تہی قابیل کو یہ بات ناخوش آئی اور کہا بہن میری خوبصورت ہے اور میرے ساتہہ رحم مین رہی ہے اور علاوہ اسکے یہ کہ مین اولاد جنت مین کا ہون اور یہ اولاد زمین مین کی پس مین اسکے ساتہہ زیادہ سزاوار ہون کہ اسکو اپنے نکاح مین لاؤن حضرت آدم نے کہا کہ حکم خدا تعالی کا اسیطرح صادر ہوا ہے اسمین مجکو اختیار نہین قابیل نے کہا خیر تو ہابیل کو مجہسے زیادہ چاہتا ہے اسواسطے میری بہن کو کہ خوبصورت زیادہ ہے اوسکو دیتا ہے حضرت آدمؑ نے کہا اگر میرے کہنے کا یقین نہین ہے تو تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو وہ اقلیمیا کے ساتہہ نکاح کرے اور نشانی قبولیت قربانیکی یہ تہی کہ اوسکو ایک جگہہ رکہہ دیتے تہے اور اوس زمانے کا پیغمبر دعا کرتا تہا ایک آگ آسمان سے اوترکر اوسکو جلا دیتی تہی پس ہابیل کے پاس بہت سے دنبے تہے اونمین سے ایک جوان فربہ کہ اوسکو بہت دوست رکہتا تہا اور تہوڑا دودہ اور مسکہ لیکر ایک پہاڑ پر رکہا اور نیت کی کہ اگر میری قربانی قبول نہووے تو مین اقلیمیا کو چہوڑ دون اور قابیل زرع کرتا تہا دو خوشہ گندم کے سلکے اور کم دانہ لاکر اوسی جگہہ رکہے اور اپنے دل مین کہا کہ یہ قربانی قبول ہووے یا نہووے مین اپنی بہن سے دست بردار نہین ہونیکا

اور اوسکو نہین چھوڑنے کا پس ایک آگ سفید بے دہوئیکی آسمان پر سے اوتری اور قربانی ہابیل کی کہا گئی اور قربانی قابیل کی چھوڑ گئی اور ساتہہ کہانے اوسکے کے التفات نکیا جب قربانی قابیل کی قبول نہوئی تو اوسکی زمین دلمین عداوت کا درخت پیدا ہوا اور آتش غصہ نے اسکے سینہ مین شعلہ مارا کہتے ہین کہ جب ہابیل اپنے گوسفندون کے چرانے مین مشغول ہوا تو قابیل اوسکے پاس آیا اور کہا لاقتلنک یعنے تجکو البتہ مین مار ڈالونگا ہابیل نے کہا کسواسطے کہا اسلیے کہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری قبول نہین ہوئی میری خوبصورت بہن تو لیگا اور تیری بہن بدصورت مجکو سپرد کرین گے اور تیرے فرزند میرے فرزندون پر فخر کرینگے ہابیل نے کہا کہ میرا اس امر مین کیا گناہ ہے کسواسطے کہ اللہ تعالی سوائے پرہیزگارون کے کسیکی قربانی قبول نہین کرتا معالم التنزیل اور بحر المواج مین لکھا ہے ہر چند قابیل چاہتا تہا کہ ہابیل کو مار ڈالے لیکن صورت مارنے کی نہ جانتا تہا اس سبب سے نہ مار سکتا تہا شیطان لعین نے آدمی کی شکل بنکر ایک مرغ کو ہاتہہ مین لیکر اوسکا سر پتہر کے اوپر رکہا اور دوسرا پتہر اوسکے سر پر مارا تا اوسکا سر کچلا گیا اور وہ مرغ مرگیا ایکدن قابیل نے ہابیل کو سوتا پایا اور اوسکا سر ایک پتہر پر رکہکر ایک پتہر مارا کہ اوسکا مغز پہٹ گیا اور ہابیل مرگیا اوسوقت اوسکی بیس برسکی عمر تہی پہر قابیل حیران ہوا کہ اب اسکو کیا کرون اوسکو بوری مین لپیٹ کر چالیس دن تک اپنی پیٹہہ پر لیے پہرا - اور ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ ایک برس تک لیے پہرا یہانتک کہ اوسکے مردہ مین بدبو پیدا ہوئی اور جانور درند اور پرند نے قابیل پر غلبہ کیا جبکہ یہ کہین رکہدیتا تو جانور کہانے لگتے کمال تنگ ہوا اور جور فلک سے شکایت کرنے لگا پہر اللہ تعالی نے دو کوے پیدا کیے اور وہ دونون آپسمین لڑے اور ایک نے ایک کو مار ڈالا جو کوا کہ جیتا رہا اوسنے اپنی چونچ سے زمین کہودی اور اوس مرے کو یکو اوسمین ڈالکر اوسپر خاک ڈالی کہ وہ چہپ گیا اور یہ اسواسطے تہا کہ تا قابیل بہی اسیطرح دیکہکر ہابیل کو دفن کرے ابن عباس سے روایت ہے تفسیر زاہدی مین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کیواسطے گئے تو قابیل غائب تہا اور اوسکے عمل کی شومی سے بعضے درختون اور میوون نے نقصان قبول کیا اور بعضے درختون نے میوہ ندیا اور کانٹے کہ موجود نہ تہے پیدا ہوئے اور وحوش و طیور کہ آدمیون کے ساتہہ الفت کرتے تہے بہاگنے لگے اور اسکی بیوفائی سے ایک آندہی آئی اور تمام عالم کو تاریک کیا اور ہول دوڑ دونین پیدا ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل سے پوچہا کہ اس تغیر کا سبب کیا ہے کہا یہ سبب شومی گناہ قابیل پسر ناقابل تیرے کا ہے کہ ہابیل کو مار ڈالا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے جب یہ سنا نہایت اندوہناک ہوئے جب پہرے تو قابیل سے ہابیل کا حال پوچہا

اوسنے کہا مجکو تمنے کچہ اوسکا نگہبان نہین کیا تہا حضرت آدمؑ نے اس امر ناپسندیدہ سے بہت رنج کیا کہ اسکے بعد حضرت پانسو برس تک نہ ہنسے کہتے ہین لقمہ حضرت آدمؑ نے کہ اوس درخت گندم سے کہایا تہا اوس لقمہ سے قابیل کا مادہ حاصل ہوا تہا اور شومی اوس لقمہ حرام کے نافرمانی خدا اور اپنے باپ کی کر کر بہائی سے حسد کیا اور یہانتک بگڑ گیا کہ کفر اختیار کیا اور دین آتش پرستی کا قبول کیا اور تمام بدن اوسکا سیاہ ہوگیا اور جو کوئی اوسکو دیکہتا تہا اوس سے ڈرتا تہا کہ مبادا مار ڈالے اور کہتے ہین کہ ہر کوئی اوسکو دیکہکر پتہر اوسپر مارتا تہا اور وہ زخمی ہوتا تہا تا آنکہ ایکدن اوسکے فرزند نے اوسکو پتہر مارکر مار ڈالا اور بعضے کہتے ہین کہ خدای عزوجل نے اوسپر ایک ہوا تعینات کی تہی کہ اوسکو گرمی مین گرم ترین جگہہ زمین پر اور جاڑے مین سرد ترین جگہہ پر لیجا کر مبتلا اور گرفتار کرتی تہی قیامت تک اسی بلا کے ساتہہ معذب رہے گا۔ امام ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ آدہا عذاب دوزخ کا تمام وکمال خاص اوسیکو ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی جہان مین مارا جاتا ہے اوسکے قتل کے گناہ مین قابیل شریک ہوتا ہے کہ من سن سنۃ سیئۃ فلہ وزرہا و وزر من عمل بہا یعنے جو شخص کہ اختراع کرے کوئی برائی پس واسطے اوسکے گناہ اوسکا ہے اور گناہ اوس شخص کا کہ عمل کرے ساتہہ اوس برائی کے بعضون کے نزدیک یاجوج اور ماجوج اوسکی نسل سے ہین اور معارج النبوۃ مین نقل ہے کہ حضرت آدمؑ حضرت حواؑ کے ساتہہ ایک جگہہ پاک اور پاکیزہ مین بیٹہے تہے کہ ناگاہ دریاے غیب سے ایک ندی پانی صاف کی روان ہوئی وہ ندی بہشت سے آئی تہی اور حضرت جبرئیلؑ ایک گروہ فرشتون کے ساتہہ ایک طباق میوہ بہشتی کا ہتیلی پر رکہے ہوئے آئے اور کہا السلام علیک یا ابا محمد یعنے تحفہ سلام اوپر تیرے ای ابا محمدؐ یہ وہ نام حضرت آدم علیہ السلام کا کہ بہشت مین حضرت کو اس نام سے پکارتے تہے پہر حضرت جبرئیل نے کہا اس میوے کو پہچانتے ہو کہا ہان یہ میوہ بہشت کا ہے کہ حق تعالی سے مین نے درخواست کی تہی کہ پہلے مرنے سے مجکو عنایت کر تا فرشتون نے کہا خدا تعالی نے تیرا مقصد حاصل کیا اب اس میوے کو کہاؤ اور اس پانی مین جلدی نہاؤ اور اپنے تئین پاک وصاف کرو اور پہر حواؑ کے ساتہہ صحبت کرو کہ آج میعاد انتقال نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تمہاری پشت مین انجام کو پہونچی حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ نے بموجب فرمان قضا جریان کے عمل کیا اور حضرت حوا کو حمل رہا اور ایک مدت وہ نور سینہ مین حضرت حواؑ کے مانند آفتاب کے چمکا کیا۔ اور روایت ہے کہ وقت نقل کرنے اوس مایۂ بہجت اور سرور سے تا روز ولادت حضرت شیث علیہ السلام ابلیس لعین کو ساتہہ ایک حجاب کے کہ دروازے اوسکے چالیس برس کی راہ تہے اور ایک قول سے سو برس کی راہ چہپا دیا اور ولادت حضرت شیث علیہ السلام کی پانچ برس

بعد مارے جانے ہابیل سے تھی بقول جمہور اور معالم التنزیل مین وارد ہے کہ اسوقت حضرت آدم علیہ السلام کی ایکسو تیس
برسکی عمر تھی اور لفظ شیث سریانی مین معنے معلم کے ہین کسواسطے کہ اول جنّ ساتھہ تدریس اور تعلیم مسائل شریعت
اور حکمت کے اشتغال کیا حضرت شیث علیہ السلام تھے اور یہ فرزند ساتھہ حسن و جمال اور فضل و کمال کے فرزندان
حضرت آدمؑ مین یگانۂ زمان تھا اور نور محمدی صلی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین مبین انکی سے تابان جب یہ فرزند حد
بلوغ کو پہونچا حضرت جبرئیل حضرت آدم علیہ السلام پاس آئے اور کہا کہ کل شیثؑ کو فلانی جگہہ حاضر کرنا کہ مین ساتھہ جماعت
فرشتون کے آونگا اور عہد و میثاق اس نور کے واسطے لیا جاویگا دوسرے دن حضرت ابوالبشر بموجب اس امر کے
حضرت شیث کو اوسی جگہہ لیگئے اور حضرت جبرئیل ستر ہزار فرشتون کے ساتھہ وہان آئے اور عہد نامہ تاکید کے ساتھہ
حضرت شیث سے لیا اور ساتھہ یاقوت کے پارچہ حریر بہشتی پر لکھا اور ساتھہ گواہی فرشتون کے محکم کیا اور اوسکو
لپیٹا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوسپر مہر کی اور مضمون اوس عہد نامہ کا یہ تھا کہ ای شیثؑ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی بہت حفاظت کرتا رہنا اور سوائے پاکیزہ ترین عورتون کے نہ پہونچانا اور تابوت سکینہ بہشت سے لا کر
حضرت آدمؑ کو سپرد کیا اور وہ ایک صندوق تھا چوب شمشاد سے اور سونیسے ملمع کیا ہوا تین گز کا لنبا اور دو گز کا
چکلا اور تمام انبیا کی صورتین اوسپر نقش کی ہوئی تھین اور تفسیر کشف الاسرار مین ہے کہ اوسمین بعدد ہر پیغمبر کے
خانہ بنے ہوئے تھے اور آخرین سب خانون کا خانۂ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اور خانہ
خاتم النبیین رسول رب العالمین یاقوت سرخ کا تھا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس جگہہ
بصورت نماز گذار کے کھڑے ہوئے تھے اور داہنی طرف ایک مرد اوراوہیڑ کھڑا ہوا تھا اور اوسکی پیشانی پر
لکھا ہوا تھا ہذا اول من تبعہ من امتہ ابو بکر یعنے یہ وہ شخص ہے کہ اول تابعداری کرے اوسکی امت اسکی سے
ابو بکرؓ ہے اور بائین طرف عمرؓ بن الخطاب کھڑے ہوئے اور انکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا لا یاخذہ اللہ لومتہ لایم یعنے
نہین پکڑنے کا اوسکو اللہ ساتھہ کسی برائی کے اور پیچھے ذوالنورین اور اونکی پیشانی پر لکھا تھا ہذا بار من البررۃ
یعنے ایک بار ہے بررہ سے اور آگے علی ابن ابیطالب علیہ السلام شمشیر حمائل کئے ہوئے اور اونکی پیشانی پر
لکھا ہوا تھا ہذا اخوہ و ابن عمہ یعنے بھائی اوسکا ہے اور بیٹا چچا اوسکے کا ہے اور گرداگرد سب امام اور خلیفہ
اور نقیب اور ایک بڑا لشکر مہاجرین اور انصار کا القصہ تابوت سکینہ حضرت آدمؑ کو سپرد کیا اور مقرر کیا کہ وہ عہد نامہ
اوس تابوت مین بحفاظت تمام رکھے اور اپنے فرزندونکو وصیت کرے کہ ہر ایک عہد نامہ اسیطرح لکھے اور اس
تابوت مین رکہتا جاوے اور جو کچہ کہ اوسمین ہے بخوبی بجالائے اور جاننا چاہئے کہ یہ عہد نامہ ہر زمانہ مین ہر شخص کو

تک کرسی بکرسی آباد اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور حضرت شیث سے تا روزگار عبد اللہ بن عبد المطلب
پہونچتا رہا اور اول یہ تابوت حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھا اور اونسے شیث کو پہونچا اور اونسے تمامی اولاد
امجاد کو تا حضرت صالح اور بعد انکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور اونسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور اونسے
حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور پھر بنی اسرائیل کو تا آنکہ حضرت موسی علیہ السلام کو پہونچا اور انہون نے توریت کو
اوسمین رکھا پھر جمیع انبیا بنی اسرائیل پاس پہونچا شموئیل تک چنانچہ بیان اسکا آویگا انشا اللہ تعالے القصہ
اوس تابوت سکینہ مین ایک جانور تھا بلی جیسا اور اوسکی دم تھی اور دو بازو تھے یاقوت کے یا زبرجد کے
اور منہ اوسکا آدمی کے منہ کے مشابہ تھا اور دو آنکھین تھین جیسے مشعل روشن اور آواز اوسکی شیر جیسے
جب کافرون کے ساتھہ لڑتے تھے تو اوس تابوت کو لشکر کے آگے آگے لیے پھرتے تھے اور سکینہ تابوت
مین سے باہر نکل آتا تھا اور اوسکی آنکھونکی شعاع سے دشمنونکی آنکھین خیرگی کرتی تھین اور اوسکی آواز سے
گھوڑے دشمنونکے بھاگتے تھے اور اونکے دلمین ڈر پیدا ہوتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سکینہ ایک ہوا سخت تھی
کہ لڑائی کے وقت اوس تابوت مین سے نکل کر دشمنونکے منہ پر چلتی تھی اور اونکو متفرق کردیتی تھی اور بعضے
کہتے ہین کہ سکینہ ایک روح تھی۔ کہ جب انمین کسی امر مین اختلاف ہوتا تھا تو وہ روح گویا ہوکر حکم کرتی تھی اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ سونیکا طشت تھا کہ بہشت سے لائے تھے اور اوسمین پیغمبرون کے دل دہوئے ہوئے تھے
واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتوین** پیدا ہونے ذریت آدمؑ مین انکی پشت سے اور عہد وپیمان لینا خدا تعالی کا
انسے قولہ تعالی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ صاحب معارج النبوۃ کہتا ہے کہ بیان قصہ
مذکورہ کا مطابق روایات صحیحہ اور عبارت صحیحہ کے کہ بیچ نظر کے گذری ہین اسطرح پر ہے کہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ جب حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ساتھہ اونکے خطاب فرمایا کہ ای آدم تجکو
کسنے پیدا کیا کہا یارب تونے فرمایا تیرا رب کون ہے کہا تو ہے رب میرا فرمایا سجدہ کر میرے تئین فی الحال
حضرت آدم نے سجدہ کیا پھر خطاب آیا کہ ای آدم تجہسے اور تیری اولاد سے عہد وپیمان لیتا ہون تا سبب استحکام
قواعد خدمت اور موجب دوام عفو محبت کا ہو حضرت آدم نے کہا بجان منت رکھتا ہون مین حق تعالی نے
فرمایا کہ حجر اسود بہشت سے لاؤ اور وہ یاقوت جنت سے تھا برف جیسا سفید اور روشنائی اوسکی مانند شعاع
آفتاب کے اب بسبب ہاتھہ لگتے ناپاکون اور مشرکون کے سیاہ ہوگیا ہے اور روایت کی ہے کہ اگر
مشرکون کے ہاتھہ نہ لگتے تو جو مبتلا اور دردمند اوسکو چھوتا اللہ تعالی اوسکو شفا کرامت فرماتا القصہ حق تعالے

ذریت حضرت آدم کو اونکے صلب سے باہر لایا اور ساتھہ انکے عہد باندہا اور عہد نامہ حجر اسود کو سونپا اور
تفسیر مدارک مین لکہا ہے کہ جمہور مفسرین اس امر پر ہین کہ لینا اس کا بعد پیدا ہونے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت مین
جانیسے پہلے واقع ہوا بہشت کے دروازہ کے میدان مین اور عرض اوس میدان کا تیس ہزار برس کا رستہ ہے
تفسیر معالم اور مواہب مین ہے کہ عبد اللہ نے اپنی صحیح مین ابن عباس سے نقل کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدای تعالی نے میثاق لیا حضرت آدمؑ سے نعمان پر اور وہ ایک جنگل ہے
نزدیک عرفات کے اور اوسکو نعمان سحاب بہی کہتے ہین اور ایک قول سے بطن نعمان بہی کہتے ہین اور لباب مین ہے
کہ اخذ میثاق دنیا مین ہوا اور وہ ایک زمین ہے ولایت ہند مین بعد نکالنے حضرت آدم کے بہشت سے
اور معالم مین بقول امام کلبی روایت ہے کہ مکہ اور طائف مین میثاق لیا گیا ہے تفصیل اسکی اسطرح پر ہے
کہ حضرت آدمؑ ہر برس طواف کے واسطے مکہ شریف مین آتے تہے اور اعمال حج کے بجا لاتے تہے
تا آنکہ ایکبار کوہ عرفات کے نیچے کہ اوسکو وادی نعمان بہی کہتے ہین سو گئے کہ حق سبحانہ تعالی نے دست
قدرت اپنا پشت آدمؑ پر پہیرا فی الحال ذریت انکی چیونٹیونکی طرح بہ ترتیب کہ دنیا مین پیدا ہوئی اور قیامت تک
پیدا ہونگے یعنے بیٹا باپ سے اور باپ دادا سے تا آدمؑ طرفۃ العین مین عدم سے وجود مین آئے
اور سب نے لڑکپن کی عمر تمام کر کر بلوغ اور عقل حاصل کی اور ایک مدت ساتھہ تکلیف شرعی کے گذاری
اور علامتین صنعت خداوندی کی دیکہین پہر اونسے گواہی چاہی کہ الست بربکم یعنے آیا نہین ہون مین رب تمہارا
قالوا بلی سب نے کہا ہان جب دنیا مین آئے بعضون نے بواسطۂ تعلق اس جہان کے غایت پریشانی سے
غفلت کی روئی اپنے کانو مین رکہی اور اوس عہد کو فراموش کیا لیکن عارف مفرد کہ ماسوی اللہ کے مجرد ہین
اوس دن کی آواز ابتک انکی کانمین ہے نفحات الانس مین مذکور ہے کہ علی سہیل اصفہانی کو کہا روز بلی تجکو یاد ہے
کہا ہان کیونکر نہ یاد ہو کہ وہ ایک ہوا تہی روایت ہے کہ اول طائفہ کہ ذریت حضرت آدمؑ علیہ السلام سے
ظاہر ہوا انبیا تہے اور اونمین سے کہ جو پہلے باہر آیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے پہر خطاب آیا کہ ای
محمد تجکو کسنے پیدا کیا ہے کہا خداوند تعالی تونے فرمایا تیرا پروردگار کون ہے کہا تو ہے رب میرا فرمایا
سجدہ کر اپنے خداوند کو پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا حق تعالی نے فرمایا ای محمد تجہسے
عہد و پیمان لیتا ہون مین کہا بہتر فرمایا اس حجر اسود پر ہاتہہ رکہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک
اپنا اوسپر رکہا پہلا اس عہد و پیمان کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی پہر حضرت نوح سے پہر اور پیغمبرون سے

قوله تعالى ﴿واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح الخ﴾ اور اونسے بھی اسیطرح سوال ہوا اور اونہون نے بھی سجدہ کیا اور لینا عہد و پیمان کا اور ہاتھہ رکھنا حجر اسود پر اسیطرح وقوع مین آیا پھر گروہ انبیا کو خطاب فرمایا کہ یہ محمد بن عبداللہ پیغمبر میرا ہے کہ آخر زمانے مین اسکو باہر لاؤنگا اور اسکی شریعت کا ذکر تم اپنی کتابون مین مطالعہ کروگے اسکے ساتھہ ایمان لاؤ **قوله تعالى** ﴿واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه الخ﴾ پھر تمامی ذریت حضرت آدمؑ کو چیونٹیونکی طرح باہر نکالا اور اونسے اپنی خالقیت اور ربوبیت کا سوال کیا اور اون سب نے اقرار کیا فرمایا سجدہ کرو مجھکو اگر اس اقرار مین تم سچے ہو سب نے سجدہ کیا مگر کافر اور منافق کہ انکی پیٹھین سیدہی رہین سجدہ نکرسکے محمد بن عتبہ کہتا ہے کہ جب مومنون نے سر سجدے سے اوٹھایا اونہون نے ایک گروہ دیکھا کہ انہون نے اونکی ساتھہ موافقت نکی پہر دو گروہ ہوگئے بعضے کہ اونکو توفیق رفیق ہوئی دوبارہ سجدۂ شکرانہ درگاہ یگانہ مین بجا لائے کہ بعضے لوگون کے نزدیک فرض ہونا دوسرے سجدیکا نماز مین اسی سبب سے ہے اور بعضے سجدہ کرنیوالون نے جب دیکھا کہ ایک جماعت نے سجدہ نکیا یہ بھی سجدۂ اول سے پشیمان ہوئے اور سجدۂ شکر دوبارہ نکیا پہر انہون نے کہ بالکل سجدہ نکیا تھا اونمین سے کہ بعضون کو دوسرا سجدہ کرتے دیکھا یہ بھی دو گروہ ہوگئے بعضے کہ نکرنے سجدہ پہلے سے پشیمان ہوئے تھے دوسرے سجدہ مین اونکے ساتھہ موافقت کی اور بعضے اوسی مخالفت پر قائم رہے اور ہرگز سجدہ نکیا حاصل یہ کہ تمام ذریت آدم علیہ السلام کی چار قسم ہوئی ایک طائفہ کہ دونو سجدہ بجا لایا مومن جیے اور مومن مرے اور دوسرے وہ گروہ کہ جنہون نے دونو بار سجدہ نکیا کافر جیے اور کافر مرے اور تیسرے وہ فرقہ کہ پہلا سجدہ کیا اور دوسرا نکیا یہ مومن جیے اور کافر مرے اور چوتھے کہ برعکس اسکے تھے یعنے پہلا سجدہ نکیا اور دوسرا بجا لائے کافر جیے اور مومن مرے روایت مین آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی ذریت مین بعضونکو مانند چراغ کے نورانی اور روشن دیکھا اور بعضونکو مانند چمکتے ہوئے ستارون کے اور بعضون کو سفید نورانی اور بعضون کو سیاہ ظلمانی پوچھا خداوندا یہ کون ہین فرمایا جو کہ مانند چراغ کے ہین پیغمبر ہین اور جو کہ مثل ستارون کے ہین عالم ہین کہ وارث انبیا کے ہین اور وہ جو کہ سفید اور نورانی ہین اصحاب یمین اور نیکبخت تیری اولاد کے ہین اور وہ جو سیاہ ظلمانی ہین

اور جب لیا ہمنے نبیوں سے عہد اونکا اور تجہ سے اور نوح سے ۱۲ اور جب لیا اللہ نے عہد پیغمبروں کا البتہ جو کچھ دونگا میں تمکو کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس ایک پیغمبر سچا کرنیوالا اوس چیز کو کہ ساتھ تمہارے ہے البتہ ایمان لاؤ گے تم ساتھ اوسکے اور البتہ مدد دوگے اوسکو ۱۲

اصحاب شمال اور بدبخت قابل عذاب تیرے اولاد مین سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے مانند آفتاب کے تھے اور بعضے مانند چاند کے اور بعضے مثل ستارون کے اور بعضے مانند شمع کے اور بعضے مثل چراغ کے اور بعضے سفید رو اور بعضے سیاہ رو جو کہ آفتاب کے مانند تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ چاند اور ستارون سے جیسے تھے انبیا تھے اور وہ جو شمع کیطرح تھے عالم تھے اور وہ جو چراغ کی شکل تھے زاہد اور عابد تھے اور وہ جو سفید رو تھے سب مومن تھے اور وہ جو سیاہ رو تھے کافر تھے پھر حق سبحانہ تعالے نے سعادت مندون کے حق مین فرمایا ہؤلاء فی الجنۃ یعنے وہ لوگ جنت مین ہونگے پھر اہل شقاوت کے حق مین فرمایا ہؤلاء فی النار یعنے یہ لوگ دوزخ مین ہونگے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا الٰہی سبکو یکسان کیون نہ پیدا کیا فرمایا ہمارے ارادۂ ازلی مین یونہین تھا کہ جو گروہ مخصوص نعمتون کے ساتھہ ہووے اور ساتھہ شکرگذاری ہمارے کے مصروف ہووے ہم بھی ساتھہ زیادتی نعمت اور افزونی فضل و کرم اُنکے کے مصروف ہووین اور کام اُنکا جیسا کہ ہمارے فضل و انعام کا قاعدہ ہے انجام کو پہونچائین ای آدم پہلے آسمانکو پیدا کیا اور اوسکے واسطے رہنے والے مقرر کیے اور زمین کو پیدا کیا اوسکے لیے رہنے والے مقرر کیے اور بہشت کو پیدا کیا اور اوسکو ساتھہ انواع لطائف اور عواطف کے آراستہ کیا اور اوسمین رہنے کی لیے ایک طائفہ نامزد کیا اور دوزخکو پیدا کر ساتھہ طرح طرح کے عذاب اور عقاب کے خوفناک کیا اور اوسکے واسطے ایک جماعت معین کی منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ پر انکی اولاد کو عرض کیا تو نظر حضرت آدمؑ کی داہنی طرف اصحابون مین سے ایک فرزند سعادتمند پر پڑی کہ سب مین نورانی اور صورت مین بے نظیر اور سیرت مین پسندیدہ تھا اور باوجود ان تمام ناز و اعزاز کے روتا تھا اوسکے رونے پر حضرت آدمؑ کا دل کڑھنے لگا اور حضرت جبرئیل سے اوسکا احوال پوچھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ ایک پیغمبر ہے تیری اولاد مین سے کہ نام اوسکا داؤد ہوگا کہا یہ روتا کیون ہے جواب دیا ایک زلت کے واسطے کہ وہ زلت چالیس برس اوسکو رلائیگی کہا اسکی عمر کتنی ہوگی کہا ساٹھہ برس کی پھر کہا کہ میری عمر کتنی ہوگی کہا ہزار برس کی حضرت آدم علیہ السلام نے کہا چالیس برس مین نے اپنی عمر مین سے اسکو بخشے پھر دعا کی یارب چالیس برس میری عمر مین سے داؤدؑ کو دی دعا انکی قبول ہوئی اور حکم ہوا کہ عمر داؤد کی سو برس کی ہووے اور ایک روایت ہین اسطرح پر سنا ہے کہ اس مضمون کو لکھا اور ساتھہ گواہی فرشتون کے محکم کیا بعد گذرنے نو سو ساٹھہ برس عمر حضرت آدمؑ کے جب ملک الموت حضرت آدمؑ کی روح قبض کرنیکو آیا کہا میرا وعدہ اجل کا بعد ہزار برس کے مقرر ہوا ہے ابھی

چالیس برس باقی ہین ملک الموت نے حضرت داؤد کا قصہ حضرت آدمؑ سے بیان کیا حضرت آدمؑ نے جان کی دوستی سے اس امر کا انکار کیا اور وہ جائز نہ کہا حضرت عزرائیل نے یہ سب قصہ حق تعالی سے عرض کیا ایزد سبحانہ نے اپنی عنایت اور کرم سے عمر آدم علیہ السلام کی پوری ہزار برس کی کر دی اور حضرت داؤد کی بھی سو برس سے کم نفرمائی لیکن پھر حکم ہوا کہ کوئی آدمی اپنی عمر مین سے دوسرے کو ندینے پاوے نقل ہے کہ اوسیدن خطاب پہونچا کہ میرے بندے گھر اور مال اور پیشے اور کاریگریون مین سے جسکی آرزو ہو قبول کرے ہر ایک کو جو پسند آیا قبول کیا ایک قوم نے اونمین سے منہ پھیر لیا اور اختیار کاروبار اور فکر درم و دینار سے فارغ ہوئے اور اُنسے جدا ہوگئے خطاب آیا کہ اے میرے بندو ان چیزون سے تمنے منہ کسواسطے پھیرا اور کسی چیز کو ندیکھا اونہون نے کہا خداوندا دنیا کے ساتھہ کیا کام اور بازار اندیشہ اور پیشہ اسکے سے کیا غرض اوسوقت خطاب ہوا کہ مجکو قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ کوئی بندہ ان چیزون سے میری بندگی کے واسطے فارغ نہووے مگر اہل آسمان اور زمینو نکو کہ اونکی رزق کا ضامن مین ہونگا اور وظیفہ شام اور صبح کا بے نقصان اونکو پہونچاؤنگا آدمی بنتے ہین اور بستے ہین اور ایک آدمی پہنتا ہے اور بوتے ہین اور وہ کہاتا ہے نقل ہے کہ جب عہد و پیمان ساتھہ ذریت حضرت آدمؑ کے باندہا اور سلسلۂ عشق ومحبت جانبین سے آپسمین ہوا اور عہد نامہ اوسی مضمون کا لکہا اوس نامہ کو حجر اسود کی کہ دو آنکہین اور زبان اور منہ تہا بحکم الٰہی اوسنے منہ کہولا اور عہد نامہ کو اوسکی منہ مین رکہدیا اور فرمان ہوا کہ جو کوئی ساتھہ اوس عہد و پیمان کے دنیا مین وفا کرے اور اللہ تعالی کی قسم کے بموجب اوسکو بوسہ دیوے اور تعظیم کرے قیامت کے دن حجر اسود اوسکی وفاداری پہ گواہی دیگا اور روایت ہے کہ جب فرشتونکی نظر ذریت آدمؑ پر پڑی کثرت اور بسیاری انکی سے تعجب کیا اور کہا خداوندا اس خلائق کثیر کو جگہہ اور گہر اور دکان اور باغ اور سرا اور راغ چاہیے اور زمین اتنی نہین کہ انکی گنجایش اسمین ہووے حق تعالی نے فرمایا کہ انکو دنیا مین ہمیشہ ثبات اور قیام نہوگا ایک آئیگا اور دوسرا جائیگا اور ایک بوئیگا اور دوسرا کہائیگا فرشتون نے جب یہ مضمون سنا کہا خداوندا مان اور باپ اور بہائی اور بہن اور یار آشنا ایک دوسرے کو دیکہین گے اور انمین محبت اور دوستی ہوگی جب یہ دار الفنا سے رحلت کرینگے اور رخت زندگانی کا باغ کامرانی مین ساتھہ باد خزان موت اور مرگ کے اتریگا پراگندہ ہونگے اور عیش انکا بدمزہ ہوگا حق تعالی نے فرمایا کہ غفلت درازی عمر کی اسنکے دلون پر غالب کرونگا تا یہ اپنے دوستون جانی کو آپ خاک مین سونپین گے اور اوسکو ذرہ اعتبار نکرینگے

فصل آٹھوین

مبعوث ہونے حضرت آدم علیہ السلام مین اور وفات اور مدت عمر انکی ہو

معارج النبوۃ مین وہب بن منبہ نے روایت کی ہے کہ جب پانچسو برس عمر حضرت آدم علیہ السلام سے گذرے اور اولاد انکی بہت سی ہوگئی حق تعالی نے حضرت آدم کو پیغمبری عطا فرمائی اور انکے فرزندون پر انکو رسول مقرر کیا اور انپر پچاس وقت کی نماز فرض کی اور روزہ اور غسل جنابت کا حکم ہوا اور کہانے گوشت مردار اور سور اور خون اور شراب سے منع کیا قصص الانبیا مین آیا ہے کہ روزے ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین ہر مہینے کے انپر فرض ہوئے تھے اور انکے بعد بہی سب پیغمبرون پر تا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرض رہے اور کشف الاسرار مین ہے کہ اگلون پر روزہ عاشورہ اور ایام بیض واجب تھے اول جسنے کہ روزہ رکہا حضرت آدمؑ تھے اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر آئے تو تابش آفتاب سے بدن انکا سیاہ ہوگیا حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا ای آدمؑ تو چاہتا ہے کہ بامر الٰہی تیرا بدن سفید ہو جائے کہا ہان کہا ہر مہینے مین تین روزے رکہہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین حضرت آدم نے پہلا روزہ رکہا تو تیسرا حصہ انکے بدن کا سفید ہو گیا اور دوسرے روز مین تمام بدن اس جہت سے ان روزونکا روزہ ایام بیض نام رکہا ہے اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین جب تشریف لیگئے تو اسیطرح روزہ ایام بیض اور روزہ عاشورہ رکہا کیے جب سترہ مہینے گذرے تو روزے رمضان کے ساتھہ آیت کتب علیکم الصیام کے واجب ہوئے اور اکتیس حروف تہجی حضرت آدمؑ پر بہیجے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک کتاب کہ اوسمین چالیس صحیفہ تہے حضرت آدمؑ پر نازل ہوئی اور صاحب کشاف کہتا ہے کہ دس صحیفہ حضرت آدمؑ پر نازل ہوئے کہ مضمون اونکا اسرار حکمت طبیعی اور ضرر و داؤنکا اور کیفیت تسخیر کرنے جنون کی اور شیطانون کی اور ہندسہ اور حساب وغیرہ تہا منقول ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو مارا مردود ہوا تو زمین یمن مین گیا اور آتش پرستی اختیار کی مع اپنے فرزندون کے اوسوقت خدا تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ قابیل کے پاس جا اور اوسکے فرزندون کو راہ راست پر لا اور اونکو مہمل نچہوڑ تمہید مین ابو شکور نے ایراد کیا ہے کہ شرک حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ کے زمانہ مین نتہا بلکہ اخنوخ النبی یعنے حضرت ادریس کے زمانہ مین ہوا لیکن کفر حضرت آدمؑ کے زمانہ مین تہا کہ قابیل اور اوسکی اولاد نے کیا تہا کسواسطے کہ انہون نے امر خدا کو رد کر کر شرک کی بنا رکہی تہی اور کفر اور شرک مین فرق یہی ہے کہ کفر چہپانا حق کا ہے اور شرک شریک کرنا خدا کے ساتھہ ہے القصہ جب حضرت آدمؑ نے اونکو حق کی طرف دعوت کی تو اونہون نے حضرت آدمؑ سے معجزہ چاہا اور حضرت آدمؑ نے سنگ خارا سے بفرمان الٰہی آب خوشگوار جاری کیا اور درخت کو اپنے پاس بلایا اور ٹہیکریون نے حضرت آدمؑ کے ہاتہہ مین انکی نبوت کے ساتھہ بقدرت الٰہی گواہی دی

اور بہت معجزے حضرت آدمؑ سے ظاہر ہوئے چنانچہ کتب تواریخ مین بیان کیے ہین اور عارف صمدانی میر سید علی ہمدانی نے کتاب ذخیرۃ الملوک کے پانچوین باب مین بیان کیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ بیچ ایام حیات حضرت آدمؑ کے چالیس ہزار اولاد پیدا ہوئی اور یہ فرمان الٰہی انکو پہونچاتے رہے اور ضبط قانون اور دستور انکی معاش کا بالسویہ تہا یعنے برابر انہین اتفاقات گذارہی کرتے تھے اور کہانا پیٹ بہر کر کہاتے تھے اور سیا ہوا کپڑا نہ پہنتے تھے اور ہنستے نہ تھے اور رات سواے ضرورت کے نکلتے تھے اور غایت ضعف اور گریہ کے سبب سے انکے پہلو کی ہڈیان سیڑہی کی طرح ہو گئی تہین اکثر اوقات کہ مراقبہ مین بیٹھے رہتے تھے مرد اور عورت انکی اولاد مین سے آتے تھے اور انکی پسلیون پر سے کاندہون پر چڑہکر سر پر بیٹھتے تھے اور دوسری طرف سے اسی طرح اوتر آتے تھے یا سر نہ ہلاتے تھے اور کچھ نہ کہتے تھے اور بعضے انکو کہ ملامت کرتے تھے یہ کہتے تھے کہ ای فرزند جو کچھ کہ مین نے دیکہا ہے تمنے نہین دیکہا اور جو رنج کہ مین نے اوٹھائے ہین تمنے نہین اوٹھائے مجکو ایک حرکت کے واسطے نعیم جنان سے از روے عتاب عالم پریشان مین ڈالدیا خوف کرتا ہون کہ مبادا دوسری حرکت مجسے ہووے تو اسفل السافلین مین قید ہو جاؤن القصہ اپنی اولاد کے درمیان شریعت کا بیان کرتے تھے اور انکو توحید اور خداشناسی کی راہ دکہاتے تھے اور جو باتین کہ انکے درمیان مین خلاف واقع ہوتی تہین منع کرتے تھے اور انکو سب زبانین سکہائی تہین کہ ایک زبان کے آدمی دوسری زبان نہین سمجہتے تھے جبتک کہ ایک قوم دوسرے سے تعلیم نپاتی تھے اسیطرح انہین مرتے وقت تک رہا جب ہزار برس انکی عمر سے گذرے اور زمان حیات ساتہہ فرمان ممات کے بدلا گیا تمام اپنی اولاد کو آپسمین جمع کیا اور انکو ساتہہ طاعت الٰہی کے وصیت کی اور تابعداری شیطان سے اور حرام کاری سے منع کیا اور حضرت شیثؑ کو بہت سی وصیتونکے ساتہہ مخصوص کیا اور کہا ای شیثؑ ان وصیتونکے ساتہہ عمل کرتا رہنا اور اپنی اولاد کو بہی یہ وصیتین کرنا کہ اونمین سے پانچ وصیتین یہ ہین پہلے یہ کہ دنیا مین آرام سے نرہنا اور دل اسپر نرکہنا کہ مین نے بہشت پر دل رکہا تہا اور بحسرت تمام اوس سے باہر نکالا دوسرے یہ کہ عورت کے کہنے پر عمل نکرنا کہ مین عورت کے کہنے سے اس بلا مین گرفتار ہوا تیسرے یہ کہ جو کام کرے اوس کام کا آخر سوچ لینا کہ اگر مین بہی سوچ لیتا تو اس رتبہ کو نہ پہونچتا چوتہے یہ کہ جس کام مین تجکو تردد ہووے اوسمین تامل کرنا اور چہوڑ دینا کہ وقت کہانے کے اوس درخت کے اگر مضطرب نہوتا مین تو کیون بلای مصیبت مین گرفتار ہوتا پانچوین یہ کہ جو کام تجکو درپیش ہووے اپنے دوستونکے ساتہہ اوسمین مشورہ کر لینا کہ اگر اپنے امر مین فرشتونکے ساتہہ مصلحت کرتا مین تو اس بلا کے ساتہہ مبتلا نہوتا اور پہر محافظت نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہت مبالغہ کیا حضرت شیث علیہ السلام نے کہا

ای پدر ذکر محمد علیہ السلام مین فضائل تجسے بہت سنے ہین چاہتا ہون کہ اوس سے آگاہ ہون کہ مرتبہ اوسکا تیرے
مرتبہ سے زیادہ ہے یا بالعکس ہے حضرت آدمؑ نے جواب ندیا دوبارہ پھر پوچھا پھر جواب دیا تیسری بار کہ
بہت مبالغہ سے پوچھا کہا ای فرزند شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کمال بلند ہے کہ وہ سید انبیا اور سید اصفیا ہے
اور کہا اللہ تعالی نے اوسکی امت کی ساتھہ چہہ کام کیے ہین کہ میرے ساتھہ نہین کیے اول یہ کہ مجکو ایک زلت کیواسطے
جنت سے باہر کیا اور اونسے بہت گناہ ہونگے اور بہشت مین لائیگا دوسرے یہ کہ میرے تئین ایک زلت کے
ساتھہ عالم مین آوارہ کیا اور میرا گناہ آشکارا اور ظاہر کردیا اور اوسکی امت سے ہزارون گناہ ہونگے اور انکا پردہ
پوشیدہ رکھیگا تیسرے یہ کہ مجکو ایک زلت کے واسطے حوا سے جدا کیا اور اونسے سیکڑون گناہ صغیرہ اور کبیرہ
ہونگے انکے دوستون کو جدا نہین کریگا چوتھے یہ کہ ایک زلت پر مین تین سو برس تک رویا اور عذر کیا تو میری توبہ
قبول ہوئی اور انکو رونیکی حاجت نہین فقط یہ دلمین پشیمان ہووین انکے گناہون سے درگذر کریگا کہ الندم توبہ
پانچوین یہ کہ مجکو ایک زلت کے ساتھہ ننگا کردیا اور اسیطرح سے دنیا مین بہیجا اور اوسکی امت کو کسی گناہ کے
سبب برہنہ نہین کریگا چھٹے یہ مین عرفات پر گیا اور بہت رویا تب میری توبہ قبول ہوئی اور یہ اگرچہ قدم گہر سے
باہر بہی نہ نکالینگے اور اتنا کہینگے کہ خداوندا ہمنے برا کیا اور گناہ کیا اللہ تعالے کہیگا کہ بخشدیا پہر
حضرت شیث علیہ السلام کو بہت سی نصیحتین کین پہلے توحید کے ساتھہ اور شہادت لا الہ الا اللہ کے ساتھہ
اور ساتھہ ان ساری کتابون پیغمبرون کے اور چاہا کہ سب پیغمبرون کو جدا جدا بیان کرین تو ایک صندوق نکالا اور اوسکا
قفل کہولا اور اوسمین سے ایک صحیفہ شریفہ نکالا اور اوسکو کہولا کہ اوسمین سب صفات اور علامات نبوت اور معجزے انکے
لکہے ہوئے تہے اور انکی زبانون اور عطاؤنکا اور بلاؤنکا بیان کہ انپر نازل ہونگے سبکو آشکار کیا پیغمبرون مین سے
اول اپنا ذکر کیا پہر شیث کا پہر ایک ایک کا جدا جدا تا آنکہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کیا پہر پہلے
ذکر انوش بن شیث کا کیا اور آخر صفات ابوبکر پہر عمر فاروق پہر عثمان پہر علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم اور پہر امام حسن اور
امام حسین ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیان کیا پہر اوس صحیفہ کو لپیٹا اور اوس صندوق مین رکہا اور حضرت شیث علیہ السلام کی
طرف دیکہا اور کہا ای فرزند جان اور آگاہ ہو کہ میری اجل آن پہونچی اور مین اس دنیای فانی سے دار البقا کو رحلت کرتا ہون
اب میرے بعد خلیفہ میرا تو ہے چاہیے کہ قصر خلافت مین ساتہہ تقوی اور پرہیزگاری کے سرداری کرنا اور ساتہہ شریعت
کے کہ حق تعالے نے میرے اوپر ظاہر کی عمل کرنا اور حبیب خداوند عز وجل کو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
یاد کرنا اور وہ صندوق انکو سونپ دیا اور ایک انگوٹھی کہ سرمایہ دولت اور سرداری کی تھی انکو دی اور

ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ جب مرض حضرت آدم نے غلبہ کیا تو انکی خاطر نے روغن زیتون کہانے پر خواہش کی حضرت شیث کو کہا کہ کوہ طور سینا پر جاؤ اور حق تعالے سے میری طرف سے روغن زیتون کی درخواست کرو حضرت شیث گئے اور کہا یارب تیرا آدم بیمار ہے اور امیدوار ہے کہ روغن زیتون بہشتی سے بہرہ مند ہووے مقارن دعا ایک آواز آئی کہ ہات قصعتک یعنے کاسہ چوبین اپنا لا شیث نے اپنی لکڑی کا پیالہ بلند کیا عالم غیب سے اوسمین روغن زیتون آگیا حضرت شیث نے مراجعت کر کر وہ حضرت آدم کو پہونچایا جب حضرت آدم نے تہوڑا سا اوسمین سے ملا اور ذرا سا چکہا بعنایت ایزدی وہ بیماری جاتی رہی لیکن ایک مدت کے بعد پہر اوسنے عود کیا جب بیماری نے غلبہ کیا تو انکی طبیعت نے میوون کی طرف خواہش کی پہر اپنے فرزندون کو میوے کے واسطے بہیجا تہوڑی دور گئے تہے کہ رستے مین حضرت جبرئیل کو دیکہا کہ ایک گروہ فرشتون کے ساتہ کفن اور حنوط لیے چلے آتے ہین حضرت جبرئیل نے فرزندان آدم سے سوال کیا کہ تم کہان جاتے ہو انہون نے صورت حال بیان کی کہا پہر جاؤ کہ ہم بہی آئے ہین اوسکو اوسکے مطلب کو پہونچائین یہ پہر گئے اور وہان آنکر دیکہا کہ حضرت جبرئیل اور سب فرشتون نے حضرت آدم کے پاس بیٹہ کر پوچہا کہ کیا حال ہے حضرت آدم نے کہا کہ شدت اور محنت مرض کی اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ عبادت کے واسطے نہین اوٹہ سکتا ہون ناگاہ ملک الموت بادب واحترام ساتہ تحفہ درود اور ہدیہ سلام کے ملک العلام کے پاس سے آیا اور کہا السلام علیک یا آدم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان اللہ تعالی یقرئک السلام ویقرئک فی ولدک اجمعین یعنے تحفہ سلام اوپر تیرے ای آدم اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی تحقیق اللہ تعالی تجکو اور تیرے سب فرزندونکو سلام فرماتا ہے حضرت آدم نے جلدی سے جواب دیا اور تعظیم اور تکریم ملک الموت کی بجا لائے حضرت حوا پیچہے بیٹہی ہوئی روتی تہین حضرت آدم نے اونکو کہا یہان سے باہر جاؤ اور مجکو ان لوگون کے پاس کہ پروردگار کنے سے آئے ہین چہوڑدے کہ جو مصیبت مجہپر گذری تیرے ہی سبب سے ہوئی۔ اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے پہر حضرت آدم نے حضرت جبرئیل کی طرف منہ کرکے کہا کہ اب تجہسے ایک سوال کرتا ہون وہ یہ ہے کہ اب مین چشندہ مرگ ہون اور خدا تعالی پاس جاتا ہون اوس امر سے کہ مجہسے واقع ہوا ہے شرمندہ ہون اور چاہتا ہون کہ تو مجکو بتاوے کہ آسمان مین مجکو عاصی کہتے ہین یا تائب ملک الموت اور تمام فرشتے رونے لگے اور حضرت جبرئیل مضطرب ہوئے پس ندا آئی کہ ای آدم سر اوٹہا حضرت آدم نے اپنا سر اوٹہایا اور بہشت کو آراستہ دیکہا اور جو کچہ اللہ تعالے نے انکے واسطے مہیا اور آمادہ کیا تہا اونکو دکہایا حضرت آدم نے ملک الموت کی طرف منہ کر کر کہا کہ ای شحنۂ کارخانۂ ہیبت وسیاست وای سالار میدان حشمت ودبدبہ

عجل عجل سنئے جلد جلدی کر میری جان مشتاق وصال جانانکی ہے اوراس بند تن اور قید بدن سے روح نکال ملک الموت دنیا قبض روح پر فتوح حضرت آدمؑ کے ہوئے اور حضرت آدمؑ ساتھہ تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کے مشغول ہوئے حضرت جبرئیل نے ملک الموت سے کہا کہ اے قابض ارواح بنرمی اور آسانی روح مطہر ابو البشر کی قبض کرنا کہ احترام اور اہتمام اسکے امر کا دشوار ہے کسواسطے کہ یہ ساتھہ ید قدرت خداوند جل و علا کے پیدا ہوا ہے اور ارواح نازنین اسکی بشرف ارشاد ہدایت بنیاد و نفخت فیہ من روحی یعنے پہونکی مین نے بیچ اوسکے روح اپنی مشرف ہوئی ہے اور تمام افواج ملکی اور سکان الجنان فلکی اسکے سجدہ کیے واسطے مامور ہوئے ہین اور منزل اور ماوی اسکا حظائر قدس مین مقرر ہوا ہے ملاحظہ ان بزرگیون کا ضرور ہے جب ملک الموت اپنے کام سے فارغ ہوا حضرت شیث نے ساتھہ تعلیم حضرت جبرئیل کے غسل دیا اور کفن کیا اور امامت کر کر نماز جنازہ کی گذاری اور ایک روایت مین ہے جیسے کہ اب چار تکبیرین مشروع ہین کہین پہر کہتے ہین کہ ایک غار ہے جبل ابو قبیس مین دفن کیا اور تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے رخت ہستی اس جہان سے باندہا اور جان عزیز ملک الموت کو سپرد کی فرشتون نے انکو ساتھہ بیر کے پتون کے غسل دیا اور حنوط کے ساتھہ خوشبو کیا اور کفن مین لپیٹا اور مدفن کیطرف لیگئے اور انکے واسطے ایک قبر کہودی اور دفن کیا اور عمر انکی ہزار برس کی تہی جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا اور بستان فقیہ ابو اللیث مین بروایت وہب بن منبہ اسطرح سے مذکور ہے اور کعب الاحبار سے نقل ہے کہ عمر حضرت آدمؑ کی وقت وفات کے نوسو تیس برس کی تہی اور اوسی جگہہ دفن کیا تہا تا آنکہ زمان حضرت نوح علیہ السلام مین حضرت نوح نے ایک تابوت بنایا اور حضرت آدمؑ کی لاش کو تابوت مین رکہا اور اپنے ساتھہ لیگئے جب طوفان نے تسکین پائی تو اوسکو سراندیپ مین اوتارا اور وہین دفن کیا اور معارج النبوۃ مین ہے کہ سراندیپ مین حضرت آدم علیہ السلام کے روضہ پر سرہانے ایک درخت ہے کہ ہر برس دو دفعہ پہل لاتا ہے اور ہر پہول کے اوسکے سات پتے ہین اور ہر پتے پر لکہا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہان کے بادشاہ نے چند آدمی متعین کر رکہے ہین کہ اون پہولونکو لاکر اوسکے خزانہ مین خزینہ دار کو سونپ دیتے ہین کہ وہ دارو بیمارونکی ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ایک پہول اندہے کی آنکہون پر باندہ دیتے ہین تو بفرمان الٰہی اور برکت نام رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ نابینا بینا ہوجاتا ہے اور اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گر پڑتا ہے تو زمین اوسکو نگل جاتی ہے یا فرشتہ آتا ہے اور اوسکو اوٹہا لیجاتا ہے اور کسی چارپایہ کی کیا طاقت کہ اوس پتے کو کہا جاوے اور آگ کی کیا مجال کہ اوسکو جلا دے

فصل نوین ذکر حضرت شیث علیہ السلام مین

معارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت شیثؑ عقل کے ساتھہ آراستہ اور حکمت سے پیراستہ اور اکثر طوائف جن وانس پر

بادشاہ تھے اور پیغمبری کے ساتھہ مبعوث ہوئے تھے اور شریعت انکی موافق شریعت حضرت آدمؑ کے تھی اور پچاس صحیفے انپر نازل ہوئے اور اون صحیفونمین علوم حکمت اور ریاضی اور ہندسہ اور حساب اور موسیقی اور علم الٰہی اور صنائع مشکلہ اکسیر اور کیمیاگری وغیرہ تھے اور اکثر اوقات حضرت شیث زمین شام پر رہتے تھے اور تولد بھی اونکا اوسی زمین پر تھا اور محافظت اور رعایت اوس نور مین مدام اہتمام تمام کرتے تھے تاآنکہ اونہون نے بامر حضرت باری اور اشارت حضرت جبرئیل علیہ السلام اور بفرمودہ حضرت آدمؑ علیہ السلام اور ساتھہ مشورہ بھائیون اور بہنون کے خواستگاری کی اور ایک عورت کہ نہایت صاحب جمال اور بغایت صائب رائے تھی اور حضرت حوا کے ساتھہ مشابہت تمام رکھتی تھی تزویج کی بعضے کہتے ہین کہ وہ عورت حسینہ تھی اور عرائس مین ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کے واسطے حق تعالیٰ نے ایک حور بن مان باپ کی پیدا کی کہ اونکے ساتھہ جفت ہوئی القصہ جب وہ عورت حاملہ ہوئی تو ہر طرف سے ایک آواز سنتی تھی کہ اوسکو کہتے تھے یہ نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری پشت مین امانت ہے تجکو مبارک ہو تاآنکہ اوس سے ایک فرزند مسمی بہ انوش پیدا ہوا اور انوش معنی سچے کے ہین وہ نور مایہ سرور اوسکی پیشانی مین چمکتا تھا پہلے جسنے کہ درخت خرما بویا انوش تھا جب انوش حد بلوغ کو پہونچا حضرت شیث نے اوسکو طلب کیا اور کہا ای فرزند میرے باپ نے اس نور کی محافظت کے واسطے عہد اور پیمان مجھسے لیا تھا مین تجھسے لیتا ہون انوش نے قبول کیا پھر حضرت شیث نے دنیا سے رحلت کی اور بستان فقیہ ابو اللیث مین وہب سے نقل کی ہے کہ عمر انکی سات سو برسکی تھی اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ قبر انکی شہر اودہ ہندمین ہے القصہ جب انوش کی نوسے برسکی عمر ہوئی قینان اوس سے پیدا ہوا اور معنی قینان کے غالب ہین اور اوس سے بہت فرزند پیدا ہوئے اور عمر اوسکی نوسو پانچ برسکی تھی اور جب قینان ستر برس کا ہوا مہلائیل اوس سے پیدا ہوا اور معنے مہلائیل کے ممدوح ہین اور عمر اوسکی سات سو چالیس برسکی ہوئی اور ایک روایت سے نوسو برسکی تھی اور اوسکے زمانہ مین کثرت اور ازدحام خلایق کا بہت ہوا تھا تاآنکہ اولاد حضرت آدمؑ علیہ السلام کی اطراف عالم مین پھیل گئی اور مہلائیل ساتھہ اولاد حضرت آدمؑ کے اور حضرت شیث کے اقلیم بابل مین آیا اور شہر سوئیس بنایا کہ پہلے اوس سے لوگ غارون اور جنگلون مین رہتے تھے جب مہلائیل کی پانچ اوپر ساٹھہ برسکی عمر ہوئی برد پیدا ہوا اور معنی برد کے عربی مین ضابطہ کے ہین جب عمر انکی ایک سو باسٹھہ برسکی ہوئی ایک عورت کہ برزہ نام تھا اوس سے ایک فرزند رفیع الشان عظیم البرہان پیدا ہوا کہ نام اوسکا اخنوخ تھا اور ایک روایت سے اخنوخ نام تھا کہ یہ دونون نام حضرت ادریس پیغمبر کے ہین اور عمر انکی نوسو باسٹھہ برسکی ہوئی اور انکے زمانہ مین بت پرستی آدمیونمین پیدا ہوئی اور حضرت ادریس انکی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئی

باب چوتھا

ذکر احوال حضرت ادریس علیہ السلام مین اور اس باب مین چار فصل ہین

فصل پہلی

ذکر نسب اور رسالت انکی مین ۔

معارج النبوۃ مین سے ہے کہ ارباب تاریخ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ تولد حضرت آدریسؑ کا دریای مصر پر ہوا ہے اور یہ چار پشت کے ساتھہ حضرت شیث تک پہونچتے ہین اور اصل مین نام انکا اخنوخ یا اختنوخ تھا چونکہ یہ ہمیشہ ساتھہ تدریس صحف اور شرائع آباو اجداد کے اور بیان معارف آلہیہ اور ذکر سنن انبیا پہلے اور پچھلے کے عذب البیان رہتے تھے اسواسطے انکا ادریس لقب ہوا اور خدا تعالی نے دس چیز کے ساتھہ انکو مخصوص کیا پہلے یہ کہ انکو پیغمبر مرسل کیا دوسرے یہ کہ تیس صحیفہ انپر نازل ہوئے تیسرے اظہار علوم نجوم انہون نے کیا چوتھے اول قلم سے خط انہون نے لکھا پانچوین صنعت درزی گری کی انسے ظہور مین آئی چھٹے لڑائی کے واسطے ہتھیار انہون نے ترتیب کیے ساتوین سنت جہاد کی انسے ہوئی آٹھوین اسیر اور بند کرنا اولاد کفار کا انسے شروع ہوا نوین پہنا لباس کرپاس کا انسے پیدا ہوا کہ پہلے حیوانونکا پوست اور پشم پہنتے تھے دسوین جانا بہشت مین انکو میسر ہوا اور وحی کے آنے کا انپر سبب یہ تھا کہ جب وفات حضرت شیثؑ پر ایک مدت گذری اور شریعتین اور دین توحید ناپدید ہوئین اور قابیل کی اولاد بفریب عزازیل گمراہ ہوئی حق تعالے نے اونکو رسالت اور پیغمبری کے ساتھہ بھیجا تا اونکو عذاب خدا سے ڈرائین اور اپنے دین پر دعوت کرین اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ شریعتین آباو اجداد کی انپر پوشیدہ تھین اور اونکو یہ نجانتے تھے جب آسمان اور زمین پر نظر کرتے انکو اس بات پر یقین آتا کہ آسمان اور زمین اور جو کچھہ اسمین ہے ضرور اسکے واسطے وجود صانع کا چاہیے لیکن عبادت کرنے کا طریق نہ جانتے تھے اور ہمیشہ منتظر رہتے کہ اسکی کیفیت معلوم کرین تا آنکہ ایکدن قوم اپنی مین سے ایک گروہ کو اختیار کیا اور اونکو عذاب خدا تعالی سے ڈرایا اور اوسکی عبادت کے ساتھہ رہنمونی کی چنانچہ سات آدمیون نے ساتھہ دین خدا کے اسکے ساتھہ موافقت کی پہر ستر ہوگیے پہر رفتہ رفتہ ہزار ہوگئے حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا سو آدمی کہ اس ہزار مین بہتر ہون میرے ساتھہ آئین چنانچہ سو آدمی ہزار مین سے جدا ہوئے حضرت آدریس علیہ السلام نے اون سو مین سے ستر اختیار کیے اور پہر اون ستر مین سے دس جدا کیے اور پہر دس مین سے سات الگ کیے اور کہا کہ مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو تا اللہ تعالے ہمارے واسطے ایک شریعت بیان فرماوے پہر جنگل مین گیے اور سبھون نے اپنے ہاتھہ انکو زمین پر رکھا اور خدا تعالی سے شریعت کی درخواست کی جتنی کہ انہون نے دعا کی قبول نہوئی پہر انہون نے اپنے ہاتھہ آسمانکی طرف بلند کیے جب انکی دعا قبول ہوئی حضرت ادریسؑ کے واسطے ایک صحیفہ کہ اوسمین شریعت کا بیان تھا نازل ہوا اور ساتھہ خلعت نبوت کے حضرت آدریسؑ مشرف ہوئے کہتے ہین کہ حضرت ادریسؑ نے بہتر لغت کے ساتھہ دعوت کی اور سنتو شہر بنائے اور ہر اقلیم مین اوسکے مناسب آدمی مقرر کیے اور زمین اور جزیرون کے رہنے والون کو

ساتھہ اطاعت دین اور عبادت حق تعالی کے اخلاص کے ساتھہ کہ مقتضا اونکی شریعت کے تھا راہ نمائی کی اور
ہر مہینے چند دن معین روزون کے ساتھہ مخصوص کیے اور ساتھہ دینے زکوۃ مال اور غسل جنابت اور حیض اور نفاس کے
اور ساتھہ لڑنے کافرون کے حکم فرمایا اور کہانے گوشت سور اور گدہے اور کتے وغیرہ سے جو کہ عقل اور دماغ کے
واسطے مخل تھے منع کیا اور بیچ حال انتقال آفتاب کے ایک برج سے دوسرے برج مین اور وقت رویت ہلال کے
اور وصول کواکب سیارہ کے بیت الشرف اپنے مین حکم ساتھہ ذبح قربانی کے کرتے تھے اور یہ ورد تھا انکا کہ
ہر روز ہزار بار تسبیح کرتے تھے اور کہتے ہین کہ صائم الدہر تھے یعنے ہمیشہ روزے رکہتے تھے اور فرشتے انکی صحبت مین
آتے تھے یہانتک کہتے ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ مین تیئس بار آسمانون پر گیا اور
اسرار عالم بالا پر واقف ہوا اور شمار پیغمبرون سے کہ بعد اسکے مبعوث ہونگے انکو خبر دی اور واقعہ طوفان حضرت
نوح علیہ السلام سے خبردار کیا اور کہتے ہین کہ واسطے محافظت اور نگہداشت قبرون دوستون کے تاراج امواج
طوفان سے ایک عظیم اور بزرگ ارکان دولت کو فرمایا اور گنبد ہرمان مصر مین بنایا اور آپ مصر مین سے رحلت کر کر
تمامی ربع مسکون مین پہرے اور سیر کی اور پہر مصر مین مراجعت کی پہر رفیع الدرجات جل وعلا نے بمقتضای ورفعناہ مکانا
علیا یعنے بلند کیا ہمنے اوسکو ایک مکان بلند پر ۔ اور منزل رفیع اور درجہ عالی کرامت فرمایا اور ساتھہ حیات دایمی کے
جنت مین مخلد کیا چنانچہ تیسری فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے

فصل دوسری قصہ ہاروت وماروت

تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ قصہ ہاروت وماروت موافق روایات ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور مفسرون کے
کہ ابن عباس اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور عبد اللہ ابن عمر اور مجاہد وغیرہ سے نقل کی ہے
اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے مین اعمال زشت بنی آدم کے زمین سے آسمان پر
صعود کرنے لگے اور ملائک آسمانی مین قیل وقال اس امر کا بہت ہونے لگا اور فرشتون نے بنی آدم کے
حق مین حقارت اور اہانت اور نفرین اور لعن کرنی شروع کی حق سبحانہ تعالے نے خطاب بہیجا کہ ترکیب بنی آدم مین
شہوت اور غضب داخل ہے اس سبب سے ان سے گناہ صادر ہوتے ہین اگر ہم تمکو بہی زمین پر نازل کرین اور
شہوت اور غضب تم مین ڈالدین تو تم سے بہی گناہ اور معاصی صادر ہون فرشتون نے کہا ای پروردگار ہمارے ہر چند
کہ شہوت اور غضب ہو ہم ہرگز تیری معصیت کے مرتکب نہون حق تعالے نے فرمایا کہ دو شخص اپنے مین سے
مین کر اختیار کرو تا حقیقت کار تمکو معلوم ہووے انہون نے ہاروت اور ماروت کو کہ بکمال عبادت اور صلاح مین
فرشتون کے درمیان ممتاز تھے انتخاب کیا حق تعالے نے انمین شہوت اور غضب داخل کر کر فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور آدمیون مین حکومت کرو

اور موافق حق حکم کرتے رہو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع کیا اور ارشاد کیا کہ تمام روز دنیا مین
بشغل قضا مشغول رہو اور شام کو اسم اعظم کو پڑھکر آسمان پر چلے آیا کرو اور ہر صبح کو زمین پر نزول کیا کرو انہون نے
ایک مہینے تک اسیطرح آمد و رفت کی اور آوازہ انکے انصاف کا آویزۂ گوش عالم ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانی جگہ ہین
کہ ہر واقعہ مین حکم درست دیتے ہین اور فیصلہ مقدمات متنازعہ بے رو و ریا کرتے ہین کہ ناگاہ ایک عورت فاحشہ زہرہ نام
کہ سب عورتون اوس زمانہ مین ساتھہ حسن اور جمال کے ممتاز تھی - اور روایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ
مین اسطرح پر وارد ہے کہ وہ عورت اہل فارس سے تھی اور لقب مشہور اوسکا اوس ملک مین بیدرخت تھا لباس فاخرہ
اور پیرایہ مکلف مین کر اپنے خاوند پر دادخواہ ہوکر انکے پاس آئی کہتے ہین کہ دراصل اسکو اسم اعظم کے سیکھنے کا شوق
دامنگیر ہوا تھا لیکن چونکہ قدیم سے اس مشرب فاحش کی خوگر تھی اس روش کو اس امر کی تحصیل کا وسیلہ سمجھا بہی حال
یہ دونون فرشتے بمجرد دیکھنے کے اسکے حسن او جمال پر فریفتہ ہوئے اور فعل شنیع کی اوس سے درخواست کی
اوسنے کہا کہ تم اور دین پر ہو اور مین اور دین پر ہون بسبب اختلاف مذہب کے یہ معاملہ نہین ہو سکتا ہے اور
علاوہ یہ کہ میرا خاوند نہایت غیور ہے اگر وہ جانیگا کہ مین تمہارے ساتھہ نشست و برخاست رکھتی ہون مجھکو
مار ڈالیگا پس اول چاہیے کہ میرے بت کو سجدہ کرو پھر میرے خاوند کو قتل کرو تب میری صحبت تمکو نصیب ہو انہون نے
کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نہین کرینگے وہ عورت اوٹھکر چلی گئی لیکن انکے دل مین
اوسکی محبت کے قلق اور اضطراب نے خیلے غلبہ کیا دوسرے دن انہون نے اوسکے پاس پیغام بہیجا کہ ہم تیرے
گہر مین مہمان آتے ہین اوسنے کہا بسر و چشم پس اسنے ایک مکان آراستہ کیا اور اسکو زیب و زینت دیکر موافق اپنی
عادت کے شیشہ ہاے شراب حاضر اور موجود رکہے جب یہ اوس مکان مین پہونچے اوس فاحشہ نے کہا اب مین
تمکو تین چیزین اختیار دیتی ہون یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے خاوند کو مار ڈالو یا اسم اعظم مجھکو سکہا دو یا ایک قدح
شراب کا پیلو یا ہمدگران دونون نے مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ عظیم ہین اور اسم اعظم
سر الہی ہے کسی سے کہ نہین سکتے اور شراب پینا گناہ سہل ہے اسکو اختیار کیا چاہیے پس شراب کے
پیتے ہی مست لایعقل ہو گئے اور بموجب کہنے اوس عورت کے بت کو سجدہ کیا اور اوسکے خاوند کو بہی مار ڈالا
اور اسم اعظم بہی اوس عورت کو سکہا دیا اور بعضی روایت مین وارد ہے کہ وہ عورت ساتھہ پڑھنے اسم اعظم کے
آسمان پر چلی گئی اور حق تعالے نے اوسکی روح کو زہرہ ستارہ کی روح کے ساتھہ متصل کر کے مسخ کر دیا اور یہ فرشتے
اوسکے ساتھہ نجا سکے اور اسم اعظم بھول گئے جب شراب کی مستی سے ہوش مین آئے افسوس کیا اور پشیمان ہوئے او-

حق تعالے نے ملائک آسمانی کو انکے حال پر مطلع کیا اور فرمایا کہ دونون فرشتے باوجودیکہ میری تجلیات سے غیبت رکھتے تھے اور ہر وقت حاضر اور موجود رہتے تھے بسبب شہوت اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ حضور سے غائب ہین اور انکی طینت مین شہوت غالب ہے اگر مرتکب ہون تو کیا عجب سب فرشتون نے اپنی خطا پر اقرار کیا اور من بعد ساکنان زمین کے واسطے استغفار مین مشغول اور مصروف ہوئے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض یعنے اور فرشتے تسبیح کرتے ہین ساتھہ حمد پروردگار اپنے کے اور استغفار کرتے ہین واسطے اوس شخص کے کہ زمین پر ہے۔ القصہ وہ دونون فرشتے اپنی حالت کو دگرگون دیکھکر نہایت مضطرب ہوئے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آئے اور اپنا حال عرض کرکر اپنے حق مین شفاعت چاہی حضرت ادریس علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ صبر کرو جمعہ کے دن جناب الٰہی مین تمہارے واسطے عرض کرونگا جب روز جمعہ کا گذر گیا تو کہا اس جمعہ مین میری شفاعت تمہارے حق مین اجابت نہین ہوئی جمعہ آیندہ تک منتظر رہو پس جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالے نے تمکو اختیار دیا ہے اگر چاہو عذاب دنیا اپنے حق مین قبول کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے آمادہ رہو دنیا مین تمہارے ساتھہ کچھہ مواخذہ نہوگا انہون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیے کہ منقطع ہووے پس انہون نے عذاب دنیا اختیار کیا حق تعالی نے فرشتون کو فرمایا کہ زنجیر آہنی مین اونکے سر اور بدن کے بال سر سے پانون تک باندہ کر سرنگون یعنی سر نیچے اور ٹانگین اوپر ایک کوئین مین کہ آگ شعلہ مار رہی ہے لٹکادین اور ایک ایک فرشتہ باری باری تازیانہ آتشین جبتک دنیا مین قایم رہے بلا توقف مارا کرے کہتے ہین کہ جو فرشتہ تازیانے مارنے سے فراغت پاتا ہے پھر دوبارہ اوسکی نوبت نہین پہونچتی ہے ہر نوبت نیا فرشتہ اس کام کے ساتھہ مشغول ہوتا ہے اور ان پر تشنگی اسقدر غالب کردی ہے کہ انکی زبانین شدت سے پیاس کے منہ مین سے باہر نکل پڑین ہین اور ایک بالشت دور انکے منہ سے آب سرد اور خوشگوار دکھاتے ہین اور ہرگز انکا منہ اوس پانی تک نہین پہونچتا ہے العیاذ باللہ من غضب اللہ اور یہ قصہ اگرچہ تفاسیر محدثین اور سنن بیہقی اور مسند امام احمد اور کتب حدیث مین بروایت متعددہ اور طرق مختلفہ کہ بعضے اونمین سے صحیح ہین مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی اس قصہ سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ نظم قرآن مین کوئی چیز کہ اس قصہ پر مشعر ہو نہین واتبعوا

ما تتلوا الشیطین علی ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر اور پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ پڑہتے تھے شیطان اوپر ملک سلیمان کے اور نہین کفر کیا تہا سلیمانؑ نے ولیکن شیطانون نے

کفر کیا تہا سکہلاتے تہے لوگونکو جادو اور واضح ہو کہ منطوق لازم الوثوق کہ وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت

وماروت وما یعلمن من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه۔ اور پیروی کرتے تہے اوس چیز کی کہ اوتاری گئی اوپر دو فرشتونکے بیچ شہر بابل ہاروت اور ماروت کے اور نہین سکہاتے وہ دونون کسیکو یہانتک کہ کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ ہم آزمایش مین ہین پس مت کافر ہو پس سیکہتے ہین اون دونون سے کہ جدائی ڈالتے ہین ساتہہ اوسکے درمیان مرد اور عورت اوسکی کے۔ ناطق اوپر اس باتکی ہے کہ صانع مطلق نے بواسطہ کسی مصلحت مناسب وقت کے علم سحر کامل ان دو فرشتونکو بخشا ہے اور اثر اوسکا ایسا قوی کیا ہے کہ نہ شیاطین زمان حضرت سلیمان اور نہ ساکنین کلدانین کو کبہی میسر ہوا ہے پس واجب ہوا کہ حقیقت اقسام سحر اور کیفیت اثر اوسکی بشرح اور بسط لکہی جاوے اب جاننا چاہیے کہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اسکے کتنے ہین اور کونسی قسم موجب کفر ہے اور کونسی سبب فسق ہے اور کونسی مباح ہے کہ شریعت مین جائز ہے تفصیل اس بحث کی طول چاہتی ہے مجمل یہ کہ حقیقتاً سحر حاصل کرنا قدرت کا ہے افعال عجیبہ پر بحسب خارق عادت بذریعہ اسباب خفیہ بلا توسل بجناب الٰہی بوساطت دعا یا تلاوت اسماء اللہ تعالی اور بے نسبت کرنے اون افعال کے بقدرت رب العزت اور چونکہ سبب خفی عالم مین چند قسم ہے سحر بہی چند قسم ہے اور ضبط اون اقسام کا اسطرح ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا روحانیات مطلقہ ہین مثل روحانیات کواکب اور افلاک اور عناصر یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین اور نفوس مفارقہ بنی آدم کو کہ ان نفوس کو بعد تسخیر کرنیکے اپنے کام مین لغت ہندی مین بیر کہتے ہین اور جسمانیات یا بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات تاثیر عجیب دکہاتی ہین یا بسبب خواص یعنے بمقتضاے صور نوعیہ کے بتوسط کیفیات مثل جذب کرنا مقناطیس کا لوہے کو پہر طریق تحصیل مناسبت کا ساتہہ روحانیات کے اور طلب تاثیر اونکا ساتہہ ذکر کرنے اونکے نام کے اور التجا اونکی طرف ہے بشرائط معتبرہ یا تصویرین اونکی صور تونکی حاصل کرنی اور استعمال کرنا اونکے عملہای مرغوبہ کا ہے یا تلاوت اوس کلام کی کہ مفردات اوسکے بے ملاحظہ ترکیب اشارہ کرتے ہین ساتہہ عظمت کسی روح کے اور واحد نہین ہے یا کسی قبیل عجیب اور غریب کے کہ اوس سے کسی وقت سرزد ہوا اور زبان خاص اور عوام کی ساتہہ مدح اور ثنا کی جاری ہوئی ہے پس اقسام سحر نے نظر بشقوق مذکورہ کتنی طرحین پیدا کین اور لیکن جو کہ رائج اور معمول ہے چند قسم ہے ایک قسم اوسمین سے کہ عمدہ اقسام سے ہے سحر کلدانین اور سحر بابل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بنا بر رد مذہب اور ابطال عقیدہ انکے کے مبعوث ہوئے تہے اور اصل اس علم کی ہاروت وماروت سے ماخوذ ہے

کہ اہل بابل نے اوسکو انسے سیکہا اور غور اور خوض بہت سا کیا اور کلدانین کہ بابل کے رہنے والے تہے خیلے
اس علم کے ساتہہ مشغول رہے تواریخ معتبرہ مین لکہا ہے کہ حکماے بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین
کہ اونکا تخت گاہ تہا چہہ طلسم بنائے تہے کہ عقل اور وہم اونکی ادراک مین حیران اتہو۔ اول یہ کہ ایک تانبے کی
بط بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تہا تو اوس بط مین سے آواز آتی تہی کہ تمام اہل شہر
آواز اوسکی سنتے تہے اور جانتے تہے کہ مقصود اسکا کیا ہے اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے تہے دوسرے
ایک طبل تہا کہ جس کسیکی کوئی چیز جاتی رہتی تہی وہ شخص اوس طبل پاس آنکر اوسپر چوب مارتا تہا اور اوس
نقارہ مین سے آواز آتی تہی کہ فلان چیز تیری فلان جگہہ ہے اور بعد تلاش اور تفحص کے وہ چیز وہان سے
دستیاب ہوتی تہی تیسرے ایک آئینہ حال کے دریافت کرنیکے واسطے بنایا تہا جب کوئی صاحب غرض
اوسمین نگاہ کرتا تہا غائب کا حال اوس آئینہ مین نمودار ہوتا تہا اور شہر مین یا صحرا مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین
یا جہانکہ وہ غائب ہوتا تہا اوسمین مشاہدہ کرتا تہا اور اگر بیمار یا تندرست یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تہا
تو ویسا ہی نظر آتا تہا چوتہے ایک حوض تہا کہ ہر سال مین ایکدن اوس حوض پر ایک جشن ترتیب دیتے تہے
اور اعیان اور اشراف شہر جمع ہوتے تہے اور ہر شخص جو چاہتا تہا شربت اور افشردہ یا اور جو کچہہ لاتا تہا اور
اوسمین ڈالدیتا تہا جب ساقی اوسپر آدمیونکے پلانے کے واسطے کہڑے ہوتے تہے ہر شخص کو ایک کا
اوسمین سے بہر کر دیتے تہے اوسمین وہی ہوتا تہا جو اوسنے ڈالا تہا بے آمیزش اور کسی چیز کے پانچوین ایک
تالاب تہا کہ بنا بر قطع خصومات اور فیصل قضایا کے بنایا تہا اگر دو شخص باہم کبہی امر مین تنازع کرتے تہے اور حق
باطل سے جدا نہوتا تہا تو اوس تالاب پر آتے تہے اور اوسمین اوترتے تہے جو کوئی حق پر ہوتا تہا تو تالاب کا
پانی اوسکی ناف تک آتا تہا اور غرق نہوتا تہا اور جو کوئی باطل پر ہوتا تہا تو پانی اوسکے سر پر آجاتا تہا اور وہ غرق ہو جاتا تہا
مگر جب کہ حق پر اقرار کرتا تہا اور دعوے باطل سے درگذرتا تو نجات پاتا چہٹے یہ کہ نمرود مردود کے گہر کے دروازے پر
ایک درخت لگا تہا کہ اوسکے سایہ مین دربار کے آدمی بیٹہے تہے اور جسقدر کہ آدمی زیادہ ہوتے تہے اوس درخت کا
سایہ اوتنا ہی پہیلتا تہا تا آنکہ ایک لاکہہ آدمی ہو جاتے تہے اور سایہ بہی اوسیقدر بڑہ جاتا تہا اور اگر ایک شخص بہی
لاکہہ سے زیادہ ہو جاتا تہا تو وہ سایہ مطلق نرہتا تہا اور سب دہوپ مین بیٹہتے تہے اور نمرود کہ اونکا بادشاہ تہا
یہ بہی اس کام مین بہت مہارت رکہتا تہا کہتے ہین کہ اسطرحکا سحر سب انواع مین مشکل تر ہے اور نہایت صعوبت سے
حاصل ہوتا ہے پہر جو کسیکو اس صناعت کی حقیقت کما ہی میسر ہووے جو کچہہ چاہے مخالف یا موافق عادت ظاہر کر سکتا ہے

چنانچہ معالجہ امراض کہ طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہووین مثل برص اور جذام اور اماتت سب اس سے کرسکتا ہے کسواسطے کہ وہ باستعانت روحانیات تدبیر کرتا ہے اور طبیب باستعانت جسمانیات کے اور کنہ اس صفت کی یہ ہے کہ ہر جسم آسمان سے لیکر تا عناصر اور موالید ایک روح رکھتا ہے کہ مدبر اوسکا ہے اور تاثیرات تمام اجسام کی اونکی ارواحون کے طفیل سے ہے اور جبکہ ارواح تمام عالم اوسکی تسخیر مین مسخر ہوئی گویا جہان کا مالک ہوا پس بے ممارست جنگ اور قتال قہر دشمنان اور قمع مفسدان اوس سے ممکن ہے چنانچہ ارسطو نے حکیم برباطوس اور ہیداغوس سے نقل کی ہے کہ شہر بابل مین ان دو شخصون کے درمیان تنازع واقع ہوا ہیداغوس نے کہا کہ تجکو میرے ساتھہ کیونکر طاقت برابری کی ہوگی کہ مریخ اور زحل میرے مقابلہ کرنے سے عاجز ہین برباطوس نے جب یہ کلام سنا بریخ آتشی بنا کر استعانت بروح مریخ کی اور ہیداغوس کو جلا دیا اور بے جنگ و قتال اوسکا شر اور فساد دفع ہوا اور اور شہرونمین بھی اس قسم کے قصے نقل کرتے ہین جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے حق تعالی نے انکو اجسام اور ارواح دکھائی اور انہون نے سبکو از دست قدرت حق تعالی مجبور اور بے اختیار دیکھا اور سب سے روگردان ہوکر متوجہ بذات واحد حقیقی ہوئے اور اسطرحکا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے شرائط اس سحر مین کہ سترہ شرطین لکھی ہین اول شرط یہ ہے کہ ارواح انکو دیوتون پر مطیع جانے اور ہرگز گمان عجز اور جہل اونکے حق مین نکرے والا وہ ارواح اجابت نکرینگے اور مطلب کو نہ پہونچاوینگے اور یہ کیفیت دعوت روحانیات مین لکھتے ہین کہ شروع بدعوت قمر کرے کسواسطے کہ وہ آسمان دنیا پر ہے اور عالم سفلی کے قریب ہے اور اسکے وسیلہ سے عطارد کی دعوت اور علی ہذا القیاس سبع سیارہ ساتوین فلک تک اور الفاظ دعوت مین لکھتے ہین کہ کہے ایہا الملک والکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین کہے کل ما حصل من الخیر فہو منک وکل ما یندفع من الشر فہو منک اور یہ بھی کہے ایہا السید الفاضل الناطق العالم بخفیات الامور المطلع علی السرائر اور اسیطرح ہر ایک کی دعوت اور کواکبون کے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہے جاننا چاہیے کہ اہل بابل ساتھہ تعلیم ہاروت اور ماروت کے طریق تسخیر اور استعانت ساتھہ تمام روحانیات کلیہ اور جزئیہ اور علویہ اور سفلیہ اور فلکیہ اور عنصریہ اور بسیط اور مرکبہ جانتے تھے اور عمل مین لاتے تھے یہانتک کہ روحون امراض اور اہل مذاہب اور اور روحونکی بھی تسخیر کرتے تھے اور باہم انکے اتصال پہونچاتے تھے اور اعمال عجیبہ پیدا کرتے تھے لیکن یونانیون نے ان سے اوپر طریق تسخیر روحانیات علویہ کے اکتفا کیا اور ایسا سمجہا کہ جو روحانیات علویہ مسخر ہوئین تو پہر حاجت تسخیر روحون سفلی کی نہین رہتی کہ روحون سفلی کو سوای قبول اور تاثیر کے کچہہ منصب نہین ہے اور فاعلیت اور تاثیر مخصوص علویات ہے اور انکو ہندی تمام

روحانیات تسخیر کرتے تھے اور ہر ایک سے جو کام اوس سے متعلق ہے لیتے تھے پس سحر بابل آج ہندیونمین موجود ہے اور یونانیون نے بعض پر انہین سے اکتفا کیا ہے اور قسم دوسری اوس سحر سے تسخیر مین اور شیاطین ہے خاصتہً اور یہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہے اور اس تسخیر مین ساتھہ بڑے بڑے جنونکے مثل بہوانی اور ہنومان وغیرہ کے التجا کرنی اور تضرع اور الحاح عمل مین لانی اور نذر اور قربانی انکے واسطے گذراننی اور عطریات مناسبہ مواضع حضور اونکے مین رکہنے ضرور ہوتے ہین اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم تیسری اوس سے پیدا کرنا ہیر کا ہے اور اس سحر مین ضرور ہے کہ اول ایک انسان کو کہ قوی القلب الجثہ مر گیا ہو تفحص کرین پہر اوسکی روح کو ساتھہ پڑہنے بعض الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر شیاطین بزرگ کے ہوتے ہین اور بہت سی تعظیم اونکی نسبت اوسمین بیان کرتے ہین اپنی طرف کہینچتے ہین اور بقوت اون الفاظ اور بخشنے نذر اور ہدیہ کے اوس روح کو اپنے حکم اور قابو مین لیتے ہین بحدیکہ وہ مانند نوکر یا غلام کے جس امر پر مامور کرین سرانجام کردے پس یہ امر بھی یا مستلزم کفر ہے یا قریب بسرحد کفر ہو پہونچتا ہے اور اکثر ارواحین پاک کہ مددگاری امور شہوانیہ اور مقصود پر متوجہ ہون نہین ہوتی ہین مگر جنس خبیثات سے مثل ہنود یا فساق پس مخالطہ خباثت بھی اسمین لازم آتی ہین اور قسم چوتھی اوسمین سے افساد تخلیل یعنے فاسد کرنا خیالات کا ہے کہ بواسطہ بعضے ارواحون جنونکی کسی شخص کے خیال مین تصرف کرین تا جو چیز کہ اوسکے پاس موجود نہین ہے نظر آوے یا اون صورتون سے کہ اوسکے خیال مین آوے اور اوس سے اسکو خوف اور ہول لاحق ہووے اور ڈرے یا حرکات غیر واقعہ گمان کرے اور اس نوع کو نظر بندی اور خیال بندی کہتے ہین اور قصہ ساحران فرعون مین آیہ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعیٰ سے یہ بھی سحر کی قسم مفہوم ہوتی ہے یا مقابلہ اولیا مین انکے معارضہ کے واسطے عمل مین آوے حرام اور کبیرہ ہے اور اسیطرح بسبب اس خیال بندی کے کسیکو دغا دیوین اور اوسکے مال مین سے خیانت کرین یہ بھی کبیرہ ہوتا ہے اور یہ نوع سحر بنفسہ کفر نہین ہے لیکن جسوقت کہ کسی شخص کے خیال مین تصرف کرتے ہین جنونکی ارواحون سے یا ساتھہ ذکر ناموں بڑے بڑے جنون کے التجا کرنی ضرور ہوتی ہے اگر وہ التجا اور ذکر مقرون بہ تعظیم مفرط ہووے کفر لازم آوے اور قسم پانچوین سحر اصحاب اوہام ہے کہ پہلے ہنود مین بہت رواج رکہتا تہا اور اب نام و نشان اوسکا موجود نہین ہے اور اس قسم سحر کو تعلیق الوہم کہتے ہین اور طریقہ اسکا اسطرح پر ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصویر مین لاکر اوپیش نظر رکہکر وہم کو اوسکے تحصیل کے واسطے متعلق کرین اور شرط ہین اس تعلیق کی یہ تقلیل غذا کرین اور اختلاط آدمیون وغیرہ سے ترک کرین تا وہ مطلوب حاصل ہووے اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح اوس قصد کے ساتھہ کرین مثل تفریق ہیرو براہین

یا ہلاک کرنا کسی ظالم کا مباح ہے اور اور اگر کوئی غرض ممنوع اسکے ساتھہ قصد کرین مثل تفریق بین الزوجین یا ہلاک کرنا کسی بیگناہ کا حرام ہے حاصل کلام یہ کہ حرمت اور حلت اسکی موقوف ہے فعل پر فی نفسہ قبیح نہین ہے اور قسم چھٹی سحر نیرنج ہے یعنے بسبب خواص اشیا کوئی فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص کسیکو معلوم نہووین مثل اسکے کہ جب چاہین اونگلیونسے آگ روشن کرین قدرے چونہ کابلی سرکہ سے تر کر کر قدرے کف دریا اوسمین ملا کر اونگلیونمین ملین اور زال اوس مقام پر ڈالین پس اگر کسی مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہوا اوس اونگلی کو چراغ کی پاس لیجائین روشنی اوسکے لگ جاویگی اور اونگلی نہین جلنے کی اور قسم ساتوین سحر حیل ہے کہ باستعانت آلات و عجیبۃ الصنعت امور غریبہ پیدا کرین اور لینا اون آلات کا اکثر بہت سی ریاضت سے حاصل ہوتا ہے مثل حیل بنی موسی اور آلات ساعت شناسی کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہے کہ مرد و عورت اکثر بنابر استعجاب آدمیون کے عمل مین لاتے ہین اور بسبب خفی اس سحر فروع مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال بسرعت ہے اور اس پیشہ والونکو زبان ہندیمین بھان متی کہتے ہین اور یہ تینون قسمین نہ کفر ہین ورنہ حرام مگر جب کہ کوئی غرض فاسد قصد کرین کہ اوس غرض کے ساتھہ حرمت متحقق ہوگی اور اس مقام مین جاننا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیاء امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلواۃ والتحیہ نے اصلاح دیکر اور کفر اور شرک کو اوسمین سے دور کر کر استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول دعوت علوی سے ہے کہ ملائکہ علویہ کو اوسکے ساتھہ تسخیر کرتے ہین لیکن ساتھہ استعانت اسماء عظام الٰہی اور آیات فرقانی کے اور اصلاح قسم دوسری کی عظام عزائم اور دعوت سفلی ہے کہ موکلان ارضیہ اور جنون کو مسخر کرتے ہین لیکن ساتھہ استعانت اسماء اور آیات کے بے آمیزش کفر اور شرک یا تعظیم غیر اللہ بلکہ بحکومت اور غلبہ کے اور اصلاح قسم تیسری کی ربط ساتھہ ارواح طیبہ صلحا اور اولیاء کے ہے کہ اکثر اویسی مشربان عمل مین لاتے ہین اور اپنی اور اور خلق کی حاجتون مین بہرہ مند ہوتے ہین اور اسکے طریق تحصیل مین بھی طہارت اور تلاوت اور ارسال ثواب صدقات بنابر اوس ارواح کے منظور رکھتے ہین اور اصلاح قسم پانچوین کی عقد ہمت سے ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سے واسطے حل مشکلات کے وقوع مین آئی ہے اور وہ تعلیق وہم متکیف بکیفیت عظمی ہے کہ بسبب استغراق بیچ ملاحظہ کسی اسم کے اسماء الٰہی سے حاصل ہوتی ہے کہ سراسر نزہت روح پر مبنی ہے اور ترقی اسکی عالم اناث اور الوث سے ہے اوپر عالم ملوہی کے چنانچہ جلب مرض یعنے کھینچ لینا کسی بیمار کو کسی مرض سے اپنے جسم پر جو سلسلہ حضرات نقشبندیہ مین مرسوم ہے اسی قبیل سے ہے اور اصلاح قسم چھٹی کی تعمق سے ہے خواص آیات اور اسماء مین اور ارقام اور اعداد اسکے مین اور ترکیب دینی بعضونمین ساتھہ بعضونکے اور تصویر ارفاق مبارکہ کو کاغذ مختلفہ اور الواح متفاوتہ

الجوہر

پر مطالب محمودہ کو اوسکے ساتھہ حاصل کرتے ہین چنانچہ کتب تعویذات اور خواص اسماء اور سور قرآن مین مع شرطون اور قیدون کے اور کتابون تکسیر مین مفصلاً اور مشروحاً مرقوم ہے اور ساتھہ اتباع اس امر کے اور اشیا کے خواص مین عنصریات سے اور خواص بروج اور درجات اور شرف اور وبال کی بھی بعضے رعایت کرتے ہین اور اسمین ذکر اللہ کو ملاتے ہین الغرض وجہ قبح سحر یہی ہے کہ منجر بکفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر کواکب اور ارواح مدبرہ ساتھہ ارواح خبیثہ شیاطین کے ہوتا ہے اور موقوف اوپر التجا کے طرف غیر اللہ کے اور استغراق دیکہنے اسباب مین ساتھہ اس بیچ کے کہ مطالعہ قدرت مسبب سے غافل کرے ہوتا ہے جب یہ وجہ قبح بالکل جاتی رہی پس مدار حلت اور حرمت کا اعراض مقصودہ پر پاتا ہے اگر نیک ہو نیک اور بد ہو بد پس پوشیدہ نرہے کہ فرق سحر ہاروت و ماروت اور سحر کلدانیین اور اہل بابل مین کہ اوسے سیکہا تہا یہ ہے کہ ہاروت و ماروت کو ایسی قدرت قادر مطلق نے بخشی تہی کہ بمجرد آموزش اونکی بغیر کہینچے مشقت اعمال سخت کے بیچ تسخیر ارواح کے اتصال ساتھہ روح خبیث کے سیکہنے والیکو بسہولیت حاصل ہو جاتا اور اثر اوس اتصال کا جوہر روح طالب مین مستقر اور راسخ ہوتا تہا کہ کسی تدبیر سے زائل نہوتا تہا اور کلدانیین اور اہل بابل بیچ حاصل کرنے مناسبت اور اتصال کے ساتھہ ارواح مذکورہ کے مشقتین اور ریاضتین اور چلہ کہینچتے تہے اسپر بہی رسوخ کامل جوہر روح طالب مین پیدا نہوتا تہا شاید یہ تاثیر قوی ہاروت و ماروت سے ہو گی اور جیساکہ حاکم نے ساتھہ سند صحیح اور بیہقی نے بیچ سنن اپنی کے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ ایک عورت دومۃ الجندل سے بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈہونڈہتی ہوئی حضرت کو میرے پاس آئی اور کہا کہ مجہے اک بات اوس جناب رسالت مآب سے ضرور پوچہنی تہی افسوس کہ بعد وفات کے یہان پہونچی مین نے پوچہا کہ بی بی تو حضرت سے کیا پوچہتی اوسے ظاہر کر اوسنے بیان کیا کہ ایک میرا شوہر تہا کہ مجہسے بہت بد سلوکی کرتا تہا اور کوئی صورت اصلاح کی نظر مین نہ آتی تہی اور مین اس بات سے بہت تنگدل رہتی تہی ناگاہ ایک بڑہیا ایکدن میرے گہر مین آئی اوسکے روبرو مین نے شکایت اس ماجرے کی ظاہر کی اوسنے کہا کہ اگر تو میرا کہا سنے اور میری بات پر عمل کرے تو تیرا خاوند مانند غلام کے فرمان بردار تیرا ہو جاوے مین نے بجان و دل اس بات کو قبول کیا وہ عورت اوس وقت چلی گئی اور کہا رات کو مین آونگی اور تجہے اپنے ساتھہ لیجا کر اسکی تدبیر کرونگی چنانچہ آخر شب وہ عورت پہر آئی اور دو کتے سیاہ رنگ اپنے ساتھہ لیتی آئی ایک پر آپ سوار ہوئی اور ایک پر مجہے چڑہایا اور ہم دونون روانہ ہوئی تہوڑی دیر گذری تہی کہ زمین بابل مین پہونچے وہان کیا دیکہتی ہون کہ ایک کوئین مین دو مرد کہ پاؤن اونکے اوپر اور سر نیچے لٹکے ہوئے ہین اونہون نے پوچہا کہ تو یہان کیون آئی ہے بموجب تعلیم اوس بڑہیا کے مین نے کہا کہ جادو سیکہنے اون دونون نے کہا کہ سحر کفر ہے

اور اوسکے سیکھنے سے کافر ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ تو پھر جا مین نے مبالغہ کیا کہ ہرگز بے سیکھے اس علم کے نہین
جانے کی غرضکہ جتنا اونہون نے منع کیا اوتنا ہی مین نے اصرار کیا آخر بعد منت و سماجت بسیار کے اونہون نے کہا
کہ یہ جو تنور یہان ہے اسمین جاکر پیشاب کر کر جب مین اوس تنور کے پاس گئی تو مجکو خوف معلوم ہوا اور رونگٹے میرے
بدن پر کھڑے ہو گئے ناچار اولٹی پھر آئی اور اونسے کہا کہ مین بول کر آئی اونہون نے پوچھا کہ بتا تو نے وہان کیا دیکھا
مین نے کہا مجھے کچھ نہین معلوم ہوا وہ کہنے لگے کہ تو جھوٹ بولتی ہے ہرگز تو نے پیشاب نہین کیا اب بھی یہی بہتر ہے
کہ اپنے گھر کو پھر جا اور کافر مت ہو یہ بات مین نے قبول نکی بموجب اشارہ اونکے اوسی تنور پر گئی اور پھر خوف کہا کر
بن پیشاب کیے پھر آئی اور اونہون نے وہی کہا تا آنکہ تین مرتبہ یہ آمد و رفت واقع ہوئی چوتھی بار جرات کرکے مین نے
وہان پیشاب کیا اور دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار زرہ پوش ہتھیار بند سر سے پاؤن تک لوہے پر غرق اوس تنور سے نکلا
اور آسمانکو ہوا ہو گیا اور میری نظر سے غائب ہوا مین نے جاکر یہ سب حال اونسے بیان کیا اوسوقت اونہون نے کہا کہ
تو سچ کہتی ہے یہ سوار زرہ پوش تیرا ایمان تھا کہ تجھ مین سے نکل کر آسمان پر اوڑ گیا اب جاکر کہ فن سحر مین کامل ہوئی مین نے
اوس بڑھیا سے کہا کہ مین جادو سیکھنے کو آئی تھی نہ اونہون نے کچھ بتایا اور نہ مین نے کچھ پایا یہ کیا بات ہے
اوسنے جواب دیا کہ انکی تعلیم اسیطرح ہوتی ہے اب تو سحر پر قادر ہو گئی جس چیز کو جو تو چاہے گی سو ہوگا مین نے کہا یہ بات
کیونکر باور کرون بڑھیا نے کہا ایک دانہ گندم زمین مین ڈال اور کہو کہ اوگ جو مین مین نے ڈالا اور کہا کہ دراز ہو
اوسیوقت دراز ہوا پھر مین نے کہا کہ خوشہ لا خوشہ لایا پھر مین نے کہا خشک ہو وہین خشک ہو گیا پھر مین نے کہا کہ
آٹا ہو جا آٹا ہو گیا پھر مین نے کہا روٹی پختہ ہو روٹی پک گئی جب مین نے یہ حالت دیکھی کہ جس چیز کو جو کہتی ہون وہی
ہو جاتی ہے اوسکے کہنے اور اپنے فن جادوگری مین کامل ہو جانے پر یقین آیا ولیکن افسوس اور ندامت بہت اپنے
ایمان جانے پر کرتی ہون اور خدا کی قسم کہاتی ہون ای مادر مومنان کہ اب تک مین نے کسیکے حق مین جادو نہین کی اور
نہ ارادہ برائی کا رکھتی ہون اب اوصاف حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنکر حاضر ہوئی تھی کہ اونسے کوئی
تدبیر پھر آنے اپنے ایمان رفتہ کی پوچھون جو کہ حضرت کو نہین پایا کمال حسرت مجھے حاصل ہوئی حضرت ام المومنین نے
فرمایا کہ حضرت کے یار موجود ہین تو اونکے پاس جا اور پوچھ وہ عورت سبکے پاس گئی اور سارا اپنا حال بیان کیا کسیکو
جرات نہ ہوئی کہ کوئی تجویز بازگشت اوسکے ایمان کی بتادے مگر ابن عباس اور بعضے اور یارون نے کہا کہ اگر تیرے
دونون مان اور باپ یا ایک اونمین سے بھی جیتا ہو تو اونکی خدمت بجا لا کہ تیرا ایمان رفتہ تجھ مین عود کرے اور
ابن المنذر نے اوزاعی سے روایت کی ہے اور یہ ہارون بن رباب سے نقل کرتا ہے کہ مین ایکدن عبد الملک بن مروان کے

پاس کہ بادشاہ وقت تہا ملاقات کے واسطے گیا مین نے دیکھا کہ اوسکے پاس مسند پر ایک شخص تکیہ سے لگا ہوا
بیٹھا ہے مین نے اہل دربار سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہ بادشاہ کے برابر بیٹھا ہے اونہون نے کہا کہ یہ ایک
شخص ہے کہ ہاروت و ماروت کو دیکھکر آیا ہے مین اوس شخص کے پاس گیا اور سلام کیا اور کہا کہ ایکبار میرے روبرو
بہی ہاروت و ماروت کا قصہ نقل کرو کہ مجرد اس کہنے کے اوسکی آنکہونسے آنسو جاری ہوئے اور کہا کہ میرا قصہ اسطرح پر ہے
کہ مین طفل نوجوان تہا میرا باپ عالم صغر سن مین مجکو چہوڑ کر مر گیا اور مال کثیر اور زر خطیر میری ماں کے پاس چہوڑ گیا اور میری
ماں مجکو بہت چاہتی تہی کہ جو کچہ مین اوس سے مانگتا تہا مجکو دیتی تہی اور مین اوسکو بیجا اور بے محابا صرف کرتا تہا اور وہ
کچہہ نہ پوچہتی تہی کہ تو یہ مال کیا کرتا ہے جب مدت دراز گذری اور مین جوان ہوا میرے دلمین آیا کہ مین اپنی ماں سے پوچہون
کہ یہ مال فراوان میرے باپ نے کہاں سے بہم پہونچایا تہا جب مین نے پوچہا اوس نے کہا ای فرزند تجکو اس
پوچہنے سے کیا مطلب ہے کہا او رعیش کر اور جسقدر چاہے خرچ مین لا اور اس مال کے حال سے سوال نکر کہ اچہا نہوگا
مین نے اس کلام کے سننے سے بہت سی الحاح اور زاری کی میری ماں اوس گہر مین کہ تودہ تودہ مال وہان تہا لیگئی
اور کہا کہ اس سب کا تو مالک ہے مین نے کہا مین نہین جانتا مجکو بتا کہ اسقدر مال کثیر کیونکر جمع کیا اوسنے کہا کہ
تیرا باپ جادوگر تہا یہ سب مال اپنے جادو سے جمع کیا تہا جب مین نے یہ بات سنی اپنے دلمین فکر کی اور کہا کہ اس مال
موروثی پر اکتفا کرنا بی ہمتون کا کام ہے چاہیے کہ مین بہی سحر سیکہون اور جسطرح میرے باپ نے یہ مال فراوان جمع کیا
تہا مین بہی اپنے زور بازو اور پامردی سے جمع کرون پہر اپنی ماں سے مین نے پوچہا کہ کوئی میرے باپ کے یاروں
اور رفیقون مین سے باقی ہے کہ میرے باپ کے اسرار پر واقف ہوا اور جو عمل کہ میرے باپ پاس تہا اوسکے پاس موجود ہو
کہا ہان فلان شخص کہ فلانے قصبہ مین رہتا ہے مین سامان سفر مہیا اور درست کر کے اوس شخص کے پاس پہونچا
اور باادب تمام سلام کیا اور اوسکے آگے بیٹہہ گیا اوسنے میرے تئین نہ پہچانا اور کہا تو کون ہے اور کہانسے آیا ہے
مین نے کہا کہ مین فلانے شخص کا بیٹا ہون کہ تمہارا دوست تہا جب اوسنے میرے باپ کا نام سنا گلے سے لگایا
اور بہت سی شفقت کی اور مرحبا مرحبا کہا پہر پوچہا کہ تو کیا حاجت رکہتا ہے اور کسواسطے آیا ہے کہ تیرا باپ اسقدر
مال چہوڑ گیا ہے کہ چند پشت تک تو کہاویگا اور کسیکا محتاج نہوگا مین نے کہا بسبب احتیاج مال نہین آیا ہون بلکہ
جادو سیکہنے کے واسطے آیا ہون کہا ای میرے فرزند ہرگز اس کا خیال نکر کہ اسمین مطلق بہبود نہین ہے مین نے کہا
کہ مین ہرگز اس امر سے دست بردار نہین ہونیکا اور تمہارا دامن نہین چہوڑنیکا جب تک کہ مجکو میرے باپ جیسا نکردوگے
وہ ہرچند نصیحت کرتا تہا مین باز نہ آتا تہا آخر ناچار ہو کر کہا صبر جا کہ فلان روز اور فلان ساعت آجائے جب وہ دن اور وہ

ساعت آئی مین مستعد ہوگیا اور ایفاے وعدہ اوس سے چاہا تا آنکہ مضطر ہوکر اوسنے کہا کہ آ تجکو ایک جگہہ لیجاتا ہون
لیکن خبردار وہان خدا کا نام نہ لینا پہر مجکو ہمراہ لیکر ایک نقب مین کہ نیچی تہی اوترا مین نے اپنے دلمین شمار کیا کہ تین سو چند
زینے طے کیے تہے اور ہرگز روشنی آفتاب وہان کم نہوئی تہی جب اون زینون کے نیچے پہونچے ناگاہ ہمنے دیکہا
کہ ہاروت اور ماروت آہنی زنجیرون مین جکڑے ہوئے ہوا مین معلق لٹکے ہین اور اونکی آنکہین جیسے بڑی بڑی سپرین روشن ہین
اور لنبے لنبے چوڑے چوڑے پر پہیلے ہوئے ہین جب میری نظر اونکی صورت ہولناک پر پڑی بے اختیار میرے منہ سے نکلا
لا الہ الا اللہ بمجرد سننے اس کلمہ کے وہ اپنے پرونکو جنبش دینے لگے اور نعرے مارنے لگے تا آنکہ بعد ایک ساعت
کے خاموش ہوئے مین نے بنا بر امتحان دوبارہ کہا لا الہ الا اللہ پہر اونکی یہی حالت ہوگئی تیسری بار پہر مین نے
کہا پہر یہی حالت ہوئی پہر مین چپکا کہڑا رہا اونہون نے میری طرف دیکہا کہ تو جنس آدمی سے ہے مین نے کہا
ہان اور اونسے پوچہا کہ تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا جب سے کہ ہم عرش کے نیچے سے نکلے ہین اور اس عذاب میں گرفتار
ہین کبہی یہ کلمہ نہین سنا ہے ایک تیری زبان سے ہمنے سنا مقر اصلی اپنا ہمکو یاد آیا اور بے اختیار نالہ و فریاد
ہمنے کی اب کہہ کہ تو کس امت مین سے ہے مین نے کہا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونہون نے کہا آیا محمد
مبعوث ہوئے مین نے کہا ہان مبعوث ہوئے اور وفات بہی پائی اور اوسکے بعد اوسکے خلیفہ قائم مقام ہوئے اور
اونہون نے بہی وفات پائی پہر اونہون نے کہا اب اوسکی امت کے لوگ ایک شخص کے تابع ہین یا بہت ہوگئے مین نے
کہا ایک شخص کے تابع ہین کہ اوسکو بادشاہ کہتے ہین اس بات کے سنتے ہی ناخوش ہوئے پہر پوچہا کہ باہم نفاق رکہتے ہین
یا اتفاق مین نے کہا دونون باہم اتفاق رکہتے ہین اس کلام سے بہی بدمزہ ہوئے پہر پوچہا کہ عمارتین اور
بنائین تا بحیرہ طبریہ پہونچی ہین یا نہین مین نے کہا ابہی نہین اس سخن سے بہی ملول ہوئے اور خاموش ہوگئے پہر
مین نے کہا سبب اتفاق امت محمدؐ کے ایک شخص پر کسواسطے ملول اور ناخوش ہوئے کہا کہ حقیقت یہ ہے
کہ ہم قرب قیامت سے خوش ہوتے ہین کسواسطے کہ عذاب ہمارا تا مدت دنیا ہے بعد قائم ہونے قیامت کے
منقطع ہوگا اور جبتک کہ امت محمدؐ ایک شخص پر جمع ہوگی قیامت دور ہے جب متفرق ہوگی تو قیامت نزدیک ہوگی
اور اسیطرح سے نفاق دلی اس امت کا دلیل قرب قیامت ہے اور پہونچنا عمارات اور آبادی کا تا بحیرہ طبریہ بہی علامت
قرب قیامت سے ہے مین نے کہا کہ مجکو کچہ وصیت فرماؤ اونہون نے کہا اگر تجسے ہو سکے کہ تو خواب کرے نکر کہ کار
مشکل دربیش ہے پس مین لوٹ نہین پہر آیا اور اونسے سحر نہین سیکہا فقط یہہ تہا حال ہاروت و ماروت کا
اور سحر بابل کا مناسب اس مقام کے کہ نقل کیا گیا تفسیر عزیزی مین سے ہے بقدر حاجت واللہ اعلم

فصل تیسری پہنچ جانے حضرت ادریسؑ کے آسمان پر معالم التنزیل مین تفسیر سورہ مریم مین کعب وغیرہ سے نقل کی ہے اور معارج النبوۃ مین بھی لکھا ہے کہ عرائس ثعلبی اور قصص التنزیل مین مذکور ہے کہ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ایکدن حضرت ادریس علیہ السلام سیر کرتے پھرتے تھے کہ حرارت آفتاب نے ان پر اثر کیا حضرت ادریسؑ نے اپنے دلمین کہا کہ باوجود اس امر کے کہ آفتاب کئی سو برس کی راہ پر چمکتا ہے اور اوسکی طپش سے مجکو اتنا اثر پہونچتا ہے جو فرشتہ کہ اوسکو اوٹھائے ہوئے ہے اوسکا کیا حال ہوگا دعا کی کہ خداوندا آفتاب کی گرمی اور گرانی مین تخفیف کر اور اوسکو اپنے سایہ عنایت مین محفوظ رکھ بہ برکت دعائے حضرت ادریس علیہ السلام اوسکو تخفیف حاصل ہوئی پھر اوس فرشتہ نے بدرگاہ قاضی الحاجات مناجات کی کہ یارب اس میری تخفیف کا سبب کیا ہے خطاب آیا کہ یہ ادریسؑ کی شفقت کا نتیجہ ہے کہ تیری تخفیف تکلیف کے واسطے اوسنے ہمسے سوال کیا تھا اور دعا اوسکی مقرون باجابت ہوئی اوس فرشتہ کو انکی محبت غالب ہوئی اور انکے ساتھ بھائی چارہ کیا اور عقدت اخوت باندھا اور حق تعالے نے واسطے شرف زیارت اور ادراک مصاحبت کے اوس فرشتے کو اجازت فرمائی ایکدن حضرت ادریسؑ نے اوس سے کہا اے بھائی مجکو ملک الموت کی ساتھ بہت محبت ہے اور تیری تعظیم وتکریم مین وہ اہتمام تمام کرتا ہے چاہتا ہون کہ تو اوس سے التماس کر کہ وہ میری اجل مین تاخیر کرے کہ پھر جسطرح مجسے ہوسکے باقی عمر خدمت اور طاعت کے ساتھ گذارون کہ پیدائش جن وانس کے واسطے عبادت اور کسب سعادت چاہتا ہون اوس فرشتے نے کہا یا نبی اللہ قضیہ اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون مین تمکو یقین نہین ہے کہا ہان ہے لیکن تو ملک الموت سے اس امر کی درخواست کر کچھ مضائقہ نہین فرشتے نے حق تعالے سے اذن چاہا فرمان آیا کہ اے فرشتے ادریسؑ کو اوٹھا کر ملک الموت کے پاس لیجا کر یہ اپنا حال اوس سے آپ کہہ لے اوس فرشتہ نے حضرت ادریسؑ کو اوٹھا کر چوتھے آسمان پر آفتاب کے پاس چھوڑ دیا اور آپ ملک الموت کے پاس گیا اور کہا اے بھائی ایک حاجت رکھتا ہون چاہتا ہون کہ از روئے برادری اور یاری میری حاجت روا کر ملک الموت نے کہا اگر مجسے ہوسکے گا تو مین تیرا مقصد پورا کردونگا اوسنے کہا ایک جنس آدمی سے میرا یار ہے ادریسؑ اوسکا نام ہے یہ التماس ہے کہ اوسکی اجل مین تاخیر کر ملک الموت نے کہا یہ بات میرے احاطہ قدرت سے باہر ہے اتنا مجسے ہوسکتا ہے کہ اوسکو اجل کے وقت سے خبردار کردون جو کچھ اوس سے ہوسکے اپنی درستی کر لے کہا اتنا ہی سہی پس ملک الموت نے دیوان موت کو دیکھکر کہا اس دفتر مین اسطرح ثابت ہے کہ یہ شخص آفتاب کے پاس فوت ہووے اوسنے کہا مین اوسکو آفتاب کے پاس چھوڑ آیا ہون کہا جا غالب کہ وہ مرگیا ہو کس واسطے کہ اوسکی حیات سے کچھ باقی نہین رہا وہ فرشتہ پھر آیا دیکھا کہ اوسکے مرغ روح نے آشیانہ قالب سے پرواز کی اور ساتون آسمان کے فرشتون نے اوسپر نماز کی

اور بیت المعمور مین دفن کیا کہ ابتک اوسی جگہہ مدفون ہین کہ ورفعناه مکاناً علیا اسی سے عبارت ہے کہ چوتھے آسمان پر مدفون ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بعد وفات پہر حضرت ادریسؑ نے حیات پائی اور ابتک زندہ ہین اور آسمان پر آنکا سبب یہ تہا کہ وہب ابن منبہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام عالم تجرع جام مرگ سے اور توقف تحت ارض اور انتظار نفخ صور اور امتداد بعث و نشور سے منقبض تہے عذاب جحیم اور ثواب نعیم سے بہت اندیشہ کرتے تہے اور فرصت غنیمت جانکر وظیفہ بندگی اور عبادت ہر روزہ زیادہ کرتے کہتے ہین کہ جتنی عبادت اور طاعت تمام مطیعان روے زمین کرتے تہے حضرت ادریسؑ اکیلے اوسقدر کرتے تہے تا آنکہ حضرت عزرائیلؑ مشتاق انکی ملاقات کے ہوئے اور حق تعالے سے اذن لیکر ایک آدمی کی صورت بنکر زمین پر آئے اور اونکے ساتہہ تین رات دن مصاحبت کی جب اونہون نے حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتہہ کہانے اور پینے مین موافقت نکی حضرت ادریسؑ نے جانا کہ یہ آدمی نہین ہے اونسے پوچہا کہ تم کون ہو کہا مین ملک الموت ہون پوچہا کہ میری روح قبض کرنیکو آئے ہو اونہون نے کہا نہین تمہاری زیارت کے واسطے آیا ہون کہا تمسے التماس ہے کہ جان میری قبض کرو اور مجکو شربت مرگ کا مزا چکہاؤ اونہون نے بامر الٰہی روح انکی قبض کی خدا تعالے نے پہر انکی روح کو قالب مین ڈالا حضرت عزرائیل نے پوچہا کہ اے ادریسؑ اس سے کیا مقصد تہا کہا اسواسطے کہ تلخی موت سے آگاہ ہون اور جدائی کی محنت کہینچکر اوسکی عبادت مین جسطرح سے کہ چاہیئے مشغول ہون اے عزرائیل اب میری ایک حاجت اور ہے اوسکو بہی روا کرو وہ یہ کہ مین چاہتا ہون کہ دوزخ اور بہشت کو دیکہون اور پہر مقام خوف و رجا مین بیٹہون ملک الموت بفرمان الٰہی انکو دوزخ پاس لیگیا حضرت ادریسؑ نے کہا مالک سے درخواست کرو کہ دروازے اسکے کہولدے اور تمام طبقے اسکے مجکو دکہادے مالک نے ملک الموت کی درخواست سے دوزخ کے دروازے کہولدیئے جب حضرت ادریسؑ کی اوسپر نظر پڑی بیہوش ہوگئے ملک الموت نے اونکو اوٹہاکر اپنی بغل مین لیلیا جب حضرت ادریسؑ کو ہوش آیا کہا اے ادریسؑ مین اس امر مین مجبور ہون تمنے آپ یہ درخواست کی اور اس بلا مین گرفتار ہوئے حضرت ادریسؑ نے کہا اے ملک الموت اب تجہسے یہ آرزو ہے کہ مجکو بہشت بہی دکہاؤ تا جبر اس نقصان کا حاصل ہووے ملک الموت بفرمان الٰہی انکو بہشت کے دروازے پر لے گیا اور رضوان نے بہشت کے دروازے کہولدیئے حضرت ادریسؑ نے بہشت مین آنکر تمام انہار و اشجار اور حور اور قصور اور ولدان اور غلمان اور عجائب اور غرائب وہان کے دیکہے اور ایک ساعت دم لیا ملک الموت نے کہا اے ادریسؑ سیر اور تماشا کر چکے چلو کہ تمکو تمہارے مکان پر پہونچادون حضرت ادریسؑ نے کہنے ملک الموت پر کچہہ التفات نکیا

اوسنے بہت مبالغہ کیا کہ بس اب باہر آؤ حضرت ادریس ع نے پھر انکار کیا اور کہا ای ملک الموت مین یہان سے ہرگز تیرے
اور تیرے ابنای جنس کے کہنے سے ایکدم نہین ہٹنے کا تا وقتیکہ فرمان ایزد سبحان نہوگا تم مجکو اسیطرح پر یہان چھوڑ دو
اور تکرار نکرو حق تعالے نے ایک فرشتے کو حضرت ادریس ع اور ملک الموت کے پاس بھیجا تا اون دونون مین حکم
ہووے اوس فرشتے نے حضرت ادریس ع سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو کہا خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت
یعنے ہر نفس ذائقہ چکھنے والا موت کا ہے مین نے شربت مرگ چکھہ لیا اور ایک جگہہ فرمایا ہے وان منکم الا واردہا یعنے نہین ہے
تم مین سے ای آدمیو کوئی مگر یہ کہ پہونچنے والا اور گذرنے والا اوپر دوزخ کے ہوگا لکھا ہے کہ جب مومن اوسپر گذرینگے
تو اوسکی آگ مردہ اور افسردہ ہو جائیگی مین دوزخ پر بھی گذر چکا ہون اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے وما ہم عنہا بمخرجین
اور نہین ہونگے وہ آدمی نکلنے والے بہشت سے یعنے جب بہشت مین جائینگے تو ہمیشہ رہینگے نکالے نہین جائینگے
سو اب بہشت سے مین کبھی نہین نکلنے کا مگر بحکم خداوند جل وعلا فی الحال ایزد متعال سے خطاب آیا کہ ای ملک الموت
اس سے ہاتھہ اوٹھا اور اسکو آزردہ نکر کہ میرے حکم سے یہانتک آیا ہے اور محبت اور دلیل سے کلام کرتا ہے اور
حق اسکی جانب ہے کہتے ہین کہ وہ اب تک بہشت مین ہین ورفعناہ مکانا علیا عبارت درجات جنت سے ہے اور کہتے
ہین کہ وہ کبھی چوتھے آسمان یا چھٹے آسمان پر آتے ہین اور فرشتون کے ساتھہ عبادت کرتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے
کہ حضرت ادریس ع کی عمر وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے سو برس کی تہی اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ تین سو
ساٹھہ برس کی عمر تہی اور بعد دو سو برس کے مبعوث ہوئے اور ایک سو پانچ برس نبوت کے ساتھہ گذارے جب
آسمان پر انہون نے عروج کیا تو چار سو پانچ یا چھہ سو پینسٹھہ برس کی عمر تہی اور تیس صحیفے ان پر نازل ہوئے کہ اون صحیفون مین
اسرار آسمانی اور تسخیر روحانی اور علوم عجیبہ اور فنون غریبہ اور معرفت طبائع موجودات وغیرہ مندرج تہے اور وہ
ایک مرد تہے خوبرو گندم گون بزرگ محاسن تمام قد مناسب اندام قوی استخوان اندک گوشت کم گو بسا اوقات اکثر
باتون مین خاموش رہتے تہے اور انکے کسی اعضا کو اضطراب نتہا اور راہ چلنے کے وقت نظر مبارک زمین پر رکہتے تہے
اور اپنے تئین فکر سے خالی نچھوڑتے تہے اور کلام کرتے تہے تو انگشت کو حرکت دیتے تہے ایک شخص نے
حضرت ادریس ع سے پوچھا کہ حسن اعتقاد خلق کا اپنے حق مین کیونکر حاصل کیا کہا ساتھہ نکوئی معاملہ کے اور
ملاقات کرنے انکے ساتھہ وجہ احسن کے اور کہا کہ بہترین اشیا تین چیزین ہین راستی اور غضب اور بخشش
اور عالم تنگدستی اور عفو در حالت قدرت اور عاقل وہ شخص ہے کہ تین طائفون کے ساتھہ استخفاف نکرے
ایک بادشاہون کے ساتھہ دوسرے عالمون کے ساتھہ تیسرے دوستون کے ساتھہ کسواسطے کہ جسنے بادشاہونکو سہل تہجہ

گستاخی کی اوسنے اپنا عیش منغص کیا اور جسنے عالموںکو خوار رکھا اپنے دین مین نقصان لایا اور جسنے دوستونکے ساتھہ استخفاف اختیار کیا نہال مروت جڑ سے اوکھاڑا اور عقلمند کو لائق ہے کہ طالب حکمت رہے اور جس مصیبت مین گرفتار ہووے جزع اور فزع نکرے اگرچہ مرتبہ اوسکا رفیع تر اور تواضع بہت کرے اور جو شخص کہ ساتھہ عیب کے موصوف ہو سرزنش ناوسکو نکرے اور بسبب کثرت مال کے اپنے حال مین تغیر ندیوے اور جسکو کہ کمال عفت نہووے بکمال عقل ستایش نکرے اور جسکو کہ عقل کامل ہووے ساتھہ علم شامل کے موصوف نکرے اور نادان کو نظر بصیرت مین خرد جانے اگرچہ بزرگ ہو اور دانا کو بالعکس اور الفاظ گوہر بار حضرت ادریسؑ کی موعظت اور حکمت مین بہت ہین اونمین سے یہ چند کلمے تیمناً اور تبرکاً مرقوم ہوئے القصہ کہتے ہین کہ حضرت ادریسؑ پانچ اوپر ساٹھہ برسکے تھے کہ ایک عورت کہ اوسکا نام بروخام تھا اوسکے ساتھہ نکاح کیا اور اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا متوشلخ نام اور معنے اسکے عربی مین منشرح کے ہین اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے ساتھہ انتقال کیا جب متوشلخ ایکسو ستر برس کا ہوا ایک عورت عربا نام زادہ سکے ساتھہ نکاح کیا اور اوس سے لمک پیدا ہوا اور معنے اوسکے بزرگ کے ہین جب متوشلخ نوسو اونہتر ۹۶۹ برس کا ہوا تو رحلت کی پھر جب لمک ایکسو بیاسی برس کا ہوا تو ایک عورت کے ساتھہ نکاح کیا اور اوس سے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے

فصل چوتھی ذکر عبادت اوثان

ابتدائے ظہور رسوم مذموم آتش پرستی درمیان مردمان روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ناقلان اخبار روایت کرتے ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا آسمان پر جانے سے پہلے ایک دوست تھا کہ ہرگز انکی مجلس شریف مین سے باہر نجاتا تھا اور بانتد غرض کہ لازم جوہر سے ملازمت آستانہ شریف انکی سے جدا نہوتا تھا بعد انکی وفات کے حرمان شرف صحبت انکی سے جزع اور فزع بہت کی اور اضطراب عظیم اسکو لاحق ہوا ابلیس پرتلبیس نے سبب مصیبت اس سے دریافت کیا اوس شخص نے کہا یہ سب حزن و اندوہ میرا بواسطۂ مہاجرت حضرت ادریس علیہ السلام اور فقدان علم مجالس اوسکی سے ہے ابلیس نے کہا اگر تو کہے تو ایک صورت مشابہ اوسکی قالب کے تجھے بنادون تا بواسطۂ موانست اوسکے تجکو تسکین حاصل ہووے اوس دوست نے کہا بہتر شیطان نے ایک صورت حضرت ادریسؑ کی بنادی جب اوس محبت قدیم نے صورت کو ملاحظہ کیا غم و اندوہ اوسکا کم ہوا اوس صورت کو اپنے گھر مین اسطرح بحفاظت تمام رکھا کہ نظر کسیکی اوسپر نہ پڑتی تھی اور صبح و شام ساتھہ مشاہدہ اوس صورت کے زنگ غم آئینہ دلسے دور کرتا تھا اتفاقاً وہ شخص اپنے گھر مین بمرگ مفاجات مر گیا اور کسیکو اسکا مرنا معلوم نہوا جب آدمیون نے اوسکو چند روز تک ندیکھا اسکے گھر مین آنکر اوس حجرہ مین کہ جسمین وہ بت تھا کھولا

اور اوس شخص کو اوس بت کے پاس مرا پایا اس حالت کے دیکھنے سے نہایت تعجب کیا اس اثنا مین ابلیس بصورت انسان اوس جماعت مین ظاہر ہوا اور کہا او رئیس اور یہ شخص کہ اوسکا مصاحب تہا اس صورت کو کہ خدای زمین نامے پوجتی تہی اور اسی جہت سے انکی دعا قبول ہوتی تہی اور اس اغوائے شیطان نے قلوب خلائق مین اثر کیا ہر شخص اوس صنم کی صورت بت تراش کر اوسکی عبادت مین مشغول ہوا اور کیش بت پرستی جہان مین شائع اور ذائع ہوا اور ایک گروہ کہتے ہین کہ ابتدای بت پرستی اوس وقت مین پیدا ہوئی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی بنی آدم حضرت کے جسد شریف کو ایک تابوت مین بحفاظت تمام محفوظ رکہکر طواف مین اپنے ساتہہ ہمراہ لیجاتے تہے اور بنابر دو مسبت حضرت آدم ع اپنے سے جدا نکرتے تہے کہ مبادا نظر قابیل اور اوسکی اولاد کی اوس پر پڑے تا آنکہ شیطان لعین کو مجال اضلال پیدا ہوئی کہ قابیل اور اوسکے فرزندون پاس گیا اور کہا کہ اگر تم کہو اور مصلحت جانو تو مین تمہارے واسطے ایک صورت بناؤن کہ شبیہ بجسد آدم ہو اور ہر وقت تمہارے پاس رہے انہون نے قبول کیا اور شیطان نے جسطرح سے کہ وعدہ کیا تہا ایک صورت بناکر حوالے کی اولاد قابیل اوسکو ایک تابوت مین رکہکر سفر اور حضر مین اپنے ہمراہ رکہتی تہی اور بعد ایک مدت کے ہر قوم نے اپنے واسطے ویسی صورت بنائی تہی اور بعد امتداد ایام اور انقضائے شہور و اعوام ان صورتونکی پرستش کرنی شروع کی اور ایک گروہ کہتے ہین کہ بعد وفات حضرت ابو البشر ع اور قبل از ظہور حضرت ادریس علیہ السلام ایک جماعت صلحائے مستجاب الدعوات تہے کہ ایک کا نام اونمین سے وَدّ اور ایک کا یغوث اور ایک کا سواع اور ایک کا یعوق اور ایک کا نسر تہا جب ایک انمین سے برحمت الہی واصل ہوتا تہا تو اوسکے متعلق بنابر تسکین کے اوسکی شکل کی ایک صورت بناکر اپنے گہر مین رکہتے تہے جب ایام حیات اہل صور پر ایک مدت گذر گئی شیطان نے اونکی اولاد اور اتباع سے کہا کہ یہ بت آلہ ہین اور سزاوار پرستش ہین قول شیطان کو انہون نے قبول کر کر بعبادت اصنام اشتغال کیا اور وہ طوفان نوح علیہ السلام مین جاتے رہے اور ابلیس نے پہر اون بتون کو پیدا کر کر ہر ایک کو دیا تا اپنا معبود کرین چنانچہ بنی کلب کو ود اور بنی ہذیل کو سواع اور مذحج کو یغوث اور قضاعہ کو یعوق اور حمیر کو نسر پیشکش کیا اور اس رسم نے تا زمان ارتفاع اعلام اسلام استمرار پایا اور ابتدائے عبادت نیران مین بہی اقوال وارد ہین ایک وہ کہ قصۂ قابیل مین مذکور ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رسم آتش پرستی حضرت ابراہیم کے زمانہ مین ظاہر ہوئی کسواسطے کہ شیطان نے لوگون کی خاطرون مین القا کیا کہ نہ جلانا آگ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس سبب سے تہا کہ وہ آتش پرست تہے اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ جب ایزد تعالے نے آدمیونکو ہولونکی زبانون سے عذاب آتش دوزخ سے ڈرانا شروع کیا شیطان نے اونسے کہا تمکو چاہیے کہ آگ دنیا کی عبادت بجا لاؤ

تاروز قیامت آتش دوزخ تمکو نہ جلاوے لیکن اس تقریر سے معلوم نہین ہوتا کہ یہ مذہب مذموم کس زمانہ مین پیدا ہوا اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ جب زردشت نے گشتاسپ کے زمانہ مین ایک کتاب زند نام بنائی اور کہا کہ جو کوئی اسکے ساتھہ معتقد ہووے اوسکو زندیق کہین اور اور خلقت کو آگ کی عبادت پر حریص کیا کہ جو کوئی دار دنیا مین آگ کی عبادت کرے آخرت مین حق تعالے اوسکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے

باب پانچوان

قصہ بیان حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے فرزندونکے احوال مین اور اس باب مین چھہ فصلین ہین

فصل پہلی

نسب اور رسالت حضرت نوح علیہ السلام کے بیان مین انوار التنزیل مین تفسیر ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ مین کہا ہے کہ حضرت نوح دو پشت کے ساتھہ حضرت ادریسؑ تک پہونچتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ نام اونکا سریانی مین یشکر تہا اور عرب انکو نوح کہتے ہین اور لقب اونکا شیخ الانبیا اور نجی اللہ مشہور ہے اور وجہ تسمیہ نوح مین چند قول ہین اونمین سے تین قول قریب الاعتبار بیان کیے جاتے ہین اوّل یہ ہے کہ حضرت نوحؑ ایکدن ایک زخمی کتے پر گذرے کہ تمام اعضا اوسکے مجروح تہے جب وہ کتا حضرت نوحؑ کے نزدیک ہوا حضرت نوحؑ نے فرمایا دور ہو اے سگ قبیح وہ کتا حضرت نوحؑ کے ساتھہ گویا ہوا اور کہا اگر تو طاقت اور قدرت رکھتا ہے تو مجھسے بہتر پیدا کر اور ایک روایت میں اسطرح پر ہے کہ اوس کتے نے کہا نقش کو عیب دہرتا ہے یا نقاش کو اور پھر کہا اے نوحؑ اپنی زبانکو تہام جس نے آدمیت کا نام تیرے اوپر جاری کیا اور نقد نبوت کو تیرے کیسہ مین ڈالا اگر پوستین میرا مجھسے دور کرے کرسکتا ہے اور اگر داغ محرومی کا پیشانی آدمیون پر رکھے رکھہ سکتا ہے مین نے اپنی صورت آپ نہین بنائی کہ مجکو نام رکھے تو کہ برا کیا اور تجکو میری بدصورتی سے کیا کام حضرت نوحؑ کو ان باتون سے ایک حالت پیدا ہوئی اور نوحہ آغاز کیا اور اتنا روئے کہ نوحؑ نام مشہور ہوا اور قول دوسرا یہ ہے کہ جب حضرت نوحؑ بعد ٹھہرنے طوفان کے کشتی سے باہر آئے شیطان انکے آگے آیا اور کہا اے نوح میرے ذمہ ایک حق عظیم تو نے ثابت کیا ہے حضرت نوحؑ دلمین حیران اور مضطرب ہوئے اور کہا کہ اے لعین کوئی کام کہ تیری مرضی کے موافق ہو مین نے اوسکا کرنا نہین چاہا اور درپے کرنے اوسکی نہین ہوا وہ کیا کام تہا جو تیرے پسند آیا کہا مین اور میرے اعوان تیری امت کو مستوجب دوزخ کرنے مین بہت رنج کھینچتے اور تا بوقت مرگ انکی نگہبانی مجکو کرنی پڑتی تو نے ایک دعا کرنے کے ساتھہ انکو ایکبار ہلاک کر کر مستوجب آتش دوزخ کر دیا حضرت نوحؑ اوس دعا سے پشیمان ہوئے اور کہا اے کاش مین وہ دعا نکرتا اور اس قوم کی ایذا دہی پر صبر کرتا پھر غایت تاسف سے چالیس برس تک روئے کہ انکا نام نوح ہو گیا اور قول تیسرا یہ ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کنعان کے مقدمہ مین حق تعالی سے کہا ان ابنی من اہلی یعنے تحقیق بیٹا میرا اہل میری سے ہے اور حق تعالی سے از روے عتاب خطاب ہوا انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح

فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم یعنے تحقیق وہ نہین ہے اہل تیرے سے بدرستیکہ اوسنے بڑے عمل کیے پس ہر آیینہ سوال نکرو
اوس چیز کا کہ نہین ہے تیرے واسطے ساتھہ اوسکے علم۔ یہ سبب نوحہ وزاری انکی کا ہوا اور یہ تینون وجہ مبنی اوسکے
قول پر ہین کہ لفظ نوح کو عربی قرار دے اور اشتقاق لفظ عجمی سے مناسبت نہین ہے واللہ اعلم بالصواب اور
انکی رسالت کا سبب یہ ہے کہ جب حضرت ادریس اس عالم سے گئے اور ایک مدت انپر گذری آثار دین اسلام اور شرائع
واجب الالتزام مندرس اور محو ہو گئے اور روے زمین پر تمام کفار پھیل گئے خدا تعالے نے حضرت نوح کو مبعوث کیا تا انکو
دعوت کرین اور افعال ناپسندیدہ سے مانع آوین اور عرائس مین ابن عباس نے نقل کی ہے کہ فرزندان حضرت آدم
دو قسم تھے ایک قسم عمارات مین رہتے تھے اور وہ بنی قابیل تھے اور دوسری قسم پہاڑو نمین رہتے تھے اور یہ بنی شیث تھے اور
بنی شیث کے مرد صاحب جمال تھے اور عورتین انمین کی بدصورتین تھین اور بنی قابیل برعکس انکے یعنے عورتین انکی صاحب جمال
اور مرد بدصورت شیطان ایک اہل عمارت کے مرد کے پاس صورت بشری مین آیا اور اپنے نفس کو اوسکے ساتھہ اجارہ مین دیا
تا اوسکی خدمت کرے اس ملعون نے ایک مدت کے بعد ایک مزمار بنایا اوسکو بجایا کرتا تھا اور اوسکی آواز آدمیونکے کانو نمین
پہونچتی تھی اور اوس مزمار سننے کے واسطے بہت سے آدمی جمع ہوتے تھے شیطان نے ایکدن مقرر کیا کہ اوسدن مزمار بجاتا
اور بعضے کہتے ہین کہ ہر برس مین ایکدن معین کیا کہ اطراف اور شہر کے آدمی اوسدن جمع ہوتے تھے اور اوس روز کو عید کہتے تھے
اتفاقاً ایکدن ایک مرد پہاڑ کے رہنے والون مین سے یعنے بنی شیث سے اوس مجمع مین پہونچا مرد اور عورت کو وہان جمع دیکھا اور
انمین عورتین صاحب جمال مشاہدہ کین کہ انکے مثل انمین ایک نہ تھی وہان سے مراجعت کر کر اپنی قوم مین خبر دی اور وہ اکٹھے ہو کر
دوسری عید کو اوس مجمع مین آئے پس اوس مجمع مین واسطے اجتماع مرد اور عورتونکے فحش ہونے لگا اور جب اون سب نے فسق و فجور پر
اصرار کیا حق تعالی نے حضرت نوح کو انکے ڈرانیکے واسطے بھیجا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے
فرزندان حضرت شیث کو وصیت کی تھی کہ فرزندان قابیل کے ساتھہ نکاح اور اختلاط نکرنا اور حضرت شیث کے فرزند
پہاڑون مین اور غارون مین رہتے تھے ایکدن سو نفر بنی شیث سے پہاڑ پر سے اوترے تا احوال اپنے بنی عم یعنے فرزندان
قابیل کا معلوم کرین اور فرزندان بنی شیث ازبسکہ صاحب جمال اور فرخندہ حال تھے جب بنی قابیل نے انکو دیکھا
ہر طرح سے انمین مل جل کر انکو قید کیا پھر سو نفر اور پہاڑ سے اوترے اور انمین ملے اور انکے ساتھہ اختلاط کرنے لگے اور
نکاح کیے تا بحدیکہ بنی قابیل بہت ہو گئے اور تمام زمین گھیر لی اور انکے درمیان مین کفر اور بت پرستی ظاہر ہوئی جب
حضرت آدم نے وفات پائی تو مومن کافرونکو زیارت کرنے حضرت کی سے مانع آئے ابلیس نے اون سے کہا
مین تمہارے واسطے ایک بت بنا دیتا ہون کہ تم اوسکی زیارت اور طواف کیا کرو اور تم بھی مومنون پر فخر کرو جیسے کہ یہ

تعمیر مختصر کرتے ہین انکو شیطان کا کہنا پسند آیا اوس ملعون نے انکے واسطے پانچ بت بنائے وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر
چنانچہ یہ نام قرآن شریف مین مذکور ہین اور یہ ساتھ عبادت انکی کے مصروف ہوئے ہر چند کہ انکو بتونکی عبادت کے واسطے منع کیا
انہون نے نہ مانا اور اس عمل ناپسندیدہ سے باز نہ آئے تا آنکہ مستحق عذاب طوفان ہوئے مواہب علیہ مین بیچ سورہ
نوح ؑ کے وارد ہے کہ وَدّ آدمی کی صورت بت تھا اور سواع ایک عورت کی صورت اور یغوث گاؤ کی صورت اور یعوق گھوڑیکی صورت
اور نسر کرگس کی صورت اور مشہور یہ ہے کہ یہ پانچون نام آدمیون صالح کے ہین کہ درمیان زمانہ حضرت آدم ؑ اور حضرت
نوح ؑ کے تھے۔ اور سب آدمی انپر کمال اعتقاد رکھتے تھے جب یہ پانچون نامر گئے تو اونہون نے انکی صورت پتھر اور لکڑی کے
بت بنائے اور تعظیم اور تکریم ان بتونکی کیا کیے اور بعد گذرنے چند روز کے ان بتونکی پرستش کے ساتھ مشغول ہوئے پھر
مشرکان عرب پانچ گروہ ہوئے قضاعہ ساتھ عبادت وَدّ کے مشغول ہوئے اور ہذیل نے سواع کو اختیار کیا اور اعلی اور
انعم نے یغوث کو پرستش کے ساتھ مخصوص کیا اور کہلان نے یعوق کو خدا سمجھا اور حمیر نے نسر کو اختیار کیا اور ساتھ
پوجنے ان بتون کے اہتمام تمام کیا تا حق سبحانہ تعالیٰ نے اس ظلمت آباد مین چراغ ہدایت کا ساتھ نور وجود باجود محمدی
صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے روشن کیا اور علم نبوت بلند کیا کہ ان بتونکو توڑ کر جزیرہ عرب سے نکال کر پھینک دیا روایت مین
آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نوح ؑ کو ساتھ دس چیز کے مخصوص کیا ایک یہ کہ وہ اولوالعزم تھے یعنے شریعت انکی ناسخ شریعتون
اگلی کی تھی حضرت شیث اور حضرت ادریس شریعت آدم ؑ کے ساتھ عمل کرتے تھے دوسرے یہ کہ سلسلہ آدمیون کی نسب کا ساتھ
حضرت نوح ؑ کے منتہی ہوتا ہے اس معنی سے حضرت نوح ؑ کو آدم ثانی کہتے ہین چنانچہ اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تیسرے یہ کہ
حضرت نوح ؑ سب اہل زمین پر مبعوث ہوئے چوتھے یہ کہ اول جس پیغمبر نے کہ کفر سے ڈرایا حضرت نوح ؑ تھے پانچوین یہ کہ حضرت نوح ؑ
اول ان پیغمبرون کے ہین کہ امت انکی دعا کے ساتھ ہلاک ہوئی چھٹے یہ کہ اول جو کوئی کہ بعد وفات رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سر خاک سے اوٹھاویگا حضرت نوح ؑ ہونگے ساتوین یہ کہ کسی نبی نے ایسی زندگانی دراز اس جہان فانی مین
نہین پائی مگر حضرت نوح ؑ نے آٹھوین یہ کہ باوجود اس کلان سالی کے کہ ہزار برس سے زیادہ انکی عمر تھی کہ ایک دانت انکا
نہ ٹوٹا تھا اور کوئی ہڈی انکی سست نہین ہوئی تھی اور کوئی بال انکا سفید نہین ہوا تھا اور ذرا انکی قوت نہ گھٹی تھی نوین یہ کہ
اسقدر عبادت کی ساتھ محبت رکھتے تھے کہ باوجود صرف کرنے اوقات کے ساتھ دعوت قوم کے رات دن مین سات سو رکعت نماز کی
ادا کرتے تھے دسوین یہ کہ باوجود اتنی ایذا اور برائیون کے کہ انہون نے اپنی قوم سے کھینچین اور اپنے احسان انپر دریغ نہ کیے اور ہمیشہ
انپر مہربانی کرتے رہے اور ہر روز ہر ایک کے دروازے پر جا کر ساتھ توحید کے اونکی دعوت کرتے تھے اور اندھیری راتون مین اسکے
گھرون پر جا کر لا الہ الا اللہ کہا کرتے اور وہ انکو مجنون اور دیوانہ کہتے اور مرتے وقت ہر شخص انمین سے اپنی اولاد کو وصیت

واسطے انکی اہانت کرنیکے تاکید کیا کرتا تہا تا آنکہ نو سو پچاس برس اسطرحپر گذرے تہوڑے ایسے انکے ساتہہ ایمان لائے اور بہتون نے
کہ کافر و فاجر تہے ایذا بہت حضرت کو پہونچائی اور یہ صبر و تحمل کیا کیے اور کہا کیے اللہم اہد قومی انہم لا یعلمون یعنے ای بار خدایا
ہدایت کر تو قوم میری کو کہ تحقیق وہ جاہل ہین کچہہ نہین جانتے کہتے ہین کہ یہ حضرت کو اتنا مارتے کہ تمام اعضا ٹوٹ جاتے تہے اور یہ
بیہوش ہو جاتے تہے پہر انکو ایک نمدے مین لپیٹ کر انکے گہر مین پہونچا جاتے تہے اور گمان کرتے تہے کہ یہ مر گیا جب رات ہوتی
تو شفاخانہ اوس درگاہ یگانہ سے انکی صحت کے واسطے دوا کرامت ہوتی تہی اور اکثر اسطرحپر یہ انکے مجمع مین آنکر ساتہہ
دین اسلام کے دعوت کرتے تہے اور یہ سنگدل انکو پتہر مارتے تہے کہ انکے تمام اعضا ٹوٹ جاتے تہے اور یہ اون پتہرون مین
چہپ جاتے تہے اور جانتے تہے کہ مر گیا جب رات ہوتی تو جبرئیل بفرمان رب الجلیل وہ پتہر انپر سے اوٹہاتے اور تن صحیح اور سالم
اونمین سے نکلتے اور صبح کو پہر اپنی قوم کے پاس جاکر دعوت کرتے تہے نقل ہے کہ انکے رئیسو نمین ایک بڑہا تہا اور اوسکے
ایک بیٹا تہا اوسکو وہ مردود وصیت کیا کرتا تہا کہ ایذا دینے نوحؑ مین بہت کوشش کرنا اور جتنی تجہسے اوسکی اہانت ہو سکے حتی المقدور
کمی نکرنا تا آنکہ ایکدن اوسکو حضرت نوحؑ کے آگے لایا اور دکہا کر کہا کہ ای فرزند یہ ساحر و کاذب ہے تجکو اسکی مخالفت کے واسطے
مبالغہ کرتا ہون زنہار اسکے کہے پر عمل نکرنا اور اپنے آبا و اجداد اپنے سے منحرف نہونا اور جتنا ہو سکے اسکی اہانت اور ایذا مین
سعی کرنا اوس پسر بد گہر نے اپنے باپ کے ہاتہہ سے عصا لیکر ایسا حضرت کی سر مبارک پر مارا کہ خون بہنے لگا اوسوقت حضرت
نوح علیہ السلام درگاہ حق تعالی مین روئے اور کہا خداوندا تو دانا اور بینا ہے اور آشکارا و پنہان جانتا ہے کہ تیرے بندے میری ساتہہ
کیا معاملہ کرتے ہین مین انکو راہ راست کی ساتہہ دعوت کرتا ہون اور یہ مجکو ذلت دیتے ہین الہی اگر ان بندون پر نظر عنایت منظور ہے
تو انکو راہ راست پر لا اور یا مجکو اس بلا پر صبر عنایت فرما کاش مجکو ایسا علم ہوتا کہ یہ سب ساتہہ دولت اسلام کے مشرف ہوتے
اور کوشش میری ضائع نہوتی خطاب آیا کہ جو کوئی تیری امت مین سے ایمان لانے والا تہا ایمان لا چکا کہا خداوندا انکی نسل مین سے
اور کوئی بہی ایسا ہے کہ ایمان لاویگا تا اس امید پر محنت کرون اور سعی اور کوشش سے ہاتہہ نہ اوٹہاؤن خطاب آیا کہ نہین جب حضرت
نوحؑ اپنی قوم سے بالکل نا امید ہوئے تو انکی ہلاک ہونے کی دعا مانگی اور وہ دعا بدرگاہ کبریا مقبول ہوئی اور فرمان آیا کہ انکو طوفان فنا مین
غرق کرونگا اور تجکو اور تیری اہل کو بسبب ایک کشتی کے کہ ہم تعلیم کرینگے اور تو بناویگا اور آپ مع اہل و عیال دستبرد سے طوفان
فنا سے بچالینگے **فصل دوسری** بیچ بیان پہونچنے فرمان کے حضرت نوحؑ کو ساتہہ بنانے کشتی کے اور معاملہ کرنے قوم کی ساتہہ نوحؑ کے
بروجہ درستی کے اور آنے طوفان اور ذکر جسامت و عرض اور طول عوج بن عنق مین روایت کی ہے کہ جب امر الہی ساتہہ بنانے
کشتی کے حضرت نوح علیہ السلام کو پہونچا حضرت نوحؑ نے کہا کشتی کیا چیز ہے خطاب ہوا کہ لکڑی کا گہر ہوتا ہے کہ پانی پر جاتا ہے
کہا خداوندا میرے پاس لکڑی نہین ہے کہان سے لاؤن فی الحال ایزد متعال نے چند درخت سال کے جبرئیل کی ہاتہہ بہیجے تاکہ اونکو

بودے چنانچہ وہ مدت بتیس برس ملین موافق روایت مواہب کے ثمرہ کہ سال گہال کی پہونچا اور ایک روایت مین لکہا ہے کہ چالیس برس
مین معارج النبوۃ اور معالم مین لکہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا نے اس عرصہ مین بہت تاثیر کی کہ اوس قوم کی عورتون سے
کوئی بچہ پیدا نہین ہوا اور جب تک مینہہ نہین برسا اور حضرت نوحؑ اونکی دعوت سے باز رہے اور اون لوگون نے بہی ایذا رسانی سے
توقف کیا بعد اسکے اون درختونکو حکم الٰہی سے گرایا اور تختے بنائے اور رکن دوم کتاب معارج النبوۃ مین بیچ ذکر ولادت
حضرت رسالت پناہ صلوٰۃ اللہ علیہ کے واقعہ ہشتم مین لکہا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی بنانے لگے حکم آیا کہ ایک لاکہ چوبیس ہزار
تختے بنا اور اونہون کے اوپر نام انبیاء کے لکہ اوسوقت ساتہہ تعلیم حضرت جبرئیلؑ کے حضرت نوحؑ نے تمام نام انبیا علیہم السلام
کے سارے تختون پر لکہے جب دوسرا دن ہوا انہون نے دیکہا کہ تمام نام تختون پر سے مٹ گئے ہین یہ خاطر
پریشان ہوئے اور دوبارہ انپر نام لکہے اوسیطرح وہ پہر مٹ گئے تب حضرت نوحؑ کمال مضطرب ہوئے اوسوقت وحی آئی
کہ ان نامون بزرگ کو شروع ہمارے نام کے ساتہہ کر اور ہمارے حبیب کے نام کے ساتہہ تمام کر تا کنف عصمت اور حیطہ
حمایت ہماری مین تراشنے اور مٹانے شیطان کے سے امان مین رہی حضرت نوحؑ نے بہ تعلیم غیب تمامی نام بترتیب اون تختون پر
ترقیم کیے کہ تختۂ اول بنام خدای عزوجل استوار کیا اور باقی تختے ساتہہ مسامیر یعنی میخون اسامی انبیا علیہم السلام کو مرتب کیے
اور مسمار آخرین کو بنام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیب و زینت بخشی منادیان عالم بالا نے غیب سے ندا دی کہ
یا نوح الآن تمت سفینتک یعنی ای نوحؑ اب تیری کشتی تمام ہوئی اور رونق کار انجام کو پہونچی نقل ہے کہ جب تختے
ساتہہ نام انبیا علیہم السلام کے ترقیم کر کر کشتی مین لگائے تو چار تختون کے موافق سوراخ باقی رہا اوسوقت حضرت
نوحؑ نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ ای جبرئیلؑ اخیر تختہ ساتہہ نام خاتم النبیین علیہ السلام کے لکہا ہوا ہے اب یہ چار تختے
کیونکر لگاؤن جبرئیلؑ نے رب جلیل سے عرض کی فرمان آیا کہ یا شیخ الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار ہین کہ
قصر اسلام اون چار رکنون کے ساتہہ مضبوط اور مستحکم ہوگا یہ چار تختے ساتہہ نام ان چار محتشم کے درست کر کر اپنی کشتی میں
لگا تو یہ کشتی ببرکت ان نامون بزرگ کے کنارۂ نجات پر پہونچے حضرت نوح علیہ السلام اسیطرح کشتی بناتے تہے اور
بنانے وقت انکی قوم انکے پاس آتی تہی اور مسخر کرتی تہی کہ ای نوحؑ بعد منصب پیغمبری کے دود درگری یعنی نجاری کرنے
لگا ظاہر اتیرے دماغ مین خلل ہوا ہے اور دیوانہ بنا ہے کہ کہین پانی کی بوند کا نام نہین اور تو بیٹہا ہوا کشتی بناتا ہے
پہر حضرت نوحؑ کو فرمان آیا کہ ای نوحؑ یہ قوم لائق عذاب اور قابل عتاب ہو چکی ہے کشتی بنانے مین جلدی کیا چاہیے تاخیر نکر
حضرت نوحؑ نے ساتہہ بیٹون اور دادا اور کاریگرون کے کشتی بنائی اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ مقدار طول اور عرض اور بلندی
اوس کشتی مین روایتین مختلف ہین لیکن صحیح اور مختار یہ ہے کہ طول اوس کشتی کا چہہ سو سات گز کا تہا اور عرض اوسکا تین سو ساٹہہ گز کا

باب ۵ فصل ۲ قصہ بنانے کشتی نوحؑ کا

اور اوسمین تین طبقے تہے نیچے کے طبقہ مین جانورون درندون اور چارپایون کا مقام تہا اور بیچ کے طبقے مین وحوش اور طیور
کے رہنے کی جگہہ تہی اور اوپر کے طبقے مین حضرت نوحؑ اور آدمیون کا مکان تہا اور ایک روایت سے بیچ کے طبقے مین کہانا
اور پینا رکہا تہا اور تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بعضے کہتے ہین طول اوسکا تین سو گز کا تہا اور عرض پچاس گز کا اور بلندی تیس گز کی
اور بعضے کہتے ہین کہ طول اوسکا ایک ہزار دو سو گز کا تہا اور عرض اوسکا چہہ سو گز کا اور روایت مین آیا ہے کہ حواریین نے
حضرت عیسےٰ سے چاہا کہ کسیکو زندہ کرین کہ حضرت نوحؑ کی کشتی کی خبر لاکر پہونچاوے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اونکو ایک پشتہ کی
پاس لائے اور مٹھی خاک کی اوس پشتہ مین سے بہر کر کہا جانتے ہو کہ یہ کیا ہے اور کسکی خاک ہے اونہون نے کہا خدا اور اوسکا
رسول خوب جانتا ہے اور کون جان سکتا ہے کہ یہ کیا ہے کہا کہ یہ خاک کعب بن حام بن نوحؑ کی ہے اور عصا اوس پشتہ پر
مارا اور کہا قم باذن اللہ یعنے کہڑا ہو ساتہہ حکم اللہ کے ناگاہ کعب کہڑا ہو گیا اور ہاتہہ ہلانے لگا اور سر پر سے خاک
جہاڑنے لگا جب اوسکو دیکہا کیفیت حضرت نوحؑ کی کشتی کی پوچہی اوسنے کہا طول اوسکا ایک ہزار دو سو گز کا تہا اور عرض اوسکا
تین سو گز اور اوسمین تین طبقے تہے پہر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اوسکو ویسا ہی کر دیا جیسا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ طول
اوس کشتی کا ایکہزار دو سو گز کا تہا اور عرض اوسکا پچاس گز تفسیر مدارک اور معالم مین لکہا ہے کہ حضرت نوحؑ نے دو برس مین
سال کی لکڑی کی کشتی بنائی کہ طول اوسکا تین سو گز یا دو ہزار گز کا تہا اور عرض اوسکا پچاس گز یا تین سو گز کا تہا اور بلندی تیس ۳۰ گز کی تہی
اور معالم مین اسّی گز کا طول اور پچاس گز کا عرض اور تیس گز کا ارتفاع بہی آیا ہے اور کہتے ہین کہ اوسکے تین بطن تہے
نیچے کے بطن مین جای وحوش اور طیور کی تہی اور درمیان کے بطن مین دواب اور چارپایون کا مقام اور بطن اعلیٰ
مین حضرت نوحؑ اور اونکے توابع کی جا تہی اور بعضے کہتے ہین کہ اوسمین سات طبقے تہے اول مین جائے حضرت نوحؑ اور آدمیون کی
اور دوسرے مین تابوت آدم علیہ السلام اور تیسرے مین اوڑنیوالے جانور اور چوتہے مین درندے جانور اور پانچوین مین چارپائے
اور چہٹے مین دواب اور ساتوین مین کہانا پینا اور دانہ گہاس اور تمام میوے وغیرہ القصہ کشتی مرغ کی صورت تہی
اور سر اوسکا مور کا سا اور سینہ اوسکا لٹا کا اور ایک روایت مین ہے سینہ کبوتر کے سینہ کا سا اور دم اوسکی مرغ کی دم کیسی
اور پیوند اور دراڑین اوسکی رال وغیرہ کے ساتہہ بند کی تہین پہر وحی آئی کہ ای نوحؑ آدمؑ کے قالب کے واسطے ایک تابوت بنا کہ
ہنگام تواتر تفاطر اور تاراج امواج وجود مسجود اوسکے کو آسیب نہ پہونچے حضرت نوحؑ نے چوب شمشاد سے ایک تابوت
بنایا اور اوسکے اوپر کے طبقے مین رکہا اسطرح سے کہ مرد اور عورت کی اوسپر نظر پڑے اور منتظر فرمان قضا جریان رہے
تا آنکہ حکم پہونچا کہ ہر جنس کے حیوانون مین سے ایک ایک جوڑا کشتی مین رکہہ لے کہا خداوندا روے زمین کے حیوانونکو کیونکر
جمع کرون اللہ تعالی نے چارون ہواؤن پروا اور پچہوا اور اوتّرا اور دکہنی کو فرمایا تا سب جانور جمع کر کر زمین کو لائین

حضرت نوحؑ کے آگے حاضر کرین اور تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ حضرت نوحؑ نے ہر جنس کی حیوانون پر ہاتھ ڈالکر داہنے ہاتھ مین نر پکڑ لیا اور بائین مین مادہ اور تفسیر جامع البیان مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کل بھیڑ اور بکری تک کشتی پر رکھہ لیا پھر کہا الٰہی شیر کو گاو کے ساتھہ کیونکر جمع کرون اللہ تعالے نے فرمایا کہ انکے درمیان عداوت کسنے رکھی حضرت نوحؑ نے کہا یارب تو نے فرمایا الفت بھی مین کہدینگی کہ تا ایک دوسرے کو آزار نہین دینے کا اور روایت مین ہے کہ حق تعالی نے تپ کو شیر پر متعین کیا کہ تا کسی حیوانکو ضرر اور ایذا نہ پہونچا سکے اور فرمان ہوا کہ کوئی جوڑا آدمیون اور حیوانون کا کشتی مین جماع نکرے کہ توالد اور تناسل ہو سبب کثرت کا ہوگا اور کوئی آدمی اپنی عورت کے ساتھہ کھانا نکھاوے اور پانی نہ پیوے کہ مبادا جماع پر مایل ہووے اور ایک برس کی خوراک کشتی مین اپنے ساتھہ رکھہ لی جب حضرت نوح علیہ السلام نے ایک ایک جوڑا سبکا لے لیا پھر جب نوبت سانپ اور بچھو کی پہونچی کہا خداوندا یہ سانپ ہے اور یہ بچھو ہے کہ آدمیونکو انسے ضرر پہونچتا ہے اس باب مین کیا حکم ہے حق تعالے نے جبرئیلؑ کو بھیجا کہ سانپ سے زہر نکال لے اور بچھو کے ڈنک توڑ ڈالے تا کوئی انمین سے کسیکو آزار ندے سکے حضرت جبرئیلؑ نے حضرت نوحؑ کے ساتھہ عہد باندہا کہ ہر فرد افرد بنی آدم سے کہ نام مبارک تیرا زبان پر جاری کرے اور کہے سلام علی نوح فی العالمین انا کذالک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین سانپ اور بچھو کسیکو آزار نہین پہونچاتے کا کہتے ہین حضرت نوح نے سب سے پہلے چیونٹیونکو لیکر اپنے ساتھہ طبقہ اعلی مین رکھا کہ مبادا ضعیف جانکر حیوانات پایمال کر ڈالین پھر تمام جانورون کے بعد دراز گوش یعنے گدہے نے دونون ہاتھہ کشتی مین رکھے تا اوسپر چڑہے شیطان نے اوسکی دم پکڑ لی ہر چند حضرت نوحؑ آواز دیتے تھے اور گدہا چڑہنے کے واسطے سعی کرتا تھا لیکن نہ چڑہ سکتا تھا آخرالامر حضرت نوحؑ علیہ السلام نے کہا ادخل وان کان معک الشیطان یعنے در آ اگرچہ تیرے ساتھہ شیطان ہو فی الحال گدہا چڑہ آیا حضرت نوحؑ نے تمام اہل کشتی کا احوال دریافت کیا تو شیطان کو ایک کونے مین بیٹھا دیکھا کہا اے لعین تو کسکی اجازت سے آیا کہا تیری اجازت سے کہا مین تیرے آنے سے واقف نہین کہا واہ جب آخر تو نے گدہے کو کہا تھا کہ اگرچہ تیرے ساتھہ شیطان ہو اوسوقت مین گدہے کی دم پکڑے ہوئے تھا اور اوسکو چھوڑتا نہ تھا جب تو نے اجازت دی تو مین اور وہ دونون باہم چڑہ آئے حضرت نوح علیہ السلام نے چاہا کہ اوسکو کشتی سے باہر کردون وحی آئی کہ اے نوحؑ اسکو رہنے دے اسمین بہت حکمتین ہین حضرت نوحؑ شیطانکو نصیحت کرنے لگے اور کہا اے شیطان تو نے اپنے تئین کسواسطے مردود بنایا اور بنیاد ایمان اور معرفت کی گرائی شیطان نے کہا اب کیا کرون اگر کچھہ علاج ممکن ہو تو بجالاؤن اور دل ادسمین کوشش کرنیکو حاضر ہون حضرت نوحؑ نے کہا خدا تعالے کی طرف رجوع کر اور توبہ کر کہا مین نہین جانتا کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین حضرت نوحؑ نے درگاہ الٰہی مین درخواست کی خطاب آیا کہ تا بوت

آدم کا حاضر اور موجود ہے اگر اوسکو سجدہ کرے تو توبہ اسکی قبول ہووے حضرت نوحؑ نے یہ پیغام اوسکو پہونچایا کہا جب یہ زندہ تہا اور تخت حیات پر بیٹھا ہوا تہا جب تو مین نے اسکو سجدہ نکیا اب کہ مرگیا اور اس جہان سے گذر گردہ ہیر خاک کا ہوگیا کیونکر سجدہ کرون حضرت نوحؑ نے اوس سے منہ پہیر لیا نقل ہے کہ حضرت جبریلؑ نے آنکر حضرت نوحؑ سے کہا کہ علامت آنے طوفان کی یہ ہوگی کہ پانی تنور گرم پر آتش سے نکلیگا اتفاقاً ایکدن حضرت نوحؑ کی بی بی تنور مین روٹیان پکارہی تہی کہ یکایک پانی آگ مین سے نکلنے لگا اوسنے اوسکو دیکہتے ہی حضرت نوحؑ کے پاس دوڑ کے خبر کی۔ تفسیر جامع البیان اور معالم مین ہے کہ وہ تنور پتہر کا تہا کہ حضرت حواؑ اوسمین روٹیان پکایا کرتی تہین اور حضرت نوحؑ کو میراث مین پہونچا تہا اور روضۃ الصفا مین بیچ کلمہ وفار التنور کے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد وفور تنور سے ظہور فجر اور طلوع صبح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقصود جوشش آب روے زمین سے ہے اور قتادہ نے کہا ہے کہ تنور ایک جگہہ بلند زمین تہی کہ پانی نے اوس سے جوش مارا اور اتفاق جمہور کا اسپر ہے کہ وہ تنور روٹی پکانے کا تہا بی بی یا بیٹی حضرت نوح علیہ السلام کا اور بقول مقاتل شام مین ایک موضع ہے مشہور بعین الورد قریب بعلبک مضافات ہندوستان سے اور گمان ایک طائفہ کا یہ ہے کہ اتفاقاً حضرت نوحؑ ایک نان بائی کی دکان پر کہڑے تہے اوسنے بر سبیل ہزل کے کہا کہ کہان ہے وہ پانی کہ جسکی طغیانی سے تم ہمکو ڈراتے تہے اور وہ کب آویگا اور کہان سے نکلیگا حضرت نوحؑ نے کہا اسیوقت تیرے تنور مین سے یہ کلام انکی زبان سے نکلتے ہی قدرت قادر مطلق سے فی الفور اوسی تنور سے جوشش آب شروع ہوئی اور معارج النبوۃ مین روایت کیا ہے کہ جب حضرت نوحؑ اپنی اولاد اور اہلخانہ اور اور لوگون کو کشتی مین سوار کرتے تہے تو کنعان انکا بیٹا اپنی مان کے ساتہہ کہ واعلہ نام اوسکا تہا سب سے الگ ہوکر دور سے انکو دیکہتے تہے اور ہنستے تہے کہ یہ دونون کافرون کے ساتہہ تہے ہر چند حضرت نوحؑ ازراہ شفقت اسکو کہتے تہے کہ اے فرزند ہمارے ساتہہ کشتی مین اور کفار کج رفتار مین نرہ یہ جواب دیتا تہا کہ پہاڑ اور غار مین چلا جاؤنگا اور طوفان کا پانی مجہہ تک نہین پہونچنے کا حضرت نوحؑ نے کہا کہ طوفان سے کوئی بچانے والا نہین ہے اس گفتگو مین تہے کہ ایکبارگی ایک موج اوٹہی اور اوسکو بہاکر غرق کردیا بمقتضاے قول سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اولادنا اکبادنا یعنے فرزند ہمارے جگر گوشہ ہمارے ہین خاطر نوحؑ کی متالم ہوئی اور از روے اخلاص مناجات کی اور کہا یہ میرا فرزند ہے اور اہل میرا ہے اور وعدہ تیرا میرے اور میرے اہل کی نجات کے واسطے وارد ہوا ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور خلاف ممکن نہین ہے فرمان آیا کہ وہ تیرے اہل مین سے نہین ہے کہ کافر کو تیرے ساتہہ کیا نسبت ہے ایسا سوال مجہسے نکر اس خطاب عتاب آمیز سے شعلہاے دود انگیز کانون سینہ نوحؑ مین اوٹہے اور مدارک مین مذکور ہے کہ اوس فرزند کا کنعان نام تہا کہ پسر صلبی نوحؑ کا تہا بقول جمہور

یا پسر انکی عورت کا بقول غیر مشہور اور بقول شیخ ابی منصور وہ پسر مذکور کفار کے ساتھہ موافقت اور باپ کے ساتھہ منافقت
رکھتا تھا اور باپ اوسکو اپنے دین پر دعوت کرتا تھا اس جہت سے رب ان ابنی من اہلی یعنے ای پروردگار میرے تحقیق میرا
بیٹا اہل میری سے ہے کہا ورنہ اس کہنے پر جرات نکرتے اور معارج النبوۃ مین مذکور ہے کہ بعضی رواتیون مین آیا ہے کہ جب کنعان
نے دیکھا کہ پانی غلبہ کرتا ہے اپنے واسطے ایک صندوق بنایا اور شگاف اور سوراخون مین رال بہری تا پانی اوسمین دخل
نکرے اوس صندوق مین اپنے تئین رکھا اور وہ صندوق پانی پر بہنے لگا حق تعالی نے اوراربول اوسپر مستولی کیا
کہ اوسی صندوق مین پیشاب مین غرق ہوکر مرگیا اور یوسف بن مہران نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب پانی
آنے لگا عوج بن عنق کہ حضرت آدمؑ کا پوتا تھا اور عنق اوسکی مان کا نام تھا کہ وہ حضرت آدمؑ کی بیٹی تھی اور اوسنے اپنی
مانکے نام کے ساتھہ شہرت پائی تھی اور تفسیر زاہدی مین بروایت ابن مسعود نام اوسکا عوج تھا اور بعضے کہتے ہین عجج تھا
اور بعضے عاج بن عوج کہتے ہین اور بحر المواج مین ہے کہ اسکی مانکا نام عنق تھا اور بعضے کہتے ہین عناق تھا القصہ عوج
حضرت نوحؑ کے آگے آیا اور کہا کہ مجھے تئین کشتی مین جگہہ دے حضرت نوحؑ نے انکار کیا اور کہا معاذ اللہ اہل کفر کو
میری کشتی مین راہ نہین ہے اور اوسکو کشتی مین نہ آنے دیا حاصل یہ کہ کسینے روے زمین پر نجات نہین پائی مگر عوج بن عنق
نے بسبب جسامت اور طول قامت اپنے کے اور معالم التنزیل مین ہے کہ درازی انکی قد کی اس مرتبہ تھی کہ آب
طوفان بلند ترین پہاڑون سے کہ چالیس چالیس گز چڑہا تھا اسکے گہٹنون سے زیادہ نہ تھا اور اوپر کا اسکا قد تین ہزار
تین سو پونے چوراسی گز تھا اور تفسیر زاہدی اور بحر المواج اور عرائس اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ طول اوسکا
تیئس ہزار تین سو پونے چوراسی گز تھا اور وہ گز گزہاے عامہ خلائق سے ایک قبضہ زیادہ ہے کہ سمندر کا پانی اوسکی
کمر تک رہتا تھا اور وہ دریاے سمندر کی تہ سے مچہلی ہاتھہ سے باہر نکال کر اور آفتاب سے بہونکر کہاتا تھا اور وہ کسی گہر مین
نہ سماتا تھا اور مان اوسکی عنق یا عناق بہی بزرگ قد اور جسیم تھی چنانچہ جس جگہہ بیٹہتی تھی قریب ایک جریب کے زمین
گہیر لیتی تھی اور طول ہر انگلی کا اوسکی تین گز کا تھا اور عرض دو گز کا اور ہر اونگلی مین دو ناخن تھے جیسے دو درانتیان تیز
پس یہ اگرچہ حضرت آدمؑ کی بیٹی تہین لیکن اول جسنے کہ بنیاد فسق اور فجور کی عالم مین رکہی تہی یہی تہی اور بحر المواج مین
یہ بہی لکہا ہے کہ باوجود اس گرانی مقدار کے تین سو ساٹھہ کوس زمین پر پیادہ جاتا تھا اور اول جسنے کہ خون ناحق جہان مین کیا
قابیل پسر آدمؑ تھا اور اول جس سے کہ زنا واقع ہوا عنق مذکورہ دختر آدم علیہ السلام سے ہوا اور ساتھہ شامت اس معاملہ کی
اللہ تعالی نے اس پر سانپ مانند ہاتہی اور بچہو مانند اونٹ اور کرگس گدہے برابر نازل کیے کہ یہ اسکو مار کر کہا گئے اور
کہتے ہین کہ حکمت باقی رہنے اور نجات پانے عوج مین طوفان سے باوجود اسکے کہ حضرت آدمؑ کے زمانہ مین پیدا ہوا اور کئی پیغمبر و نکے

زمانہ سے حضرت موسیٰ کے زمانہ تک زندہ اور موجود رہا کہ عمر اسکی تین ہزار تین سو برس کی تھی اور حضرت نوحؑ کی کشتی بنانے مین فی الجملہ مدد کی تھی اور حقیقت اسکی اسطرح پر ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کے تختے تراش کر اونپر سب پیغمبرون کے نام لکھے اور کشتی بنائی تو کچہ تختے اور چاہیے تھے حضرت نوحؑ نے حضرت جبرئیلؑ سے کہا کہ ای جبرئیلؑ تو نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہے اور کشتی اوسکے نام کے تختے کے ساتھہ تمام ہوگی اب چار تختے اور اتمام کشتی مین چاہیے ہین حضرت جبرئیلؑ نے کہا ای نوحؑ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار ہونگے پس جب تک اور چار تختے پیدا کر کر چار یار انکے نام کے ساتھہ نہ بناویگا کشتی تمام اور درست نہوگی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا دریای رود نیل مین ایک درخت ہے کسیکو بھیج کہ اوس درخت کو اوکھیڑ لاوے اور اوسمین سے چار تختے تراش لے حضرت نوحؑ نے عوج کو طلب کیا اور کہا اگر رود نیل مین سے تو درخت مجھے لاوے تو مین پیٹ بھر کے تجکو کھلادونگا کہتے ہین کہ اوسنے تمام عمر مین کبھی پیٹ بھر کر نکھایا تھا اوسنے قبول کیا اور وہ درخت جڑ سے اوکھاڑ کر حضرت نوحؑ کے آگے لا کر ڈالدیا حضرت نوحؑ نے تین روٹیان جو کی اوسکے آگے رکھدین عوج ہنسا اور کہا ای نوحؑ مین ہر روز اتنا کھاتا ہون اور میرا پیٹ نہین بھرتا ان تین روٹیون سے میرا پیٹ کیونکر بھریگا حضرت نوحؑ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہکر کہا اوسنے بسم اللہ کہکر اون روٹیون پر ہاتھہ ڈالا ڈیڑہ روٹی کہائی تھی کہ اُسکا پیٹ بھر گیا اور اونکہا سکا پھر حضرت نوحؑ نے اوس درخت مین سے چار تختے تراش کر اول کو ساتھہ نام ابوبکر رضہ کے مزین کیا اور دوسریکو عمر رضہ کے نام کے ساتھہ اور تیسریکو عثمان رضہ کے نام کے ساتھہ اور چوتھے کو علی بن ابیطالب رضہ کے نام کے ساتھہ اور کشتی بنکر تمام ہوگئی اور بعضے کہتے ہین کہ عوج کے چھوڑنے مین یہ حکمت تھی کہ جو اتفاقین قصہ طوفان مین پیدا ہوئین اونسے آگاہ کردے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا بھید سوائے علام الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور مواہب علیہ مین لکھتا ہے کہ حضرت نوحؑ اور جو کوئی انکے ساتھہ ایمان لایا تھا دسوین ماہ رجب کو کوفہ سے یا ہند سے یا ایک باغ مین سے یا ایک گاؤن مین سے کہ وہ ایک جزیرہ مین ہے کشتی مین بیٹھے اور مدارک اور معارج النبوۃ مین روایت کیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیٹھنے والے کشتی کے آٹھہ نفر تھے حضرت نوحؑ اور اونکی بی بی مومنہ اور تین انکے بیٹے سمیان حام اور سام اور یافث اور ان تینونکی بی بیان اور بعضے کہتے ہین کہ دس مرد تھے چار ان یہ اور چھہ اور اور دس انکی بیبیان کہ سب بیس آدمی ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھہ اوپر ستر نفر تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اسی تھے القصہ جب یہ کشتی پر بیٹھہ لیے اور طبقہ پوشش اوسپر رکھکر اوسکی درزین اور پیوند و لنگوزال وغیرہ کے ساتھہ مضبوط کردیا پھر کوہ کوہ ابر سیاہ کہ اوس سے گرم ہوا عیاذاً باللہ چلتی تھی فضای عالم مین مشرق سے مغرب تک پھیل گیا اور چاند کا نور اور آفتاب کی روشنی دریای حجاب ابر مین پوشیدہ ہوئی اور دن اور رات نہایت تاریکی سے برابر و یکسان ہوگئے اور ساتون ستارہ اور سیارہ بقربان آگئے سرطان مین کہ ایک آبی برج ہے ایکدرجہ مین بلکہ ایک دقیقہ مین

جمع ہوئے اور بحکم حکیم علی الاطلاق جمیع آفاق مین باران عظیم برسنے لگا کہ ہر قطرہ ایک مشک کی برابر دریا باری آسمان سے سرنگون ہوتا تھا اور تمام روئے زمین سے چشمون نے جوش پکڑا تا آنکہ چالیس رات ایک حال پر آب جناب آسمان پر سے برسا اور زمین نے چشمون کا پانی اوگل دیا کہ تمام عالم دریا ہوگیا **اور** وہ کشتی کوفہ سے پانی پر روان ہوئی اور ساری روی زمین کی سیر کی جب حرم کعبہ پر پہونچی سات بار اوسکے گرد پھری **اور** ایک روایت سے ایک ہفتہ تک وہان پھرا کی اوس کہتے ہین کہ جس جگہہ کعبہ ہے وہان ایک پہاڑ کو بھیج دیا کہ اوس زمین بہین کو پانی سے محفوظ رکھے اور جب بسبب تیرگی ہوا اور ابر ور اندہیرا پنچ سرکشتی کے اتنا اندہیرا ہوا کہ رات دن مین امتیاز نہوتا تھا حضرت نوحؑ نے روبقبلہ ہو کر درگاہ خدا تعالی سے دعا مانگی حق تعالی نے دو گوہر نورانی بہت روشن بہشت سے بھیجے تا انکو کشتی کی دیوار مین رکھدیا ایک موتی کہ وہ طولانی تھا قائم مقام آفتاب کے تھا جب روشنی اسکی ظاہر ہوتی تو سب ساکنان کشتی اوسکے نور سے جانتے کہ دن ہوا اور جب دوسرا موتی کہ وہ اس مرتبہ مین تھا چمکتا تو تصور کرتے تھے کہ رات ہوئی اور جبکہ نجاست کشتی مین بہت جمع ہوگئی اور اوسکی بو سے سب ساکنان کشتی کو تکلیف پہونچی حضرت نوحؑ نے درگاہ الٰہی مین عرض کی وحی آئی کہ ہاتھی کی دم پر ہاتھ پھیرو بعضے کہتے ہین کہ فرمان آیا کہ پیشانی پر ہاتھ پھیرو اوسوقت حضرت نوحؑ نے ہاتھ پھیرا تو اوس سے دو سور ایک نر اور ایک مادہ پیدا ہوئے اور وہ ساری نجاست کہا گئے اور جب حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ کوئی جانور اپنے جوڑے سے جفتی نکھائے چوہے نے کہنا نہ مانا اور جفت ہوا پھر بہت سے چوہے ہوگئے اور کشتی مین سوراخ کرنے لگے پھر حضرت نوحؑ نے دعا کی حکم ہوا کہ شیر کے دونون بھون کے درمیان مین سہلا حضرت نوحؑ نے اسیطرح کیا اور شیر کو چھینک آئی اوسیوقت ایک بلی کا جوڑا اوسکی ناک مین سے گرپڑا اور وہ جوڑا سب چوہونکو کہا گیا **فصل تیسری** بیان دفع طوفان اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت نوحؑ مین۔ معارج النبوۃ مین ہے کہ چھہ مہینے تک کشتی پانی پر پھرا کی **اور** ایک روایت سے پانچ مہینے جب طوفان کی شدت نہایت کو پہونچی اور کافر غرق ہوگئے بموجب آیت وافی ہدایت قیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظلمین کے حکم ہوا اے زمین تو اپنا پانی پی لے اور اے آسمان تو اپنا پانی اوٹھالے زمین اپنا پانی پی گئی اور آسمان اپنا پانی لے گیا اور فرمان ہوا کہ کشتی جودی پر قرار پکڑے **اور** انوار التنزیل مین لکھا ہے کہ جودی ایک پہاڑ ہے موصل مین یا شام مین اوسوقت حضرت نوحؑ نے سرپوش کشتی سے اوٹھا لیا اور باہر آئے اور ایک روایت ہے کہ ایک مہینے تک اوس پہاڑ پر رہے پھر ایک کوے کو بھیجا تا کیفیت اوس مقدار پانی سے جلد خبر لاوے وہ شوم بدنفس ایک مردار کے کہانے کے ساتھ مشغول ہوا اور خبر لانے سے غافل ہوگیا حضرت نوحؑ نے اوسپر لعنت کی اور کہا کہ الٰہی یہ ہمیشہ ترسناک رہے اور اسکی روزی مردار ہوا کرے

ہووے دعا انکی قبول ہوئی پہر کبوتر کو بہیجا اسنے جلد مٹی کمر خدمت باندہی اور یہ کشتی پر سے اوڑ کر زمین پر با وترا اور جتنی مرغا
کہ اسکے پاؤنمین تک پانی مین غرق ہوا اور رواسطے نشانی جاتی رہنے پانی کے اسکے پاؤن اوس رنگ سرخ سے آلودہ
ہوگیے اور ایک پتہ زیتون کا چونچ مین لیکر حضرت نوحؑ کے پاس آیا اور خبر پہونچائی حضرت نوح علیہ السلام نے اوسکو دعا دی
کہ الٰہی یہ ہمیشہ خوش آیندہ آدمیون کے دلمین رہے اور مقام امن وامان مین خوش وخورم ہووے یہ دعا بہی
مقرون باجابت ہوئی کہ اتبک ظاہر اور ہویدا ہے القصہ عاشورہ کا دن تہا کہ حضرت نوح عم اور سب کشتی سے
باہر آئے اور اوس دنکو مبارک اور مسعود جانکر روزہ رکہا پس چونکہ حضرت نوحؑ کی آنکہین بسبب تاریکی کشتی اور
تاب آفتاب کے خیرگی کرتی تہین آنکہونمین سرمہ لگایا تہا دونون امر سنت ان سے یادگار رہے پہر بموجب
کہنے حضرت نوحؑ کے ایک گاؤن اس بیابان کوہ مین بنایا اور مدینۃ الثمانین یا سوق الثمانین اوسکا نام رکہا یعنے شہر
یا بازار اسّی آدمیون کا کسواسطے ساکنان کشتی باشہر روایات اسّی آدمی تہے پہر بعلت وبائیہ تمامی آدمی مر گئے مگر
حضرت نوحؑ اور تین انکے بیٹے اور انکی عورتین کل آٹہہ نفر زندہ رہے کہ خلقت تمامی بنی آدمؑ کی بہ نسبت نوحؑ کی اعتبار
کیجاتی ہے اور اس سبب سے حضرت نوحؑ کو آدمؑ ثانی کہتے ہین پہر حضرت نوحؑ نے ربع مسکون کو اپنے فرزندون پر تقسیم کیا
چنانچہ جزیرۂ عراق اور فارس اور خراسان اور شہرہاے شام سام کو دیئے اور دیار مغرب اور زنگبار اور حبش اور ہندوستان
حام کو عنایت کیے اور زمین چین اور ماچین اور ترکستان یافث کو عطا کیے مدارک التنزیل مین مذکور ہے کہ عرب
اور روم اور فارس اور جو خلقت کہ وسط معمورۂ عالم مین ہین سام کی اولاد ہین اور اہل ہندوستان اور زنگی
اور حبشی حام کی نسل ہین اور جمیع ترک اور یاجوج اور ماجوج یافث کے فرزند ہین اور کہتے ہین کہ تمامی جنس آدمی دس حصہ ہین
انہین سے نو حصہ یاجوج وماجوج ہین۔ مواہب علیہ مین ہے کہ انکی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہے حضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب رض سے منقول ہے کہ بعضون کے قد ایک بالشت کے ہین اور بعضون کے دراز ہین اور حدیث
نبوی مین آیا ہے کہ بعضے انکے مثال درخت چنار ہین اور یہ ایک درخت ہوتا ہے ولایت شام مین کہ طول اوسکا
ایک سو بیس گز کا ہوتا ہے اور بعضون کا طول مساوی ہے اور بعضے ایسے ہین کہ ایک کان کو اوڑہتے ہین اور ایک کو
بچہاتے ہین چنانچہ اپنے مقام پر بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ سبب سیاہی رنگ
اولاد حام مین اختلاف ہے دو باتون مین ایک یہ ہے کہ حام نے خلاف فرمودۂ حضرت آدم علیہ السلام کشتی مین اپنی بی بی
سے ساتہہ مباشرت کی تہی حضرت نوحؑ نے اوسکے واسطے دعاء بد کی کہ خداوندا اسکی نطفہ کو متغیر کر اس سبب سے انکی
اولاد قیامت تک سیاہ رنگ ہوگی اور … ہے کہ جب طوفان جاتا رہا اور
اور روایتین بہی اسی طور پر ہین منبہ سے روایت

جویبار کے کنارے پر سرسبز ہوئے اور آدمیون نے روی زمین پر قرار پکڑا تو شیطان حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا
یا نبی اللہ آپ نے میرے اوپر کمال احسان کیا ہے اب اوسکی شکر گذاری کی ساتھ مقر ہون جو کچھہ اب مجھسے پوچھو سچ سچ اوسکا
جواب دون اور جھوٹ نہ بولون حضرت نوحؑ نے اوس سے منہ پھیر لیا وحی آئی کہ ای نوحؑ جو تو چاہے اس سے پوچھ
کہ سچ اسکی زبان پر جاری نہین ہونے کا حضرت نوحؑ نے اوس سے پوچھا کہ کون کونسے آدمی بنی آدم ان سے تیری مددگاری
کرتے ہین کہا وہ لوگ کہ طمع اور حرص اور بخل اور تکبر رکھتے ہین اور کامونمین شتابی اور جلدی کرتے ہین پھر حضرت نوحؑ نے کہا
کہ مین نے تیرے حق مین کونسا احسان کیا ہے کہا وہ احسان یہ ہے کہ تو نے دعا کر کر سبکو ایک دفعہ دوزخ مین پہونچا دیا
اور مجھکو اس محنت سے چھوڑا دیا حضرت نوحؑ دعا کرنے سے پشیمان ہوئے اور چالیس برس تک اور ایک روایت سے سو برس
تک گریہ وزاری درگاہ باری مین کیا کئے پھر حضرت نوحؑ ساتھ بنانے آبخورہ اور ٹھلیان اور مٹکے وغیرہ کے مامور ہوئے
اور ایک مدت انکے بنانے مین صرف کی پھر ساتھ توڑنے انکے کے مامور ہوئے اور ایک ایک کو توڑ ڈالا اور غمناک ہو کر ایک
گوشہ مین بیٹھ کر کہا الٰہی اتنی مدت مین محنت کر کر مین نے انکو بنایا تھا اور اب ان سبکو ضائع دیکھتا ہون فرمان آیا کہ چند روز مین
مٹی سے چند باسن بنائے باوجود اس بات کی کہ نہ انمین حس تھی نہ حرکت نہ جان تھی نہ بدن نہ عیال تھا نہ گھر بار نہ فرزند تھا نہ پیوند
تو انکو توڑ کر ناخوش ہوا ہمکو ہلاک کرنا اس قوم کا کہ جسمین ہر ایک گل گلزار امانی کنارہ جویبار زندگانی مین مانند سرو بستان کی قامت رکھتا
تھا اور اتنی مدت مین ساتھ انواع نعمتون کے ہمنے پالا تھا سبکو تیری دعا کی ساتھ ہلاک کر دیا کیونکر پسند آیا اب اپنے عزت
اور جلال کی قسم کھاتا ہون کہ پھر کسی قوم کو ساتھ عذاب طوفان کی ہلاک نکرونگا اس جہت سے حضرت نوحؑ کو پشیمانی زیادہ ہوئی
اور غم اور اندوہ خاطر عاطر پر غالب آیا اور اسی غم مین روتے رہے تا آنکہ وفات پائی کہتے ہین کہ جب حضرت نوحؑ کی وفات نزدیک پہونچی
اپنے فرزندون مین سے سام کو طلب کیا اور اوسکو اپنا ولیعہد گردانا اور وصیتین کین اوسوقت مین سام چارسو اٹھائیس
برسکا تھا کعب الاحبار سے نقل ہے کہ حضرت نوحؑ ایک پہاڑ پر بطریق سیر گئے تھے ملک الموت آگے آیا اور اونکو پہونچنے
موت سے آگاہ کیا حضرت نوح علیہ السلام نے سنتے اس حال سے ایک نعرہ مارا کہ انکی آواز سے تمام جانوران صحرائی جمع ہو گئے
پھر حضرت نوحؑ نے کہا ای ملک الموت مجھکو اتنی مہلت دے کہ مین جا کر اپنے فرزندون کو وداع کر آؤن ملک الموت نے کہا یا نبی اللہ
مجھکو اجازت نہین ہے پھر حضرت نوحؑ نے کہا اس جنگل مین مجھپر نماز کون کریگا کہا یہ سب فرشتے مقرب کہ میرے ساتھ ہین
نماز کے واسطے آئے ہین حضرت نوحؑ نے مرنے پر اقرار کیا اور بجان و دل مرنیکے واسطے حاضر اور مستعد ہوئے تفسیر
معالم التنزیل مین سورۂ اعراف مین لکھا ہے کہ بقول بعضے حضرت نوحؑ جب مبعوث ہوئے تو چالیس برسکی عمر تھی اور بقول بعضے پچاس برسکی
عمر تھی اور مواہب علیہ اور معالم التنزیل مین بتفصیل سورۂ ہود مین ہے کہ بقول ابن عباس حضرت نوح علیہ السلام چالیس برسکی

عمر مین مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس برس خلق کو بجناب عز و جل دعوت کی فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عاما یعنی زندگانی کی حضرت نوح علیہ السلام نے اونمین ہزار برس مگر پچاس برس تک مبعوث نہین ہوئے تہے اور طوفان کے بعد ساٹھہ برس اور زندہ رہے کہ عمر انکی ایک ہزار پچاس برس کی تہی اور بقول مقاتل دو سو پچاس برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس برس زندگانی کی اور عمر انکی ایکہزار چار سو پچاس برس کی تہی اور تفسیر مواہب علیہ مین سورۂ عنکبوت مین لکہا ہے کہ اسحاق نے وہب سے نقل کی ہے کہ عمر انکی ایکہزار چار سو برس کی تہی اور صاحب عین المعانی کہتا ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس برس دعوت کی اور تین سو پچاس برس طوفان کے بعد پہر دعوت کی اور زندہ رہے کہ وفات کے وقت ایکہزار تین سو ستر برس کی عمر تہی اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ایک سو پچاس برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس برس تبلیغ رسالت کی اور طوفان کے بعد تین سو برس اور زندہ رہے چنانچہ کل عمر ایکہزار سات سو برس کی تہی اور ایکہزار پانچ سو برس بہی روایت مین آئی ہے القصہ حضرت جبرئیل یا حضرت عزرائیل نے اس حال مین حضرت نوح سے سوال کیا کہ ای دراز ترین پیغمبران اور عمر دنیا کو کسطرح پایا کہا مثل سرا دو در کے کہ ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے نکل آیا اوسوقت جان عزیز حضرت نوح کی حضرت عزرائیل نے قبض کی اور فرشتون نے انکو غسل دیا اور نماز پڑہی اور اہل ہفت آسمان و زمین کے انکے مرنے پر اتنا نہین روئے جتنا کہ حضرت نوح کی مرنے پر

فصل چوتہی ذکر یافث بن نوح علیہ السلام مین اور احوال اصول قبائل ترک مین کہ انکی نسل سے ظاہر ہوئے روضۃ الصفا مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ یافث پیغمبر ہین اور جب حضرت نوح نے یافث کو کوہ جودی پر پہونچنے کے بعد رخصت کیا تہا بجانب شمال اور مشرق کہ نامزد انکے تہے توجہ کرین یافث نے پدر بزرگوار سے التماس کیا کہ حضرت مجہے ایک دعا سکہا دین کہ جب چاہون مینہ برسنے لگے حضرت نوح نے بموجب انکی التماس کے بدرگاہ حق سبحانہ تعالی مناجات کی اور دعا انکی قبول ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک اسم بزرگ لاکر حضرت نوح کو دیا اور حضرت نوح نے اوسکو ایک پتہر پر نقش کرکر یافث کے حوالہ کیا اوس پتہر کو یدہ اور حجر المطر کہتے ہین اور ترک اوسکو جیدہ تاش بولتے ہین پہر یافث سوق الثمانین سے باہر آکر منازل اور مراحل طے کرکر اپنی مملکت مین پہونچے اور بطریق صحرا نشینان ایک مدت بسر کی اور رسمہای نیک درمیان لائے جب انکی نسل بہت ہوئی تو انہون نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین کہ شہرہای بزرگ اقلیم چین کو اوس سرزمین مین بنیاد رکہی کہتے ہین کہ حضرت واہب العطیات نے انکو گیارہ فرزند عطا فرمائے چین و صقلاب و منشج و کمارے و ترک و خلج و خزر و روس و سدسان و غزان و رج اور انہون نے ہر ایک فرزند کا اپنی ذریت کی لڑکیون کے ساتہہ نکاح کر دیا اور تعمیر بلاد اور تکثیر عباد و وصیت کی اور پہلے ترک بن یافث کہ ولیعہد اور ارشد اولاد اور بغایت دلیر اور فرزانہ اور ہنرمند اور مردانہ تہا اور اوسکو یافث اغلان بہی کہتے تہے اوس نواح مین سیر کرتا ہوا ایک مقام پر پہونچا کہ ترکی مین اوسکو اسلوک کہتے ہین اور وہان ایک دریا ہے مختصر اور آب سرد اور چشمہ ہای خوشگوار اور مرغزار بیشمار تہے اور ترک کو وہان کی آب و ہوا موافق تہی مع اپنے یارون کے سکونت اختیار کی اور لکڑی اور گہانس سے گہر بنائے اور بعد از چند مدت خرگاہ وغیرہ کا اختراع کیا اور گوسفند اور حیوانون کی پوست کی قبا اور طاقی بنائے الغرض چونکہ حضرت یافث بادشاہ عادل اور فاضل تہے در باب جمعیت کوئی دقیقہ مہمل اور نامرعی نہ چہوڑتے تہے اور بندگان الہی کو اپنے ظل حمایت مین فارغ و آسودہ رکہتے تہے بخشندۂ بیمنت نے انکو کئی فرزند شایستہ کرامت فرمائے

تھا ایک اونمین فودک نام کہ شکار دوست تھا ایکدن صحرا مین نخچیر کی گوشت کی کباب کر کر کھا رہا تھا کہ ناگاہ ایک لقمہ اوسکی ہاتھہ سے نمک زار زمین پر گر پڑا اور
فودک نے اوس نوالہ کو اوٹھا کر اپنے منہ مین رکھا پہلے نوالے سے اوسکو لذیذ تر پایا پھر نمک کو کھانے مین ملا کر تناول کیا اور یہ رسم اوس روز سے دستار طبیعت خلائق ہوئی
اور اتراک اصلی اسکی ذریت کو کہتے ہین اور ایک یافث کی فرزندونمین خزر تھا کہ بعد سیاحی مملکت شمال کنارہ آب تل پر پہونچا اور وہ ساحل اسکو پسند آیا اور
وہان ایک شہر بنا کیا اور اوسکے فرزندون نے رسم روباہ گرفتن جہانمین ظاہر کی اور باشارہ پدر لومڑی کی پوست کا ملبوس درست کیا اور ایام زندگانی خزر مین
جب اسکا ایک فرزند مر گیا چند مدت خزر نے نجانا کہ اس دکھ کو کیا کرون آخرکار چونکہ یافث سے اوسنے بعض متعلقون کے دریا مین غرق ہونے سے آگ کہ پانیکی
ضد ہے جلائی اور اپنی قوم کی لوگون کو کہ حاضر تھے حکم کیا کہ اونھون نے طنبور اور آلات لہو مہیا کر کر گاتے بجاتے اوسکی لاش کو لیجا کر اوس آگ مین ڈالدیا
کہتے ہین کہ اب تک رسم مذموم اون شہرون مین باقی ہے اور نقل کرتے ہین کہ اول بہڑون کے چھتے شگاف پہاڑ ونمین سے انھون نے پائے اور اونمین سے
شہد نکال کر حلوا بنایا اور بعد ازین روس الی بلاد خزر مین آیا اور ایک ایلچی بھیجکر ایک گوشہ زمین کا التماس کیا کہ تا وہان سکونت اختیار کرے
خزر نے اوسکے ایلچی پر بہت نوازش کی اور اوس نواحی مین جزیرہ ہے کہ ہوای خوش اور زمین دلکش رکہتے تھے اسکو تفویض کی جب یافث کے
فرزندون نے جابجا گوشونمین قرار پکڑا غزبان بن یافث کنارہ زمین بلغار پر آیا اور وہان عمارت بنا کر متمکن ہوا اور یہ نہایت مکار اور حیلہ گر تھا
اسکو اسکے بھائی کی ساتھہ کہ ترک بن یافث تھا ایک جنگ عظیم پیش آئی اور اوس لڑائی کا سبب تھا کہ جب حضرت یافث کشتی دریا مین تھے
غرق ہوگیا وہ پتھر کو حضرت نوح نے بارش باران کی واسطے انکو دیا تھا غزبان بن یافث کی ہاتھہ آیا اور ہر ایک بھائی نے اوس سنگ کو طلب کیا
غزبان نے از رو مکر و حیلہ اور ایک پتھر ویسا ہی پیدا کر کر ہم رنگ اوس پر نقش کیا اور سرانجام مہم کو قرعہ پر قرار دیا جب قرعہ بنام ترک بن یافث کی
پڑا اور وہ پتھر دینا ضرور ہوا غزبان نے جو پتھر کہ جعلی بنایا تھا ترک کی حوالہ کیا اور ترک صادق بے آنکہ اوس پتھر کا امتحان کرے خوش ہو کر
لیگیا اور عزیز اور محفوظ رکھا کیا چند سال کی بعد کہ ترک کو آب باران کی احتیاج ہوئی ہر چند اوس پتھر سے منہ طلب کیا مفید نپایا یا جانا کہ غزبان نے
اس باب مین مکر کیا ہے مجبور ہو کر ایک لشکر فراوان کہ کوہ و ہامون اوسکی گنجایش نرکھتے تھے فراہم کر کر اپنے بھائی کے مقابلہ پر توجہ کی
تا وہ پتھر اوس سے لیوی غزبان نے بھی سپاہ اور فوج آمادہ و آراستہ کر کے یغور کو کہ اوسکی اولاد مین بہادر اور دلیر تھا اور شیمہ جلادت و فرزانگی
اور شیوہ شجاعت و مردانگی سے آراستہ تھا ترک کی مقابلہ کی واسطے بھیجا اور بعد از ملاقات فریقین جنگ سخت واقع ہوئی اور یغور اوس لڑائی مین
مارا گیا اور ترک پہر گیا کہتے ہین کہ اب تک بنی اعمام مین بھی خصومت باقی ہے اور صقلاب بن یافث نے قصد کیا کہ کہین عمارت بنا کر کے کسو واسطے کہ
اسکے بھی عیال و اطفال بہت ہوگئے تھے چین مین آیا وہان ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکی ماں جننے کے بعد مر گئی اتفاقاً ایک کتیا شکاری بھی
جنی تھی اوس لڑکے کو اوس کتیا کی دودھ سے پرورش کیا جب وہ فرزند بڑا ہوا تو کتون کی طرح آدمیونمین کودتا پہرتا تھا اور اوسکے باپ نے ایک عورت
اپنے کنبہ مین سے اسکو بیاہ دی اور اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا بھی صقلاب نام رکھا اور ایک مدت کی بعد مع اپنے اتباع اور اشیاع کے دیار
روس کیطرف عزیمت کر کر ایک مقام لائق اپنے کو روس سے طلب کیا روس نے کہا یہاں کی جگہ نہایت تنگ ہے اور تمہارے واسطے زمین وسیع چاہئے کسو واسطے کہ تم فرزند

یہ روس سے مایوس ہو کر کماری اور خزر کے پاس گئے اور اسی امر کی درخواست کی وہ بھی جواب سے بنابرین اوتش محاربہ فرزندین کا اشتعال پایا اطراف دوم
صقلاب بھاگ کر ایک موضع مین جا کر بعرض چوستہ درجہ مین کہ جسکو ماوراء الیم سابع کہتے ہین شدت برودت سے زمین کے نیچے گھر بنا کر
مقیم ہوئے اور کماری بن یافث کہ مرد عیاش تھا اور صید و شکار پر میل تمام رکھتا تھا اثنائے شکار مین حدود بلغار مین جا پہونچا ایک مکان پایا
ایک حصار خورم اور چند موضع بانزہت اور ہوا معتدل پائی وہان سکونت اختیار کی اوسکو خداوند عالم نے دو فرزند کرامت فرمائے ایک کا بلغار
اور دوسرے کا برطاس نام رکھا جب وہ دونون فرزند سن تمیز کو پہونچے تو وہ ایک ایک موضع اختیار کر کر ترتیب عمارت مین مشغول ہوئے اور دو باد اور معمور اور
قاقم اور سنجاب بہم پہونچا کر اونکے پوست کے ملبوسات پہنا کیے اور اتبک جو جماعت اون بلاد و امصار مین ہین اونکی نسل سے ہین اور
چین بن یافث بغایت عاقل و باتمیز اور مدبر تھا اوسکے باپ نے اپنی مملکت مین ایک شہر بنا کر اوسکے نام کے ساتھہ موسوم کیا چنانچہ
سابق مذکور ہوا اور چونکہ چین بلند طبیعت تھا اور جمیع امور مین غور تدبر رکھتا تھا صورتگری اور نقاشی اور جامہ بلون بنی اور اختراع کر کر
اپنے فرزندونکو سکھائی اور ابریشم مفتول بہم پہونچا کر اور اکثر صناعات کہ اہل عالم مین متعارف اور مشہور ہین اوسکی ذہن وقاد کی نتائج سے ہین
اور اسی اثنا مین کہ ایک پسر فرخندہ اختر پیدا ہوا اوسکا ماچین نام رکھا جب ماچین مرتبہ رشد اور سن تمیز کو پہونچا ازدواج کی طرف میل کی
اور بعد مرور ایام اسکی نسل بہت ہوئی اور اس فرزند رشید نے اپنے پدر حمید کی ساتھہ مشورہ کر کر کہا کہ اولاد و اعقاب و اقارب و عشائر
ہمارے اس حدود مین حد شمار سے باہر ہین مقام انکی سکونت کے واسطے وفا نہین کرتا ہے اگر اجازت ہو تو میان کہین قرب و جوار مین ایک شہر تعمیر کرون تا کہ دستار
وانزدحام سے نجات پاوین چنانچہ چین نے اجازت دی ماچین نے دار الملک مین ایک شہر بنایا اور اوسکو اپنے نام کی ساتھہ موسوم گردانا اور وہان مقیم ہوا ایک ستعظیم
اوسکی ذریت مین ظاہر ہوئی اور ماچین نے اپنی اولاد کو دنبون کی پشم بٹنا سکھائی اور اوس سے انواع طرح کی لباس مہیا کیے اور پہر صید و شکار کی طرف مائل ہو کر
غشا ورکہ ایک جانور پرندون مین سے خوبصورت اثنائے شکار مین پکڑ کر اوسکے پر بنا بر زینت صرب اختیار کر کر حکم دیا کہ ہنگام جنگ و جدال مردان مبارز و دلاور اپنے
خود اور عمامون میں نصب کرین اور پھر دوسری نوبت شکارگاہ مین ایک ہرن پکڑا اور جب اوسکو ذبح کر کر پوست مین سے باہر نکالا تو خون سیاہ اور خوشبو اوسکی
ناف مین سے روان ہوا ماچین نے کہا اسکو ضبط کر کر خشک کرین جب دو بارہ اوس مضمون کی عمل احتیاط مین آئی خوشبو اوسکی مرتبہ اول سے اسکے دماغ مین زیادہ معلوم
ہوئی حکم کیا کہ بعد جہان ایسا آہو نظر آوے اور اوسکی نافہ کی بہت محافظت کرین کہتے ہین کہ مشک اسطرح آدمیون کے ہاتھ آیا پہر مرور مدت کے اولاد اور
اقارب یافث کی بہت ہو گئے لغات مختلف انکے درمیان مین ظاہر اور پیدا ہوئے اور انکی زبانون سے انکے کلام معہودہ سے انحراف پایا چنانچہ جتنیس لغت انکی زبانون پر
جاری ہوئے کہ کوئی فرقہ دوسرے فرقہ کا کلام نہ سمجھتا تھا اس سبب سے سب متفرق ہو کر ایک دوسرے سے مفارقت کی اور اطراف دیار اور قصبات مین
توطن کیا اور بعضے انمین سے کہ صحرا نشینی کی معتاد ہوئے تھے اوسی طریقہ پر کہ آج تک نسب جمیع اتراک اور مغل اور تاتار اور قپچاق وغیرہم کی یافث کے ساتھہ
منتہی ہوتے ہین اور سلاطین و خانان ترکستان اور بلاد شمال یافث کی ذریت مین سے ہین

فصل پانچوین ذکر حام بن نوح علیہ السلام مین

روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ بعض تواریخ مین ثابت ہے کہ حام بھی انبیا و مرسل مین سے تھے محمد بن کعب القرطبی نے انکی سبب تبدیل ہیات مین نقل کیا ہے

کہ جب فرمان قضا جریان باری تعالی کا صادر ہوا کہ کشتی نوح مین کوئی اپنی منکوحہ کے ساتھہ مجامعت نکرے جبتک کہ غلیان آب تسکین نپاوے اور تراکم سحاب و تلاطم امواج فرو نہووے اور کشتی خشکی مین قرار نپکڑے آداب ممانعت اقتران طغیان آب مین شہوت حام نے غلبہ کیا لاچار اپنی حرم کے ساتھہ اونہون نے خلوت کی اور رنگ انکا متغیر ہوگیا اور بعض آئمہ تاریخ اس قول کو ضعیف جانتے ہین بلکہ اوس روایت کو بھی کہ نظر اوپر شرمگاہ پدر کے ڈالی اور پوشیدہ نکیا بہر تقدیر بعد تسکین طوفان منزل نوح سے انہون نے سفر اختیار کیا اور منازل طی کرکر سواحل بحر محیط پر نواحی جنوب مین اقامت کی اور حق سبحانہ تعالی نے نو فرزند انکو کرامت فرمائے ہند و سند و زنج و نوبہ و کنعان و کرش و قبط و بربر و حبش اور انکی ذریت سودان مغرب اور بلاد حبشہ اور زنگبار اور ہندوستان مین پہیل گئی اور فرزندان حام مین اٹھارہ نوع کی لغت پیدا ہوئے ہر فرقہ ایک لغت کے ساتھہ متکلم تھا اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی زبان نہ سمجھتا تھا مجبور اوس نواحی مین پراگندہ ہوکر ہر گروہ نے ایک شہر بنایا اور کہتے ہین کہ جانب جنوب خط استوا کی چودہ درجون تک کچھ عمارتین اور بنائین جو واقع ہین بعض اولاد حام اون مواضع مین متوطن ہین **فصل چھٹی** ذکر سام بن نوح مین روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ مقدسی اپنی تاریخ مین لایا ہے کہ سام بن نوح بھی کبار انبیاء مرسل مین سے ہوئے ہین حضرت نوح علیہ السلام نے جب انکو بوفور خردمندی اور کمال ارجمندی اور کثرت دانش اور فراست اور رشد صلاحیت نفس اور نجابت بہ نسبت اور فرزندون کی مستثنے اور ممتاز پایا مرتبہ ولیعہدی اور خلافت انکو تفویض کیا اور اسرار نبوت اور غوامض رسالت سپرد کیے اور اپنی اولاد کو انکی متابعت اور فرمان برداری کی ساتھہ وصیت کی اور معمورہ عالم اور وسط اقلیم کہ بہترین مواضع ربع مسکون ہے انکی ساتھہ مخصوص گردانی اور حضرت عزت جل شانہ نے مشیت کی کہ اکثر انبیاء اور اولیا اور حکما اور سلاطین اور امرا اور طوائف صلحا اسکی نسل سے ہوئے ہون اور سام نے پانسو برس تک زندگانی پائی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب کے زمانہ تک قید حیات مین تھے لیکن قول اول صحیح تر ہے اور قادر بیچون نے نو فرزند انکو عطا فرمائے ارفخشد کہ ابو الانبیاء ہین اور کیومرث کہ ابو الملوک ہے اور اسود اور یفن اور یعوج اور ملاود اور عیلم اور ارم اور بورا اور سام نے ہر ایک کو ان فرزندون مین سے ایک قطر مین اپنے اقطار ولایت کے بھیجا اور بعض کتب تواریخ مین مرقوم ہے کہ بنابر آنکہ اولاد سام کی زبانین مختلف ہوگئین تھین کہ ساتھہ انیس لغت کے کلام کرتے تھے اور کوئی قوم دوسری قوم کا کلام نہ سمجھتی تھی ہر ایک نے ایک مقام علیحدہ ڈھونڈھ کر عمارت اور زراعت کے ساتھہ اشتغال کیا اور کیومرث تمام ذریت سام مین بادشاہ ہوکر رسوم سلطنت اور آئین حکومت مین معروف ہوا اور ہر ایک کو اعیان مملکت سے مناسب حال اور مرتبہ کی ایک منصب مقرر کیا اور جبکہ اولاد سام اقلیم بابل اور یمن اور حضرموت اور عمان اور عراقین اور فارس مین بہت ہوگئی بعضون نے انمین سے بطرف مشرق اور تھوڑون نے بجانب مغرب رحلت کرکر اولاد یافث اور حام کی ساتھہ اختلاط کیا اور شہر اور قصبات بنائے **باب چھٹا** بیان احوال حضرت ہود اور احوال شدید اور شداد پسران عاد اور صفت باغ ارم مین اور اسمین تین فصل ہین

فصل پہلی نسب اور رسالت اور ہلاک ہونے قوم انکی مین - روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ اکثر اہل تاریخ اس امر پر ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سے تا زمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ مدت ایکہزار دوسو برس کی تھی سوا ہود اور صالح کے کوئی اور پیغمبر مبعوث نہین ہوا اور ایک جماعت کہتی ہے کہ ہود پسر عبد اللہ بن رباح بن حارث بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح ہین اور بعضے کتب تواریخ اور تفاسیر مین لکھتے ہین

کہ عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام عبارت حضرت ہود ہی سے ہے اور معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین ہے کہ ہود بن سام بن نوح دو پشت یا چھ
پشت کے ساتھہ حضرت آدم کو پہونچتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ایک پشت کے ساتھہ بہر تقدیر حق تعالی نے انکو قوم عاد پر بھیجا تا انکو شریعت کی راہ بتاوین
اور افعال ناپسندیدہ سے منع فرماوین اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ عاد دو فرقو نکا نام ہے ایک عاد اولی کہ اوسکو عاد قدیمہ بھی کہتے ہین کہ اولاد عاد بن
عوض بن ارم کی ہے اور شداد بھی انہین مین سے تھا کہ شہر ارم بنام اپنے جد کے بنایا تھا اور گھر انکے متصل عمان کے تھے اور مقدم ہوا اس فرقہ پر قرآن مجید بھی ناطق ہے
کہ حق تعالی نے سورۂ والنجم مین فرمایا ہے کہ اہلک عادا ن الاولی اور دوسرا فرقہ ایک شخص کی اولاد مین سے تھا اوسکا بھی نام عاد تھا اور عاد اولی کی
نسل مین سے تھا ولیکن یہ زمین احقاف مین حضرموت کے متصل متوطن تھے اور فرزند انکے اطراف اوس ملک مین منتشر اور پراگندہ تھے اور قوم عاد اولی بکمال درازقامت ہوے
تھے تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بعضے کہتے ہین قد انکا بارہ گز کا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اکثر انکے بارہ گز کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ طول انکے ساٹھہ گز کا اور اقصر انکے سو گز
کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ دراز قامت سو گز کے تھے اور کوتاہ قد ساٹھہ گز کے اور بعضے کہتے ہین کہ لنبے اکیسویس گز کے تھے اور ٹھگنے اسی گز کے القصہ معارج النبوۃ
مین ہے کہ تمام روے زمین مین ایسے عظیم تر کوئی قبیلہ نہ تھا اور یہ بہت آدمی تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور شہر انکے حضرموت سے عمان تک تھے اور قوت اور طاقت انہین اس قدر
تھی کہ جب بات بات پتھر مین مارتے تو انکے پانون گھٹنون تک دھنس جاتے تھے اور اپنے قد کی برابر پتھر کے ستون بناکر اوسپر رفیع الشان عمارتین بنائین تھین جب کوئی
انمین سے کسی پر غضب ہوتا تھا تو اوس شخص کو اوس قصر پر سے گرادیتے تھے اور سب بت پرستی کرتے تھے اس قوم کی بتونمین سے ایک صمود اور دوسرا صمدا
نام رکھتا تھا اور مدت سے بعبادت اصنام اور ارتکاب فواحش اور مناہی و منکرات مین مصروف رہتے تھے جب انسے بتونکی پرستش اور تمامی فسق و فجور نہایت کو پہونچی
حضرت ہود کہ انکے خویش اور یگانونمین سے تھے انپر مبعوث ہوئے اور پچاس برس تک اوس گروہ باشکوہ کو ساتھہ ایمان اور توحید کی دعوت کیا کئے
اور عذاب ظلم اور فساد اور فسق اور عناد سے ڈرایا کئے اور کہا کئے کہ دائرۂ شریعت سے باہر نہ اٹھو اور معاصی مین سعی نکرو انہون نے اپنے حول اور قوت
گھمنڈ کر کر حضرت ہود کے کہنے پر ذرا التفات نکیا اور چند آدمی کہ انکے ساتھہ ایمان لائے تو وہ بھی بخوف ضرر کفار نابہنجار کے ظاہر نکرتے تھے جب
حضرت ہود نے انکو مبالغہ سے فرمایا اور اس قوم مردود نے ایذا اور قتل کا ارادہ کیا فرزندان حضرت ہود نے انکے اس قصد ناسزا کو
حضرت ہود سے عرض کیا اور اونہون نے سلامتی اہل ایمان اور ہلاکت صاحب کفران کی درگاہ ایزد منان سے چاہی اور دعا انکی قبول ہوئی آسمان
سے مینہ برسنا موقوف ہوا اور انکے کوونمین پانی کم ہوگیا اور باغ انکے خشک ہوگئے اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ تین برس تک اسی طرح پر رہا اور
ایک روایت سے سات برس تک وہ گروہ ناہموار قحط اور تنگی کی ساتھہ گرفتار رہے ہرچند حضرت ہود انکو نصیحت کرتے تھے کہ خداے عز و جل کے ساتھہ
ایمان لاؤ تا اس بلا سے کہ جسمین ہو نجات پاؤ یہ کہتے تھے کہ تیری کہنے سے ہم اپنے بتونکی عبادت نہین چھوڑینگے آخر الامر ان بدکردارون نے ایک جماعت اہل
شقاوت کو طلب باران کیلیے مکہ معظمہ مین بھیجا کہ قیل بن عنز اور لقمان بن عاد اور لقیم بن ہزال اور مرثد بن سعد بن عفیر اور رحلہ بن الخیبری یا
معاویہ بن بکر کا خالو وغیرہ ستر آدمی تھے اور قیل مذکور ان کا سردار تھا اور اوس زمانہ مین یہ رسم تھی کہ جس کسی مومن یا موحد یا کافر ملحد کو
مشکل درپیش آتی تھی تو وہ مکہ مین جاکر کہ اوس وقت مین بجاے کعبہ ایک سرخ ٹیلہ تھا دعا کرتا تھا اور اوسکی دعا قبول ہوتی تھی روضۃ الصفا مین مذکور ہے

کہ اوسوقت ساکنان مکہ مبارکہ کہ ایک جماعت تہی فرزندان عملاق کہ عملیق بیٹے لاود بن سام کے انکو عمالقہ کہتے تہے اور شریف بکر
اور رئیس اوس قوم کا معاویہ بن بکر نام تہا اور اوسکی مان کلہدہ بنت خیبری کا قبیلہ عاد سے تہی - معالم اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ معاویہ بن بکر نے
انکو مہمان کیا اور بانواع ضیافت کے انکے ساتہہ مشغول اور مصروف ہوا چنانچہ ایک مہینے تک طعام و شراب کی ساتہہ مصروف رہے اور دعا سے غافل رہے جب
انہون نے حرم مین انکا قصد طلب باران کے لیے کیا اور کعبہ کی طرف جانے لگے مرثد بن سعد کہ مسلمانون مین سے تہا اور اپنے ایمان کو چہپائی ہوئی رکہتا تہا اوسنے
کہا تم جبتک ایمان نہین لاؤگے مینہ نہین برسیگا انکو اسکے کلام سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے اوس سے جدا ہوئی اور قربانیان ذبح کین اور بعضی کہتے ہین کہ
جو انمین معتبر تہا وہ آگے بڑہا اور کہا یا رب طلب باران کے لیے آیا ہون اگر ہود راست گو اور سچا ہے تو مینہ کو بہیج اور معالم التنزیل مین اور بحر المواج مین بہی ہے
کہ انمین سے لقمان نے رستہ مین درازی عمر کی درخواست کی چنانچہ اوسکی عمر سات گرگسونکی کہ ہر گرگس تہی برس زندگانی کرتا ہے ہوگئی اور مرثد کہ
مسلمان تہا اور نیز علیحدہ تہا یہ دعا کیا کرتا کہ الہی مین بہوک کی طاقت نہین رکہتا ہون مجکو دنیا مین ناز و نعمت کی ساتہہ رکہہ آواز آئی کہ ہر گز ہوگا
اور فی الحال بقدرت ایزد متعال تین بادل ٹکڑی ٹکڑی ہوا مین پیدا ہوئی ایک سفید اور ایک سرخ اور ایک سیاہ اور آواز آئی کہ اے قیل ایک بادل ان تینون مین سے لے اور اپنی
قوم کے واسطے اختیار کر لے قولہ تعالی فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا یعنی پس جب دیکہا انہون نے اسکو بادل
سامنے آنے والا جنگل انکے مین کہا انہون نے یہ ابر ہے مینہ دینے والا ہمکو سو بکمال خوشی کہا کہ سیاہ ابر کہ اسمین مینہ بہت ہوتا ہے اختیار کیا مین نے
ہوسوقت وہ ابر منزل گاہ عاد پر چلا جب قیل اور اوسکی تابعون نے یہ حال مشاہدہ کیا خوشیان کین اور ایک دوسرے کو بشارت اور مبارکبادی دینے لگا
کہ یہ وہ ابر ہے کہ اس سے بوستان امانی اور چمن زندگانی ہمارا سبز اور خرم ہوگا یہ سمجہا کہ یہ ابر آب ہونے والا نہین ہے بلکہ باد آتشبار ہے کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے
بل ہو ما استعجلتم بہ ریح فیہا عذاب الیم یعنی بلکہ وہ چیز ہے کہ جلدی کرتے تہے تم ساتہہ اوسکی ہوا ہے بیچ اوسکے عذاب ہے درد دینے والا اور معارج النبوۃ
مین وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ چوتہی یا ساتوین زمین مین ایک ہوا ہے کہ اوسکو ستر ہزار مہار آہنی کی ساتہہ باندہ رکہا ہے اور ہر مہار کو
ایک فرشتہ اور ایک روایت ہے کہ ہر مہار کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئی ہین جب قیامت کا دن قائم ہوگا تو اوس ہوا کو چہوڑ دینگے
کہ تمام پہاڑ سنگین مانند پشم رنگین کے اوڑ جاوین اور سارا آسمان پہٹ کر جدا ہو جاوین گرفرمان الہی پہونچا کہ اسمین سے ذرہ سی ہوا قوم عاد پر بہیجو
بفرمان الہی مقدار حلقہ انگشتری اور ایک روایت ہے مقدار سوراخ سوئی کی چہوڑ دی جب وہ ابر سیاہ اوٹہا قوم عاد خوش ہوئی اور کہا کہ یہ
ابر ہمکو باران دیگا حضرت ہود نے فرمایا کہ یہ عذاب ہے جسکو تم جلدہی طلب کرتی ہو اول جس نے کہ انمین سے باد عذاب کو اوس ابر مین مشاہدہ کیا کہ
ایک عورت تہی مہر و نام جب اوسنے یہ حالت دیکہی ڈر کر ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑی جب اوسکو ہوش آیا تو اوس سے پوچہا کہ تونے کیا
دیکہکر ڈرگئی اوسنے کہا مین نے ایک ہوا دیکہی کہ اوسمین دوزخ کی آگ کے شعلے ہین اور آگے آگے اوس ہوا کی ایک گروہ بصورت مردان
خوفی تہا دیکہا کہ اوس باد عذاب کو ہماری طرف کہینچی ہوئی لاتی ہین جب حضرت ہود نے اوس ابر کو دیکہا جانا کہ علامت عذاب کی ہے فرمان آیا
تو اپنے لوگون کو اس قوم مین سے نکال کر باہر چلا جا حضرت ہود علیہ السلام نے مع چار ہزار آدمیونکی اس قوم سی جدا ہو کر ایک گوشہ مین

اپنے اور مسلمانوں کے گرد ایک خط شکل دائرہ کھینچکر سب سے کہا کہ اس دائرہ سے قدم باہر نہ رکھنا لاجرم حضرت ہودؑ کے ہاتھ کی برکت سے وہ دائرہ
بطور قلعہ کے محکم ہو گیا اور سبب امن و امان اہل ایمان کا ہوا۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ہودؑ سب مسلمانوں کو لیکر جزیرہ میں جا رہے
وہ ہوا ان پر مثال نسیم اور مانند رائحہ عنبر و شمیم کے چلتی تھی اور موجب انکے آرام و راحت کا ہوتی تھی اور کافروں پر یہ انواع جراحت کا قوم عاد نے اپنی
عورتوں اور فرزندوں اور مال کو جمع کر کر بھاگنے کا قصد کیا حق تعالی نے سانپ اور بچھو بھیجے کہ انہوں نے انکی راہ روکی اور یہ نجات سکے ناچار
پہاڑوں میں گھسکر اپنے لڑکوں اور جانوروں کو درمیان میں کر کر مرد گرد اگرد انکے ایک کا ہاتھ ایک پکڑ کر اور دامن سے دامن کو باندھ کر صفیں باندہ میں
اور کہنے لگے ہوا ہمارے ساتھ کیا کر سکیگی اول وہ ہوا انکی عورتوں اور لڑکوں اور چارپایوں کو زمین سے اوڑا لے گئی اور ٹکڑے ٹکڑے کر کر
زمین پر ڈالدیا اور انکے مکانات زمین سے اوکھڑ کر اور ہوا میں غبار ہو کر انکے سروں پر گرتے تھے۔ قوم عاد نے جب یہ واقعہ ہولناک مشاہدہ کیا
وہاں سے بھاگ کر اپنے گھروں میں گھس گئے پھر ہوا نے بعضوں پر دیواریں گرا گرا کر ہلاک کر دیا اور بعضوں کو گھر سے نکال کر اوڑا لیجاتی تھی اور انکے
پوست تن سے جدا جدا کر کر اور رگیں توڑ کر اوندھا زمین پر ڈال دیتی تھی۔ اور بعضے گھروں میں اور غاروں میں چھپے تھے انکو وہاں سے نکال کر اوبلندی پر
لیجا کر زمین پر ہلاک کر دیتی تھی ایک مرثد مع اپنی قوم کے کہ ایک گھر میں چھپا تھا چار دن تک انکو کچھ آفت نہ پہونچی تھی پانچویں دن
حضرت ہودؑ نے اوسکے پاس آ کر کہا دیکھا تو نے کہ خدا تعالی نے عادیوں کے ساتھ کیا کیا اگر اب بھی تو ایمان لاوے تو اس بلا سے
نجات پاوے اوس مردود نے سخن حضرت ہود علیہ السلام پر کچھ التفات نکیا چھٹے دن مرثد پر ہوا اوس غار میں گھس گئی اور ایک کو دوسرے سے ٹکرا کر
مار ڈالا تا آنکہ مرثد تنہا باقی رہگیا ساتویں دن حضرت ہود علیہ السلام پھر اوسکے پاس آئے اور کہا کہ دیکھا تیری گروہ پر کیا گذرا اب بھی توبہ کر اور
ایمان لا کہ میان سے تو سلامت نکلے اوسنے کہا اگر ایمان لاؤں تو تیرا خدا مجکو کیا دیگا حضرت ہودؑ نے کہا بہشت تجکو عطا کریگا اوس مردک نے
کہا کیا فائدہ کہ اب عادی قوم گذر گئی فرمایا کچھ جو اب باقی ہیں اگر تو انکے ساتھ ایمان میں موافقت کرے تو تھوڑی مدت میں ایک سے سو فرزند
پیدا ہوویں کہ پھر تیری قوم وجود کرے کہا اے ہودؑ اس ابر میں یہ لوگ کہ مثال شتران بختی کے نظر آتے ہیں [illegible] یا کہ فرشتے ہیں کہا اگر
میں ایمان لاؤں تو تیرا خدا اون سے قصاص لیگا فرمایا اور یہ تیری کبھی تو نے دیکھا ہے کہ جو کبھی کوئی بادشاہ کسی سپاہی کو کسی باغی اور طاغی کے
مارنے کے واسطے بھیجے اور وہ سپاہی اوسکو مار ڈالے پھر بادشاہ اوس سپاہی سے قصاص لیوے جب حضرت ہودؑ اوسکے ایمان لانے سے ناامید
ہوئے تو ہوا نے اوس غار میں گھسکر وہیں اوٹھا کر اوسی پٹکا اور مار ڈالا کہتے ہیں کہ تسخیر باد بر قوم عاد آخر ماہ شوال میں ہوئی تھی سات شب اور
آٹھ دن متواتر وقت صبح بدہ کے دن سے دوسرے بدہ کی شام تک اور حضرت [illegible] چلنا اس باد تند کا کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ سورۃ الحاقہ میں

فرمایا ہے واما عاد فاہلکوا بریح صرصر عاتیہ سخرہا علیہم سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما فتری القوم فیہا صرعی کانہم اعجاز
نخل خاویہ ۵ فہل تری لہم من باقیہ یعنے اور جو تھے عاد پس ہلاک کیے گئے ساتھ باد تند حد سے نکل جانے والی کے لگا دیا اوس
باد کو اونپر سات رات اور آٹھ دن کی جڑ کاٹنے والی پس دیکھتا تو اوس قوم کو بیچ اوسکے گرے ہوئے گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں کھجور کی کھوکھلی

پس کیا دیکھتا ہے تو اونمین کوئی باقی اور روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ ایام عجوز کہ اہل تنجیم انکو آخر زمستان مین درج تقویم کرتے ہین نہین دنون سے عبارت ہے اور ان دنون کا ایام عجوز اسواسطے نام ہوا ہے کہ ایک عجوزہ یعنے بڑہیا اس قوم مین سے خوف تندی ہوا سے تہخانہ مین چہپ رہی تہی آٹہوین دن وہان بہی وہ ہوا پہونچی اور اوسکو ہلاک کر دیا القصہ قوم عاد سے اوس دن کوئی بہاگ کر زندہ نرہا مگر وہ لوگ کہ مکہ مین دعا کے واسطے گئے تہے اور یہ وہین تہے کہ ناگاہ ایک مرد شتر سوار شب مہتاب مین پیدا ہوا کہ تین راتین واقعہ ہلاک قوم عاد سے گذری تہین انہون نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اور کہان جائیگا اس نے کہا مین ایک امت حضرت ہود سے ہون اور شہر عاد سے آیا ہون اور ولایت مصر کو جاؤنگا انہون نے اپنی قوم کی خبر پوچہی کہا اونکا خرمن زندگانی ساتہہ باد خزانی موت کی پریشان ہو گیا پہر انہون نے حضرت ہود اور اونکی امت کے حال سے سوال کیا کہا وہ سلامت ہین قیل اور او سکے یارون نے جب اپنی دوستونکی ہلاکت اور اپنے دشمنونکی سلامتی سنی کہا اے پروردگار اوس شربت ہلاکت سے کہ ہمارے دوستونکو تو نے چکہایا اوس مین سے ہمکو بہی نصیب کر کہ ہماری زندگانی بغیر دوستان جانی کس کام کی ہے اور بعضی روایتون مین قصص التنزیل مین ابو مطیع وغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہون نے بعد سنے اس واقعہ کی خدا تعالی سے بقائے ابدی کی درخواست کی ندائے ہاتف غیبی سنی کہ ہمیشہ رہنا اس جہان مین جملہ محالات سے ہے انہون نے کہا تو ہمکو ہلاک کر کر ہماری قوم کی ساتہہ ملا حق تعالی نے ہوا کو بہیجا کہ انکے ساتہہ بہی ہوا او سیطرح سے درپیش آئی

فصل دوسری ذکر شدید اور شداد پسران عاد اور صفت بہشت شداد مین کہ باغ ارم مشہور ہے ہر چند کہ ذکر ان دونون بادشاہون جبار کا لایق ذیل سلاطین نامدار کتب تواریخ مین مناسب سیاق تحریر تہا لیکن چونکہ سیر نویسان معتبر نے کہ ہمیشہ پیش آور دانش و فرہنگ مین ہمیشہ تہے بسبب رعایت منطوق لازم الوثوق ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلہا فی البلاد کہ ناطق توصیف عمارت عالیہ شداد کی ہے کتب سیر مین حضرت ہود علیہ السلام کے بعد لکہا ہے اور اسکے قصے کو منجملہ قصص قرآنی محسوب کیا ہے لاجرم قلم مشکین رقم بیان ان دونون بادشاہونمین متابعت سلف بجا لاتا ہے - مدارک اور مغنی اور جواب علیہ اور قصص الانبیا مین باختلاف اقوال بطریق اجمال بیان کیا ہے کہ عاد مذکور کے دو بیٹے تہے شدید اور شداد یہ دونون بادشاہ تہے کہ تمام اہل مشرق اور مغرب کو قہر اور غلبہ کے ساتہہ مطیع اور فرمان بردار اپنا کیا تہا اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ شدید اگرچہ مشرک تہا لیکن ایسا بادشاہ عادل تہا کہ دارائے قانون عدالت جمشید دار سے جام جہان نما عقل کو آئینہ روزگار بنایا تہا اور بملاحظہ قاعدہ اسکندر ریسے چشمہ حیات کا ہمیشہ طالب تہا کمند ملاطفت مین دل خلق اللہ کو کہینچتا تہا اور دانہ احسان و کرم سے مرغ جان خاص و عام کو دام محبت مین لاتا تہا اسکے غایت عدل سے بہیڑیا گائی بہینسونمین بمقام ہمشیرگی مین ہوتا تہا اور اسکے کمال سیاست سے باز تعرض کنجشک سے پہلو تہی کرتا تہا۔ کہتے ہین اس نے اپنی مملکت مین ایک شخص کو عہدہ قضا پر منسوب کر کر اوسکا کچہ مشاہرہ مقرر کیا تہا وہ قاضی ایک برس تک محکمہ مین بیٹہا کیا لیکن ایک حکم بہی اس سے صادر نہوا اور کوئی جہگڑہ اور قضیہ اسکے پاس نہ آیا ناچار مجبور برس دن کے بعد قاضی نے بادشاہ سے کہا مجکو روا نہین کہ قضیئہ کی اجرت لون کسواسطے تو اتنی مدت مین کوئی قضیہ مجہہ تک نہین آیا اور مین نے کسی امر مین کوئی حکم نہین کیا

کہ اوسکے سبب سے مستحق اجرت ہوں ہو شدید نے کہا قضات کی اجرت یعنی جو اہین پاتا ہو جو اس مہم کا وظیفہ ہو اوس پر تو نے قیام کیا ہے
القصہ بعد ازین دو شخص اس قاضی کی محکمہ مین آئے ایک نے اونمین سے کہا کہ ایک زمین مین نے اس شخص سے خریدی ہے اور اوسمین سے ایک خزانہ پایا
ہر چند کہ مین اس بایع کو کہتا ہون کہ اس گنج کو اپنے تصرف مین لا کہ فقط زمین مین نے خریدی ہے نہ خزانہ یہ اسمین تصرف نہین کرتا بایع نے جواب دیا
کہ مین نے زمین کو مع اوس چیز کے کہ اوسمین تھی اس مشتری کے ہاتھ بیچا ہے قاضی نے دونون کا حال تحقیق اور تفتیش کیا معلوم ہوا کہ ایک ان دونومین بیٹا رکھتا ہے
اور دوسرا بیٹی حکم کیا کہ یہ دونون باہم اپنے فرزندونمین شادی کرین اور یہ خزانہ اپنی بیٹی کی جہیز مین دیکر دوسرے کی حوالہ کر دے - کہتے ہین
کہ بعد سات سو برس کے شدید مر گیا اور شداد کی ثروت اور مکنت زائد از حد بہم پہونچائی - چار سو چند بادشاہ اسکے زیر حکم ہوئے اور کسیکو بادشاہان
روے زمین سے اسکے ساتھ مجال مقاومت کی نرہی اس تجبر کے سبب سے یہ خدائی کا دعوی کرنے لگا واعظون اور دانا لوگون نے کہ میراث
انبیا مین سے علم باقی رکھتے تھے اس لعین کو پند اور نصیحت کر کر عذاب سے خدا کے ڈرایا اور بعبادت حق تعالی دعوت کی یہ مردود فایدہ کی بازنہ آیا
تا آنکہ خدای عز و جل نے حضرت ہود علیہ السلام کو شداد کی دعوت کے واسطے بھیجا حضرت ہود نے اسکے پاس آکر کہا خدا تعالی نے تجکو
ہزار برس کی عمر دی ہے اور ہزار خزانہ تو نے جمع کیے اور ہزار دختران خوبرو کی تو خواستگاری کر چکا اور ہزار لشکر کو شکست دی ہے یہ نعمتین کہ
تجکو اللہ تعالی نے عطا فرمائین اب اسکے شکرانہ مین ایمان لا اوس نے کہا اس دولت نعمت اور جاہ اور ثروت سے زیادہ مجکو اوسکی
عبادت مین کیا حاصل ہوگا جو کوئی کسی کی خدمت بجا لاتا ہے تو بنا بر طمع ترقی منصب اور حصول دولت کی بجا لاتا ہے مجکو سب چیز حاصل ہے مین کسیکی
خدمت کی حاجت نہین رکھتا ہون حضرت ہود نے کہا یہ تمام ملک اور دولت دنیا زائل اور فانی ہے حق تعالی اپنی عبادت کے ثواب مین
تمام دنیا سے بہتر ایک چیز عطا فرماتا ہے کہ نام اوسکا بہشت ہے تجکو چاہیے کہ پیش از نزول موت اور حلول فوت اعمال نیک کرے
تا موجب نجاح دو جہانی اور واسطہ فلاح جاودانی کا ہووے اوسنے کہا بہشت کیا چیز ہے اور کیسی ہے حضرت ہود نے بہشت کے
اوصاف بیان کیے اوسنے کہا مجکو ایسی بہشت کی حاجت نہین ہے کسواسطے کہ مین دنیا مین ایسی بہشت بنا سکتا ہون اور اسکے
بنانے پر مستعد ہو کر ایک ایلچی روانہ کیا اور ضحاک تازی کو کہ اسکا بھانجہ تھا اور اوسوقت مین مملکت جمید پر مستولی تھا کہلا بھیجا
کہ اسقدر زر و سیم اور جواہر بنا بر مصالح بہشت کی ضروری روانہ کیا چاہیے ضحاک نے بموجب فرمان شداد خزانہ فراوان بلاد شام مین بھیجا
اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ اوسنے سو شخصونکو اپنے معتبر سردارون مین سے معین کیا اور ہزار ہزار آدمی ہر ایک کے ہمراہ مقرر کیے تا باستقلال
تعمیر عمارات مین مددگاری اون سرداروں کی کرین اور سبکو ہر ایک کام پر متفرق کیا اور جمیع ممالک ربع مسکون مین حکم بھیجے کہ چاندی اور سونے
کی کانون سے اینٹین نقرئی اور طلائی بنا کر جلد ارسال کرین اور خزانے کہ زمین مین مدفون تھے اونکو نکالا اور متصل کوہ عدن کے کہ دیار عرب مین
واقع ہے ایک شہر پاکیزہ مربع الجوانب کہ دور اوسکا چالیس کوس تھا بہشت بنانے کے لائق پایا اور تین ہزار اوستاد ہنرمند اور معمار دانا
بہشت کی بنانے کے لئے مقرر کیے کہ اونہون نے اوس شہر کی ہر جانب سے دس گز وہ بنیاد رکھی اول اوسکی بنیاد کو کھود کر پانی تک پہونچایا اور

سنگ سلیمانی سے اوسکو بھرا جب وہ اساس مین پر نمودار ہوئی چاندی اور سونیکی اینٹون سے اوسکی چار دیواری بنائی اور بلندی اونچی اونکی
پانسو گز متعارف اوس وقت کی رکہی اور کنگری مروارید اور مرجان کی مرصع کاری سے آراستہ کیے کہ وقت طلوع آفتاب اور اوسکی اشراق شعاع
عالمتاب سے آنکہین اون دیوارونکی دیکھنے سے خیرگی کرتی تہین پھر اوس چار دیواری شہر مین ہزار محل چاندی اور سونیکے اور زبرجد کی کہ ہر کوشک
ہزار ستون پر مشتمل تہی بنائی اور ستون بہی زبرجد سبز اور یاقوت سے درست کیے اور محلونکے اوپر کہڑکیان اور نیچے بطور خانہ باغ روشہای خوب
اور چمنہای مرغوب ترتیب دیے اور اوس شہر کے وسط مین ایک نہر جاری کی اور اوس نہر سے چہوٹی چہوٹی حوض محلون اور بیٹھکون مین روان کیے
اور اوس شہر کے صحن کو سنگریزہ ہای یمنی اور یاقوت اور جواہر سے پر کیا اور نہر کے کنارون پر طرح طرح کے درخت نصب کیے کہ تنے اونکے سونیکے اور ٹہنیان
زمرد کی اور بجای شگوفہ یاقوت اور مروارید لگائی تہے اور دیوارین مکانون اور دکانون کو اندر سے مشک اور عنبر سے کہ گلاب مین گارا کیا تہا
کہگل کیا اور جانوران خوش آواز اور خوش منظر دلکش صورتین یاقوت اور جواہر سے بناکر درختون پر تعبیہ کیے اور گردا گرد شہر ہزار مینار زر اور
جواہر کے بلند بنائی اور اون مینارون پر چوکیدار مقرر کیے تا نوبت بنوبت نگہبانی کرین اور دروازہ بہشت پر چار میدان آراستہ کیے
اور میوہ دار درخت اونمین لگائی اور ہر میدانمین لاکہہ کرسیان چاندی اور سونیکی رکہین جب یہ شہر مع منازل اور قصور تیار ہوا تو حکم کیا
واسطے تمام شہر کے قالین اور فرش ریشمی زرتار بناوین اور چاندی اور سونیکے باسن اوس شہر کے مکانات مین ترتیب دینین اور بعضی
نہرونمین آب شیرین اور بعضی مین شراب اور بعضی مین دودہ اور بعضی مین شہد اور شربت جاری کیا اور بازارون اور دکانون کو بہی
پردہ ہای زرتار منقش سے آراستہ کیا اور ہر اہل حرفت اور صنعت کو اونمین بٹہا دیا تا اپنے اپنے کامون مین مشغول رہین اور انواع
اور اقسام کے کہانے اور حلوے باورچی خانونمین پکنے کے واسطے مہیا کئے تا بہم اونشے سرکار بادشاہی سے تمام اہل شہر کو پہونچین چنانچہ
تین برس تک رات دن تمام اور اہتمام اس شہر مین مصروف اور سرگرم ہے اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ بارہ برس کی مدت مین
یہ شہر اس کیفیت کے ساتہ تیار ہوا۔ پھر لڑکیان خوبصورت اور لڑکے خوبرو ہر شہر اور اطراف عالم کے منگوا کر بجای حور و غلمان
وہان چہوڑ دیے اور نام اس عمارت کا ارم رکہا بسبب مناسبت نام دادا کے کسواسطے کہ شداد نسل اوس عاد اولی سے تہا
کہ وہ عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام اور معروف بعاد قدیمہ اور ساکن متصل عدن کے تہے چنانچہ اوپر بیان ہو چکا۔ پہر
حکم کیا کہ جمیع امرای عظام باکمال تجمل اور احتشام اوس شہر مین داخل ہووین اور آپ بہی مع لشکر بقیہ اس واسطے سیر تماشای اوس جای
دلکشا کی کمال تبختر اور غرور سے روانہ ہوا اور بطریق استہزا اور تمسخر لاف و گزاف کرنے لگا کہ دیکہا بنا بر حصول ایسی بہشت کی مجہکو
تکلیف دیتے تہے کہ اپنے سر کو کسیکے روبرو خم کرون اب میری قدرت اور ثروت دیکہی اور استغنا اور بے نیازی میری مشاہدہ کرے کہتے ہین
جب وہ اس شہر کے متصل پہونچا اوس شہر کے آدمی جوق جوق اور فوج فوج اسکے استقبال کے واسطے آئے اور زر و جواہر اسپر نثار کیا منوز ایک
قدم شہر کے دروازے پر تہا اور ایک قدم اندر کو کہ ایک آواز تند آسمان سے پیدا ہوئی کہ تمام خلائق ہلاک ہو گئی اور بادشاہ و وزیر

گر پڑا اور جان نکل گئی اور حسرت دیکھنے اوس شہر کی کہ ساتھ اس مشقت اور تلاش کے درست کیا تھا مصرع دل کی دل ہی مین رہگئی افسوس
اور ایک روایت مین اسطرح پر ہی کہ یہ مردود دو سو غلام زرین لباس کے ساتھ واسطے سیر اوس باغ کے روانہ ہوا جب نزدیک پہونچا تو سب
غلامونکو اون چارون میدانونمین چھوڑ دیا اور آپ ایک غلام کی ساتھ دروازہ بہشت پر گیا ایک پاؤن رکاب مین سے نکالکر دروازیکی
چوکھٹ پر رکہنے پایا تھا کہ ایک شخص وہان کھڑا دیکھا پوچھا کہ تو کون ہی وہ بولا ملک الموت کہا کیون آیا ہی کہا تیری جان لینی کو کہا مجکو اتنی
مہلت دے کہ مین ایک بار اپنی بہشت کو دیکھہ لون کہا مجکو حکم نہین پہر کہا اتنی فرصت دے کہ گھوڑی پر سے اوتر آؤن کہا یہ بہی اجازت نہین
ایک پاؤن رکاب مین اور ایک پاؤن چوکھٹ پر تھا کہ ملک الموت نے جان اوس ناپاک کی قبض کی اور پہر حضرت جبرئیل نے ایک آواز
ہولناک ماری کہ تمام غلام اوسکے کہ چارون میدانونمین تھے ہلاک ہوگئے اور اوس بہشت کو زمین مین لیکر اوتار دیا کہ اوسکا کچھہ اثر
باقی نرہا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ بعض کتابونمین نظر سے گذرا ہی کہ ملک الموت سے حق تعالی نے پوچھا کہ تجکو قبض کرنے
روح کسی مخلوق مین رقت بہم پہونچی یا نہین ملک الموت نے عرض کیا بار خدایا دو شخصونکی روح قبض کرنے مین مجکو نہایت رقت دامنگیر
ہوئی ہی اگر حکم تیرا نہوتا تو مین ہرگز اونکی روح قبض نکرتا - ایک اون شخصونمین ایک لڑکا تھا نو تولد کہ اپنی مانکی ہمراہ کشتی کی تختے پر کہ
دریا شور مین بہتا جاتا تھا مجکو حکم ہوا کہ اوسکی مان کی جان قبض کرون اوسوقت مجکو اوس لڑکی کے حال پر رقت دامنگیر ہوئی
کہ خبرگیر اوس طفل کا سوائے اوسکی مان کے کوئی نتہا دوسرے وہ بادشاہ کہ جسنے بکمال آرزو ایک شہر بنایا کہ کوئی شہر دنیا مین ویسا نہین
بنا ہی جب وس بادشاہ نے بنا بر دیکھنے اوس شہر کے دروازے پر قدم رکھا حکم ہوا کہ روح اوسکی قبض کرون اوسوقت بہی حسرت کے کہ وہ بادشاہ
اپنے دلمین لے گیا مجکو رقت ہوئی تہی ارشاد ہوا کہ یہ بادشاہ وہی لڑکا تھا کہ اسکو بواسطہ پرورش کے درجہ بدرجہ اس قوت اور ثروت کو
پہونچایا تھا جب وہ اس مرتبہ کو پہونچا تو ہمارے فرمان قضا جریان سے سرکشی کی اور تکبر اختیار کیا اور اپنے اعمال ناشایستہ کی جزا پائی
راویان اخبار حکایت اور ناقلان چمن روایت کرتے ہین کہ وہ تختہ کشتی کہ جسپر وہ لڑکا رہ گیا تھا بہتے بہتے ایک کنارے پر دریا کی پہونچا
وہان اوس گاؤن کی دہوبی کپڑے دہو رہے تھے اونہون نے جب دیکھا کہ ایک لڑکا تختے پر ایک مردے کے ساتھ بہتا جاتا ہی دریا مین اوترے اور اوس
تختے کو کہینچکر کنارے پر لائے مردے کو تو دفن کر دیا اور بچہ کو اپنے مہتر کی پاس لے گئے مہتر گاذران بچہ خوش رو اور خوش قیافہ دیکھکر فریفتہ ہوا چونکہ
اسکی اولاد نتہی اوسکو فرزندی مین لیا اور پرورش کرنی شروع کی تا آنکہ یہ لڑکا سترہ برس کا ہوا اور آثار بزرگی اور دانشمندی اوسمین
لڑکپن ہی مین نمودار ہوئے ایکدن گاؤن کی باہر لڑکون مین کہیل رہا تھا کہ ناگاہ شور و غل ہوا کہ بادشاہ کی سواری آتی ہی اور لشکر آنا
شروع ہوا اور سارے لڑکے ڈر کر اور ہیبت کہا کر بہاگ گئے اور یہ طفل بجرات تمام ایک ٹیلہ پر کہڑا ہوا سوارونکے گذرنی کا تماشا دیکہا کیا
تا آنکہ جتنا لشکر تہا اسکی نظر سے گذر گیا اور پیادہ بادشاہی کہ عقب لشکر بنا بر محافظت گرے پڑے کے متعین تہے گذرنی شروع ہوئے اون پیادونمین سے
ایک پیادہ نے دیکہا کہ ایک پڑیا کاغذ کی رستہ مین پڑی ہوئی ہی اوسکو اوٹھا لیا اور کہولا تو دیکہا کہ اوسمین کچھہ ہی اوس پیادہ نے اپنے پیادون سے کہا

کہ یہ سرمہ پایا ہے اور مجکو ضعف بصارت ہے اگر تم کہو تو اسمین سے اپنی آنکھون مین دون شاید فائدہ بخشے اونہون نے کہا کہ راہ مین سے گری ہوئی چیز اوٹھانی نہین چاہئے تھی اور اگر اوٹھائی ہے تو بے امتحان اپنی آنکھون مین ونیا روا نہین چاہئے پہلے اوسے اور کسی کی آنکھہ مین استعمال کرے اگر مضر نہو تو تو بھی استعمال کرنا اوس پیادہ نے دائین بائین دیکھا کوئی اوسکو معلوم نہوا مگر یہ لڑکا پیچھے پر کھڑا ہوا یہ دیکھتا تہا اس پیادہ نے کہا ای لڑکے یہان آ تو تیری آنکھون مین سرمہ دون تا تجکو بینائی زینت حاصل ہووے لڑکا دوڑا ہوا پیادہ کے پاس گیا اور سرمہ کی پوڑیا اوس پیادہ کے ہاتھہ سے لیکر اور ایک اونگلی اوس سرمہ سے بھر کر اپنی آنکھہ مین کھینچی بمجرد کھینچنے کے خزینے اور دفینے زمین کی اسکی نظر مین ظاہر ہونے شروع ہوئے اسطرح سے کہ جیسے کوئی چیز پانی کی تہہ مین سے معلوم ہوتی ہے لڑکے نے از راہ عیاری اور عقلمندی فریاد کرنی شروع کی کہ ای ظالم دون نا انصاف تمنے میری آنکھہ اندہی کر دی مین بادشاہ کے پاس جاکر فریاد کرتا ہون اور تمکو سزا دلواتا ہون پیادہ یہ کلام سنکر افتان و خیزان سراسیمہ اور حیران بہاگ گیا یہ لڑکا سرمہ کا کاغذ لیکر اپنے گہر آیا اور ہوئیکی مہتر سے خلوت مین یہ اسرار بیان کئے مہتر نے کہا کہ گدہے اور خچر جتنے موجود ہین انکو جب سب سو رہین تو کدال بہاوڑا ہمراہ لیکر جہان کہ تجکو خزانے معلوم ہوتے ہین لیجا اور معتمد مزدور کہ برسون سے میرے رفیق ہین انکو ساتھہ لے اور جسقدر کہ تجسے ہوسکے اوٹھا کر لے آ اس لڑکے نے اسطرح یہ عمل کرنا شروع کیا اور مال کثیر لایا گیا اور تمام گاؤن کے آدمیونکو اپنے ساتھہ متفق کر کر وہانکے رئیس کو مار ڈالا اور آپ اوسکی جگہہ متصرف ہوا اور رفتہ رفتہ یہ خبر حاکمون اور فوجدارونکو پہونچی وہ سب درپے انتقام ہوئے اس لڑکے نے بھی فوج نگہداشت کی اور مقابلہ کیا اور غالب آیا تا آنکہ وہ بادشاہ مر گیا اور اس لڑکے نے خروج کیا اور بادشاہ ہوا اور رفتہ رفتہ اقالیم دور دراز پر بھی دستیاب ہوا اور تمام بادشاہ روی زمین کے زیر فرمان ہوئے اب جاننا چاہئے کہ وہ شہر کہ اسنے بنایا تہا کیا ہوا تفاسیر معتبر مین لکہا ہوا ہے کہ بعد ہلاک ہونے اوس بادشاہ اور اوسکے لشکر کے اللہ تعالی نے اوس شہر کو آدمیونکی نظر سے پوشیدہ کر دیا مگر یہ کہ بعضی اندہیری راتون مین گرد نواح شہر عدن کے آدمیونکو کچھہ تابش اور درخشندگی وہان نظر آتی ہے کہتے ہین کہ یہ تابش اوسی شہر کی دیوارونکی ہے اور عبد اللہ بن قلابہ کہ ایک شخص ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سے ایکدن اوس نواح مین وارد ہوا تہا ایک اونٹ اوسکے روبرون مین سے کہ وہان چر رہے تہے بہاگ گیا اوس اونٹ کی طلب مین ڈہونڈہتا ہوا اوس شہر کے متصل پہونچا بمجرد دیکھنے مینارون اور دیوارون اوس شہر کے مدہوش اور مبہوت ہو گیا اور اپنے دلمین خیال کیا کہ یہ شہر بعینہ اوس بہشت کی صورت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے شاید در عالم معاملہ مجکو وہ بہشت دکہائی ہو القصہ جب شہر کے دروازے پر پہونچا اور اندر گیا دیکہا کہ محل اور درخت اور نہرین سب مشابہ بہشت موعود کے ہین اور شہر مین کوئی نہین ہے کچھہ جواہر اور یاقوت کہ صحن کو شگوفہ نہین ہرگز ہوئی تہی اپنی چادر مین اوٹہا لیے اور بسبب خوف تنہائی باہر آ کر دمشق کی راہ لی اور معاویہ بن ابی سفیان سے کہ بادشاہ وقت تہا تمام ماجرا کہا معاویہ نے اوس سے پوچھا کہ اس شہر کو خواب مین دیکھا ہے یا بیداری مین اوس نے کہا بیداری مین اور اوس شہر کی علامتین یہ ہین کہ کوہ عدن سے دہا شک اسقدر فاصلہ ہے اور فلان جگہہ فلان درخت ہے اور فلان مقام پر فلان ایوان ہے اور یہ جواہر اور یاقوت کہ وہان سے

اوٹھا لایا ہون موجود ہے معاویہ اس حال کے سننے سے متعجب ہوا اور اوس وقت کے جو علما تہے اونسے دریافت کیا کہ آیا دنیا مین کوئی شہر ہے کہ چاندی سونے کا بنا ہوا ہو اور ایسی ایسی خوبیون کے ساتھہ موصوف ہو علماؤن نے کہا ہان ہے کہ قرآن مجید مین اوس شہر کا ذکر آیا ہے اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ یعنے ارم ستونون والی کہ نہین پیدا کیا گیا مانند اوسکے شہر زمین مین اور اوس شہر کو حق تعالی نے آدمیونکی نظر سے پوشیدہ رکہا ہے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص میری امت مین سے اوس شہر مین جاویگا کہ سرخ رنگ اور کوتاہ قد اور اوسکی بہوؤن پر اور گردن پر تل ہوگا اور اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا اوس شہر مین پہنچیگا اور عجائب غرائب اوسکے مشاہدہ کریگا جب معاویہ نے یہ اوصاف عبد اللہ بن قلابہ مین ملاحظہ کئے مطابق نکلے کہا واللہ یہ مرد وہی شخص ہے بصدق اللہ و رسولہ

فصل تیسری بیان مدت اور وفات حضرت ہود علیہ السلام مین

معارج النبوۃ مین مذکور ہے کہ بعد ہلاک اوس قوم مردود کے حضرت ہودؑ اپنے مومنون کے ساتھہ ایک طرف حضرموت مین عمارتین اور منزلین بنائین اور با امن وامان اون مکانون مین رہنے لگے آخر بقضائے الٰہی حضرت ہود علیہ السلام نے اس عالم سے رحلت کی اور بعض روایات مین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرموت کے پہاڑون مین ایک غار ہے اور اوسپر ایک گنبد عالی ہے اور لگے اوسکے ایک سنگ رخام کی تختی ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اوسپر چند سطرین بطریق وصیت لکہی ہین کہ ابتدا اوسکی یہ لکہا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی اَنَا هُوْدُ النَّبِیُّ رَسُوْلُ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اِلَی الْمَلَاءِ مِنْ عَادٍ فَدَعَوْتُهُمْ اِلَی الْاِیْمَانِ وَخَلْعِ الْاَصْنَامِ وَالْاَوْثَانِ فَعَصَوْنِیْ فَاَهْلَکَهُمُ الرِّیْحُ الْعَقِیْمُ فَاَصْبَحُوْا کَالرَّمِیْمِ یعنے شروع کرتا ہون مین بنام خدای بلند و بلند ترین مین ہون ہود نبی بہیجا ہوا پروردگار زمین اور آسمان کا طرف ایک جماعت کے اولاد عاد سے پس بلایا مینے اون اولاد عاد کو طرف ایمان کی اور چہوڑ دینے اصنام اور بتون کے پس نافرمانی کی میری اون کافرون نے پس ہلاک کیا اون لوگونکو ہوائی تندا ندہی نے پس ہوگئے وہ مانند استخوان بوسیدہ کی اور بروایت مقیلان ثوری اور عطا بن سائب اور عبد الرحمن بن ثابت اسطرح پر ہے کہ بعد خراب ہونے شہرہای عاد کے حضرت ہود علیہ السلام مکہ مین آئے اور وہان تا زمان وفات رہا کئے اور قبر شریف انکی مع اونہا لوی کے اور پیغمبرونکی کہ صالح اور شعیب وغیرہ ہین وہان موجود ہے اور معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ قبر مبارک حضرت ہودؑ کی ساتھہ ایک کم سو پیغمبرونکے کہ انمین سے صالح اور شعیب اور اسمٰعیل ہین درمیان رکن اور مقام اور زمزم کے ہے اور بروایت وہب بن منبہ اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ہودؑ مکہ معظمہ مین افعال حج بجا لائے تو ملک الموت بصورت ایک مرد انکے پاس آیا اور ایک حلہ بہشت کی حلون مین سے حضرت ہودؑ کے ہاتھہ مین دیا حضرت ہود نے کہا یہ کیا اچہا حلہ ہے اگر اجازت ہو تو مین لون کہا مین لو حضرت ہودؑ نے مین لیا ملک الموت نے کہا یہ تیرا کفن ہے اور مین تیری روح قبض کرنیکو آیا ہون حضرت ہودؑ نے کہا ذرا فرصت دے کہ مین اپنے گہر جاکر اپنے لڑکون بالون کو وداع کرون کہا حکم نہین کہ ایک قدم تو یہان سے اوٹہانے پاوے اور وہین جان قبض کی اور حضرت جبرئیل حنوط لائے اور اور فرشتے مقرب آئے اور ان پر نماز کی اور صفا اور مروہ کے مابین دفن کیا اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ قبر حضرت ہودؑ کی درمیان دار الندوہ اور باب بنی سہم کے ہے اور حلیہ شریف یہ ہے کہ صباحت یا ملاحت کمال رکہتے تہے اور دراز قد اور بسیار موی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھہ نہایت مشابہ تہے اور اسم اور لقب انکا یہ تہا کہ زبان عبرانی مین انکو عابر کہتے ہین اور

عربی مین ہود نبی اللہ اور کمال زاہد اور عابد اور سخی اور شفیق تہے اور تصدق بہت کرتے تہے اور کبھی کبھی تجارت کیطرف میل کرتے تہے اور شریعت انکی حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت کے ساتھہ مطابق تہی اور عمر بقول اصح ایکسو چونسٹھہ برس کی تہی اور بروایت علمای نصاری تین سو تینتالیس اور بقول اکثر مفسر ایکسو پچاس اور ایک قول سے چارسو اسی اور بستان فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہے کہ دوسو بیسٹھہ برس کی عمر تہی

باب ساتوان

بیان قصہ حضرت صالح علیہ السلام مین اور اس باب مین تین فصل ہین

فصل پہلی

ذکر نسب اور رسالت انکی مین تفسیر معالم اور مدارک اور انوار التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ اعراف مین لکہا ہے کہ حضرت صالح نو پشت کے ساتھہ حضرت نوح کو پہونچتے ہین اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین سورۃ الحاقہ مین بیان کیا ہے کہ پانچ پشت کے ساتھہ اور حق تعالی نے انکو قبیلۂ ثمود پر پیغمبری کے ساتھہ بہیجا اور اولاد اور قبیلہ ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح کو ثمود بہی کہتے تہے اور یہ بنی اعمام عاد بن عوص بن ارم ہین اور طبقہ ثمود قبل از واقعہ قوم عاد ولایت حجر مین کہ درمیان دیار حجاز اور بلاد شام کے واقع ہے رہتے تہے اور جاڑے گرمی کے واسطے کوہستان مین پہاڑونکو تراش کر گہر بنائے تہے اور حجر سے تا وادی القری کہ جسکو باری تعالی نے سورۂ فجر مین وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ارشاد کیا ہے ایک ہزار سات سو شہر آباد سنگین تصرف مین رکہتے تہے اور ہر شہر مین عمارتین بلند کہ جنکے در و دیوار سب تراشے ہوئے پتہر کے تہے اور تصویرین میوون کی اور درختون کی اوسمین بنائی تہین بنا کیے تہے اور ان مین داد عیش کی دیتے تہے اور بت پرستی کرتے تہے اور وادی القری مخصوص نام ایک شہر کا ہے اور یہ سے کہ طول اور عرض اوسکا برابر کوہ معظمہ کے ہے اور میوہ دار درخت مانند خرما وغیرہ اور چشمہ ہای آب روان بہت ہین اور آبادی اوسکی تا زمانۂ نبوت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برقرار تہی چنانچہ وہ شہر مع جمیع متعلقات اوسکے بعد فتح خیبر کے بیچ قبضۂ قدرت آنحضرت رسالت منزلت کے آیا۔ اور ہر چند کہ بہت عمارتین اور باغات بنا کیے ہوئے ثمودیون کے حجر مین اور اوسکے نواح مین بہی موجود تہے ولیکن ذکر خاص وادی القری کا بیچ کلام باری تعالی کے اس جہت سے واقع ہوا ہے کہ یہ مکان انتہا انکی شہرون کی اور متصل سرحد حجاز کے واقع ہے اور ہنوز آباد ہے۔ بخلاف حجر کی کہ وہ قریب تر بلاد شام کے ہے اور حجاز سے دور ہے اور میدان لق و دق اور ویران پڑا ہوا ہے پس مردم حجاز اوسکے احوال سے آگہی نرکہتے تہے اور تفسیر مدارک التنزیل مین ہے کہ عمرین انکی تین سو برس سے ہزار برس تک ہوتی تہین جب حضرت باری عز اسمہ نے طوالت عمر اور کثرت مال اور اولاد بسیار انکو عطا فرمائی بمقتضای اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى مخالفت احکام الہی کی پیش نہاد کر کے اطاعت اصنام اور عبادت اوثان مین مشغول ہوئے اور عصیان و فساد اختیار کیا لاجرم جناب جل جلالہ نے بنا بر تنبیہ اوس گروہ شقاوت پژوہ کے صالح بن جابر بن ثمود کو کہ بوفور مال اور کثرت ثروت موصوف تہے عنفوان شباب اور شروع جوانی مین اور بعضے کہتے ہین بعد انقضای چالیس سال کے عمر انکی سے بنا بر دعوت کرنے انکی مبعوث کیا اور آنحضرت نے بشرائط نبوت اور قواعد رسالت قیام فرمایا اور اوس طائفہ باغیہ کو نصیحت کی اور بصراط مستقیم اور منہج قدیم دعوت فرمائی کہ بتونکی پرستش چہوڑ دو اور عبادت الہی کیا کرو وے قبول نکرتے تہے اور معجزے طلب کیا کرتے تہے اور اونہون نے ایکدن عید کا مقرر کیا تہا کہ اوس دن باہر آکر عیدگاہ مین بتونکو سجدہ کرتے تہے ایکدفعہ حضرت صالح کو

کہاکہ تو بھی ہماری عیدگاہ مین آ تو اپنے خدا کو پکار اور ہم اپنے خداونکو پکارین جسکا خدا جسکی سنے سب اوسکی تابعداری کرین اور کہنے پر اوسکی چلین
چنانچہ یہ قول اور اقرار باہم دگر کر کے دوسرے روز کہ انکی عید کا دن تہا انہی بتونکو آراستہ کیا اور عیدگاہ مین گئے ہر چند کہ انہون نے اپنے بتون سے
کچہہ کچہہ چاہا اثر اجابت ظاہر نہوا سب شرمندہ اور ذلیل ہو کر ملول او رنگین ہوئے ایک جندع نام کہ اشراف قبیلہ ثمود مین سے تہا اسنے ایک پتہر کہ انکی عیدگاہ مین تہا
اوسکی طرف اشارہ کر کر حضرت صالح سے کہا کہ اگر اس پتہر مین سے ایک اونٹنی کہ اوسکی سیاہ پیشانی اور سفید پشم ہو اور دس مہینے کے پیٹ سے
ہو نکلے اور اسیوقت جنے تو ہم تیرے خدا کے ساتہہ ایمان لاوین اور بتون کا پوجنا چہوڑ دین اور اگر تو نہ نکال سکے گا تو ہم تجکو ایذا پہونچاوینگے
اور قصص الانبیا مین مذکور ہے کہ وحی آئی کہ اے صالح مینے چار ہزار برس پہلے سے تیرے واسطے ایسی اونٹنی اس پتہر مین پیدا کر رکہی ہے کہ جب
معجزہ ہووے لیکن تو انسے عہد لے اور اقرار کروا کہ یہ اوسکو مار نہ ڈالین اور اوسکا دودہ پیوین حضرت صالح نے انسے عہد لیا اور اقرار کروایا
پہر دو رکعت نماز پڑہی اور حضرت رب العزت سے اوس معجزے کے اظہار کی درخواست کی اور مومنین نے آمین کہی وہ پتہر ہلنے لگا اور رونے لگا
اور اوسمین سے اونٹنی جیسی انہون نے درخواست کی تہی باہر نکلی اور وہ اتنی بڑی تہی کہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک دو سو گز کی تہی اور روان
ہوئی اور آدمیو مین آنکر لیٹ گئی اور جنی اور بچہ بہی ماکے برابر تہا پہر دونون جنگل کیطرف جا کر چرنے لگے جندع فی الحال ایمان لایا مگر تمام اشراف
ثمود باوجود دیکہنے اس معجزے کے بہی ایمان نلائے اور کہا کہ صالح جادوگر ہے اور یہ سات قبیلے تہے اور ایک کوان تہا کہ عمق اوسکا بیس
گز اور سات قد تہا اوسمین ہر روز پانی پیدا ہوتا تہا اور یہ ساتون قبیلے اوسمین سے پیا کرتے تہے اور وہ پانی کم نہوتا تہا جب وہ اونٹنی اوسمین کو پر آئی
منہ ڈال کر سب پانی پی جاتی حضرت صالح نے بفرمان الٰہی وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اوس پانیکو تقسیم کیا اور کہا کہ ایکدن یہ پانی اونٹنی پیا کرے
اور ایکدن ساری قوم وہ اونٹنی ایکدن سب پانی پی جاتی تہی اور جتنا پانی پیتی تہی اوتنا ہی دودہ دیتی تہی اور ساتون قبیلے اوسکا دودہ
دوہکر اپنی مشکونمین بہرتے تہے اور ایکدن انکی باری کا ہوتا تہا آپ پیتے تہے اور اپنے جانورونکو پلاتے تہے اور دوسرے دن کہ
اونٹنی کی باری ہوتی تہی پہاڑون پر سے پانی لاکر پیا کرتے تہے اور اس دودہ کا روغن اور پنیر بنا کر شہرونمین تجارت کے واسطے لیجاتے تہے
اور پشم اور بال جو چیز چاہتے ہوتی تہی لیا کرتے تہے تا آنکہ یہ توانگر ہوئے اور چار برس اسیطرح پر گزرے آخر الامر کفران نعمت کو
اپنا پیشہ کر کر اپنے تئین درجہ ہلاکت مین ڈالا **فصل دوسری** ہلاک ہونے قوم حضرت صالح مین اور درستیے ہہ سم ناقہ
اللہ کے تفسیر آیہ کریمہ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا یعنے جہٹلایا ثمود نے بسبب سرکشی اپنی کے جب اوٹہا بڑا بدبخت اونکا پس کہا
واسطے اونکے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانے اوسکے کو پس جہٹلایا اوسکو پس پاؤن کاٹے
اونکے پس ہلاک ڈالی اوپر اونکے رب اونکے نے بسبب گناہون اونکے کے پس خاک برابر کر دیا تمکو اور نہین ڈر پیچہاڑی اونکی سے
تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکہا ہے کہ حضرت صالح کی اونٹنی شکل عجیب اور ہیات مہیب اور صورت غریب رکہتی تہی کہ بعضے اوسکی

صفت مین کہتے ہین کہ طول اوسکے ڈیل کا سو گز تہا اور عرض بہی اوسکا سو گز اور مقدار درازی ہر پاؤنکی ایک سو پچاس گز اور وہ اونٹنی گرمی کے موسم مین پہاڑون پر رہتی تہی اور اونٹ اور جانور اوس سے ڈر کر بہاگے پہرتے تہے اور نیچے اوترتے تہے اور اکثر مر جاتے تہے اور جاڑے کے موسم مین برعکس اسکے انکا حال پانی کے واسطے خراب تہا اور قبیلہ ثمود مین ایک بڑہیا تہی عنیزہ نام کہ مال بسیار اور دختران خوبصورت شیرین گفتار اور مواشی اور اغنام بیشمار رکہتی تہی بسبب مزاحمت اور مشارکت اونٹنی کے کہ انکے چوپایونکو آب و کاہ سے تکلیف ہوتی تہی اور ایک عورت تہی صدوف نام بغایت جمیلہ اور مالدار یہ دونون عورتین حضرت صالح ؑ کی اونٹنی کی دشمن تہین کہ اوسکے مارنے مین سعی کیا کرتی تہین اور قدار بن سالف اور مصدع بن دابر یہ دونو مرد ان پر عاشق تہے اور وہ بہی دونون مالدار تہے اور انکی خواستگاری کیا کرتے تہے ایکدن یہ دونون مرد ان دونون عورتون کے گہر مین مہمان ہوئے ایک عورت نے کہا ہمارے گہر مین پانی نہین ہے کہ تمہاری مہمانی کرین کسواسطے کہ آج حضرت صالح کی اونٹنی کی باری ہے - اور دوسری نے کہا اگر ہمارے درمیان مین کوئی مرد ہوتا تو اس اونٹنی کو مار ڈالتا اون دو عاشقون نے کہا اگر ہم اسکو مار ڈالین تو ہمکو کیا کیا دوا اون دونون نے جلدی سے اپنے منہ پر سے نقاب اوٹہائی اور کہا ہم اور ہمارا سب مال تمہاری ملک مین ہو جاوے انہون نے بہت سی شراب پی اور مست ہوئے اور ساتون قبیلون مین سے انکے سات یار تہے ان کافرون نے اونکو بہی اپنا شریک کیا یہ نو آدمی جمع ہوکر اوس رستے مین کہ جس رستے سے اونٹنی پانی پینے جایا کرتی تہی چہپ رہے جب اونٹنی انکو دکہائی دی تو انہون نے تلوارین پکڑ کر اوسپر حملہ کیا چاہا کہ مار ڈالین اونٹنی نے بہی حملہ کیا اور یہ سب بہاگ گئے جب اونٹنی نے پانی پینے کے واسطے اپنی گردن جہکائی ایک نے اون دونون عاشقون مین سے پیچہے چہپکے سے کہڑے ہوکر اوسکا داہنا پاؤن اوسکا کاٹ ڈالا اور دوسرے نے بانیا پاؤن فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ یعنے ناقہ کو پے کیا اور سرکشی کی امر پروردگار اپنے سے اونٹنی منہ کے بل گر پڑی پہر اون نے اوسکو دو ٹکڑے کر مار ڈالا اور اوسکا گوشت بانٹ کر اپنے اپنے گہر لے گئے جب اوسکے بچہ نے یہ حال دیکہا بہاگا اور حضرت صالح کو یہ خبر پہونچی حضرت صالح اور اور مومن آئے جب اوسکے بچہ نے حضرت صالح کو دیکہا رو دیا اور تین بار کہا افسوس میری مان اور دوڑتے دوڑتے اوس پتہر کے پاس گیا کہ جسمین سے اوسکی مان نکلی تہی وہ پتہر پہٹ گیا اور بچہ اوسمین سما گیا اور بیچ مواہب علیہ مین تفسیر سورۃ القمر مین لکہا ہے کہ بچہ اوسکا پہاڑ پر آیا اور تین آوازین دیکر آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکو بہی مار ڈالا اوسوقت حضرت صالح نے کہا کہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا پہلے دن تمہارے منہ زرد ہو جاوینگے اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ اور پہر ہلاک ہو جاؤ گے اور وعدہ اوسکا ہرگز خلاف اور جہوٹا نہین ہے - جب حضرت صالح ؑ نے اسطرح پر کہا عاشقون نے قصد کیا کہ حضرت صالح کو مار ڈالین جب رات کی قصد پر روانہ ہوئے تو فرشتون نے اونکو رستے مین پتہرون سے مار ڈالا اور مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکہا ہے کہ ایک غار مین کہ حضرت صالح کی مسجد تہی کہ رات کو وہان نماز پڑہتے تہے انہون نے کہا ہمپر تو تین دن کے بعد عذاب نازل ہوگا پہلے عذاب نازل ہونے سے حضرت صالح کو مار ڈالا چاہیے پس اول شب اوس غار کے پاس جاکر

کہیں چھپ رہے کہ جب حضرت صالح آوین تو مار ڈالین ناگاہ بفرمان الہی ایک پتھر اونپر اوترا اور یہ اوسکی نیچے دب گئے اور دروازہ غار
اوس پتھر سے ڈھپ گیا اور یہ وہین ہلاک ہو گئے تب اور کافرون نی آپس مین کہا کہ حضرت صالح نی انکو مار ڈالا ہم بھی اوسکو مار ڈالین
سب نے لشکر جمع کیا اور یہ کور دل مطلق حقیقت کار سے آگاہ نہوئی کچھ لوگ کہ حضرت صالح کے موافق تھے اونہون نے
انکو بچا نے دیا اور کہا صبر کرو اگر تین دن کے بعد عذاب آویگا تو تمکو ہلاک کر دیگا اور اگر نہ آویگا تو تم حضرت صالح کو مار ڈالنا اور یہ
اونکے کہنے سے باز رہے صبحکو جمعرات کی دن انکے منہ زرد ہو گئے اور جمعہ کی دن سرخ اور ہفتی کی دن سیاہ اتوار کی دن حضرت جبرئیل
نی انکو انکے شہر کی دیوارین ہلائین کہ یہ سب بہونچال جانکر اپنی گہرونمین سی بہاگے اور رونی لگے پہر ایک آواز انپر ماری اور آگ آسمان
پر سی پیدا ہوئی کہ سب جلکر راکھہ ہو گئے اور ایک روایت یہی اسطرح پر ہے کہ انہون نی حضرت صالح سی پوچہا کہ ہم کس چیز سے
ہلاک ہونگی حضرت صالح نی کہا جبرئیل کی ایک آواز کی ساتھہ اونہون نی بڑی بڑے کنوئین کہودے اور اپنی عیال اور اطفال کو
اونمین رکہا اور اپنے کانون مین روئی بہری اور بڑی بڑے کپڑی سرون سی لپیٹے تا حضرت جبرئیل کی آواز انکی کان مین
نہ پہونچی جب یہ سب تدبیر کر چکی تو حضرت جبرئیل نی انکو زمین کی نیچے سے ایک ایسی چیخ ماری کہ یہ سب مر گئے اور تفسیر مدارک مین
لکہا ہی عقر ناقہ بدھ کی دن ہوا تہا اور ہلاک ہونا انکا ہفتہ کی دن ہوا اور تفسیر زاد المسیر مین سورہ ہود مین لایا ہی کہ اون تین دن مین
کہ انکی زندہ رہنے کا وعدہ تہا انہون نی اپنے گہرون مین قبرین کہودین اور اونمین بیٹھہ کر منتظر عذاب ہی جب چوتہا
دن ہوا اور آفتاب نی طلوع کیا عذاب نازل نہوئی پایا تہا کہ یہ سب اپنے گہرون مین سی نکلی اور یہ ایک دوسری کو پکارنے لگا
کہ ناگاہ حضرت جبرئیل اپنی صورت اصلی سی پاؤن زمین پر اور سر آسمان پر اور پر مشرق سی مغرب تک پہیلی ہوئی کہ پاؤن
انکی زرد اور بال سفید اور پیشانی نورانی اور رخسارہ روشن اور سر کی بال سرخ برنگ مرجان انپر نمایان ہوئی جب انہون نی یہ حال
دیکہا انکی ہیبت سی اپنی گہرون مین گہسکر قبرونمین بیٹھہ گئے حضرت جبرئیل نی نعرہ مارا کہ موتوا علیکم لعنة اللہ یعنی مرو تم اوپر
تمہاری لعنت خدا کی یکبارگی سب مر گئے اور بہونچال انکی گہرون پر آیا اور چھتین سب انکی اونپر گر پڑین۔ حضرت صالح نی گروہ
مسلمانون سی بعد سننے اس خبر کے کہا کہ تم اس شہر کو چہوڑ دو کہ جای نزول غضب الہی ہی اور حرم مکہ کا احرام باندہو اور وہین جا رہو
چنانچہ اسیطرح عمل مین آیا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شہر حجر پر سفر تبوک مین گذر فرمایا اپنی یارون سی ارشاد کیا کہ چاہیی کوئی تم مین سے اس شہر مین نہ آوی اور پانی اس کا نہ پیوی
اور اس گروہ عذاب چشیدہ پر نگذرے مگر اسکہ گریہ کنان اور عبرت گیران ہووی کسواسطے کہ ارواحین اون شقیون کی اسی شہر مین
معذب تہین اور جہان کہ عذاب الہی ظاہر ہووی اوس مسکن سی دور رہنا خوب ہی اور تفسیر وسیط مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے
اوس ایک آواز کے ساتھہ ہلاک کیا اون لوگون کو کہ قوم ثمود مین سی تہے مشرق مین اور مغرب مین اور زمین پر اور پہاڑونپر مگر ایک شخص کہ

اوسکو ابوزغال کہتے تہے کہ یہ کسی تقریب سے حرم مکہ مین وارد تہا جب تک کہ حرم مین تہا محفوظ رہا اور جب کہ حرم کے باہر آیا اور طائف
کیطرف روانہ ہوا اثنای راہ مین اسکو بہی وہی پیش آیا جوکہ اوسکی قوم کو آیا تہا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وقت توجہ مہم طائف کے
اسکی قبر پر پہونچے اور اوس شہر کے لوگونکی عادت تہی کہ جو کوئی اوسکی قبر پر گذرتا تو سنگسار کرتا آپ نے یارون سے فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو یہ کسکی
قبر ہے یارون نے عرض کیا ہم نہین جانتے خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکا تمام
قصہ بیان کیا اور فرمایا کہ علامت میرے صدق کی یہ ہے کہ اس شخص کے ہمراہ ایک سونے کی جریدہ مدفون ہوئی ہے آدمیون نے جب یہ ماجرا سنا
دوڑے اور اوسکی قبر کو تلوارون سے کہودا وہ جریدہ زرین نکلی اوٹھا لائے اور اوسکی قبر کو مہر بند کر دیا اور حضرت رسالت پناہ سے پوچہا کہ
ابوزغال کون تہا فرمایا کہ پدر قبیلۂ ثقیف **اور** صاحب مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ ص مین لکہا ہے اور نکت اور عیون مین وارد ہے
کہ جہٹلانا حضرت صالحؑ کا انکی قوم سے وقت دعوت ثانی کے ہوا ہے کسواسطے کہ جب پہلے حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو
دعوت کی تہی تو سب ایمان لائے تہے اور جب حضرت صالحؑ نے وفات پائی تو مرتد ہو گئے حق سبحانہ تعالی نے انکو پہر زندہ
کر کر انپر بہیجا اور انہون نے انکو نہ پہچانا اور معجزہ طلب کیے اور اخراج ناقہ کا ہوا بعضے ایمان لائے اور اکثر نے تکذیب کی اور بسبب عقر ناقہ کے ہلاک ہوئے
حضرت صالحؑ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تہے سلامت رہے **اور** روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ابن عباس سے منقول ہے کہ جب حضرت صالح علیہ السلام
ایمان لانے قوم کے سے ناامید ہوئے مغموم ہو کر مناجات کی اور کہا الہی مجکو سفر کی رخصت فرما تا سفر کرون شاید تیرے بندون مین سے
کوئی بندہ بزرگوار پاؤن اور کوئی لحظہ اوسکی مصاحبت سے انس حاصل کرون حضرت باری تعالی نے شرف اجابت ارزانی فرمایا
حضرت صالحؑ نے اطراف اور جوانب مین سیر کرنی شروع کی تا آنکہ ایک شخص کے پاس پہونچے کہ بعبادت پروردگار مشغول تہا حضرت صالحؑ نے
اوس سے تنہائی کا سبب پوچہا اوس شخص نے کہا مین ایک مقام مین تہا کہ بدترین خلق خدا وہان مقیم تہے اور کوئی شخص سوا میرے خدای عالم
کی پرستش نکرتا تہا آخر الامر بارگاہ جلال احدیت سے حکم اونکی ہلاکت کے واسطے صادر ہوا بجز میرے کسی نے خلاصی نپائی ناچار اب بنا بر ادای لوازم
شکر نعمت کے پیوستہ بمراسم عبادت حضرت رب الارباب مشغول ہون حضرت صالحؑ بہی شکر منعم علی الاطلاق بجا لائے اور بجانب دریا متوجہ
ہوئے تا آنکہ ایک جزیرہ مین پہونچے اور وہان ایک شخص کو دیکہا کہ نماز ادا کر رہا ہے حضرت صالحؑ نے بعد فراغ نماز کے اوسکی سکونت اور اقامت
اوس جزیرہ مین پوچہا اوس نے کہا ایک جماعت خبیث ترین خلائق کے ساتھہ مین کشتی مین تہا اور اونمین سے سوای میرے پرستش معبود حقیقی مین
کوئی مشغول نتہا آخر الامر حق سبحانہ تعالی کا غضب اوس گروہ فساق و فجار پر نازل ہوا اور وہ سب اوس دریا مین غرق ہوئے اب بجلدوی
نعمت ایزدی عبادت مین مصروف ہون پہر حضرت صالحؑ اوسکو رخصت دیکر اور مراحل طے کر کر ایک شہر مین پہونچے کہ وہان سب لوگ کافر تہے
تمام اوس شہر مین وہ مرد صالح پایا کہ ہر روز بکسب مشغول ہو کر جو کچہہ کہ انکی قوت سے زیادہ رہتا تہا راہ تو انکو تصدق کرتے تہے ایکدن حضرت
صالحؑ انکے پاس جا کر بیٹہہ گئے جب شام قریب ہوئی ایک آواز ہولناک انکے کانمین پہونچی حضرت صالحؑ نے اوسکی کیفیت دریافت کی

اونھون نے کہا کہ یہ ایک جانور کی آواز ہے کہ ہر روز اس جگہہ دریا مین سے باہر آتا ہے اور جسکو پاتا ہے مار ڈالتا ہے حضرت صالح نے کہا اگر مین اس جانور کو مار ڈالون تو اس شہر کے آدمی مجھکو کیا دین اون دو شخصون نے اس بات سے خلائق کو آگاہ کیا اونھون نے کہا اگر صالح اس جانور کو ہلاک کرے تو ہم اپنا آدہا مال اوسکو دین حضرت صالح نے انکا وعدہ سنکر درگاہ احدیت سے اوس جانور کی ہلاکت کی طلب کی اور دعا بشرف اجابت مقرون ہوئی اور وہ جانور دو ٹکڑے ہو کر مر گیا اوس شہر کے آدمیون نے اپنے وعدہ کو وفا کر کے اپنا آدہا مال حضرت صالح کو دیا اور حضرت صالح نے اون دو شخصون سے التماس کیا کہ اس مال کو قبول کرو اونھون نے اوسکے لینے سے انکار کیا اور کہا جو کچھ کہ ہم اپنے کسب سے حاصل کرتے ہین ہمکو کفایت کرتا ہے اوسوقت حضرت صالح نے اوس مال کو جنسے لیا تھا اونکو واپس کر دیا اور کہا الٰہی شکر کرتا ہون تجھکو کہ اپنے عالی مقدار بندونکو مجھکو دکہایا اور مقارن اس حال کے وحی آئی کہ تو نہین جانتا کہ میرے ایسے بندے ہین کہ نظام دنیا اونکے ساتھہ منوط اور مربوط ہے اگر میرے اہل طاعت نہوون تو ایک طرفۃ العین نظر حال اہل عصیان پر نہ ڈالون پہر حضرت صالح نے بعد حصول سیر و سلوک اپنے وطن مالوف کی طرف مراجعت کی اور انکی قوم پر جو کہ اونکے نصیب مین ہونا تھا سو ہوا اور تفسیر جلالین مین بیچ سورۂ ہود کے اور معالم مین بیچ سورۂ اعراف کے لکہا ہے کہ چار ہزار آدمی مومن تھے حضرت صالح نے اونسے کہا کہ یہان قہر خدا نازل ہونے والا ہے یہان سے چلے جانا چاہیے ایک روایت ہے کہ یہ شام کو چلے گئے اور شہرستان عوج مین پہونچکر وہان مقام کیا۔ روایت ہے کہ جب حضرت صالح کی مدت پوری ہوئی اور اس عالم سے برحمت الٰہی واصل ہوئے تو انکو جامع مسجد مین دفن کیا اور ایک روایت ہے کہ حرم مین آنکر مقیم ہوئے اور اوسی جگہہ وفات پائی اور صفا اور مروہ کے درمیان مین قبر ہے اور بقول بعضے وفات حضرت صالح کی حضرموت مین ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ مکہ مین اور عمر انکی اٹھاون برس کی تہی اور مواہب الٰہیہ مین سورۂ حج مین قبل اس کریمہ وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ کے آیا ہے کہ جب قوم ثمود ہلاک ہوئی حضرت صالح چار ہزار مومنون کے ساتھہ شہر یمن مین آئے بعضے منازل و سر منزلات مین انکی موت حاضر ہوئی اوس جگہہ کا حضرموت نام رکہا اور بستان فقیہ مین بروایت کعب الاحبار عمر انکی دو سو اٹھاون برس کی تہی اور بروایت اصح بزعم مورخان دو سو اسی اور بقول مشہور پچاسی اور ایک روایت سے دو سو برس کی تہی اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ حضرت صالح بغایت صبیح الوجہ تھے اور انکے رخسار کا رنگ سفید تھا اور سرخ موئی اور بلند قامت اور عریض الصدر اور کشیدہ محاسن اور ضخیم البدن تھے واللہ اعلم

فصل تیسری احوال ذی القرنین اکبر مین اور حقیقت یاجوج اور ماجوج اور صفت سد سکندری مین مترجم کہتا ہے کہ یہ قصہ عجائب القصص مین نہ تھا لیکن چونکہ منجملہ قصص قرآنی ہے لہذا قصص الانبیا اور حدیقۃ الاقالیم اور حبیب السیر اور روضۃ الصفا سے اس ذخیرہ مین نقل کیا گیا حبیب السیر مین مرقوم ہے کہ بروایت مشہور مین الجمہور اسم شریف ذی القرنین کا اسکندر رہے اور یہ اسکندر بقول بعضے مفسر اور اکثر اہل خبر غیر اسکندر فیلقوس رومی ہے اور ایک گروہ یہ کہتے ہین کہ ذی القرنین سوا کے

اسکندر رومی کی کہ بادشاہ کل ممالک دنیا ہو گذرا ہے اور کوئی نہین ہی بالجملہ نسبت ذی القرنین مین بہت اختلاف ہی ایک طائفہ کہتا ہی کہ یہ ایک عجوزہ فقیرہ کی فرزند تھے بخشندہ بی منت نی انکو بدرجہ سلطنت پہونچایا اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ بزعم اکثر مورخین اسطرح پر ہے کہ بعد حضرت نوح ؑ و قبل از ابراہیم علیہ السلام سوای حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کی کوئی پیغمبر نہین ہوا لیکن اہل تاریخ کا کلام خبر دیتا ہی کہ ذو القرنین اکبر حضرت صالح علیہ السلام کی بعد اور حضرت ابراہیم سے پہلے برتبہ رفیعہ رسالت فائز ہوئی اور بروایت اصح تاریخ ملوک عجم مین مذکور ہی کہ نسب ذو القرنین اکبر کا ساتھہ یافث بن نوح علیہما السلام کے منتہی ہوتا ہی اس روایت سی بھی ظاہر اور ہویدا ہوا کہ ذو القرنین اکبر غیر اسکندر رومی ہے کسواسطے کہ اسکندر رومی اعقاب عیص بن اسحاق سی ہی کہ یہ فرزندان سام بن نوح علیہما السلام سے ہین اور حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہی کہ بعضی کہتی ہین کہ ذو القرنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وقت مین تھی اور بعضی کہتی ہین کہ موسیٰ علیہ السلام کی بعد تھی اور بعضی کہتی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیچھی تھی اور جمہور اہل تاریخ اس امر پر ہین کہ قریب تر وقوع طوفان یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کی بعد ہوئی ہین اور اولاد یافث بن نوح علیہ السلام مین سی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ یہ پیغمبر نہ تھی بادشاہ تھی اور بعضی روایت مین ہے کہ نہ بادشاہ تھی نہ پیغمبر ایک مرد زاہد تھی اور اسیطرح انکی وجہ تسمیہ مین اختلاف ہی کہ ذو القرنین کیون نام ہوا حبیب السیر مین لکھا ہی کہ بعضی کہتی ہین چونکہ ذو القرنین نے طرفین دنیا کو کہ عبارت مشرق اور مغرب سی ہے طواف کیا اس لقب کی ساتھہ ملقب ہوئی اور بعض کا عقیدہ ہے کہ یہ کریم الطرفین تھے ابا و اما اس سبب سی انکو ذو القرنین کہا اور صاحب متون الاخبار کہتا ہی انکا ذو القرنین اسواسطی نام ہوا کہ انکی سر پر تانبے یا لوہے یا سونے کے دو صفیرہ گیسو تھی اور مالک ممالک ولایت علی المرتضیٰ علیہ السلام سی تفسیر مدارک مین مروی ہے کہ اِنَّہٗ لَیْسَ بِمَلِکٍ وَلٰکِنْ کَانَ عَبْدًا صَالِحًا ضُرِبَ عَلٰی قَرْنِہِ الْاَیْمَنِ فَمَاتَ فَبَعَثَہُ اللّٰہُ فَسُمِّیَ ذِی الْقَرْنَیْنِ یَعْنِی کِلَا قَرْنَیْہِ یعنی بدرستیکہ تحقیق وہ بادشاہ نہ تھا ولیکن تھا بندہ صالح ضرب پہونچی داہنے قرن پر اسکے عبادت خدا مین پس مرگیا پھر زندہ کیا اوسکو اللہ نی پس ضرب پہونچی بائین قرن پر پس مرگیا پھر زندہ کیا اوسکو اللہ نی پس نام ہوا ذی القرنین اور صاحب متون الاخبار نی اوس مقتدای اخیار سی نقل کیا ہی کہ اِنَّہٗ کَانَ نَبِیًّا بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی قَوْمِہٖ فَکَذَّبُوْہُ وَضَرَبُوْہُ اِلٰی قَرْنَیْ رَاْسِہٖ فَقَتَلُوْہُ فَاَحْیَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَسُمِّیَ ذِی الْقَرْنَیْنِ یعنی بدرستیکہ وہ تھا نبی مبعوث کیا اوسکو اللہ نی طرف ایک قوم کی پس جھٹلایا اونہون نی اوسکو اور ضرب پہونچائی اوسکو طرف دونون قرنون سر اوسکے کے پھر قتل کیا اوسکو پس زندہ کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نی پس نام ہوا ذو القرنین بنا بران دونون حدیثون کی ذو القرنین کی نبوت مین بھی اختلاف ہی اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ مجاہد نی عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی کہ ذو القرنین اکبر انبیاء مرسل مین تھی کسواسطی کہ حق تعالیٰ نی انکو اپنی طرف سی خطاب فرماکر ارشاد کیا کہ قُلْنَا یَا ذَا الْقَرْنَیْنِ الآیہ اور یہ خطاب سوای ذوات کامل الصفات انبیاء عظام علیہم السلام کی مخصوص نہین ہوسکتا اور مولف

مدارک نے تفسیر آیہ کریمہ مذکورہ مین لکھا ہے کہ ان کان نبیا فقد اوحی بهذا والا فقد اوحی الی نبی فامرہ النبی بہ یعنی اگر یہ تھا
نبی پس تحقیق وحی کی اللہ نے ساتھہ اوسکے اور اگر نبی نتھا پس تحقیق وحی کی اللہ طرف نبی کی پس حکم کیا اوسکو نبی نے ساتھہ
اوسکے اور روضتہ الصفا مین مذکور ہے کہ سنان بن ثابت الاصبحی نے اپنی کتاب جامع مین نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین بعد حضرت
صالح علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے اور محل اقامت انکا دیار فرنگ تھا اور سلطنت عظیم اور مملکت وسیع رکھتے تھے اور پیوستہ جہاد
کفار مصروف اور مشغول رہتے تھے تا آنکہ اونہون نے ہمت ہمایون لسیر اطراف بلاد و بقاع و تفرج امصار و اقطاع متوجہ
کرکر پہلے عزم دیار مغرب کا کیا اور چونکہ اون مواضع مین اصناف کفار متوطن تھے اور ہر چند کہ اونکو اسلام کی طرف دعوت کی کفر
اور افعال ناشایستہ سے باز نہ آئے القصہ ایک برس تک ذوالقرنین وہان رہے پھر انکے ساتھہ محاربات عظیم واقع ہوئی اور بہ تیغ بیدریغ
اوس قوم اہل ضلالت اور بطالت کو قتل کیا اور طائفہ مسلمین کہ انکے ہمراہ تھے وہان متوطن کیے اور آپ وہان سے مراجعت کرکر زمین
بیت المقدس مین آئے اور بعد چند مدت وہان سے باقصائے دیار مغرب توجہ کی اور قصص الانبیا مین بیچ تفسیر قولہ تعالی انا مکنا
لہ فی الارض واتیناہ من کل شیء سببا فاتبع سببا یعنی تحقیق ہمنے جمایا تھا اوسکو ملک مین اور دیا تھا ہر چیز کا اسباب پھر پیچھے
پڑا ایک اسباب کے۔ لکھا ہے کہ خدا تعالی نے اونکو از قاف تا قاف مملکت عطا فرمائی تھی اور تمام راہین انکو بتا دی تھین یہ تمام
شہر زمین پھرے اور عجائبات بہت دیکھے اور تمام جہان کی سیر کی تا آنکہ پہونچے مغرب کی طرف وہان ایک شہر تھا کہ اوسکا بازوی زرین
نام تھا اور کسیطرف اوسمین جانیکا رستہ نظر نہین آتا تھا اپنا لشکر اوس شہر کے گرد اوتارا اور کہا کہین رستہ نہین ملتا اس شہر مین
کیونکر جاوین پس سب نے حیلہ کرکر رسیان اور کمندین اوسکی ایک دیوار پر ڈالین اور ایک شخص کو اوس دیوار پر چڑہایا جب وہ شخص
دیوار پر پہونچا ہنسکر اوس جانب دیوار کے گر پڑا اور پھر نہ آیا انہون نے پھر ایک شخص کو اوسپر چڑہایا اور اوس سے عہد لیا کہ جب تو دیوار
پر پہونچے تو اپنے تئین اوسپر سے اودہر نگرا دینا جبتک ہمکو آگاہ نکردے کہ وہان کیا ہے وہ شخص بھی جب چڑہ چکا تو اوسنے بھی اپنے تئین
اوس جانب گرا دیا اور پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نہایت اندیشناک ہوئے کہ جسکو مین بھیجتا ہون وہ کچھہ خبر نہین دیتا اور اودہر کو کود
پڑتا ہے۔ روایت کرتے ہین کہ وہ شہر سبا تھا اور اوسمین میوہ ہای گونا گون اور سبزہ ہای بوقلمون اور آب روان و اثمار اور جاودان
رہتا تھا اور وہان نہ گرمی تھی اور نہ سردی کفران نعمت کہ وہان کے لوگون نے کیا تھا حق تعالی نے سبکو ہلاک کر دیا تھا پس
ذوالقرنین وہان سے گذر کر مشرق کی طرف متوجہ ہوئے تا آنکہ متصل ایک جزیرہ کے پہونچے کہ اوس جزیرہ مین کئی شہر آباد تھے اور اونمین
حکیم رہتے تھے اور اون شہرون مین بغیر کشتی اور زورق کوئی نجا سکتا تھا جب وہان کے لوگ ذوالقرنین کے آنیسے آگاہ ہوئے
اپنی کشتیونکو جزیرہ کے اندر لیگئے تا یہ نہ آسکین اور ذوالقرنین کئی دن تک کنارہ دریا پر رہے اور پھر کچھہ حیلہ کرکر یہ چلے اوس شہر
مین گئے اور وہان دبلے دبلے نیلے نیلے آدمی دیکھے ذوالقرنین نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا یہ ایک عذاب ہے کہ ہمنے بحکمت بنایا ہے

پہر اونہون نے ذوالقرنین کی مہمانی کی اور حکیم جمع ہوئے اور ہر ایک نے کلمہ حکمت کہا جب ذوالقرنین کی نوبت پہونچی تو انہون نے بہی ایک کلمہ حکمت کا کہا اونہون نے ایک خوان آراستہ کر کر ذوالقرنین کے روبرو رکہدیا او آپ دور ہوگئے ذوالقرنین نے کہا تم کسواسطے اسمین سے کچہہ نہین کہاتے انہون نے اوس خوان پر سے سرپوش اوٹہالیا ذوالقرنین نے دیکہا طاس اور چند کاسئہ زرین یاقوت اور موتیون سے بہرے ہوئے اوسمین دہرے ہین ذوالقرنین نے کہا یہ کہانیکی چیز ہے انہون نے کہا یہ وہ چیز ہے کہ جسکی طلب مین تو اتنی دور سے آیا ہے لیکن تیری بہوک کو نفع نہین کرینگے۔ پہر ذوالقرنین وہان سے ہندوستانکی طرف روانہ ہوئے جب سرحد اوس کشور پر پہونچے تو ایک ایلچی وہانکے بادشاہ کے پاس بہیجا اور کہا اونکو کہنا کہ میری اطاعت اور فرمان برداری قبول کرو کہ میرے ساتہہ بہت لشکر ہے اور مین نہین چاہتا کہ لڑکر تمہارے شہر مین داخل ہون اور فساد عظیم ہوکر تمہارا شہر خراب ہوجاوے اور وہ ایک ولایت تہی با آب و ہواے خوب و درختان بسیار مرغوب۔ جب ذوالقرنین کا ایلچی وہان گیا اور شاہ ہند کو انکا پیغام پہونچایا اوسنے بہی اپنا سفیر انکے پاس بہیجا جب وہ حاضر بارگاہ ذوالقرنین ہوا اونہون نے حکم دیا کہ اسکو اچہی جگہہ اوتار دو تا آرام و راحت لیوے الغرض تیسرے دن اوسکو ذوالقرنین کے روبرو لیگئے جب ذوالقرنین نے اوسکو دیکہا سر جہکا دیا اور رسول ہند نے ناک مین اونگلی کی اور پہر نکال لی اور بے سخن اور کلام باہر چلا گیا خاصان ذوالقرنین نے پوچہا کہ جب رسول ہند کو تمنے دیکہا تو سر کیون جہکایا اور اوسنے اپنی اونگلی ناک مین ڈالکر کیون نکال لی اور بے غرض اور معروض کیون چلا گیا۔ ذوالقرنین نے کہا جب وہ آیا تو مینے دیکہا کہ مرد طویل القامت ہے مین نے سر نیچے کیا کہ کہتے ہین دراز قد آدمی بد عقل ہوتے ہین اوسنے ناک مین اونگلی کی اور جلد نکالا اور باہر چلا گیا یعنے مجہہ مین خیر اور صلاح ہے پہر ذوالقرنین نے کہا اسکی مدارات بہت کرنی چاہیے اور خاص میرے مکان مین اوتارو کہ مرد بزرگ اور عقیل معلوم ہوتا ہے چنانچہ اوسکی بہت خاطرداری اور مدارات عمل مین آئی۔ پہر ذوالقرنین نے ایک روغن سیاہ کی ٹہلیہ اوسکو بہیجی اوسنے تیل مین سوئیان ڈالکر اولٹی بہیجدی مقربان بارگاہ متعجب ہوئے پوچہا کہ یہ حضرت نے کیا کیا تہا کہا کہ مینے روغن کی ٹہلیہ اوسکو بہیجی تہی اور اوسمین یہ حکمت تہی کہ ہمارے پاس ایک شخص صاحب حکمت آیا ہے جیسے یہ ٹہلیہ اوسنے اوسمین سوئیان ڈالدین یعنے علم اور حکمت تمہارا تیرہ اور تاریک ہے اور ہمارا علم روشن مثل آئینہ یعنے لوہے اور فولاد سے بعد صیقل آئینہ بنتا ہے چونکہ اس ایلچی نے مدت دراز تک پیش گاہ ذوالقرنین سے رخصت نپائی بادشاہ ہند نے ایک اور ایلچی کی زبانی کہلا بہیجا کہ سفیر اول کو رخصت کردیا چاہیے کہ انتظام مملکت اوسپر موقوف ہے اور اس ملک مین سوا اوسکے اور کوئی لائق سرانجام مہام سلطنت نہین ہے۔ ہنوز اس سفیر کو رخصت ندی تہی کہ بحسب اتفاق ذوالقرنین طہارت خانہ مین گئے اور وہان ایک شکل مہیب دیکہی کہ شدت خوف سے ان کا رنگ متغیر ہوگیا جب یہ باہر آئے سفیر ہند نے انکے بشرہ سے آثار پریشانی اور خوف دریافت کیے اور انسے پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے انہون نے صورت حال بیان کی اوسنے کہا میرے پاس ایک دارو ہے کہ اوسکے ساتہہ تمہارا علاج کرتا ہون چنانچہ وہ دوا انکے استعمال مین لایا

ذوالقرنین پہر دوبارہ پایخانہ مین گئے اور وہی صورت پہر انکے سامنے آئی انہون نے چاہا کہ اوسکو مار ڈالین لیکن نہ مار سکے اور پایخانہ مین سے باہر نکل آئے تو گونہ انکا رنگ بحال ہوا سفیر ہند اونکو دیکہکر خوش ہوا اور کہا بڑا افسوس ہوتا اگر تمہارا علاج نکرتا کہ یہ صورت تمکو ہلاک کردیتی وہ ایک جادوگر تہا کہ بقصد تمہارے ہلاک کرینکے آیا تہا پہر ذوالقرنین نے ایلچی مذکور کو رخصت کیا اور بہت سی عذرخواہی کی۔ پہر بعد سیر ممالک مغربی گذر انکا زمین مشرق مین ایک ایسی قوم پر ہوا کہ وہ چٹیل میدان اور ریگستان مین رہتے تہے اور مطلق گہر اور دیوار انکو میسر نتہا اور جو کہ زراعت پنبہ اور غلات وہان نہوتی تہی سب مرد اور عورت ننگے رہتے تہے اور کہانا اور شہروفسے لاتے تہے اور مانند حیوانات کچہہ حیا و حجاب اونمین نتہا بول اور براز اور جماع ایک دوسریکے سامنے کرتا تہا اور انکو موسم گرما مین شدت گرمی سے اور رات کو افراط سردی سے جاڑے مین نہایت تکلیف اوٹہاتے تہے ولیکن سکونت اور توطن اوس مقام کا ترک نکرتے تہے ذوالقرنین نے انکے مشاہدہ اس حال سے کمال تعجب کیا اور آگے روانہ ہوئے ہر گاہ انکا ورود اقصای دیار مشرق پر ہوا تو متصل دو پہاڑون بلند کے ایک نہایت آبادی دیکہی وہان انہون نے مقام کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِہِمَا قَوْمًا لَّا یَکَادُوْنَ یَفْقَہُوْنَ قَوْلًا ۝ یعنے یہانتک کہ جسوقت پہونچا درمیان دو دیوار کے پایا اوسے اون دونون کے ایک قوم کو نہ نزدیک تہے کہ سمجہین بات کو مراد سدین سے دو پہاڑ ہین کہ ارمنیہ اور آذربائجان کے بیچ مین ہین اور اون دونون پہاڑون کے پیچہے یاجوج ماجوج رہتے ہین کہتے ہین وہان ایک قوم تہی اونکے اتنے بڑے بڑے کان تہے کہ ایک کان اوڑہتے تہے اور ایک کان بچہاتے تہے اور اونکو مکان بنانا نہ آتا تہا عمر بن مالک کہتا ہے کہ مین وہان گیا جہان سے آفتاب نکلتا ہے کہتا ہے یعنے آواز اوسکے نکلنے کی ایسی سنی جیسے زنجیر کی جہنکار اور اوسکی ہیبت سے بیہوش ہوگیا۔ کہتے ہین یاجوج ماجوج دو قومین ہین۔ اولاد یافث بن نوح علیہ السلام سے۔ جناب امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعضونکے قد یاجوج ماجوج مین سے ساٹہہ گز کے ہین اور بعضون کے اسّی سے بہی زیادہ ہین اور ایک گروہ انمین سے ایسے ہین کہ جتنے لمبے ہین اوتنے ہی چوڑے یعنے طول اور عرض مین برابر ہین اور بعضے ایسے ہین کہ ایک کان اوڑہتے ہین اور ایک کان بچہاتے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چار لاکہہ لوگ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ دس لاکہہ آدمی ہین اور انمین کوئی نہین مرتا جب تلک کہ اپنی نسل مین ہزار جوان لڑنے والے ندیکہہ لے ایک گروہ کا نام انمین سے ناسک اور ایک کا منسک ایک کا جاویل اور ایک کا ہاویل تہا القصہ کہا اونہون نے یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَہَلْ نَجْعَلُ لَکَ خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمْ سَدًّا ۝ یعنے اے ذوالقرنین

تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالی ہین بیچ زمین کی پس آیا ہم ٹھہراوین واسطی تیری کچھہ محصول اوپر اسبات کی کہ بناوی تو درمیان ہمارے اور درمیان اونکی روک اور حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہی یہ لوگ کہ وہان رہتی تھی اور یاجوج اور ماجوج نی حیران کر رکھا تھا اولاد سقلاب مین سے تھے اور ایک شہر مین کہ دار الملک سقلابیان تھا رہتے تھے اور انمین ایک بادشاہ تھا ذوالقرنین کے پاس آیا اور ذوالقرنین نے اوسکو اپنی شریعت پر دعوت کی رئیس سقلاب نے قبول کی اور کہا ہم یاجوج ماجوج کے ہاتھون نہایت تنگ ہین کہ ہمکو تباہ کر رکھا ہے اگر ہمارے اور انکے درمیان کسی طرح سے ایسی سد باندہی جاوی کہ اونکے آنیکی روک ہوجاوی اور کوئی اونمین سے ادہر نہ آسکے تو کمال باعث استحکام اطاعت اور فرمان برداری کا ہو ذوالقرنین نے قبول کیا قولہ تعالی قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ کہا جو کچھہ قدرت دی ہے مجکو بیچ اوسکے پروردگار میری نے بہتر ہے پس مدد کرو تم میری ساتھہ محنت مین بنادونین درمیان تمہارے اور درمیان اونکے دیوار موٹی لادو تم مجکو تختہ لوہے کے یہانتک کہ جب برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑون کے۔ القصہ روپیہ دیا ذوالقرنین نے اور ہاتھہ پاؤن سے مدد کی اوس قوم نے تو درمیان اون دونون پہاڑون کی کہ جہان سے یاجوج ماجوج آتے جاتے تھے بڑی گہری بنیاد کھدوائی تا آنکہ پانی نکل آیا پہر اوسمین بڑے بڑے پتہر ڈالکر اور نیوا وٹھاکر زمین کی برابر کیا پہر لوہے کی اینٹین برابر اوپر تلے رکھکر چنین اور اتنا بلند کیا کہ اون دونون پہاڑون کی چوٹیون کے برابر وہ دیوار ہوگئی کہتے ہین کہ اون دونون پہاڑون کے درمیان مین چار ہزار قدم کا فاصلہ تہا کہ سد کھینچی اور عرض سد پچیسہ گز اور ایک قول سے پانچ کوس اور طول ڈیڑہ سو فرسخ اور ارتفاع دونون کا دو ہزار چہہ سو ارش پہر بموجب کہنے ذوالقرنین کے کورین یعنی دہونکنیان اوسمین رکھکر پہونکا کہ وہ آہنین اینٹین سرخ ہوگئین پہر اوپر شیشہ اور رانگ پگہلا کر ڈالا کہ وہ سوراخ کہ اوسمین کیسے تھے بند ہوکر مضبوط ہوگئے اور اوس دیوار نی استحکام پایا اور بقول مؤلف ہفت اقلیم اوس سد مین ایک دروازہ رکہا ہی کہ اوسکے دو کیواڑ ہین ہر کیواڑ ساٹھہ گز کا عریض اور ستر گز کا طویل اور پانچ گز کا ضخیم اور کنواڑون کو بند کر کر ایک قفل اوسمین لگا دیا ہی کہ طول اوسکا سات گز کا ہے اور کنجی بہی سات گز کی ہی کہ اوسمین لٹکا دی ہی اور اوس کنجی مین چوبیس دندانہ ہین ہر دندانہ جیسی ہاون دستہ اور وہانکی بادشاہ نی مقرر کر رکھا ہی کہ ہر جمعہ کی دن سے ایک جماعت کثیر اوس دروازہ پر آکی گرز ہای گران اوسپر مارتی ہین تا اس بات سی اونکو معلوم ہو کہ اس دروازے پر نگاہبان اور پاسبان حاضر اور موجود ہین پس یاجوج ماجوج نہ اوسپر چڑہ سکتے نہ سوراخ کر سکتی ہین اور اونکی عادت یہ ہی کہ جو چیز پاتی ہین کہا جاتی ہین آدمی ہو یا جانور یا کہیتی اور یہ نسب مین ترکون کے بہائی بند ہین۔ القصہ جب یہ سد تیار ہوچکی تو ذوالقرنین نی سجدہ

ادا کیا اور کہا یہ ایک بخشش ہے میرے پروردگار کی طرف سے پس آویگا جب وعدہ آفریدگار ہوجائیگی یہ سد
زمین ہموار ترجمۂ قرآن مجید مین ورذیل آیہ کریمہ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّی جَعَلَہٗ دَکَّآءَ وَکَانَ وَعْدُ رَبِّی حَقًّا یعنے پس جب آویگا وعدہ پروردگار
میرے کا گرا دے اوسکو ڈہا کر اور ہے وعدہ رب میرے کا سچا کہتے ہین اوس دیوار مین ایک چہید ہوگیا ہے صبح ہوتی ہے
تو یاجوج ماجوج اوسے توڑنیکو آتے ہین جب شام ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ کل توڑینگے اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے جب آنکے
نکلنے کا وقت برابر آویگا اوس روز کہین گے کہ انشاء اللہ تعالی کل کو توڑینگے پس دوسرے دن توڑ کر چلے آوینگے
اور سب عالم مین عمل کرینگے پہر قصد کرینگے آسمان کا اور آسمان پر تیر مارینگے وہ تیر خون آلودہ ہوکر گرے گا پہر حق تعالی انپر
گرمی غالب کریگا کہ یہ سب اپنے چارپایونکو کہا جاوین گے اور تمام پانی پیجاوینگے اور پہر بہی پیاس نہ بجہے گی تو مرجاینگے
ولیکن مکہ اور مدینے مین عمل نکر سکین گے۔ حدیقۃ الاقالیم مین لکہا ہے کہ کتاب مسالک الممالک سے نقل ہے کہ
واثق باللہ خلیفہ عباسی نے خواب مین دیکہا کہ سد یاجوج ماجوج کہل گئی ہے اور ایک قول سے باآنکہ بغیر خواب دیکہنے
کے چاہا کہ احوال سد پر مطلع ہووے بنابران سلام ترجمان کو پچاس آدمیون کے ساتہہ تحقیق کے واسطے بہیجا سلام
ترجمان سامرہ سے ارمنہ اور ارمنہ سے بلاد ران مین اور وہان سے باب الاموات مین اور وہان سے ولایت خرز مین گیا
اور بادشاہ خرز نے کہ مرجان نام رکہتا تہا چند شخصونکو اسکے ہمراہ کردیا سلام وغیرہ نے ولایت خرز سے نکلکر چہبیس
دن تک راہ طے کی تا آنکہ ایک زمین پر پہونچے کہ وہان ہمیشہ بدبو انکے دماغ مین پہونچتی تہی اور دس دن اور راہ قطع کی کہ
پہر ایک مقام پانکو ایک پہاڑ نظر آیا کہ وہان کے لوگ حبشی تہے لیکن چندان آبادی نہ تہی سلام وہان سے بہی گذر کر
سات منزل اور گیا حتی کہ بعض ایسے بلند مکانونمین کہ اونکے نزدیک سد یاجوج و ماجوج ایک گڑہے مین واقع ہے پہونچا
پس اگرچہ شہر اوسکے تہوڑے سے تہے لیکن تمام اماکن اور صحاری اوسکے بغایت سہناک تہے اور اوس سرزمین مین ایک حصن تہا
نہایت مستحکم کہ محافظان سد وہان رہتے تہے اور دین اسلام رکہتے تہے اور زبان عربی اور فارسی جانتے لیکن خلفاء
بنی عباس کے ہونے سے بیخبر تہے پہر تقدیر دوسرے دن سلام کو سد کے نزدیک لیگئے سلام نے ایک پہاڑ دیکہا اور ایک رود بزرگ
کہ دوسو پچاس گز اوسکا عرض تہا تخمیناً اور وہان پانی نہ تہا اور اوس پہاڑ پر کوئی گہانس اور کوئی ذیحیات نہ تہے
ایکبارہ اوسکو نظر آیا کہ پختہ اینٹون سے اوس رود مین بنا ہوا تہا اور ایک قلعہ بہی اوس رود مین تعمیر کیا ہوا تہا اور اوس
قلعہ کی دیوارین اور سد اسقدر بلند تہی کہ اوس سے زیادہ کوئی عمارت بلند نہوگی پہر سلام نے وہان سے مراجعت کی مدت
جانے اور آنے سلام کی کہ روز روانگی سے پہر آنے تک منزل بمنزل مع مشاہدۂ عجائب اور غرائب کہ اوسنے اپنی رسالہ مین
بہ تفصیل لکہی ہے دو برس اور چار مہینے تہے۔ الغرض ذوالقرنین بعد سیر کے گرداگرد اطراف جہان اور باندہنے سد کے

اراضی اسکندریہ مین پہونچے اور شہر مقدونیہ کی عمارت بنائی کہ یہ عمارت شہر دو سو پچاس برس مین تمام ہوئی پہر ذوالقرنین نے حکم دیا کہ اوس شہر کے گرد چار دیوارین پختہ بناوین اور اوسکو ایسا شفاف اور سفید کیا کہ وہان کے رہنے والے بنابر محافظت نور بصر کے نقاب باندہے رہتے تہے اور اوس شہر کے ایک کونے مین ایک مینار تہا چہہ سو گز کا بلند اور اوسمین سوراخ رکہے تہے اور آبگینہ اوسمین لگائے تہے کہ اوسمین سے دریا کی سیر کرتے تہے جبکہ کوئی لشکر اوس شہر کیطرف آتا تہا تو وہان کے اہالی اور موالی مطلع ہو کر سامان جنگ درست کرتے تہے اور وہ شہر اکیس اور پانچ سو برس آباد رہا بعد ازان ہزار برس خراب رہا پس اسکندر ثانی نے کہ عبارت ذوالقرنین اصغر سے ہے پہر اوسکو تعمیر اور آباد کیا اور اسکندریہ نام رکہا۔ مصنف حدیقة الاقالیم لکہتا ہے کہ یہ شہر واقع کنار رود نیل ہے اور سب عمارت اسکی سنگ رخام زنگار رنگ سے ہے اور حصار اوسکا چار دروازے رکہتا ہے ایک جو ہمیشہ مسدود رہتا ہے اوسکو باب السد اور دوسرے کو باب الرشید اور تیسرے کو کہ بجانب دریاے شور ہے باب البحر اور چوتہے کو باب سدرہ بسبب ہونے درخت بیری کے روبرو اوسکے کہتے ہین اور صحیح یہ ہے کہ وہ مینار رفیع بہی اسکی وقت کہ بلیناس حکیم یونانی نے بنایا ہے۔ اور مؤلف ہفت اقلیم نے رقم کیا ہے کہ جو کشتی قسطنطنیہ مین مخالفین کی آتی تہی اوس آبگینہ مینار سے معلوم ہوتی تہی اور اہالی شہر مستعد بقتال اور جدال ہوا کرتے تہے اور ہوام اوس سے یہ تہا کہ ہوام اور موذیات مثل مار و کژدم وغیرہ مطلق وہان پیدا نہوتے تہے اور ہر صباح سب رہنے والے اپنے مکانون کو پاکیزہ اور مصفا رفت اور روب کیے ہوئے پاتی تہے اور دہوان کہ صعود کرتا تہا بلند ہوتے ہی اثر اوسکا ناپدید ہو جاتا تہا اور اکثر اہل تاریخ نے لکہا ہے کہ اہل فرنگ بسبب مطلع ہونے سنگہاے اسکندریہ کے اوپر قرب جہازات انگلستانی بسبب آبگینہ ہاے مینار کے درپے دریافت اوسکی حقیقت کے ہوئے اور بعد مشورہ ہمدگر کے بعضے اعیان فرنگ کو از روے نیرنگ و تلبیس بصورت صاحبان زہد و تقوی بنایا اور اسکندریہ مین بصورت مساکین اور فقراے باخدا پہونچایا تا آنکہ سکنا وہان کے اہل اللہ جانکر معتقد ہوئے اور ان زاہدان لباسی نے از روے مکاشفہ ظاہر کیا کہ اسکندر رومی نے اس مینار مین گنج فراوان رکہا ہے اور انکا کہنا لوگون نے باور کیا حتی کہ عمر عاص با وصف کمال دانش اور عقل رسا فریفتہ اس قول کا ہوا اور آبگینہ کو پٹے خزینہ او کہڑوایا جو کچہہ دفینہ سے اوسمین نپایا تو پہر بدستور نصب کروایا ولیکن اس نقل اور تحویل سے وہ خاصیت رویت سفائین مسافت دور و دراز بالکل زائل ہو گئی۔ القصہ ذوالقرنین نے بعد از فراغ سیر اور سیاحت اپنی سپاہ کو رخصت کیا اور آپ عبادت الٰہی مین مشغول ہوا تا آنکہ جہان فانی سے بدار جاودانی رحلت کی اور مدفن انکا ایک قول سے جبال تہامہ ہے اور مدت مملکت ایک قول سے چالیس برس اور بروایت صحیح چہہ سو برس اور یہ زنبیل بنتے تہے اور انہا قوت حاصل کرتے تہے اور جو کچہہ زیادہ رہتا تہا تصدق کر دیتے تہے اور روضة الصفا مین مرقوم ہے کہ رنگ ذوالقرنین

سرخ اور سفید تھا اور میانہ قد اور عظیم الراس واسع العینین اور گیسو سیاہ رکھتے تھے اور اسم اور لقب انکا مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین لکھا ہے کہ اصل نام انکا ہرمس ہے اور ہر گاہ کہ منتہاے مغرب اور مشرق عالم تک پہونچے اور نشیب و فراز جہان کا مشاہدہ کیا ملقب بہ ذی القرنین اور خلیق اور متواضع بہت تھے اور جہاد پر کمال راغب رہتے تھے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

باب آٹھوان

بیان احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام مین ۔ اور حالات بعضے اولاد امجاد انکی مین اور اس باب مین تین فصل ہین

فصل پہلی

نسب اور ولادت اور رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین ۔ معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم پانچ پشت کے ساتھہ حضرت ہودؑ تک پہونچتے ہین اور ولادت باسعادت انکی زمانہ نمرود مردود مین ہوئی اور نمرود چھہ پشت کے ساتھہ سام بن نوح علیہ السلام کو پہونچتا ہے اور نمرود اون چار آدمیون مین سے تھا کہ بادشاہ تمام دنیا کے ہوئے تھے دو مسلمان کہ ایک کو سکندر ذوالقرنین کہتے تھے اور دوسرے حضرت سلیمانؑ تھے اور دو کافر کہ ایک نمرود اور دوسرا بخت نصر ۔ اور بعضے شداد اور عاد کو کہتے ہین تفسیر بحر المواج مین بیچ آیہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ یعنے کیا نہ دیکھا تو نے طرف اوس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اوسکے کے یہ کہ دی اوسکو اللہ نے بادشاہت ۔ لکھا ہے کہ اول ظالم جبار کہ بیچ جہان کے پیدا ہوا اور تمام عالم اپنے تحت حکومت مین کیا تھا اور بہت سے طلسم بنائے تھے کہ چھہ اونمین سے سحر گلدانین مین مذکور ہوئے نمرود مردود تھا القصہ وہ ناپاک بے ادراک دعوا خدائی کا کرتا تھا اور اپنی صورت کے بت بنوا کر اطراف عالم مین بھیجے تھے اور تمام آدمی اونہین پوجتے تھے اور اس بات سے غافل اور جاہل تھے کہ یہ کفر اور شرک ہے اور یہ بہ نسبت حضرت رب العزت سراسر امر نالائق اور ناسزا ہے ۔ کہتے ہین کہ نمرود بن کنعان کہ بادشاہ روئے زمین تھا شہر بابل مین ایک رات اوسنے خواب مین دیکھا کہ افق شہر سے ایک ستارے نے طلوع کیا کہ اوسکے جمال کی روشنی سے آفتاب اور مہتاب کا نور جاتا رہا گھبرا کر بیدار ہوا اور کاہنون اور منجمون کو جمع کر کر اس خواب کی تعبیر پوچھی اونہون نے کہا ولایت بابل مین ایک لڑکا خجستہ طالع خلوتخانہ عدم اور نابود سے فضای صحرای وجود مین منصہ شہود پر جلوہ گر ہوگا کہ وہ تجکو اور اہل مملکت کو ہلاک کریگا اور ابھی یہ مولود اپنے باپ کے صلب سے مانکے رحم مین نہین پہونچا ہے لیکن بالیقین اسی سال مین پیدا ہوگا اور بڑا ہو کر خلقت کو دعوت کریگا جب یہ بات اس مردود نے سنی تو ایک جماعت کو اپنی مملکت مین مقرر کیا کہ تمام مردون کو عورتون کے صحبت کرنے سے باز رکہین اور جن عورتون کو کہ حمل رہ چکا ہے جسوقت کہ وہ جنین اگر بیٹی پیدا ہو تو چھوڑ دین اور اگر لڑکا پیدا ہووے تو اوسکو مار ڈالین چنانچہ بفرمان اوس ملعون کے ہزارون اور لاکھون لڑکے مار ڈالے لیکن کچھہ فائدہ نہوا ۔ جب وہ ساعت نزدیک پہونچی کہ یہ مرکز نطفہ دائرہ رحم مین قرار پکڑے اور کاہنان سوزون قیاس اور منجمان اختر شناس نے نمرود مردود سے کہا کہ وہ نطفہ کہ جس سے ایسا فرزند

پیدا ہوگا فلانی شب مین اپنے باپ کے صلب سے شکم مادر مین قرار پکڑیگا نمرود نے حکم کیا کہ ایک دن پہلے اوسدن سے تمام مرد اپنی عورتون کے پاس سے دور شہر سے باہر چلے جاوین اور معتمدونکو دروازون پر شہر کے بٹھایا کہ کوئی مرد اندر نہ جانے پاوے اور کوئی عورت باہر نہ نکلنے پاوے چنانچہ ایک دروازے پر آزر کو کہ رفیق اور ملازم قدیم اور اوسکے مقربون اور محرمون مین سے تہا بٹھایا اور آپ ساتھہ ایک جماعت خواص کی باہر چلا گیا اوس راتکو عورتین سیر کرتی ہوئین اپنے اپنے گہرون سے باہر نکلین اور ہر طرف پہرنے لگین اتفاقاً اوسکی بی بی یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ماں کا گذر اوس دروازے پر ہوا کہ جہان آزر حفاظت کے واسطے بیٹھا ہوا تھا جب اوسکی نظر اوس عورت خجستہ صورت پر پڑی آتش عشق کا نون دلمین روشن ہوئی اور شعلہ شمع شہوت نے غلبہ پکڑا آزر نے اوس خاتون جلیلہ کے ساتھہ خلوت کی اور اوس دغدغہ باطن سے فارغ ہوا منتسبان قضا و قدر نے باجرای قضای وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا اور تہوڑا دکہلاتا تہا تمکو بیچ آنکہون اونکی کے تو کہ تمام کرے اللہ کام کہ تہا کرتا - اوسوقت قطرہ نطفہ کو سحاب صلب آزر سے صدف رحم مادر مین کہ مستقر اوس گوہر ازہر کا تہا قرار دیا - ابن عباس کہتے ہین کہ صبح کو کاہنون اور منجمون نے فریاد کی کہ ای بادشاہ اصل مادہ اوس فرزند کا کہ اوس سے اندیشہ تہا اور اوسکے دفع کرنے مین اتنی کوشش ہوئی رحم مادر مین قرار پکڑا - نمرود اس حال کے سنتے ہی کمال خفا ہوا اور پہر بتاکید تمام حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو اوسکو مار ڈالو - القصہ جب حضرت ابراہیم کی ماں نے اپنے حمل کو آزر سے چہپایا اور اوسکے پوشیدہ رہنے کی حد گذر گئی تو بنا بر ضرورت آزر سے اطلاع کی اور کہا کہ اگر یہ فرزند لڑکا ہوگا تو بادشاہ پاس لیجانا مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام مین لکہا ہے کہ جب زمان ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام نزدیک ہوا تو انکی ماں کسی بہانہ سے شہر کے باہر گئین اور دو پہاڑونکے درمیان مین کہ ایک غار تہا وہان حضرت ابراہیم کو جنا اور ایک کپڑے مین لپیٹ کر وہین چہوڑ دیا اور اوس غار کے منہ پر ایک پتہر لگا دیا اور آزر سے آنکر کہا کہ مینے بخوف گماشتگان نمرود جنگل مین جاکر ایک لڑکا جنا اور اوسیوقت وہ مر گیا مینے اوسکو وہین خاک مین دفن کر دیا آزر نے اوسکا کہنا باور کیا - اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ پیش از وقت ولادت حضرت ابراہیم کی ماں نے آزر سے کہا کہ عورتون کو جننے کے وقت ہلاک ہونیکے خطرہ ہوتے ہین چاہیئے کہ تو بتکدہ مین جاکر صنم اعظم کے پاس اعتکاف کر کر التماس کر کہ مین اس ورطہ ہولناک سے سلامت رہون آزر چالیس رات دن وہان رہا اور اس مدت مین حضرت ابراہیم کی ماں نے اپنے گہر مین درستی کر کر اور جو کچھ چاہیئے تہا رکہکر وضع حمل کیا یعنے جنی جب آزر گہر مین آیا اور حال دریافت کیا حضرت کی ماں نے کہا تو جیتا رہو تیرے گہر مین ایک فرزند پیدا ہوا اور اوسیوقت مر گیا آزر نے سچ جانا اور اپنی بی بی کے خلاصی پانے سے خوش ہوا پہر تقدیراً جب آزر باہر جاتا تو حضرت ابراہیم کی خبر لیتی اور جو دیر مین پہونچتی تو دیکہتی کہ اپنے انگوٹھے چوس رہا ہے

اور اوسے دودہ ٹپکتا ہے۔ تفسیر تیسیر مین لکہا ہے کہ ایک دن حضرت ابراہیمؑ کی مان نے دیکہا کہ حضرت کی ایک اونگلی سے
پانی اور ایک سے دودہ اور ایک سے شہد اور ایکسے خرما اور ایک سے روغن نکلتا ہے اور عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت ابراہیمؑ ایکدن مین ہفتہ کے برابر بڑہتے تہے اور ہفتے مین مہینے کی برابر اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ ایکدن مین مہینے کی برابر
اور مہینے مین برس کے برابر نشو و نما پکڑتے تہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نو مہینے تک اونکی مان نے شہر کے باہر غار مین رکہا
ہر ہفتے مین ایک دن انکی خبر لیتی تہی اور جب غار مین سے باہر جاتی تہی تو ایک پتہر ہوا مین سے آنکر غار کے منہ پر قرار پکڑتا تہا اور جب انکی
مان پہر غار پر آتی تہین تو وہ پتہر دور ہو جاتا تہا اور مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام مین لکہا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ پندرہ مہینے
کے ہوئے تو مانند پندرہ برس کے جوان نظر آتے تہے غار سے باہر آئے کہتے ہین کہ سات برس یا تیرہ برس یا سترہ برس
اسیطرح علی اختلاف الاقوال غار مین رہے اور جبکہ حضرت ابراہیمؑ غار سے باہر آئے اور اونہون نے ستارے روشن اور
ماہ تابان اور آفتاب درخشان دیکہا ہر ایک پر بطریق گمان پروردگار ہونیکا کیا اور پہر بسبب زوال او تغیر حال ہر ایک کی خالق عالم پر
اعتقاد درست باندہا یعنے سبکو چہوڑ کر اوسی ایک کو پکڑا چنانچہ باریتعالی کلام مجید مین اسیطرح فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ
مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ
الْاٰفِلِينَ ۝ فَلَمَّا رَاٰ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۝
فَلَمَّا رَاٰ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ
لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ یعنے اور اسیطرح دکہاتے تہے ہم ابراہیمؑ کو بادشاہی
آسمانونکی اور زمینونکی اور تو کہ ہو یقین لانے والون سے پس جب ڈہانپ لیا اوسکو رات نے دیکہا ایک تارے کو کہا
یہ ہے پروردگار میرا پس جب چہپ گیا کہا نہین دوست رکہتا مین چہپ جانیوالیکو پس جب دیکہا چاند کو روشن کہا یہی ہے
پروردگار میرا پس جب چہپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤنگا مین قوم گمراہون سے
پس جب دیکہا سورج کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا یہی ہے سب سے بڑا پس جب چہپ گیا کہا ای قوم
میری تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین تحقیق مینے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اوسکے جسنے
پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو توحید کرنیوالا اور نہین مین شریک کرنیوالون مین سے القصہ جب حضرت ابراہیمؑ
بزرگ اور بڑے ہوئے انکی مان نے آزر سے کہا کہ تیرا فرزند کہ اوسدن جہوٹہہ تجکو اوسکے مرنیکی خبر دی تہی اب جوان ہوا ہے
اور کمال خوبرو اور نیک خو ہے پہر ایکبار آزر کو غار مین لا کر حضرت ابراہیمؑ کو دکہایا آزر دیکہنے جمال فرزند ارجمند سے نہایت
خوش ہوا اور انکی مانسے کہا کہ انکو گہر لیچلو تا انکو ملازمت نمرود مین لیجاؤن آزر گیا اور اوسکی بی بی نے حضرت ابراہیمؑ کو

غار سے باہر نکالا تو شام کا وقت تھا غار کے گرد و پیش گھوڑے اور اونٹ اور دنبے جمع تھے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا چیزین ہین اوسنے ہر ایک کو بتا دیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا انکا کوئی پروردگار ہے کہ جسنے انکو پیدا کیا ہے اور روزی پہونچاتا ہے انکی ماں نے کہا کہ کوئی مخلوق خالق سے خالی نہین ہے کہ وہ اوسکو پیدا کرتا ہے اور وہ اوسکی پرورش کی ساتھہ تربیت پاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میرا پروردگار کون ہے کہا مین کہ تیری ماں ہون کہا تیرا پروردگار کون ہے کہا آزر کہا اوسکا پروردگار کون ہے کہا نمرود کہا نمرود کا پروردگار کون ہے وہ اس بات پر خفا ہوئی کہ ایسی باتین نہ کہو کہ انمین خوف و خطر ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ انہون نے کہا خاموش کہ وہ رب عظیم ہے اور ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ماں نے کہا کہ پروردگار بادشاہ کا کواکب ہے کہا پروردگار انکا کون ہے پس انکی ماں شرمندہ ہو گئی اور کچھہ نکہہ سکی اور روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچھا کہ میرا منہ اچھا ہے یا تیرا کہا تیرا منہ پھر کہا تیرا حسن زیادہ ہے یا میرے باپ کا حسن کہا میرا حسن پھر کہا میرا باپ صاحب جمال ہے یا بادشاہ کہا تیرا باپ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اگر پروردگار میرے باپ کا بادشاہ ہے تو اوسنے اوسکو اپنے سے اچھا کیون پیدا کیا اور جو تو میری پروردگار ہے تو نے مجکو اپنے سے اچھا کیون پیدا کیا حضرت ابراہیمؑ کی ماں جواب نہ دیسکی اور پریشان ہوکر آزر کے پاس آئی اور کہا وہ لڑکا کہ جسکا وعدہ ہوا تھا کہ دین نمرود کو متغیر کریگا قیاس چاہتا ہے کہ تیرا ہی بیٹا ہے آزر نے حیران ہوکر کہا کہ میرا بیٹا کون سا ہے اسنے تمام حال اوسکے چھپانے کا اور پرورش پانے کا تخانہ مین اور پہاڑ مین اور بحث اور حجت کرنی اوسکی اوس سے بیان کی آزر نہایت خشمناک ہوکر اور اونکے مار ڈالنے کے قصد پر بسوی غار روانہ ہوا اور وہان جاکر حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا مقلب القلوب نے اوسکے دلمین محبت پیدا کی کہ اپنے فرزند کو کچھہ ضرر نہ پہونچا سکا اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے ساتھہ بھی وہی کلام اور جواب سوال کیے جو اپنی ماں کے ساتھہ کئے تھے آخر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ نمرود کا خدا کون ہے آزر نے ایک طمانچہ مارا اور کہا اے لڑکے خورد سال بزرگ مقال چپ رہو چھوٹا منہ بڑی بات منہ سے نہ نکال اور مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام مین لکھا ہے اور تفسیر منیر مین بھی مذکور ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ شہر کے اندر آئے تو انکے والدین انکو نمرود مردود کے پاس لیگئے وہ آدمی نہایت بدشکل تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو دیکھا کہ تخت پر بیٹھا ہے اور غلامان ماہ منظر اور کنیزان پری پیکر گرد تخت اوس بدبخت کے صف باندھے ہوئے ہین حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کون ہے جسکے دکھانیکے واسطے مجکو لائی ہو کہا یہ سب کا خدا ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ ملازمان کہ گرد تخت کے ہین کون ہین کہا یہ سب اسکے پیدا کیے ہوئے ہین حضرت ابراہیمؑ نے تبسم کیا اور کہا اے اماں یہ تمہارا خدا کس طرح کا ہے کہ اور ونکو اپنے سے اچھا پیدا کیا ہے بلکہ چاہیے تھا کہ یہ سب سے اچھا ہوتا القصہ حضرت ابراہیمؑ تبونکی مذمت کیا کرتے اور جو لوگ کہ

که پوجتے تھے اونکو بڑا کہا کرتے اور وہ لوگ انکے ساتھہ مجادلہ کیا کرتے اور تفسیر مواہب علیہ مین ذیل آیہ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَ قَوْمِہٖ مَا ہٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَہَا عَاکِفُوْنَ جسوقت کہا حضرت ابراہیمؑ نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اوسکی کے کیا ہین یہ تپلے کہ تم واسطے اونکے گرد بیٹھنے والے ہوا اور معالم مین لکھا ہے کہ وہ بہتر صورتین تھین بعضی سونیکی اور بعضی چاندیکی اور بعضی لوہے کی اور بعضی پیتل کی اور بعضی لکڑی کی اور بعضی پتھر کی اور تیسیر مین لکھا ہے کہ نوے بت تھے جو سب مین بڑا بت تھا وہ سونیکا تھا اور اوسکی دو آنکھونکی جاے دو گوہر شاہوار جڑے ہوئے تھے اور تبیان مین لکھا ہے کہ وہ بت جانورون درند اور پرند اور چارپایون اور انسان کی صورت تھے اور بقول بعضے کواکب کی صورت تھے بہر تقدیر انہون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جواب دیا کہ ہمارے بزرگ انکو پوجا کیے ہین ہم بھی اونکی تقلید کرتے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بخداے عزوجل کہ بزرگ تمہارے گمراہی روشن اور ضلالت مبین مین پڑے تھے اور تم خطا پر ہو اور گمراہ ہو۔ تا آنکہ نمرودیون نے ایک دن عید کا مقرر کیا تھا اوس دن جنگل مین جایا کرتے تھے اور شام تک تماشا کیا کرتے تھے شام کو وہان سے پھر کر بتخانہ مین آنکر اور بتونکو آراستہ کرکر باجے بجایا کرتے تھے اور پھر زمین پر سر رکھکر رسم پرستش کی بجالا کے اپنے اپنے گھر جایا کرتے تھے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے درباب تماثیل انکے ساتھہ مناظرہ کیا انہون نے کہا کل عید ہے ہمارے ساتھہ تو بھی چل اور دیکھہ کہ دین اور آئین ہمارے کیسے اچھے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کچھہ ہان نا کا انکو جواب ندیا دوسرا دن کہ عید کا ہوا اور یہ جانے لگے چاہا کہ حضرت ابراہیمؑ کو بھی ساتھہ لیجاوین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیماریکا بہانہ کرکر عذر کیا یہ اونکو لیجانے سے باز رہے اور آپ چلے گئے اونکے جاتے وقت حضرت ابراہیمؑ نے چپکے سے کہا خدا کی قسم جب تم تماشا گاہ مین جاؤ گے تو مین ان بتونکو توڑ ڈالونگا ایک نے اونمین سے یہ بات سن لی لیکن کسی سے کچھہ نکہا پس جب یہ چلے گئے خلیل رب جلیل نے ایک پتھر سے سب بتونکو توڑ ڈالا ایک بت کہ سب مین بڑا تھا اوسکو چھوڑ دیا اور تیر و کمان اوسکی گردن پر رکھدی کہ شاید نمرودی آنکر اوس بڑے بت سے پوچھین کہ بتونکو کسنے توڑا کسواسطے کہ معبود کی شان سے ہوتا ہے کہ حل مشکلات مین اوسکے ساتھہ رجوع کرتے ہین اور غرض حضرت ابراہیمؑ کی اس عمل سے الزام دینا قوم کا تھا۔ القصہ جب نمرودی وہان سے پھر کر بتخانے مین آئے اپنے بتونکو ٹوٹا دیکھکر حیران ہوئے اور کہا یہ کام ہمارے خداؤنکے ساتھہ کسنے کیا ہے اور اس امر مین تفحص اور تجسس کرنے لگے کہ کسطرح بت شکن کو پیدا کرین جس شخص نے کہ بت توڑنیکے کلام حضرت ابراہیمؑ سے سنے تھے دوسرے کو کہدیے اور فی الحال زبان بزبان ایک سے ایک کو تمامی امرائے اور نمرود تک معلوم ہوگیا اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کے حاضر کرنیکا حکم دیا اور انمین رسم تھی کہ جو کوئی بادشاہ کے پاس آتا تھا تو پہلے سجدہ کرتا تھا پھر گفتگو کرتا جب حضرت ابراہیمؑ آئے رسم سجدہ مین کہ اونکی عادت نہ تھی

رعایت نکی اور مسجودان متکبران مردود کے قیام نکیا پوچھا کہ تو نے مجکو سجدہ کیون نکیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا مین اپنے پروردگار کے سوا کسیکو سجدہ نہین کرتا نمرود مردود نے کہا تیرا پروردگار کون ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا رَبِّیَ الَّذِی یُحْیِی وَیُمِیتُ یعنے پروردگار میرا وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے نمرود نے کہا اَنَا اُحْیِی وَاُمِیتُ مین ہون وہ شخص کہ زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون ۔ اور پھر کہا کہ دو آدمی قیدخانہ مین سے لے آؤ چنانچہ اوسیوقت دو آدمی اوسکے ملازم لے آئے ایک کو مار ڈالا دوسریکو چھوڑ دیا جسکو چھوڑ دیا اوسکو احیا اور جسکو مار ڈالا اوسکو امانت تصور کیا یہ نجانا کہ احیا عبارت پیدایش اور حیات سے ہے نہ اوسکے چھوڑ دینے سے اور اماتت عبارت نکالنے روح سے بغیر عمل قتل وغیرہ کے ۔ حضرت ابراہیمؑ اگرچہ اس مقدمہ کو بخوبی جانتے تھے لیکن چونکہ اون گمراہون کے ذہن قاصر ایسے امور کے ساتھہ نہ پہونچ سکتے تھے اور دلیل کے ساتھہ کہ اس سے روشن تر تھی تمسک کیا اور کہا فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِی بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ یعنے اگر دعوی خدائیکا کرتا ہے پس تحقیق اللہ جل وعلی لاتا ہے آفتاب کو ہر روز اس فلک فیروزہ پر مشرق سے پس لا تو اے نمرود اوسکو مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِی کَفَرَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ یعنے پس ہوچکا ہوا وہ جو کافر تھا اور اللہ نہین منزل مقصد کو پہونچاتا کافرونکو ۔ پس نمرود کہ کافر تھا دم بخود اور متحیر رہگیا حق سبحانہ تعالے نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا کہ قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ قیامت قایم نہین ہونیگی جبتک کہ خورشید کو ایکدفعہ مغرب سے نہ نکالونگا تا قدرت اور کمال میرا ظاہر ہووے جیسے کہ اس مردود اور مطرود کی عاجزی اور بے قدرتی ظاہر ہوئی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حق تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا تھا کہ اگر یہ لعین حضرت ابراہیم کو کہے کہ تو آفتاب کو مغرب سے نکال تو فی الحال آفتاب کو مغرب سے نکال دینا اور کیا عجب ہے کہ واسطے حضرت سلیمان علیہ صلواۃ الرحمان کے آفتاب کو نکالا حضرت ابراہیمؑ کہ اونسے مرتبہ مین بلندتر ہین اونکے واسطے بھی نکالدیتا ۔ لیکن چونکہ نمرود مردود نے اس امر پر تعرض نکیا قیامت پر موقوف رہا پھر نمرود اور اوروں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰٓاِبْرٰهِیْمُ ؕ یعنے آیا کیا تو نے کیا ہے یہ ساتھہ خداؤن ہمارے کے ای ابراہیمؑ یعنے توڑا ہے تب ونکو حضرت ابراہیم نے کہا بتون سے پوچھو اونھون نے کہا بت کلام نہین کرتے اور کسیکا کلام نہین سنتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا جو کہ نہ کہے اور نہ سنے خدا ہونیکے قابل نہین ہے سب جواب دینے سے عاجز اور شرمندہ ہوکر سرنگون ہوئے اور جب انکی کوئی حجت اور دلیل باقی نرہی تو انھون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مار ڈالنے پر کمر باندہی اور کہا کہ ہم اسکو جلا دینگے

فصل دوسری

ڈالنا حضرت ابراہیمؑ کا آتش نمرودی مین اور گلزار ہوجانا اوس آگ کا بزودی اور خواستگاری کرنی حضرت ابراہیمؑ کی سارا خاتون کو اور ہلاک ہونا نمرود مردود کا ساتھہ لشکر مطرود کے ۔ قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ سرکار نمرود مین

ایک تنور تھا آہنی جب نمرود کسی پر بہت خفا ہوتا تھا تو اوس تنور کو آگ سے بھر کر اوس شخص کو اوسمین ڈالدیتے تھے کہ وہ جل جاتا تھا جب یہ مردود حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خفا ہوا کہا حضرت ابراہیمؑ کو بھی اوس تنور مین ڈالدو چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو اوسمین ڈالدیا لیکن بحکم خدا تعالیٰ آگ نے حضرت ابراہیمؑ کو کچھ ضرر نہ پہونچایا پھر نمرود مردود نے کہا اسکو نکال لو جب حضرت ابراہیمؑ کو باہر نکالا دیکھا کہ بال تک بھی اوسکا نہ جلا پھر اہل مملکت کو جمع کر کر کہا اب ابراہیمؑ کی حق مین کیا کہتے ہو کہا اب یہ مصلحت ہے کہ اسکو قید کرو اور ایک جگہ صحرا مین بہت سی لکڑیان جمع کرو اور اونکو روشن کر کر اسکو اوس آتش مین ڈالدو ناچار اور بے اختیار اوس آتش بسیار مین جل جائیگا اور اپنی جادو سے اوسکو بجھا نہین سکیگا اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ چالیس دن تک اور بعضے کہتے ہین کہ زیادہ یعنی سات برس تک قیدخانہ مین حضرت ابراہیمؑ کو قید رکھا۔ پھر نمرود نے حکم دیا کہ قریب ایک قریہ کی کوفہ کی گاؤن مین سے کہ اوسکو کوثی کہتے ہین ایک چاردیواری چار کوس زمین مین بنائین اور بلندی اون دیوارون کی سو گز کی کرین اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ ارتفاع اون دیوارون کا ساٹھ گز کا تھا اور بروایت مدارک طول اونکا اسی گز کا تھا اور عرض بیس گز کا اور معالم مین تفسیر سورۂ انبیا مین لکھا ہے کہ بعضے مردون مین کہ بیمار تھے وہ کہتے تھے کہ اگر ہم اس مرض سے شفا پاوینگے تو حضرت ابراہیمؑ کی جلانی کی واسطے ہم بھی لکڑیان لاوینگے اور بعضے وصیت کرتی تھی اپنی بیماری مین کہ لکڑیان خرید کر اوس چاردیواری مین ڈالنا اور بعضی عورتین نذر مانتی تھین کہ اگر ہماری فلان حاجت بر آوے تو ہم بھی لکڑیان اوسمین جمع کرین اور اور شاگرد پیشہ اور دکاندار ثواب جانکر لکڑیان خرید کر اوسمین ڈالتے تھے۔ القصہ مہینے بھر تک اوسمین لکڑیان جمع کیا کیے کہ اون دیوارون کے اوپر تک لکڑیان بھر گئین تو پھر تیل بہت سا اوپر گولین کی گولین ڈالین اور پھر اوسمین آگ دی تب آگ اوسمین بھڑک گئی اور ایسی شعلہ افروز ہوئی کہ اوس کے نزدیک کوئی نجا سکتا تھا تو حیران ہوے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اوسمین کیونکر ڈالین ابلیس پر تلبیس نے انکو تعلیم کیا کہ ایک منجنیق یعنی ڈھیکلی بنا کر اور اوس پر ابراہیمؑ کو بٹھا کر دور سے آگ مین پھینک دو اوسوقت نمرود کے وزیر نے کہا اے نمرود اپنا پیراہن ابراہیمؑ کو پہنا دیا چاہیے اگر یہ جل جاوے تو فہو المراد اور اگر نہ جلے تو کہنے مین آوے کہ برکت پیراہن بادشاہ کے نجلا پس بادشاہ نے اپنا پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا اور گردن مین طوق اور ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ڈالکر اور منجنیق پر بٹھا کر دور سے آگ مین ڈالدیا۔ فی الحال بحکم ایزد متعال حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتون کے ساتھ ہوا مین حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہونچے اور کہا اگر تو کہے تو ایک اپنا پر اس آگ پر مارون اور اوسکو دریای محیط مین ڈالدون حضرت ابراہیمؑ نے کہا خدا تعالیٰ نے تجکو اس طرح حکم کیا ہے کہا نہین حضرت ابراہیمؑ نے کہا جس طرح خدای عزوجل نے فرمایا ہے اوسی طرح کر جبرئیلؑ نے کہا آیا تجکو کوئی

حاجت ہی حضرت ابراہیم نے کہا مجکو حاجت ہی لیکن تیرے ساتھ نہین ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا پھر جسکے ساتھ ہی اوس سے اپنی حاجت چاہ حضرت ابراہیم نے کہا وہ میری حاجت جانتا ہی کہنے کی حاجت نہین پس جو کہ توکل خلیل خداے جلیل پر اور انقطاع اوسکا ماسواے اوسکے سے درست تھا خدا تعالے نے فرمایا قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ ط یعنے ای آگ ہو تو خداوند برودت اور سلامت اوپر ابراہیم کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اگر نفرماتا برودت کے ساتھ سلامت کا لفظ ابراہیم برف مین گل جاتے۔ القصہ جب حضرت ابراہیم آگ مین پہونچے طوق اور ہتکڑیان اور بیڑیان اور جامہ نمرود سب جل گئی اور حضرت ابراہیم کو کچہ آسیب نہ پہونچا اور بفرمان حضرت یزدان آگ سرد ہوگئی اور چشمۂ آب شیرین اوسمین پیدا ہوی اور حضرت جبرئیل نے علی الفور ایک تخت بلور اور حلۂ بہشتی حاضر کرکر حضرت ابراہیم کو اوس تخت پر بٹھادیا اور وہ حلہ پہنا دیا اور کہا ای ابراہیم مین قدرت اوس رب قدیر سے تعجب نہین کرتا ہون لیکن تیری صبر سے مجکو عجب آتا ہی کہ اس حال مین تو نے سوای خدا کی کسی سے حاجت نچاہی کہتے ہین کہ جب آگ ٹھنڈی ہوگئی اور لکڑیان کہ جل گئین تہین درختون کی جڑین بن گئین اور اوسمین سبزہای خضر پیدا ہوئین اور اونمین پہل پہول ظاہر ہوی اور چارون جانب کو گوشہ تخت بالخت کی نرگس اور بنفشہ اوگے۔ کاشفی نے از روی روایات کی لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین ہرگز خوش عیش تر اون دنون سے کہ جن دنون آگ مین تھا نہین رہا۔ اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا تو نمرود ایک منارہ پر جاکر دیکھ رہا تھا جب یہ حال دیکھا کہا دریغا میری محنت ضائع ہوئی اور پھر کہا کہ پتھر منجنیق مین رکھکر اسپر ڈالو جب وہ مردود پتھر پھینکتے تھے تو وہ ہوا مین معلق جمع ہوکر مثل ابر باران کے آگ پر برستے تہی تا آنکہ اونسے سب آگ بجھ گئی نمرود کا وزیر کہ اس مردود کے پاس منارہ پر کھڑا تھا کہا ای ابراہیم تیرا خدا کیا اچھا ہے کہ تجکو اتنی آگ مین محفوظ رکھا اور تفسیر معالم اور مواہب مین لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم درمیان آتش نمرود کے اوترے فی الحال طوق اور زنجیر انکا جل گیا اور گرد انکے گل نرگس اور نسترن اور گلدستۂ بنفشہ اور یاسمن شگفتہ ہوی اور چشمۂ شیرین پیدا ہوی اور سات دن تک اوس آگ مین رہی اور نمرود بالای قصر سے دیکھا کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بوستان خوش اور گلستان دلکش مین بیٹھے ہوی ہین اور ملک الظل کے ساتھ باتین کر رہی ہین۔ معالم مین لکھا ہی ملک الظل بصورت ابراہیم تھا جب نمرود نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک گلشن پر بہار اور چمن لالہ زار مین خوش وخورم بیٹھے ہوے ہین اور گرداگرد انکے آگ شعلہ مار رہی ہے آواز دی کہ اے ابراہیم خدا تیرا کہ جسکی قدرت اس مرتبہ سے کے ساتھ ہے دیکھتا ہون کہ بہت بزرگ خدا ہی مین اوسکی قربانی کرتا ہون حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا

میرا خدا تیری قربانی قبول نہین کرنے کا جب تک کہ تو اپنے کیش اور ملت پر رہیگا اور حدیث مین آیا ہے
کہ نمرود نے ہزار گائین قربانی کین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایذا دینے سے باز رہا اور چند روز تک تردد مین رہا
اور تدبیر کیا کیا کہ کسیطرح مسلمان ہوجاوے لیکن بخوف اس امر کے کہ اگر مسلمان ہوجاونگا تو میری بادشاہت کو
نقصان پہونچے گا نہوا جب اورون نے یہ حال مشاہدہ کیا جسکے جی مین آیا حضرت ابراہیم کے پاس آنکر مسلمان ہوا
اور ایمان لایا ازانجملہ ایک دختر نمرود تھی اور اوس وقت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سولہ برس کی عمر تھی ۔
معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ جب حق تعالے نے آتش نمرود کو حضرت ابراہیم پر سرد کیا اور وہ اوس آگ مین سے
صحیح اور سالم باہر آئے بہت بندگان خدا کہ مقر اپنی عبودیت پہ تھے حضرت ابراہیم کے ساتھ ایمان لائے چنانچہ
اونمین سے ایک لوط برادرزادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے یعنے لوط بن ہاران بن تارخ کہ آذر ہے ۔ اور
حق تعالے نے انکو بھی دولت نبوت کے ساتھ مشرف کیا ہی اور ایک سارا دختر عم حضرت ابراہیم تھی یعنی سارا بنت
ہاران الاکبر اخ آذر عم حضرت ابراہیم اور ہاران پدر حضرت لوط حضرت ابراہیم کی بھائی اور ہاران پدر سارا حضرت ابراہیم کی چچا
دونون کا ایک نام تھا اور ایک رعضہ خاتون بنت نمرود کہ نہایت عقلمند اور بغایت ہوشمند تھی جب حضرت ابراہیم کو
آگ مین ڈالا تو اوسنے بمبالغہ بسیار اپنی پدر نابکار سے اجازت چاہی کہ اوس منارہ پر آن کے حضرت ابراہیم کو دیکھون
اور اوسکے حال سے واقف اور آگاہ ہون جب اوسنے دیکھا کہ آگ مین حضرت ابراہیم کے واسطے گلستان پر بہار
اور چمنستان لالہ زار بنی ہوئی ہین اور بناز و اعزاز ایک تخت بہشتی پر بیٹھے ہوے ہین کہا اے ابراہیم تیرا کیا حال ہے
کہ تو آگ مین جلوہ افروز ہے اور آگ تیرے اوپر رونق اندوز ہے حضرت ابراہیم نے وہین سی جواب دیا من کان
فی قلبہ معرفۃ اللہ لم یحرقہ النار یعنے جو شخص کہ ہو دل اوسکے مین معرفت اللہ کی نہین جلاتی اوسکو آگ رعضہ نے
کہا اگر تو اجازت دے تو مین بھی اس آگ مین تیرے پاس آؤن حضرت ابراہیم نے کہا لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ
کہکر اس آگ مین بیخوف و خطر چلی آ رعضہ خاتون نی وہان سی اوتر کر کلمۂ توحید پڑھا اور آگ مین قدم رکھا اور آگ ایکبار اوسکے
قدم کی نیچے کھلا کر افسردہ ہوگئی اور یہ حضرت ابراہیم کی پاس صحیح اور سالم چلی آئی اور پھر حضرت ابراہیم کی ساتھ اپنا ایمان
تازہ کیا اور وہان سی سلامت بی ملامت اپنی باپ کی پاس پھر آئی جب اسکی باپ نی امان اور ایمان اسکا مشاہدہ کیا اسکو
تعجب پر تعجب ہوا لیکن ترس ملامت اور نقصان مملکت سی اپنی دین باطل پر قائم رہا اور اپنی بیٹی کو راہ ارتداد پر دلالت کرنی لگا اور
ازروی شفقت سخنان نصیحت آمیز کہتا تھا اسنے اوسکی کلام ضلالت التیام پر کچھ التفات نکیا پھر اسنی تخویف و تعذیب
کی یہ بھی اوسکو موثر نہوا تا آنکہ رای صواب اوس بداختر نی اسپر قرار پکڑا کہ اوس پاکیزہ سیر کو سیاستگاہ و زندان مین چالدون

ہاتہ پاؤن مین سیخین جگر آفتاب سوزان مین دردمند کرے حق تعالی نی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ ای جبرئیلؑ
کنیزک رب جلیل کے پاس جا اور اوسکو دشمنون مین سی نکالکر ابراہیم علیہ السلام کی پاس لیجا حضرت جبرئیلؑ نے رعضہ خاتون کو
اوس مہلکہ سی نجات دیکر حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہونچایا اور پہر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محنت اور مسافرت مین
ہمراہ رہی اور حق سبحانہ نی اوس دختر نیک اختر سی بیس فرزند بطنا بعد بطن پیدا کیے اور سب کو مسند نبوت پر جلوہ افروز کیا
واللہ الموفق ۔ القصہ جب حضرت ابراہیمؑ آتش سوزان سی سلامت باہر آئے اور چند گروہ انکی ساتہ ایمان لائی یہ قصہ افواہ
عالم مین مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اہل عالم کی دلون مین انکا اعتقاد بڑہتا گیا اور اعلام دین اسلام روز بروز بلند تر ہوے
اور نمرود مردود کو باطن مین دہشت اور وحشت پیدا ہوئی ایکدن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلوت مین طلب کیا
اور کہا تیری دین محدث اور دعوت کی سبب میری امور مملکت مین خلل عظیم پیدا ہوا اور تمام امور ملکی مین قصور اور
فتور نمودار ہوے بہتر یہ ہی کہ تو اپنے اصحابون کو لیکر ہماری دار الحکومت سی باہر چلا جا کہ تیرا پروردگار تیری حفظ و
حمایت اور مصالح اور کفالت مین ناصر و معین ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نی یہ امر قبول کیا اور اقلیم بابل سی شام مین
ہجرت کی اور ایک روایت مین اسطرح ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ لوگون کو دعوت کرتے تہی نمرود اور نمرودیون پر بکمال دشوار
گذرتا تہا اور وہ انکے مار ڈالنے کا قصد کرتے تہے بعضے کہتے تہے اسکا قتل میسر نہین ہونیکا جب کہ جلانا پیشرفت نکیا
بہتر یون ہی کہ اسکو اس ملک سی نکال دیجیے ۔ جب حضرت ابراہیمؑ کو ارادہ اوس قوم کا ایسا معلوم ہوا حضرت لوطؑ اور
سارا خاتون کو لیکر وہان سے ہجرت کی ایک منزل چلے تہے کہ حکم الٰہی صادر ہوا کہ ای ابراہیمؑ سارا خاتون کو اپنی نکاح مین لا
اور بعضون سے روایت ہی کہ اول وحی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہی آئی تہی ۔ اور سارا خاتون نہایت حسین اور
بنہایت جمیل تہی چنانچہ بعضی روایات مین آیا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن دو چند سارا خاتون سی تہا کہتی ہین
کہ سارا خاتون بصورت حور عین تہی لیکن یہی ایک تفاوت تہا کہ اوسکے پاس حلّہ ہای بہشتی نہ تہے ۔ اور حسین ہی پاک تہی
غرض یہ مقرر تہا کہ تمام عالم مین ایسا حسین دوسرا نتہا ۔ پہر حضرت ابراہیمؑ نے بیس درم کو ایک خچر خریدا اور سارا خاتون کو
اوسپر سوار کیا اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اڑتیس [۳۸] برس کی تہی ۔ تا آنکہ یہ حیران مین پہونچے اور وہان چند روز
رہے پہر حضرت ابراہیمؑ نی شہر مصر کا قصد کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سارا املک حیران کی بیٹی تہی جب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے بجانب حیران ہجرت کی تہی تو اوسکو اپنی نکاح مین لائے تہے واللہ عالم بالصواب اور صاحب کشاف نے
تفسیر سورۂ عنکبوت مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ہنگام ہجرت پچہتر [۷۵] برس کی عمر تہی اور اسی سال مین ایزد متعال
نے حضرت ابراہیمؑ کو شکم ہاجرہ کنیزک سارا خاتون سے حضرت اسمٰعیلؑ عطا فرمائی اور قصص الانبیا مین لکہا ہی کہ سارا

بادشاہ کی بیٹی تھی کہ حضرت ابراہیم نے اثنا ءراہ مین اوسکی خواستگاری کی تھی اور اوسکی حقیقت اسطرح پر ہی کہ جب حق تعالے
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی سے خلاص کیا اور یہ شہر شام کی طرف روانہ ہوے اثنا ءراہ مین ایک شہر مین
وارد ہوے دیکھا کہ وہان آدمی اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوے ہین ایک میدان مین چلے جاتے ہین انسے پوچھا کہ
تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا یہان کے بادشاہ کی ایک بیٹی ہے کہ خوبصورتی مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہر چند
اطراف اور جوانب کی بادشاہزادی اوسکی خواستگاری کرتے ہین اور عاشق اور فریفتہ اوسپر ہوتے ہین وہ قبول نہین کرتی
کہتی ہے کہ جو پسند آویگا اوسکی وصلت قبول کرونگی سات دن ہوچکے ہین کہ لوگ صحرا مین جمع ہوتے ہین اور وہ سب کو
دیکھتی ہے لیکن کسیکو قبول نہین کرتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انکے ساتھ جا کے ایک کونے مین بیٹھ رہے وہ دختر
لونڈیون کے ساتھ منہ پر نقاب ڈالے ہوے اور ترنج زرین مرصع ہاتھ مین لیے ہوے تمام میدان مین لوگون کو
دیکھتی پھرتی تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک پہونچی اور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے تابان اور درخشان دیکھا انکی جمال عدیم المثال پر عاشق ہوئی اور وہ ترنج انکی گود مین ڈالدیا اور آپ جاکر تخت پر
بیٹھ گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے باپ کی روبرو لائے اوسنے دیکھکر اپنی بیٹی سے کہا کہ تجکو اچھا خاوند ملا لیکن
مسافر ہے پھر تمام شہر کی بزرگ جمع ہوے اور انکی شادی ہوئی اور دختر بلند اختر کا سارا خاتون نام تھا اور تفسیر عزیزی مین
لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے آتش نمرود سے نجات پائی اور ایمان لانے اپنی قوم اور باپ سے مایوس ہوئی وطن چھوڑکر
بسمت حیران اپنے چچا کی پاس کہ ہاران نام تھا تشریف لگئے ہاران نے اپنی بیٹی کو کہ سارا خاتون نام تھا انکی نکاح مین
کردیا اور بکمال دلجوئی اور خاطرداری اپنے پاس رکھا اور غرض ہاران کی اس امر سے یہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
بطمع مال اور متاع دنیوی اور زن و فرزند اپنے دین سے پھر جاوین معاذ اللہ عن ذلک جب حضرت ابراہیم نے توحید
اصرار کیا اور سارا خاتون بھی اونکے ساتھ متفق ہوگئی اور کیش بت پرستی کو نام دھرنے لگی ہاران نے آشفتہ ہوکر اثاث البیت
اونسے چھین لیا اور اون دونون کو اپنے گھر مین سے نکالدیا حضرت نے سارا خاتون کو ہمراہ لیا اور سارا خاتون نے انسے کہا
کہ تم میرے ساتھ عہد کرو کہ مین ہرگز تمہاری نافرمانی نہین کرنے کا بشرطیکہ تم بھی میری فرمانبرداری مین رہوگے
چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات پر عہد کیا اور وہان سے روانہ ہوے اور سواے حضرت لوط کے کہ برادرزادہ
انکے تھے کوئی اور ہمراہ نہوا۔ القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مصر کے جانے کا قصد کیا اتفاقاً وہان ایک
بادشاہ جبار نہایت ظالم اور بکمال خونخوار مسلط تھا کہ مردم آزاری اوسکی عادت تھی اور جو عورت خوبرو ہوتی تھی اوسکے
مالک اور وارث سے چھین لیتا تھا اور اگر اوسکا خاوند ہوتا تھا تو اوسکو قتل کروا ڈالتا تھا اور اگر بھائی یا کوئی اور وارث ہوتا تھا

تو اوسکو قتل نکرتا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس شہر مین داخل ہوے اور یہ حقیقت سُنی انکو اضطرار اور تردد لاحق ہوا کسواسطے کہ سارا خاتون حُسن اور جمال مین عدیم المثال تھین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو حُسن اور جمال ایزد متعال نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا نصف اوسکا حضرت یوسف علیہ السلام کو دیا تھا اور چھٹا حصہ سارا خاتون کو اور باقی جمیع بنی آدم کو۔ القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارا خاتون سے کہا کہ یہان کے بادشاہ کی اسطرح پر عادت ہے اگر اوس ظالم کے پیادے تمہارے لیجانیکے واسطے آوین تو تم یہ ظاہر نکرنا کہ مین تمہارا شوہر ہون بلکہ کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے کسواسطے کہ مین باعتبار دین اسلام کے تمہارا بھائی بھی ہوسکتا ہون حق تعالے تمکو اوس ظالم کے ہاتھ سے محفوظ رکھیگا اور میری ناموس کو ضائع نکریگا۔ ناگاہ اوس بادشاہ کے آدمیون نے حُسن اور جمال سارا خاتون کا سُنکر بادشاہ سے عرض کیا کہ اس شہر مین ایک عورت وارد ہوئی ہے کہ حُسن مین بے نظیر ہے اوس ظالم نے کہا اوسکو جلدی لاؤ اور اگر شوہر رکھتی ہو تو اوسکو مار ڈالو پیادے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور پوچھا یہ عورت کہ تمہارے ہمراہ ہے تم سے کیا علاقہ رکھتی ہے حضرت ابراہیم نے کہا کہ یہ میری دینی بہن ہے اونہون نے حضرت ابراہیم کو تو چھوڑ دیا اور سارا خاتون کو زبردستی سے لیگئے حضرت ابراہیم نے جب یہ حال دیکھا نماز کے واسطے کھڑے ہوکر مشغول بدعا ہوے اور جب سارا خاتون اوس ظالم کے پاس پہونچین بمجرد انکے دیکھنے کے وہ ملعون فریفتہ حُسن اور جمال اوس خاتون کا ہوا اور چاہا کہ بے ادبی کرے سارا خاتون نے کہا کہ مجکو ذرا مہلت دے کہ ابھی غبار راہ مجھپر پڑا ہوا ہے ذرا دھو لون اور اپنی رسم عبادت کرلون پھر جو کچھ تیرا دل چاہے سو کرنا اوس ظالم نے کہا کہ جلد آفتابہ اور طشت حاضر کرو اور انکے ہاتھ منہ دھلاؤ سارا خاتون نے وضو کیا اور نماز کیواسطے کھڑی ہوئین اور نماز کو طول دیا اور دعا مین مشغول ہوئین اوس ظالم نے جب دیکھا کہ نماز سے کسیطرح فراغت نہین کرتی چاہا کہ بیچ نماز مین انکے ساتھ بے ادبی کرے سب کو اوس مکان مین سے ہٹا دیا اور خلوت کی ابھی ارادہ ہی سے کہ اپنے دست درازی کرے فوراً اوسکے دونون ہاتھ خشک ہوگئے اور مرگی مین آنکر گر پڑا اور دم بند ہوگیا اور کف منہ سے جاری ہوے جب سارا خاتون نے دیکھا کہ اس ظالم کا یہ حال ہوگیا انکو خوف ہوا کہ مبادا اسی سبب اسکی گھرہ کی آواز کو چوکیدار خبردار ہوکر چلے آوین اور مجکو اسکے قتل کی ساتھ تہمت لگاکر مار ڈالین جناب الٰہی مین دعا کی کہ بار خدایا اس ظالم کو نجات دے کہ اسکو عبرت حاصل ہووے جب ہوش مین آیا اسنے پھر وہی ارادہ کیا اور پھر وہی مرض لاحق ہوا چنانچہ تین مرتبہ اسیطرح یہ امر ظہور مین آیا آخر کو تیسری دفعہ اسنے کہا اس عورت کو لیجاؤ کہ یہ آدمی نہین ہے جنیہ ہے یا ساحرہ اور اسے اس شہر سے نکالدو اور اسی قسم کی میرے پاس ایک اور عورت ہے ہاجرہ نام کہ اوسکو قبطیون سے مین نے لیا تھا اور اوسپر بھی قادر نہین ہوا اوسکو بھی اسکے حوالے کردے۔ القصہ سارا خاتون ہاجرہ کو لیکر اوسکے پاس سے صحیح اور سلامت بسلامت اپنے مقام پر آئین اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز مین مشغول تھے جب سارا کو

دیکھا سلام پھیر کر پوچھا کیا حال ہی اور کیا ہوا سارا خاتون نے کہا خیریت ہی حق تعالیٰ نے اوس ظالم کا ہاتھ کوتاہ کیا اور ایک لونڈی
ہمکو دی ہی کہ ہاجرہ نام ہی حضرت ابراہیمؑ خوش ہوی اور تفسیر بحرالمواج مین ہی کہ بروقت بخشش اوس لونڈی کی یہ کہا کہ ہا اجر تہا
یعنے یہ اجر تیرا ہی اسواسطے اسکا نام ہاجرہ ہوا تھا۔ القصہ سارا خاتون نے بہ تفصیل بیمار ہونا اوس بادشاہ جبار کا ظاہر کیا
حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تم اندیشہ نکرو جو ماجرا کہ وہان گذرا حق تعالیٰ نے بسبب اوٹھا دینی حجاب کی سب مجکو دکھا دیا تھا۔ اوسوقت
سارا خاتون نے ہاجرہ کو برضا و رغبت حضرت ابراہیم کی خدمت محرمیت مین دیا پھر باتفاق یکدیگر وہان سے کوچ کیا اور زمین
فلسطین مین کہ وسط شام مین ہی اقامت کی اور حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہی کہ وہ مقام بیت المقدس سی تیرہ میل ہی اور
بعضون کی نزدیک دو فرسنج دور ہے اور وہ ایک گاؤن ہی کہ بسبب توطن حضرت کی مشہور بمقام خلیل ہے اور معروف
بناصرۃ الخلیل ہوا ہی اور وہان کی آدمیون نے انکی قدوم میمنت لزوم کو غنیمت جانکر زمین وافر نذر کی کہ اوسکا محصول انکو
پہونچتا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوس زمین کی زراعت فراوان سی وسعت بیشمار حاصل ہوئی اور بہت غلام خریدے
اور مواشی بی پایان بہم پہونچائی اور رسم ضیافت اور لنگر خانہ برپا کیے اور حضرت لوط کو برسم رسالت سدوم اور اور شہرونکی طرف
بھیجا۔ القصہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المقدس مین پہونچے تو حضرت جبرئیلؑ آئی اور کہا اے ابراہیمؑ زمین مین
نگاہ کر کہ جہان تک تیری نظر خجستہ اثر پڑیگی نعمتین ظاہر ہونگی چنانچہ جہانتک حضرت ابراہیمؑ کی نظر پہونچی وہان تک
آبہای روان اور درخت میوہ دار پیدا ہو گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہان کی آدمیون کو شریعت سکھائی اور حضرت
جبرئیلؑ بہشت مین سی ایک پتھر لائی اور جہان کہ بیت المقدس ہی وہان رکھا اور کہا کہ یہ تیرا قبلہ ہی اور تمام انبیا کہ تجھسی پیدا ہونگی
اونکا قبلہ ہوگا قولہ تعالیٰ وقد مکروا مکرہم وعند اللہ مکرہم وان کان مکرہم لتزول منہ الجبال یعنے تحقیق کہ مکر کیا اون
کفار نے حق مکر کرنے کا اور نزدیک خدا کی اور جزا اونکے مکر کی اگرچہ تھا مکر اونکا کہ ٹل جاوین اوس مکر سے پہاڑ معالم مین
حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب سی نقل ہی کہ یہ آیہ قصہ نمرود مردود مین ہی کہ جب اوس مردود نے سلامتی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی آگ سے مشاہدہ کی اپنی قوم سے کہا ابراہیمؑ بزرگ خدا رکھتا ہے کہ اوسنے اوسکو آگ سے
محفوظ رکھا چاہتا ہون کہ اوسکو آسمان پر جا کر دیکھون اونہون نے کہا آسمان نہایت بلند ہی اوپر جانا آسان
نہین ہے اسنے انکا کہنا نہ سنا حکم دیا کہ ایک صرح یعنے منارہ بنائین چنانچہ تین برس کی مدت مین ایک منارہ بغایت
بلند تیار ہوا جب اوپر گیا آسمان ویسا ہی دور دکھائی دیا جیسا زمین پر سے دکھائی دیتا ہی اور دوسرے دن وہ
منارہ گر پڑا اور یہ اسباب علیہ مین تفسیر آیہ قد مکر الذین من قبلہم فاتی اللہ بنیانہم من القواعد فخر علیہم السقف
من فوقہم واتٰہم العذاب من حیث لایشعرون تحقیق کہ مکر کیا تہا جنہا سے خدا سے اون لوگون نے جو پیشتر ان

قریش کفار تھے پس لایا اللہ تعالیٰ مکانون اونکی کو ستونون اور قواعد سے پس گر پڑی اوپر اونکے چھت اوپر
اونکے سے پس آیا کفار متقدمین کو عذاب جہان سے نجانتے تھے لکھا ہے کہ بعضی اس امر پر ہین کہ مراد اس بنا سے
ایک قصر ہے کہ اوس مردود نے بابل مین بنایا تھا پانچ ہزار گز کا اونچا اور عرض اوسکا اتنا تھا کہ اوسپر چڑھ جاسکی تا اوپر
امور آسمانی کو مشاہدہ کرے اور خدای ابراہیم پر مطلع ہووے اور اوسکی ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرے جب وہ صرح یعنی قصر بن چکا
تو ایک ہوای تند مہیب الٰہی سے چلی اور وہ قصر جڑ سے اوکھڑ کر گر پڑا اور تفسیر ثعلبی اور معالم مین ہے کہ سر اوس قصر کا دریا مین
گرا اور باقی نمرودیون کی گھرون پر آرہا اور ایک آواز مہیب اوسمین پیدا ہوئی کہ ساری قوم کی زبان متبلبل یعنی درہم
اور برہم ہوگئی اور انکی کلام اور سخن مختلف ہوگئی اور وجہ تسمیہ اوس شہر کا کہ کوثا نام تھا بابل ہوگیا یہی ہے اور محمد جریر
طبری نی لکھا ہے کہ تمام آدمیونکی زبان نمرود کی زمانے مین سریانی تھی جب وہ صرح گر پڑا تو انکی زبانین مختلف ہوگئین
اور ہر قوم ایک زبان خاص کے ساتھ کلام کرنے لگی کہ دوسری قوم اوسکو نجانتی تھی اور نہ سمجھتی تھی اور بہت خلقت
ہلاک ہوگئی ۔ نمرود مردود نہایت خفا ہوا اور کہا کہ آسمان پر جاتا ہون اور خدای ابراہیم کی ساتھ کہ اوسنے میرا سنارہ گرادیا ہے
جنگ کرتا ہون پھر چار گرگسون کو پرورش کیا جب وہ کمال قوی ہوئے تو ایک صندوق چہار گوشہ بنایا اور اوسمین ایک
دروازہ اوپر اور ایک نیچے رکھا اور اوسکے چارون طرف چار نیزے گلدار کہ چاہے اونکو اوپر اور چاہے نیچے کرلے لگائے پھر اون
گرگسون کو کئی دن بھوکا رکھا اور چار مردار جانور اون چار نیزون پر پروکر اطراف صندوق کو اون گرگسون پر باندھا
اور آپ اور ایک شخص اور اوس صندوق مین بیٹھ گیا چارون گرگس نہایت بھوکے ہی اوپر کو مردارون کی جانب میل کرکر
صندوق لیکر اوڑے تین رات دن کی بعد نمرود نے اوپر کا دروازہ کھولکر نگاہ کی آسمان کو اوتنا ہی دور دیکھا جتنا زمین سے
دیکھتا تھا پھر اپنے رفیق کو کہا کہ تو نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھ کہ کیا دکھائی دیتا ہے اوسنے دیکھکر جواب دیا کہ پانی کے سوا
کچھ نظر نہین آتا پھر ایک رات دن کی بعد اوپر کا دروازہ کھولکر دیکھا وہی نظر آیا جو پہلے دیکھا تھا اور اوسکے رفیق نے
نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھا سوای تاریکی کی کچھ نظر نہ آیا ۔ نمرود کو خوف ہوا اور ڈرنے لگا لاچار اون نیزون کو مردارون
کے ساتھ اولٹا کیا گرگسون نے نیچے کو میل کی اور نیچے آئی کہ وقت ایسی آواز مہیب گرگسون کی پرون سے ظاہر ہوئی کہ
کہ یقین ہوا کہ اب پہاڑ اپنی جگہ سے اوکھڑ جاوینگے ۔ منتخب حیٰوۃ الحیوان مین لکھا ہے کہ گرگس ایک جانور ہے
تمام جانورون سے عظیم الجثہ اور سریع الطیران بمرتبہ کہ ایک دن مین مشرق سی مغرب تک طی کرتا ہے اور قصص الانبیا
مین ہے کہ نمرود کے دل مین جب یہ داعیہ پیدا ہوا کہ آسمان پر جاوے تو بہ تعلیم ابلیس پر تلبیس اوسنے حکم دیا کہ چار
گرگس لاکر پرورش کرین اور ایک صندوق بنائین کہ دو آدمیون کی بیٹھنے کی گنجایش رکھتا ہووے اور اوسمین دو دروازے ہون

ایک اوپر اور ایک نیچے اور اوسکے چارون کونون مین چار چوبین نصب کرین اور ہر چوب پر گوشت کا مچہ لٹکا دین اور پھر
ایک شبانہ روز اونکو بھوکا رکھکر اوس صندوق کو اونپر باندہ دین کہ یہ گوشت کیطرف قصد کر کر اوپر کو اوڑین - جب یہ صندوق
تیار ہو چکا تو آپ اور ایک اور خواص اوسمین بیٹھا اور گرگس صندوق کو لیکر اوڑے تین دن کی بعد نیچے کا دروازہ کھولا تمام
روی زمین پر پانی پانی نظر آیا پھر اوپر کا دروازہ کھولا اور تیر کمان مین جوڑا خواص نی کہا یہ تیر کسکو ماریگا کہا خدا کو خواص نے
کہا یہ وہ خدا ہی کہ سب کو مقہور کرے نمرود اوسپر غصہ ہوا اور اوسکو نیچے گرا دیا خدا تعالی بحساب اوسکو بہشت مین لیگیا
پھر نمرود نی وہ تیر آسمان کی طرف چھوڑا خدا تعالی نے اوس تیر کو ایک مچھلی کی خون مین آلودہ کر کر نمرود مردود کی پاس واپس کیا
اسنے خوش ہو کر اوس گوشت کو کہ اوپر تھا نیچے کیا گرگسون نے نیچے کا قصد کیا جب زمین پر آیا تو پھر حضرت ابراہیم
علیہ السلام اوس پاس گئے اور کہا ایمان لا اوسنی کہا مین نے تیرے خدا کو مار ڈالا یہ تیر خون آلودہ موجود ہے حضرت ابراہیم نے
کہا میرے خدا کو کوئی نہین مار سکتا کہا تیرے خدا کا کتنا لشکر ہی حضرت ابراہیم نے کہا اوسکے لشکر کا شمار سوائے اوسکی
کوئی نہین جانتا کہ وما یعلم جنود ربک الا ہو یعنے اور کوئی نہین جانتا لشکرون پروردگار تیری کو مگر وہ آپ ہی نمرود
نے کہا مین اپنا لشکر جمع کرتا ہون تو خدا کا لشکر جمع کر کہ تیرے ساتھ لڑون گا پھر اوس مردود نے اپنی تمام سپاہ کو زمین پر
جمع کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نی مناجات کی کہ ای احد بیچون یہ ملعون تیری لڑنے کیواسطے آیا ہی اسکو ہلاک کر حضرت
ابراہیم کی دعا قبول ہوئی اور فرشتون کو حکم ہوا کہ ایک سوراخ کوہ قاف مین ہی کھولدو اور بعد ہر سوار نمرود ایک ایک
مچھر بھیجدو وہ مچھر جمع ہو کر ابر کے مانند ہوا مین آئی حضرت ابراہیم نے کہا دیکھ یہ ہی خدا کا لشکر نمرود نے کہا علم کھڑی کرو
اور نقارہ بجادو آدمی غل مچانے لگے اور بوق پھونکنے لگے تا مچھرون کا لشکر متفرق ہو جائے لیکن کچھ فائدہ نکیا ہر سوار پر
ایک مچھر بیٹھہ گیا اور ہر ایک مچھر اپنی خرطوم سی ہر ایک کا مغز اور گوشت اور رگ وپی کھا گیا اور ایک ذرہ انکی بدن کو باقی نچھوڑا
ان مچھرون مین ایک انکا مہتر تھا کہ وہ ایک پاؤن سی لنگڑا اور ایک آنکھہ سی کانڑا اور تمامی اعضاؤن مین سی ایک ایک عضا سے
زیادہ نہین رکھتا تھا اسنی خدا تعالی سی درخواست کی کہ یا الٰہی نمرود کا ہلاک میرے ہاتہ ہووی چنانچہ اسکی دعا قبول ہوئی
نمرود مردود اپنی محل مین بیٹھا ہوا فکر کر رہا تھا کہ وہ پشہ لنگ بید رنگ اسکی زانو پر آن بیٹھا اسنی اپنی جورو سی کہا ایسی جانور تھے
کہ جنھون نی میری لشکر کو ہلاک کیا اور مین انمین سی ایک کو نہ مار سکا فی الحال وہ مچھر وہان سے اوڑ کر ناک کی رستی سی اسکے
دماغ مین گھس گیا اور اسکا مغز کھانی لگا یہ درہم وبرہم ہوتا تھا کبھی کھڑا ہو جاتا تھا اور کبھی بیٹھہ جاتا اور گاہی لیٹتا اور لوٹتا
غرض کچھ علاج نہ بن آتا تھا لیکن اگر کوئی کچھ اسکی سر پر مارتا تو کاوش اوس مچھر کی کم ہو جاتی اور اسکو تسکین ہوتی ورنہ یہ
پیچ وتاب کھایا کرتا پھر بامر الٰہی چالیس دن کی بعد حضرت ابراہیم نمرود کی پاس آئی اور کہا کہو لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ

نمرود نے کہا کون ہے کہ گواہی دے کہ خدا ایک ہے اور تو رسول ہے پس جو کچہ وہان اثاث البیت سے تھا فرش اور ہتھیار وغیرہ سب نے بزبان فصیح اور بیان صریح کہا لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ اوس مردود نے کہا سب اسباب جلا دو اور دریا مین ڈالدو پھر کہا اب کون ہے گواہی دیوے پھر دیوارین اور ستون اور دروازے کلمہ توحید اور رسالت کے ساتہ گویا ہوے ملعون نے کہا انکو بھی اوکھاڑ ڈالو اور جلا دو اور کہا اب کون ہے کہ گواہی دیوے حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اب تیرے بدن کے کپڑے ہے اونہون نے بھی اسیطرح گواہی دی۔ اور اسنے خفا ہوکر اونکو بھی اوتار ڈالا اور جلا دیا اور کہا اب کون ہے گواہی دیوے اوسوقت حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا اے ابراہیمؑ کافر بوقت مرگ خدا سے ڈرتے ہین اور ایمان لے آتے ہین لیکن یہ اور زیادہ کفر کرتا ہے اب اسکے ہلاک ہونے مین دیر نہین چاہیے فی الحال مچھر اوسکی ناک مین سے باہر نکل آیا اور نمرود مر گیا **اور** ایک روایت مین ہے کہ نمرود کا ایک نوکر تھا وہ اوسکے سر پر موگری لکڑی کی مارتا تھا جب اوسکو قرار ہوتا تھا تا آنکہ چالیس رات دن اسیطرح گذری اور وہ عاجز ہوا ایک دن خفا ہوکر ایک مرتبہ ایسے زور سے وہ موگری اوسکے سر پر ماری کہ سر اوسکا پھٹ گیا اور اوسیوقت مر گیا اور وہ مچھر مرغ کی مثال اوسکی مغز مین سے نکلکر اوڑ گیا **اور** لباب مین لکھا ہے کہ خدا تعالی نے نمرود کو مبتلا کیا ساتہ ایک مچھر کے کہ اوسکی ناک کے رستے دماغ مین چلا گیا اور ام الدماغ مین رہنے لگا اور بڑا ہو گیا اور چار سو برس تک اوسکی دماغ مین رہا اس مدت مین جب اوسکے سر پر لکڑیان مارتی تھی تو اوسکو ذرہ تسکین ہوتی تھی پھر جو آدمی کہ قوم نمرود مین سے باقی رہے تھے وہ ایمان لائے اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتہ شام کو گئے اور راہ مین اکثر لوگ اور شہرون کے بھی ایمان لائے اور مسلمان ہوئے

فصل تیسری ولادت حضرت اسماعیلؑ اور اقامت کرنی انکی حریم حرم محترم مین روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جب حضرت وہاب بے اخذ منت اور معطی بے منت تعالت صفاتہ وتبالت عطیاتہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بکثرت حواشی و خدم و خیل و حشم و دواب انعام اور مواشی اور اغنام اور مزارع و ضیاع اور بیوت اور بقاع مستظہر فرمایا تو انکی خاطر مبارک مین آیا کہ حضرت الوہیت نے الطاف بے غایت اور اعطاف بے نہایت ارزانی فرمائی ہین اور نعمت دنیا و آخرت تمام عنایت کی ہے اگر ایک فرزند بھی کرامت فرمائے کہ وارث منصب نبوت اور رسالت اور خلق اللہ کو مسلک شریعت قویم اور منہج مستقیم داعی ہو تو سلسلہ ہدایت میری نسل مین جاری رہے چنانچہ اسکا مذکور از روی تاسف اکثر فرماتے اور دعا مانگتے تھے **اور** چونکہ ابتک سارا خاتون بتقدیر ربانی اور قضای سبحانی حلیہ انتاج سے معطل اور عاری تھین یعنے انکے کوئی لڑکا بالا پیدا ہوا نہ تھا بسبب فرط رغبت حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجود فرزند دوام خیال کرتی تھین کہ اس باب مین کوئی تدبیر کیا چاہیے آخر الامر باشارہ ملہم توفیق ہاجرہ کو انکی خدمت مین دیا اس نیت سے کہ شاید آنحضرت کی تمنا حاصل ہووے اور اس سے کوئی فرزند پیدا ہو اور چونکہ ہاجرہ بغایت جمیلہ اور خوردسال تھین بشرف مصاحبت اور مضاجعت آنحضرت کے مشرف ہوئین

باب ۲ فصل ۲ ولادت حضرت اسمٰعیلؑ

اور اوسیوقت انکا قالب مطہر صدف گوہر وجود اسماعیل ہوا پھر بعد انقضاے مدت حمل ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا کہ ہرگز
دیدۂ مادر دہر نے اسطرحکا چہرہ نورانی نہ دیکھا تھا اور قابلہ روزگار نے ایسا طفل بے مثل پرورش نکیا تھا۔ اور انکا نام
بزبان عبرانی اشموئیل رکھا کہ آخر کو بسبب کثرت استعمال اسماعیل ہوگیا حضرت ابراہیمؑ کو انکی ساتھ محبت عظیم پیدا ہوئی
اکثر اوقات انکو گود مین لیتے تھے اور سارا خاتون کو مشاہدہ اس حال سے رشک آتا تھا۔ بنابرین انہون نے
قسم کھائی کہ تین عضو اعضاے ہاجرہ سے قطع کرین جب کہ ہاجرہ اس حال سے مطلع ہوئین بارادۂ فرار روپوش ہوگئین
اور حضرت ابراہیمؑ نے سفارش کر کر التماس کیا کہ انکی کانون کی لوین چھید کر کچھ اندام نہانی انکی سے قطع کرین تا انکی
قسم راست ہووے اور سارا خاتون نے اس امر کو قبول کیا حضرت ابراہیمؑ نے انکو پیدا کیا اور جسطرح کہ قرار
پایا تھا ہاجرہ کی ساتھ عمل مین آیا اس سبب سے کانون مین سوراخ اور عورتون کا ختنہ کرنا سنت ہوا۔ اور باوجود اس
گوشمالی کی بھی عرق حمیت سارا نے تسکین نہ پائی اور پیوستہ رشک ہاجرہ اور اسمٰعیل سے اندوہگین رہتی تھین اور
تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ بخوف ملول ہونے سارا خاتون کی اسماعیلؑ کو بظاہر نظر محبت سے نہ دیکھتے تھے
ایک دن بحکم جبلت بشری ایک مکان مین تنہا اسماعیلؑ کو ہاجرہ کی گود مین دیکھا اور مہر پدری نے غلبہ کیا اپنی گود مین
لیکے انکی رخسارون پر چند بوسے دیے ناگاہ سارا خاتون نے دیکھلیا اور اونکو نہایت رشک آیا کہا کہ اسمٰعیل کو
اور اسکی مان کو جہان کہ عمارت اور زراعت نہووے لیجا کر چھوڑ آؤ اور حضرت ابراہیمؑ کہ کثرت حقوق سارا سے ممنون اور
مرہون تھے انکی مخالفت کو قرین مروت نجانتے تھے بلکہ حضرت رب الارباب سے بھی باب موافقت اور دلجوئی مین مامور
ہوئے تھے فوراً براق برق رفتار پر سوار ہوکر اور ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو ایک اور سواری پر سوار کر کر بدلالت اور ہمراہی
حضرت جبرئیلؑ مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوئے اور بعد از طے منازل اور قطع مراحل زمزم کے قریب پہونچے۔ حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا امر الٰہی اسطرح پر ہے کہ ان دونون مان بیٹون کو یہین چھوڑ دو بعد ازان
ہاجرہ اور اسماعیل باشارۂ حضرت ابراہیمؑ زیر سایہ درخت کہ قادر مختار نے اوس مکان بے آب مین محض اپنی قدرت سے
سرسبز فرمایا تھا اوترے اور اوسوقت مین طائفہ عمالقہ خارج حرم محترم مین اقامت رکھتے تھے الغرض حضرت
ابراہیمؑ نے تین شبان روز اوس مقام مین انکی ساتھ بسر کی اور وہ موضع کہ بغایت خشک اور سنگلاخ خالی از منظر
وکاخ تھا اور اوسکی ہوا گرمی اثیر سے مشتعل اور پیوست زمین اوسکی معدن کبریت سے مخبر گویا کہ خاک سوختہ اوسکی آتش طبیعت
اور ریگ تافتہ اوسکی برنگ یاقوت احمر تھی۔ القصہ جب حضرت ابراہیمؑ نے وہان سے پھرنے کا قصد کیا ہاجرہ نے تضرع و زاری
کرنی شروع کی اور کہا مین عاجزہ ضعیف و زار اور یہ طفل شیرخوار اور دشت پر خس و خار اور کوہسار سر اسر آزار ہمکو کسکو سونپے جاتے ہو

حضرت ابراہیمؑ نے رو کر کہا کہ تمہین خدا تعالیٰ حافظ حقیقی کو سونپا کہ اوسکا حفظ تمکو کافی اور مقصد تمہارا اوسکی الطاف سے حاصل ہو
ہاجرہ نے کہا رضیت باللہ ربا حسبی اللہ وعلیہ توکلت اور حضرت ابراہیمؑ اوس مکان سے روانہ ہوے اور اعلای مکہ پر پہونچکر بجانب
اسمعیل اور ہاجرہ نگاہ کی اور اونکو بیخانمان اور بے آب ونان اور بے یار وغمگسار اوس بیابان کوہسار مین تنہا دیکھا اور
دست دعا اوٹھایا ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ

من الناس تہوی الیہم وارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون ۝ یعنے اے رب میری تحقیق مین نے بسائی ہے اولاد اپنی بیچ میدان
بن کھیتی کے نزدیک گھر تیرے باحرمت کے اے پروردگار میرے تو کہ قائم رکھین نماز کو پس کر دل کتنے لوگون کے کہ جھکتے ہون طرف
اونکی اور رزق دے اونکو میوون سے تو کہ وہ شکر کرین - القصہ حضرت ابراہیمؑ باچشم پرآب محزون اور غمگین مقام شام کو
روانہ ہوے اور جب ہاجرہ کے پاس آب وطعام ہوچکا تو حضرت اسمعیلؑ اور انکی مان پر تشنگی غالب ہوئی اور ہاجرہ کا دودھ
خشک ہوگیا تو انکو گمان ہوا کہ اب بجز مرگ کے چارہ نہین معلوم ہوتا اور حضرت اسمعیلؑ نے اضطراب اور بیطاقتی کرنی شروع
کی ہاجرہ مشاہدہ اس حال سے تاب بیتابی فرزند دلبند نلاسکی اور بنہایت اضطراب سے تلاش آب مین کوہ صفا پر چڑھین تا دیکھین
کہ کہین پانی یا آبادی نظر آتی ہے یا نہین ایک لحظہ وہان ٹھہر کر اطراف وجوانب کو دیکھا کہین دور ونزدیک کوئی مقام آباد
نظر نہ آیا اور کوئی فریادرس نہ دکھائی دیا مجبور وہان سے اوتر کر اور کپڑے سنبھال کر جلدی جلدی چلنا شروع کیا تا آنکہ
اوس وادی سے گذر کر کوہ مروہ پر آئین اور وہان بھی قدرے توقف کیا اور پانی کا کچھ پتا نپایا چنانچہ سات مرتبہ اسیطرح سعی کی
کہ اوسی دستور سے اتبک حاجی اوسکی ساتھ عمل کرتے ہین اور ہر دفعہ مین اپنے جگر گوشہ کی خبر لیتی تھین کہ تا کوئی جانور درندہ ضرر
نہ پہونچائے آخرکار جانب صفا سے انکے کان مین ایک آواز آئی اوسطرف دھیان کیا اور خوب طرحسے دیکھا کچھ نظر نہ آیا پھر
اوس مکان کی طرف کہ جہان حضرت اسمعیل کو چھوڑ آئی تھین ایک جانور درندہ کی آواز سنی گھبرا کر جلدی سے اوسکی پاس
آئین دیکھا کہ چشمہ آب خوشگوار انکی روبرو جاری ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسوقت حضرت اسمعیلؑ کو ایڑیان رگڑتی اور انکی
پاؤن کے نیچے سے پانی اوبلتی دیکھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیلؑ کی پاشنہ سے زمین شگافتہ ہوئی اور چشمہ آب جاری ہوا
اور ان دونون نے پانی پیا اور محنت گرسنگی اور زحمت تشنگی سے نجات پائی اور ہاجرہ نے چاہا کہ مشک آب زمزم سے بھر لین
حضرت جبرئیلؑ نے کہا کچھ حاجت نہین کہ یہ پانی ہمیشہ رہیگا کہتے ہین کہ ہاجرہ کنکر پتھر اور خاک نمناک چشمہ مین سے
سوت سوت کر نکالتی تھی تا پانی زیادہ آوے اور چشمہ کے گرد تھالہ بناتی تھین تا ضائع نہووے اس اثنا مین
ایک آواز جانب آسمان سے سنی کہ پانی کے بہنے سے خوف نکر کہ فیاض وہاب نے اس چشمہ کو تیرے فرزند کے واسطے
جاری کیا ہے اور یہ کبھی خشک نہین ہونیکا اور اللہ تعالیٰ اس سعادتمند کو بشرف نبوت مشرف فرماویگا اور بتوفیق الٰہی اس مقام

ستر گ مین باتفاق خلیل الرحمن کے بناے خانہ خدا مین شریک ہووینگا اور خلق اللہ اقطار عالم سے نیز زیارت وطواف اوسکی اور اس پانی کو پیئے گی ہاجرہ سُننے سے اس حکایت کی خوشدل ہوئین اور انکی خاطر جمع ہوئی اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فرمایا ہے رَحِمَ اللّٰہُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْ تَرَکَتِ الْمَآءَ عَلٰی حَالِہٖ لَکَانَ زَمْزَمُ مَآءً مَّعِیْنًا یعنی رحمت کرے خدا تعالی مادر اسمعیلؑ کو کہ اگر چھوڑ دیتی زمزم کو بحال خود ہر آئینہ چشمۂ آب روان ہوتا زمین پر ظاہر القصہ قبیلہ جرہم کہ ایک قوم تھی بنی اعمام حضرت ابراہیمؑ سے کہ ولایت یمن کی ساکن تھی اور برسم تجارت پیوستہ راہ مکہ سے بلاد شام مین جاتے تھے ایک طائفہ انہین سے بعد پیدا ہونے زمزم کی اسی آمد ورفت مین حرم محترم پر پہونچا ہجوم جانوران پرند خلاف عادت وہان پایا دو آدمی بھیجے تا معلوم ہووے کہ ان جانورون کی یہان جمع ہونیکا کیا سبب ہی جب یہ اوس مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک عورت ایک لڑکی کو لیے ہوی چشمۂ آب پر بیٹھی ہوئی ہے انہون نی پوچھا تم انسان ہو یا جن ہاجرہ نے صورت حال بیان کی اور کہا کہ یہ ایک کرامت ہی کہ باری عز اسمہ نے مجھے اور اس لڑکی کو عطا فرمائی ان دونون نے کہ اوس پانی مین سے پیا بغایت شیرین اور خوشگوار پایا اور پھر پوچھا کہ آیا تمہاری سوا اور کوئی بھی اس پانی مین حقدار ہی کہا نہین اور انہون نے وادی حرم کو ملاحظہ کیا تو بنا بر چرائی مواشی کے پسند آیا پھر ہاجرہ سے اوس قوم کی آنیکے واسطے اجازت حاصل کی اور مراجعت کر کر انکو کیفیت حال سے مطلع کیا اور اوس جماعت نے یمن مین جا کر اپنی اہالی اور توابع کو ہمراہ لیکر مع ایک اور قبیلہ کی اپنی بنی اعمام مین سے کہ اونکو قطورا کہتی ہین مکہ مین آئی اور سیلہ بنی جرہم مضاص بن عمر اعلای مکہ مین اوترا اور مہتر قطورا سمیدع بن عامر نے اسفل اوس بلدہ مبارک مین نزول کیا اور اوس مقام کریم مین عمارتین بنا کر بدلجوئی اور رعایت ہاجرہ و اسمعیلؑ مشغول اور مصروف ہوی اور انکو بسبب اختلاط بنی جرہم ایک جمعیت حاصل ہوئی تو سب وحشت تنہائی انکی جاتی رہی اور حضرت اسمعیل نے اوس قبیلہ مین نشو ونما پایا اور زبان عربی انسے سیکھی ـ حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیم کو انتظام حال ہاجرہ اور اسمعیل سے آگاہ کیا انکو اپنے فرزند کے دیکھنے کی آرزو ہوئی سارا خاتون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اسمعیلؑ کو دیکھون کہا بہتر لیکن اس شرط سے کہ جب وہان پہونچو تو سر سواری ملاقات کر آو حضرت ابراہیمؑ نے قبول کیا اور روانہ ہوی جب وہان پہونچے تو ہاجرہ نے انکو دیکھا فی الحال انکی استقبال کیو اسطے آئین اور انکو اپنی گھر کے پاس لائین اور چاہا کہ یہ سواری پر سے اوترین اور انکا سر دھووی حضرت ابراہیمؑ نے کہا مین نے سارا سے عہد کیا ہی کہ سر سواری تمسے ملاقات کرون ہاجرہ ایک پتھر لائین اور حضرت ابراہیم نے اونٹ کو بٹھایا اور ایک پاون اوس پتھر پر رکھا اور اوسطرف جھکی اور ہاجرہ نے انکا آدھا سر دھویا پھر اوس پتھر کو دوسری طرف رکھا اور اونہون نے دوسرا پاون اوس پر قائم کیا اور ادھر کا آدھا سر

دھو یا گیا - پھر حضرت اسمٰعیلؑ کو دیکھا یہ بڑے ہو گئے تھے انکو دیکھکر بہت خوش ہوے اور کہتے ہین کہ انکی دونون قدمونکی اوس پتھر مین نقش ہو گئی کہ ابتک وہ پتھر موجود ہی اور حاجی اوسپر نماز پڑھتے ہین اور اوسکو مقام ابراہیمؑ کہتے ہین پھر اونسے رخصت ہوکر سارا کی پاس آئے اور عبادت خدا مین مشغول ہوے - روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ عبادت مین قرائت کرتے تھے تو کوس بھر تک آواز خوش الحان جاتی تھی اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ہر سال حضرت ابراہیمؑ باجازت سارا خاتون حضرت اسمٰعیلؑ کے دیکھنے کو شہر شام سے مکہ مین آتے تھے اور بسر سواری ملکر اوسی دن پھر جاتے تھے مفسرین نے لکھا ہی کہ حضرت ابراہیمؑ نے نذر کی تھی کہ جب حضرت کبریائے ذو الجلال انکو فرزند عطا فرماوے تقربًا الی اللہ اوسکو قربانی کرین ہرگاہ کہ حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوے حضرت ابراہیمؑ اوس کلام کو بھول گئے تا آنکہ حضرت اسمٰعیلؑ بڑے ہوے ایک شب حضرت ابراہیمؑ قربانگاہ مکہ مین سوتے تھے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی فرمان الٰہی نافذ ہوا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر حضرت ابراہیمؑ خواب سے بیدار ہوکر متفکر ہوے کہ آیا یہ خواب رحمانی ہی یا شیطانی دوسری رات پھر وہی خواب دیکھا اور بہ مضطر ہوے تیسری شب اوسی دستور سے پھر خواب ہوا اور ندا سنی کہ ای ابراہیمؑ شیطان تجکو اطاعت حکم پروردگار نہین کرنے دیتا اوٹھ جس امر پر کہ مامور ہوا ہی بجا لا - اور عجائب القصص مین لکھا ہی کہ انہون نے آٹھوین شب ذی الحجہ کو خواب مین دیکھا کہ انکو کوئی کہتا ہی کہ اوٹھ قربانی کر انہون نے صبح کو دو سو اونٹ قربانی کیے نوین شب کو پھر وہی خواب دیکھا پھر دو سو اونٹ قربانی کیے اور چوتھی رات خواب مین دیکھا کہ انکو کہتے ہین کہ اوٹھ اور اپنے فرزند کو قربانی کر کہ پیغمبرون کا خواب بمنزلہ وحی واجب التعمیل ہوتا ہی پس صبح کو حضرت ابراہیمؑ سارا خاتون سے اجازت لیکر ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کی پاس آئے اوسوقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نو برس کی عمر تھی اور انوار التنزیل اور مدارک مین لکھا ہی سورۂ والصافات مین کہ تیرہ برس کی عمر تھی اور معالم مین لکھا ہی کہ بقول بعضے سات برس کا سن تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ سے کہا کہ اسمٰعیلؑ کی زلفون مین کنگھی کر اور اوسکی زلفون کو مشک اور عنبر سے آلودہ کرکے گوندھ اور آنکھون مین سرمہ دے اور اچھی کپڑے پہنا کہ ایک جگہ اسکو مہمان لیجاؤنگا ہاجرہ نے بموجب کہنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حضرت اسمٰعیلؑ کو آراستہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک چھری اور ایک رسّی اپنی آستین مین رکھکر روانہ ہوے اور حضرت اسمٰعیلؑ پیچھے پیچھے شیطان بصورت ایک پیر مرد حضرت ابراہیمؑ کی پاس آیا اور پوچھا کہان جاتے ہو حضرت نے کہا اس شعب مین ایک مہم در پیش ہی ابلیس نے کہا واللہ کہ شیطان نے تجکو اسمٰعیلؑ کے ذبح کے واسطے کہا ہی انہون نے اسکو پہچانا اور کہا دور ہو ای دشمن خدا کہ اپنے پروردگار کی حکم پر عمل کرونگا شیطان انسے مایوس ہوکر ہاجرہ کی پاس آیا اور کہا ابراہیمؑ تیرے بیٹے کو اسواسطے لیگیا ہے کہ اوسکو مار ڈالے ہاجرہ نے کہا کوئی باپ اپنے بیٹے کو بے گناہ نہین مار ڈالتا کہا خدا نے اوسکو اس طرح پر کہا ہے ہاجرہ نے کہا اگر

خدا نے کہا ہے تو رضینا برضاء اللہ پھر وہ ملعون حضرت اسمٰعیل کے پاس آیا اور کہا تیرا باپ تجھکو اسواسطے لیے جاتا ہے حضرت
اسمٰعیل نے کہا کوئی باپ بیٹے کو نہین مارتا کہا خدا نے اسطرح کہا ہے حضرت اسمٰعیل نے کہا میری جان خدا تعالی پر فدا ہے جو میری
قربانی خدا کے واسطے ہے تجھکو اے لعنتی میرے ساتھ کیا کام ہے اور جب آگے چلے تو پھر حضرت اسمٰعیل نے اپنے باپ سے پوچھا کہ اے
پدر مہربان مجھکو کہان لیے جاتے ہو حضرت ابراہیم نے کہا یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی یعنے اے
چھوٹے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا ہون بیچ خواب کے تحقیق مین ذبح کرتا ہون تجھکو پس دیکھ کیا دیکھتا ہے تو حضرت اسمٰعیل نے
کہا دوستان خدا شب کو خواب نہین کرتے اور تو اوسکی دوستی کا دعوے کرتا ہے اگر رات کو نہ سوتا تو یہ خواب نہ دیکھتا خواب کو
دیدۂ عشاق مین کیا کام اور عاشقون کی آنکھون مین خواب کا کیا مقام پھر کہا یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ
مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ؕ یعنے اے باپ میرے جس امر کے ساتھ کہ تو مامور ہوا ہے اوسکو عمل مین لا کہ مجھکو انشاء اللہ تعالی صبر کرنے والون مین سے
پاویگا اور تاخیر نکر کہ شیطان چاہتا ہے کہ مجھکو اس راہ نیک سے پھیرے پھر دونون ابلیس کیطرف پتھر پھینکنے لگے حاجیون کی
رمی جمرہ اسی سبب سے مقرر ہوا ہے پھر حضرت ابراہیم نے کہا اے فرزند اب کیا کہتا ہے کہا ہزار جان میری خدا پر فدا ہے اور
معالم مین ہے کہ حضرت اسمٰعیل نے کہا اے پدر تجھکو تین وصیتین کرتا ہون اول یہ کہ میرے ہاتھ پاون مضبوط باندھ دینا کہ مبادا
اوسوقت مجھکو جنبش ہوے اور صبر نکر سکون اور گنہگار ہوؤن یا اضطراب کرون اور تڑپون اور تیرے کپڑے لہو مین بھر جاوین
اور مین بے ادبی کے ساتھ منسوب ہون دوسرے یہ کہ منہ میرا خاک پر رکھدینا کہ تو میرا منہ نہ دیکھ سکے اور مین تیرا منہ نہ دیکھ سکون
مبادا مہر پدری اور فرزندی جوش مین آوے اور فرمان خداوندی مین تقصیر یا تاخیر واقع ہووے تیسرے یہ کہ جب تم گھر
جاؤ تو میری طرف سے سلام اور دعاے بسیار میری مادر دلفگار کو پہونچانا اور جامۂ خون آلودہ میرا اوسکو دیدینا کہ میری
نشانی اوسکے پاس رہے اور وہ اوسکے دیکھنے سے تسکین پاتی رہے کہ میرے سوا اور فرزند نہین ہے پھر حضرت
ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہاتھ پاؤن رسی سے مستحکم باندھے اور چھری انکے حلق پر پھیری چھری نے کام نکیا کہا اے
پدر شاید تو چھری کی پشت پھیرتا ہے چاہیے کہ کچھ دغدغہ اپنی خاطر شریف مین نہ لاؤ کہ مین نہایت خوش ہون حضرت
ابراہیم نے بقوت تمام چھری کو کھینچا پھر بھی چھری نے نہ کاٹا حضرت اسمٰعیل نے کہا اے پدر چھری کی نوک میرے حلق مین
اوتار دے حضرت ابراہیم نے چھری کی نوک حلق پر رکھکر زور کیا یہان تک کہ پھل دستہ مین گھس گیا حضرت ابراہیم نے
خفا ہوکر چھری کو زمین پر پھینک دیا چھری نے گویا ہوکر کہا اے ابراہیم جسنے تجھکو ایکبار کہا کاٹ مجھکو ستر بار کہا مت
کاٹ اور کشاف مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے تانبے کے خار بشکل حلقہ اسمٰعیل کے حلق پر ظاہر کردیے تھے کہ وہ چھری کو
کاٹنے سے باز رکھتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حلق اونکا کٹتا تھا لیکن پھر درست ہو جاتا تھا اوسیوقت تکبیر سنی

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اور مدارک مین لکھا ہے کہ ذبح کرنے کے وقت
حضرت جبرئیلؑ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر حضرت اسمعیل نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت ابراہیمؑ نے کہا اللہ اکبر
و للہ الحمد اور یہ سنت ذبح کے وقت باقی رہی اور اوسی ساعت مین خداتعالے نے فدای حضرت اسمعیلؑ ایک
گوسفند ابلق بھیجا کہ رنگ اوسکا سیاہ اور سفید تھا اور ایک روایت سی تمام بدن سفید تھا اور سر اوسکا سیاہ معالم مین ہے
کہ بقول اکثر مفسرین وہ بکرا تھا کہ چالیس برس جنت مین چرا تھا اور بقول ابن عباسؓ اور مدارک مین بھی ہے
کہ وہ گوسفند قربانی ہابیل تھا کہ خدایتعالے نے اوسکو فردوس اعلی مین پرورش کر کر حضرت اسمعیلؑ کا فدیہ کیا کہ
وفدیناہ بذبح عظیم ط یعنے فدیہ کیا ہمنے اوسکا ایک مذبوح عظیم - فرمایا ہی اور اگر حضرت اسمعیلؑ ذبح ہوجاتے تو یہ سنت
باقی رہتی اور آدمیون پر اپنے فرزندون کا ذبح کرنا واجب ہوتا اور روضۃ الصفا مین ظاہر ہوتے گوسفند کو اسطرح پر
لکھا ہے کہ چھری نے حضرت اسمعیلؑ کی گلے پر کام نکیا اور ابراہیمؑ متعجب ہوے اس اثنا مین ندا غیب سی آئی کہ
یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا یعنے ای ابراہیمؑ تحقیق کہ راست کیا تونے اپنی خواب کو اور دوبارہ پھر انکی کان مین ندا آئی کہ
اپنے پیچھے نگاہ کر جو کہ تجکو دکھائی دیوے اوسکو ذبح کر کہ تیرے فرزند کا فدا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
پھر کر دیکھا کہ ایک گوسفند پہاڑ کی طرف سی آتا ہی حضرت اسمعیلؑ کو اوسیطرح چھوڑکر اوس گوسفند کی طرف متوجہ ہوے
اور وہ انکی طرف سے بھاگا اور یہ اوسکے پیچھے روانہ ہوے اور نزدیک ہر جمرہ کے جمرات سے کہ عبارت جمرہ اولی
اور وسطی اور کبری سے ہے سات پتھر اوس گوسفند کی طرف پھینکے تا آنکہ جمرہ کبری مین اوسکو پکڑا اور منا مین
کہ قربانگاہ مکہ ہے لاکر ذبح کیا اور اسی اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہاتہ پاؤن ذبیح کے کھولکر کہا کہ ای
اسمعیلؑ اسوقت حضرت قاضی الحاجات سے دعا مانگو اور اپنا مطلب چاہو کہ یہ وقت اجابت دعا ہی حضرت اسمعیلؑ نے
دست نیاز بدرگاہ کارساز بے نیاز اوٹھایا اور کہا یا رب جمیع اپنے بندون کو کہ مومن اور موحد ہو گذرے ہین بخش
اور عفو کر جب خلیل الرحمن اپنے فرزند کی طرف متوجہ ہوے اور حضرت جبرئیلؑ کے ہاتہ پاؤن کھولنے اور کیفیت
دعا سے مطلع ہوگئے کہا اے فرزند تو مؤید ہے بتایید ربانی اور موفق ہے بتوفیق سبحانی اور انکو ہاجرہ کے
سپرد کیا اور سارا پاس گئے اور ہر سال مین ایک مرتبہ سارا سے اجازت لیکر بسواری براق برق رفتار صبح کو روانہ ہوتے
اور بوقت چاشت مکہ مین پہونچتے تھے اور اہل وعیال کو دیکھکر اوسیوقت مراجعت کرتے تھے - القصہ جب گیارہ برس سن مبارک
حضرت اسمعیلؑ سی گذری ہاجرہ نے کہ بانی قصر حیات انکی تھین تولیت ولایت عمر سی معزول ہوکر عالم قدس علوی پر عروج کیا اور
بنی جرہم نے باتفاق فرزند ارجمند کے تجہیز وتکفین مین مشغول ہوکر انکے جسد مبارک کو مکہ معظمہ مین قریب حجر اسود مدفون کیا تھا

حضرت

حضرت اسمعیل نے بشدت حزن اور مفارقت والدۂ ماجدہ سے چاہا کہ اوس سرزمین مین سے رحلت کرین خلان و احباب اور
اخوان و اصحاب کہ بدیدار ہمایون انکی انس تمام رکھتے تھے مانع آئی اور بنابر رفع وحشت اور تنہائی ایک دختر نیک اختر قبیلہ اشراف
انہی سے انکے نکاح مین دی اور انکو سواری اور شکار پر رغبت تمام پیدا ہوئی اکثر اوقات کوہ و صحرا مین پھرتے تھے اور
تفسیر معالم التنزیل اور بحر المواج اور زاہدی مین لکھا ہے اور ابن عباس نے نقل کی ہے کہ بعد انتقال ہاجرہ حضرت خلیل الرحمن
بحسب معمول مکہ مین تشریف لائی اور ہاجرہ کی وفات پر مطلع ہوے اور سنا کہ اسمعیلؑ خانہ دار ہوے ہین انکے دروازے پر
آئی اتفاقاً اوس وقت وے بنابر شکار صحرا مین گئے تھے اور معیشت انکی یہی تھی کہ تیر و کمان سے حلال جانورون کو شکار کر لاتے تھے
اور آب زمزم مین پکا کر کھاتے تھے اور حق تعالی انکو اسیقدر پر قناعت دیتا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت
اسمعیل کو نپایا انکی بی بی کو دروازہ پر بلایا اور پوچھا کہ تیرا خاوند کہان گیا ہے اور کب آویگا اوسنے کہا بنابر تلاش معاش
صحرا مین گیا ہے اور شام کو آویگا حضرت ابراہیمؑ کو اندیشہ ہوا کہ اگر مین شام تک یہان توقف کرونگا اور حضرت اسمعیلؑ
آوینگے تو مجکو جانے نہین دینگے اور شب کو رہنا پڑیگا اور خلاف شرط اور وعدہ لازم آویگا اور مدعا احوال پرسی سے تھا
بہتر یہ ہے کہ انکی بی بی سے احوال پوچھکر مراجعت کرون دروازے پر کھڑے ہوکر انکی بی بی سے احوال پوچھنا شروع کیا
تا آنکہ گذران اور معیشت انکی دریافت کی اوس عورت نے کہا غایت تنگی اور مشقت سے گذرتی ہے اور بہت سی شکایت
کی حضرت ابراہیم نے سنکر فرمایا کہ جب تیرا خاوند آوے تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اور یہ کہدینا کہ اپنے دروازے کی
چوب سردل بدل ڈالے کہ یہ سردل لائق تیرے نہین ہے پس یہ کہکر مراجعت کی جب کہ شام کو حضرت اسمعیلؑ گھر مین آئے
کچھ آثار انوار برکات نبوت کے انکو محسوس ہوے اپنی بی بی سے پوچھا کہ کوئی شخص یہان آیا تھا کہا ہان ایک پیر مرد نے کہ
گھوڑے پر سوار ایسی شکل تھی اور ایسا رنگ اس دروازے پر کھڑے ہوکر مجکو بلایا اور تمہارے حالات سے پرسان ہوا
حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے دل مین جانا کہ یہ پیر مرد حضرت ابراہیم تھے کسواسطے کہ اپنی والدہ سے حلیہ اور شمائل
حضرت کے سنتے تھے۔ القصہ حضرت اسمعیل کی بی بی نے تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ مجھسے وجہ معیشت پوچھتے تھے مین نے کہا
ہم کمال فقر اور تنگی مین گرفتار ہین حضرت اسمعیل نے پوچھا کہ پھر وہ پیر مرد کیا کہ گیا ہے فرما گیا کہ اپنے خاوند کو بعد
سلام کے کہنا کہ اپنے گھر کی دہلیز بدل ڈالے حضرت اسمعیل نے کہا کہ وہ میرے باپ تھے کہ تیرے بدلنے کو کہ گئے ہین
پس اب تو اپنے باپ کے گھر جا اور مجھسے کچھ سروکار نہ رکھ الغرض جب حضرت اسمعیلؑ نے اوس بی بی کو جدا کیا ایک
اور شخص نے فرقہ جرہم سے اپنی دختر نیک اختر کا انکے ساتھ نکاح کر دیا تا آنکہ بعد از مدت معہود حضرت ابراہیم پھر سارا
خاتون سے اجازت لیکر حضرت اسمعیلؑ کے دیکھنے کے واسطے روانہ ہوے جب گھر پر پہونچے تو اتفاقاً پھر انکو نپایا

پوچھا کہ اسمعیل کہان ہین انکی نئی بی بی دروازے پہ آئی اور کہا کہ مرحبا یا حضرت آئیے اور اوترئیے اور فرمائیے کہ مین سر مبارک دھوؤن کہ غبار راہ سے بہت گرد آلودہ ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجکو سواری پر سے اوترنیکی اجازت نہین ہے وہ بی بی ایک بڑا پتھر لائی اور انکی رکاب کے متصل رکھا اور اوسپر چڑھی اور حضرت ابراہیمؑ نے بھی اپنے پاؤن سے اوس پتھر پر زور دیا اور سر کو جھکایا اوس بی بی نے اونکے سر کو خوب دھویا اور شانہ کیا اور حضرت ابراہیمؑ احوال پرسی حضرت اسمعیل کی کرتے تھے اور وہ شکر گذاری اونکی اخلاق اور اوضاع کی کرتی تھی تا آنکہ پوچھا معیشت اور گذران کسطرح ہے کہا الحمد للہ کمال رفاہیت سے اوقات گذرتی ہے حق تعالیٰ نے ہمکو کسیکا محتاج نہین کیا حضرت اسمعیل صحرا سے گوشت شکار لاتے ہین اور آب زمزم ہمارے پاس موجود ہے اوس گوشت اور اوس پانی سے بخوبی گذرتی ہے حضرت ابراہیمؑ نے انکے حق مین دعای خیر کی اور کہا کہ حق ہمکو اس گوشت اور پانی مین برکت عطا فرماوے حدیث شریف مین آیا ہے کہ خاصیت انکی دعا کی سے یہ ہوا کہ جو کوئی مکہ معظمہ مین گوشت اور پانی پر اکتفا کرے اوسکو قسم غلہ سے حاجت نہ پڑے اور قوت اوسکی برقرار ہووے اور اور شہرون مین یہ خاصیت نہین ہے القصہ جب حضرت ابراہیمؑ نے بخوف شب باشی زیادہ توقف نکیا اور قصد مراجعت کر کر اوس بی بی سے فرمایا کہ جب تیرا خاوند آوے تو میری طرف سے اوسکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ یہ دہلیز تیرے گھر کے دروازے کی بہت خوب ہے اسکو غنیمت جان اور نگہ رکھہ شام کو جب حضرت اسمعیل آئے انوار و برکات اپنے باپ کی آنیکے دریافت کر کر اپنی بی بی سے پوچھا کہ آج کوئی شخص یہان آیا تھا انکی بی بی نے کہا ایک پیر روشن ضمیر متصف باوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آیا تھا مین نے اوسکا سر دھویا اور خدمت کی لیکن وہ سواری پر سے نہ اوترا اور ہماری معیشت کا بہت حال پوچھا اور ہمارے واسطے دعای خیر کی اور چلا گیا حضرت اسمعیل نے کہا کہ سوا اسکے اور کیا فرما گیا کہا کہ بعد از سلام کے تمکو بنا بر حفاظت دہلیز خانہ کے حکم دیا ہے حضرت اسمعیل نے کہا کہ وہ پیر مرد میرے پدر بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے کہ تیرے حق مین سفارش کر گئے ہین کہ تا بحسن سلوک تجھسے پیش آؤن۔ الغرض جب ایک مدت گذری پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمعیل کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا سارا خاتون سے کہا کہ مین دو بار اسمعیل کے دیکھنے کے واسطے گیا لیکن اوسکو نہ دیکھا اگر اجازت دو تو ایکبار چند روز وہان رہون کہ تسلی حاصل ہووے حضرت سارا نے بخوشی رخصت دی اور حضرت ابراہیم روانہ ہوے اور جب وہان پہونچے دیکھا کہ حضرت اسمعیل ایک درخت کے نیچے زمزم کے متصل بیٹھے ہوے تیرون کو درست کر رہے ہین بمجرد دیکھنے کے حضرت اسمعیل نے پدر بزرگوار اپنے کو پہچانا اور بے اختیار اوٹھکر معانقہ کیا اور جو کچھ کہ فرزند سعادتمند کو پدر بزرگوار کے ساتھ چاہیے عمل مین لائے اور حضرت ابراہیمؑ چند روز وہان رہے۔ ایک دن حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا خدا تعالےٰ تجکو بعد سلام فرماتا ہے کہ ایک مکان بنا کہ وہ طواف گاہ خلائق ہووے پوچھا کہان بناؤن

کہاں روانہ ہوتا تجکو معلوم ہو وے پھر حضرت ابراہیم اونٹ پر سوار ہوے اور ایک ابر پیدا ہوا کہ وہ موافق اندازہ
خانہ کعبہ تھا وہ ابر بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برابر جاتا تھا پھر جبرئیل نے کہا جہان یہ ابر ٹھہر جاوے اوسکے سایہ کے
نیچے کی زمین پر بناکرو جب وہ ابر کعبہ کی جگہ پر پہونچا وہان کہ ایک ٹیلہ رنگ سرخ کا تھا ٹھہر گیا اور ایک روایت ہے
ایک سانپ آیا اور کعبہ کے اندازہ کے موافق اوسنے گنڈلی ماری اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل نے حضرت
ابراہیم کو بتایا کہ اسقدر بنا اور ایک خط برابر سایہ ابر کے کھینچا اور معالم مین سورہ انبیا مین لکھا ہے کہ بقول بعضے
حق سبحانہ تعالے نے ہوا چلائی کہ وہ اوس جا گئی اور گرداگرد کعبہ کے جگہ کو جھاڑ دیا اور بقول کلبی اوس ابر مذکور مین
ایک سر تھا کہ وہ حضرت ابراہیم کے ساتھ کلام کرتا تھا کہ برابر میرے گھر بنا بہر تقدیر حضرت ابراہیم کندیدگی اطراف
ٹیلہ مذکور مین مصروف ہوے اور تہ زمین سے ایک بنیاد سنگین مستحکم نکلی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کی
بھری ہوئی تھی اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ قبل از نازل ہونے بیت المعمور کے اس جگہ پر ابو البشر کو حکم ہوا تھا
کہ بنیاد اسکی بھرو چنانچہ حضرت جبرئیل نے ایک پر اپنا مارا اوسکے صدمے سے طبقہ ساتوان سفلی زمین کا ظاہر ہوا تھا
اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک بنیاد موجود ہے اوسپر فرشتون نے سنگہای کلان کہ ایک ایک ایسا بھاری تھا کہ تیس
آدمی قوی ہیکل اوسکو نہ اوٹھا سکین وہان ڈالے اور اوس بنیاد مضبوط کو تا بطبقہ اعلے اور سطح ظاہر زمین تک
پہونچایا کہتے ہین کہ وہ پتھر ان پانچ پہاڑون کے تھے کہ کوہ لبنان اور طور زیتا اور طور سینا اور جودی اور حرا ہی
پھر اوسوقت بیت المعمور کو کہ صفت اوسکی بیچ قصہ حضرت آدم علیہ السلام کے مفصل مذکور ہوئی وہان رکھا تھا جو کہ وہی
بنیاد آپ نکل آئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسپر دیوارین بنانی شروع کین تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہ السلام بناتے تھے اور بعضی روایتون سے چنا عمارت کا کام حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا اور پتھر لانا کوہ ابو قبیس اور حرا اور ورقان سے عہدہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا تھا اور ارتفاع عمارت حضرت
ابراہیم نے اوسوقت مین نو گز کا کیا تھا اور روہ راسکا حجر اسود سے تا رکن شامی تیتیس ۳۳ گز اور رکن شامی سے تا رکن غربی
بائیس ۲۲ گز اور رکن غربی سے تا رکن یمانی اکتیس گز اور رکن یمانی سے تا حجر اسود بیس ۲۰ گز اسپر ہیأت کعبہ معظمہ کی اوس زمانے مین
شکل طولانی کہ درازی اوسکے عرض سے زیادہ تھے اور درمیان طول شرقی اور غربی کے بھی اختلاف ہے مگر کم کہ بدون غور کامل
نظر نہین آتا اور ایسا ہی عرض جانب جنوب و شمال بھی مختلف ہے اور اوسوقت خانہ کعبہ پیوستگی زمین سے رکھتا تھا یعنے
کرسی وار نہ تھا بلندی اوسمین نہ تھی اور نہ فضائی چھت تھی مگر بادشاہ تبع حمیری نے اوسمین کواڑ لگائے اور زنجیر و قفل
واسطے اوسکے بنائی اور حضرت ابراہیم نے اندرون خانہ کعبہ جانب راست مین ایک گڑھا کھودا تھا بمنزلہ خزانہ کی کہ نذر اور ہدایا

جو آوی تو اوسمین رکھا جاوی اور جب دیوار برابر قد انسان بلند ہوئی تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیل کو فرمایا کہ میرے واسطے ایسا بڑا پتھر لاؤ کہ اوسپر کھڑا ہو کر دیوار کو بلند تر بناؤن یہ اوسکی تلاش کوہ ابوقبیس پر کرتے تھے کہ حضرت جبرئیل سے ملاقات ہوئی انہون نے کہا کہ دو سنگ بزرگ حضرت ابوالبشر کے ساتھ بہشت سے روی زمین پر آئی ہین اور بہت برکت عظیم رکھتی ہین کہ اوسکو حضرت ادریس علیہ السلام نے بخوف ظہور طوفان نوح سے پہاڑ مین مخفی دفن کر دیا ہے ایک کو حضرت ابراہیم کے کھڑے ہونیکو واسطے لیجاؤ اور دوسرے کو جانب گوشہ خانہ کعبہ بجانب راست دروازے کے رکھو تاکہ جو کوئی طواف کرے پہلے اس پتھر کو چومے حضرت اسمعیل دو مرتبہ مین دونون کو اوٹھا لائے اور حضرت جبرئیل بھی ہمراہ اونکے آئے اور سنگ سیاہ کو کنج خانہ کعبہ پر رکھنے کو کہا اور دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیم کو کھڑے ہونیکو اشارہ کیا اس سنگ مین یہ خاصیت ظاہر ہوئی کہ بقدر ارتفاع عمارت کی یہ بھی بلند ہوتا جاتا تھا اور اثر نقش اونگلیون کی ہر دو قدم حضرت ابراہیم اوسمین منقش ہوا اور سنگ دوسرا جو سیاہ تھا اوس سے ایک روشنی ایسی ظاہر ہوئی کہ چارون طرف کعبہ معظمہ کی مسافت بعید تک نور اوسکا پہونچتا تھا چنانچہ حد حرم منتہای اوسی نور تک مقرر ہوئی ہے کہ بعد فراغ اور اتمام تعمیر کعبہ کے وہین تک حد حرم تعین کی ہے اور لکھا ہے کہ اختتام تعمیر ابراہیمی پچیس دن مین ہوئی تھی یعنی غرہ ذیقعدہ کو بنانا شروع کیا تھا اور اوسی مہینے کی پچیسوین کو تمام ہوا اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ حجر اسود ابتدا مین سفید تھا اور نورانی اب بسبب مس کرنے گنہگارون کی کالا اور بے نور ہو گیا ہے اور قتادہ سے مروی ہے کہ ہاتھ لگانا اور مس کرنا اوس پتھر کو کہ جسپر نقش قدم حضرت ابراہیم تھا قبل از امت محمدی رواج نہ تھا لہذا بسبب ہاتھ پہونچنے ہزارون آدمیون کے اب نشان قدم فرسودہ ہو گیا ہے اور عبد اللہ بن الزبیر سے نقل کی ہے کہ انہون نے ایک گروہ کو مسح کرتے ہوئے اوس سنگ کو دیکھا کہا اونکو کہ خدا تعالے نے مسح کرنے کو حکم نہین کیا بلکہ نماز پڑھنا متصل اسکی فرمایا ہے اور در حقیقت یہ سنگ بزرگ عہد آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ مین متصل خانہ کعبہ تھا مگر بیچ زمان خلافت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالے عنہ بسبب طغیانی آب سیل عظیم معروف بسیل ام منہل اوکھڑ کر دور جا پڑا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے خود جا کر اوسکو ایک مکان بلند پر رکھا اور گرداگرد اوسکے فرش سنگین کیا تا بزور آب سیل پھر نہ اوکھڑ جاوے چنانچہ اوس روز سے اب تک اوسی مقام پر قائم ہے اور کتاب اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے کہ بنیاد کعبہ کی حضرت ابوالبشر کے وقت مین رکھی گئی تھی اور اول تعمیر سطح ظاہر زمین پر خاص حضرت ابراہیم نے کی ہے ولیکین اور کتب تواریخ معتبرہ سے پایا جاتا ہے کہ اول حضرت ابراہیم کے بنانے سے اور بعد بھی تعمیر اور ترمیم ہوئی ہے چنانچہ حدیقة الاقالیم مین بتصریح مذکور ہے کہ ابتدا سے انتہا تک دس دفعہ خانہ کعبہ بنا ہوا ہے پہلے سب سے ملائکہ زمین نے بفرمودہ رب العالمین محاذی بیت المعمور اسی جگہ پر ایک گھر بنایا تھا اور بیت الحرم اوسکا نام رکھا تھا جب کہ ملائکہ آسمانی بیت المعمور

کا طواف کرتے تھے ملائکہ ارضی اس گھر کے گرداگرد پھرتے تھے اور مدت اس بنا کی زمین پر بیت المعمور کی چالیس برس بیت المقدس کی تھی دوسرے بنا حضرت آدمؑ کی کہ تعلیم حضرت جبرئیلؑ اور باتفاق حضرت حوا ایک خانہ گلی یہان بنایا تھا اور فاصلہ درمیان اس عمارت اور بنای ملائکہ کی بارہ ہزار برس کا تھا تیسری بنا حضرت شیثؑ نے کی کہ انہون نی مٹی اور پتھر سے بنایا تھا کہ تا زمان طوفان نوح علیہ السلام قائم رہا چوتھی بنا حضرت ابراہیمؑ کہ مذکور ہوئی پانچوین اور چھٹی ترمیم جرہم اور عمالقہ ہی ساتوین بنای قصی اور کلاب ہے کہ انہون نے ساتہ چوب مقل کی مسقف کیا اور چوب خرما سی تختہ بندی کی آٹھوین بنای قریش ہے اور یہ اوسوقت مین ہوئی تھی کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی پچیس برس کی عمر تھی اور سبب انکی تعمیر کا یہ ہوا ہے کہ بسبب پہنچنے آب سیل عظیم کے چند جگہ سے دیوارون مین دراڑین پڑ گئی تھین اور سوا اسکے ایک عورت دھونی خوشبو پوشش کعبہ کو دیتی تھی کہ ایک پتنگا اوسکا اوڑا اور اکثر چوب خانہ کو جلا دیا اور انکی بنانے مین تغیر اور تبدیل بہت واقع ہوئی کسواسطے کہ انہون نے یہ التزام کیا تھا کہ مال حلال خالص اسمین لگاوین اور ایسا مال بسبب معدوم ہونے امانت کی دولتمندون کی نہ جمع ہوا اور تصرف ظاہر عمارت مین ایک تو یہ ہوا کہ عرض کعبہ چند گز نسبت اول کی کم کیا اور بقیہ اوسکا داخل حطیم ہوا۔ دوسری یہ کہ دروازہ کو بہت بلند بنایا تا جسے چاہین آنے دیوین اور جسکو روکین نہ آنے پاوے تیسرے یہ کہ اندر خانہ کعبہ کی ستون دو صفہ کھڑے ہوئے ہر صف مین تین تین ستون۔ چوتھے یہ کہ ارتفاع خانہ دوگنا کیا یعنی نو گز پہلے تھا اب اٹھارہ گز بنایا پانچوین یہ کہ اندرون کعبہ متصل رکن شامی کی زینہ پایہ بنایا کہ بام خانہ پر جایا کرین اور جب کہ یہ بنا تمام ہو چکی اور نوبت رکھنے حجر اسود کی اوسکی مقام پر پہونچی درمیان قریش کی لڑائی اور تکرار اس بات پر واقع ہوئی کہ ہر فرقہ یہ چاہتا تھا کہ اس سنگ بزرگ کو اپنی ہاتہ سے اوٹھا کر وہان رکھین بعد تکرار بسیار کے یہ امر قرار پایا کہ جو شخص اول اس مسجد مین آوی اوسکو حکم اور منصف مقرر کرین اور جو اس باب مین وہ کہی عمل مین لاوین بحسب اتفاق ناگاہ سب سے پہلے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ دروازہ بنی شیبہ سی تشریف لائی سبھون نے موافق قرارداد اپنی کی حکم کیا حضرت نے فرمایا کہ ایک چادر لاؤ اور اوسکو بچھاؤ اور حجر اسود آپ نی دست مبارک سی اوٹھا کر اوس چادر پر رکھا اور سرداران ہر فرقہ قریش کو ارشاد کیا کہ کونے اس چادر کی پکڑ کر اوٹھاؤ جب وہ چادر متصل اوس مقام کی پہونچی حضرت نی اپنی دست حق پرست سی اوٹھا کر وہان رکھدیا اور اور پتھرون کے ساتہ وصل کیا چنانچہ آج تک اوسیطرح ہے اور یوہین اہل اسلام مین رہیگا اور نوین بنا عبد اللہ بن زبیر کی کہ عبد اللہ بن زبیر نے بسبب سنی اس حدیث کی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بنا خانہ کعبہ مثل قدیم کی۔ صحیح بخاری اور صحاح معتبر مین اسطرح مروی ہے کہ رسول خدا نے ایک دن حضرت عائشہ صدیقہؓ کو متصل خانہ کعبہ کے لیجا کر فرمایا کہ دیکھو تمہاری قوم قریش نے بروقت بنانے اسکے قواعد ابراہیمی سے کمی کی ہے انہون نے عرض کیا کہ آپ اوسکو پورا کر دین آپ نے فرمایا کہ ہنوز تمہاری قوم تازہ دائرہ اسلام مین

آئی ہے اگر مین اسکو توڑ کر وضع بناے ابراہیم پر بناؤنگا تو یہ لوگ از روے طعن کہین گے کہ انہون نے زیادہ زمین
آپ اسمین ملادی ہے اس لحاظ سی بنانا مناسب نہین جانتا اور اگر مین بناتا تو دروازہ اسکا زمین کے متصل رکھتا اور
دو دروازے بناتا ایک جانب شرق اور دوسرا طرف غرب چاہیے جاننا کہ خانہ کعبہ کے چار کنج ہین دو کنج یمانی کہتے ہین
ایک وہ کہ جانب شرق ہے اور حجر اسود اوسمین لگا ہے اور دوسرا طرف غرب اور دو کنج کو رکن شامی کہتے ہین وہ جانب
شرق ہی برکن عراقی ملقب ہے اور دوسرا کہ جانب غرب ہے ملقب برکن غربی ہی اہل قریش نی وقت بنای کعبہ دونون
رکن شامی کو قواعد ابراہیمی سے پست کیا اور قدرے زمین خانہ کعبہ خارج کر کر اوس زمین کو داخل حجر کیا اور وہ دیوار کہ
کنج حجر اسود سے تا رکن عراقی تھی اوسکے آثار کو بھی آثار اول سے کمتر کیا اس جہت سی اس جانب قدری بنیاد ابراہیمی
سے مانند چبوترہ دوکان زمین سے بلند تر رہگیا کہ اوسکو شادروان کعبہ کہتے ہین غرض کہ عبداللہ بن زبیر نے جو جو
بدعات کہ جاہلیت مین ہوئی تھی سب کو موقوف کیا اور کلایہ درس کہ گل خوشبو مین ہوتی ہے برابر گج کی مضبوط
اوس سے بنایا اور حطیم کو خانہ کعبہ مین ملا دیا اور دو دروازے اوسمین رکھی ایک جانب شرق اور دوسرا جانب غرب اور
مشک و عنبر سے کہگل کی اور دیبای قیمتی سے پوشش بنائی یہ تعمیر بست و ہفتم رجب سنہ ۶۴ ہجری مین واقع ہوئی اور دسوین
ایام حکومت حجاج مین بنا ہوئی مگر اسیقدر کہ جانب رکن شامی کو توڑ کر بنیاد قریش پر بلند کیا اور زمین کو سنگہای کلان سے
پر کیا اور دروازۂ شرقی کو بلند تر بنایا اور دروازہ غربی کو بند کر دیا اور سب جانب کعبہ کو بدستور رکھا اور یہ تصرف اور
ترمیم سنہ ۷۴ مین ہوئی اور کسی بادشاہ نے تا وقت سلطان مراد بن احمد خان کچہ تعمیر نہین کی مگر اسی بادشاہ نی تمام
عمارت کو ڈھا کر بروضع حجاج تعمیر جدید کی سوای حجر اسود کی کہ اوسکو اوسی جگہ رہنے دیا اور یہ بنا سنہ اکہتر اوپر چالیس
برس ہجری کی ظہور مین آئی اور ابتک اوسی طور پر ہے اور اکثر کتب تواریخ مین مذکور ہے کہ ہارون رشید نی اپنے عہد
سلطنت مین حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استفتا کیا تھا کہ اگر فرماؤ تو مین خانہ کعبہ پھر بطور بنای ابن الزبیر اور
موافق خواہش دلی آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا کرون انہون نے کہا ہر چند کہ یہ حدیث صحیح ہی اور اسکی موافق
عمل کرنا اتباع مرضی آن حضرت ہے لیکن قرین مصلحت نہین کہ بار بار کعبہ کو ڈھائین اور اوسکی بنا مین تغیر اور تبدیل
کرین کسواسطے کہ اس صورت مین بناے کعبہ بازیچہ بادشاہان ہو جاویگا کہ ہر بادشاہ اپنے طور پر بنانا چاہیگا اور
اوسکو بسوم بادشاہت سی جانکر اوسپر اقدام کریگا اور مفسدہ عظیم عائد حال ہوگا پس جہان کہ مصلحت مفسدہ کے ساتھ
تقابل پیدا کری دفع مفسدہ کی رعایت رکھنی چاہیے اور مصلحت سے دست بردار - القصہ جب حضرت ابراہیم اور اسمعیل تعمیر
اور بنای کعبہ سے فارغ ہوے حضرت جبرئیل نی حضرت ابراہیم کو کہا کہ اب آدمیونکو ندا دو کہ حج کرین حضرت ابراہیم نی کہا کیونکر ندا دون

اورکسطرح وہ ندا خلائق کے کان تک پہونچے گی ہین کوہستان ہین اور خلق اطراف جہان ہین فرمان آیا کہ تو ندا کر سنوا
ہم دیوینگے پھر حضرت ابراہیم کوہ ابو قبیس پر آئے اور ایک پتھر پر کھڑے ہوے اور وہ پتھر خود بخود بلند ہوا تا آنکہ سب پہاڑون سے
بلند ہوگیا اور خدا ئتعالی نے تمام روے زمین کی خلق کو مانند سفرہ طعام کی جمع کرکر حضرت ابراہیمؑ کی آگی کردیا پھر حضرت
ابراہیم نے ندا کی کہ ای جماعہ مسلمانان خدا ئتعالے نے تمہارے واسطے گھر بناکر درست کیا ہی اسکی زیارت کا قصد کرو
اور حج بجالاؤ حق سبحانہ تعالی نے انکی آواز ذرات اور ذریات کو پہونچائی اور سبکو دعوت کی صدا سنوائی اور جسکو کہ اللہ تعالی
جانتا تھا کہ حج کرینگے باوجودیکہ ہنوز پشت پدرون اور شکم مادرون ہین تھے انہون نے بھی قبول کیا اور تلبیہ کہا یعنی
لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ آخر سبکی زبان پر جاری ہوا اس سبب سے تلبیہ کہنا حاجیون کو سنت ہوا اور تا قیامت عمل ہین
آویگا پس جسنے اوسوقت ایکبار کہا تھا ایکبار حج کریگا اور جسنے دس مرتبہ کہا تھا دس دفعہ حج بجالاویگا ولیکن جو ایکمرتبہ بھی
کہیگا وہ کیسی ہی تکلیف اور صعوبت طی مسافت اوٹھا کر سعادت زیارت اس خانۂ متبرک سی بہرہ مند ہوگا پھر مدت العمر مشتاق
مراجعت رہیگا کسواسطے اللہ تعالی نے قطع نظر اس بات کی کہ وعدہ اجر ثواب بسیار حجاج و زوار کے لیے فرمایا ہی خاصیت خاص
اس جاے مبارک ہین ودیعت کی ہی کہ بے اختیار دل خلائق کا اودھر راغب اور مائل ہوتا ہی جیسا آہن قوت جاذبہ کر
سنگ مقناطیس سے اودھر کھنچتا ہے چنانچہ آیۂ وافی ہدایہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ ناطق اسپر ہی حتی کہ
سواے اکثر و زیارت حضرت آدم سے کفار بھی ہمیشہ اوسکی تعظیم و تبجیل بجالاتے رہے ہین بلکہ لکھا ہی کہ حیوانات نے بھی
کوتاہی اسکی بزرگی ہین نہین کی چنانچہ ازرق بروایت طبق بن حبیب نقل کرتا ہی کہ ایکدن ہم عبد اللہ بن عمر کے
ہمراہ سایہ کعبہ ہین بیٹھے ہوے تھے تا آنکہ سایہ بسبب بلند ہونے آفتاب کی جاتا رہا اور آدمی مجلسون ہین سی اوٹھی کہ ناگاہ
وقت زرق شدید یعنے ایک مشک مسجد الحرام کے ایک دروازے کی طرف سی ظاہر ہوئی ہمنے دیکھا کہ ایک سانپ نکلتا ہی تمام حاضر الوقت
اوس سانپ کی طرف دیکھنے لگے وہ سانپ سیدھا خانہ کعبہ کی طرف آیا اور سات شوط طواف ادا کیے پھر مقام ابراہیمؑ کی
پیچھے گیا اور دو رکعت نماز گذارین عبد اللہ بن عمر اور کبراے مجلس اوس مار کی پاس گئے اور کہا ای عزیز طواف تیرا ادا ہوا لیکن
اس شہر ہین ناواقف لوگ اور غلام اور خدمتگار بہت ہین بہتر یہی ہی کہ تو آپ کو آدمیون کی نظر سے پوشیدہ رکھی کہ مبادا
تجکو ایذا پہونچاوین بمجرد سنے اس کلام کی وہ سانپ اپنا سر دم ہین رکھکر بسوے آسمان اوڑکر ہماری نظر سی غائب ہوگیا
اور ابو الطفیل سی نقل ہی کہ ایک نوجوان صلحای جن سے کہ مقام ذی طوی ہین رہتا تھا اگر بصورت سانپ بنکر خانہ کعبہ
کے طواف کیواسطے آتا تھا اور عقب مقام ابراہیم نماز گذارتا تھا اور اپنی مان کو کہ وہ بھی جنیات سی تھی اور بنا بر طواف
آیا کرتی تھی اوسکو اس کار سی منع کرتا تھا اور ڈرتا تھا کہ مبادا تجکو آدمی سانپ جانکر مار ڈالین وہ باز نہ آتی تھی تا آنکہ جواب

بنو سہم نے اوسکو مار ڈالا بجرد اوسکے مارنے کے ایک غبار عظیم مکہ مین پیدا ہوا اور ایک گرد باد شدید یعنے بگولا آیا اوس جماعت کو بنو سہم نے اپنے گھرون مین مردہ پایا اور یہی تواریخ مکہ مین حکایت جمل طائف مشہور ہی خلاصہ اسکا یہ کہ سنہ اٹھ سو پندرہ ہجری ماہ جمادی الثانی مین ایک اونٹ جمال فاروقی کے اونٹون مین سے بھاگ کر مکہ معظمہ کی طرف جاکر مسجد الحرام مین داخل ہوا ہر چند کہ بہت سے آدمی اوسکی گردا گرد دوڑے اور چاہا کہ اوسکو پکڑین وہ کسیکی طرف ملتفت نہوا آنکہ گرد خانہ کعبہ کی سات شوط طواف بجا لایا اور پھر حجر اسود پاس آنکر بوسہ دیا اور پھر بجانب مقام حنیفہ متوجہ ہوا اور مقابل میزاب الرحمۃ کی کھڑا ہوکر رونا شروع کیا اور اشک بے شمار اوسکی چشم خونبار سے روان ہوئے اور اسی حالت مین آپکو زمین پر گرا دیا اور جان بجان آفرین تسلیم کی اور آدمی تماشا دیکھا کیے جب وہ مر گیا تو اوسکو اوٹھاکر درمیان صفا اور مروہ کی دفن کیا اور ایک سبب اسباب رجوع کرنے خلائق کی اور خانہ معظم اور محترم کی طرف یہ ہی کہ چند جا اوس مقام ذو الاحترام پر دعا مستجاب ہوتی ہی اور اکثر آدمیون نے تجربہ کیا ہے اور بنا بر حصول مقاصد اور مطالب دینی اور دنیوی اپنے اون مقامون کی دعا کو بہترین وسائل جانتے ہین چنانچہ حسن بصری سے بروایت صحیحہ ثابت ہوا ہی کہ مکہ معظمہ مین گیارہ مکان ہین کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے۔ ملتزم کی قریب اور زیر میزاب اور نزدیک رکن یمانی اور صفا اور مروہ پر اور ما بین ان دونون جبل بزرگ کے اور درمیان رکن اور مقام اور جوف کعبہ مین اور منا اور مزدلفہ مین اور عرفات مین اور متصل جمرات ثلثہ اور وقت پینے آب زمزم کے۔ اور تصنیف ابن ابی شیبہ مین مذکور ہی کانت الانبیاء اذا اتت علم الحرم نزعوا نعالہم یعنے تھے انبیا علیہم السلام جب کہ آتی تھے قریب جھنڈے حرم کی اوتار لیتے تھے نعلین اپنی اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین مجاہد سے روایت کی ہی کہ بعضے اوقات لاکھ لاکھ آدمی بنی اسرائیل مین سے حج کو آتے تھے اور جب حد حرم مین پہونچتے تھے تو پا برہنہ ہوتے تھے اور ازرقی اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ حواریین نے بھی اس خانہ معظم کا حج کیا ہی اور جب حرم مین داخل ہوئے ہین تو سواری سے اوتر کر پیادہ روی اختیار کی ہی اور ازرقی نے مطلب ابن عبد العزی سے روایت کی ہی کہ ہم ایکدن ایام جاہلیت اپنے مین کعبہ کی سایہ مین بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ ایک عورت آئی اور اوسنے کعبہ کا پردہ ہاتھ مین لیکر فریاد کی کہ بارخدایا مین اپنے خاوند کی ہاتھ سے نالان ہون کہ مجکو بے موجب مارتا ہی پھر وہ بد دعا کر چکے اوسکی خاوند کی ہاتھ خشک ہو گئی مین نے اوسکو اسلام مین بھی شل اور معطل دیکھا اور تواریخ مین ثابت ہی کہ اساف و نائلہ دونون انسان تھے ایک مرد اور ایک عورت جب کہ عورت کعبہ مین آئی تو مرد نے عورت کا بوسہ لیا دونون بصورت سنگ مسخ ہوگئے آدمیون نے اونکو کعبہ مین سے نکالکر بنا بر عبرت کعبہ کی باہر کھڑا کر دیا اور ابن ابی شیبہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرتا ہی کہ آدمی موسم حج مین باہر آتے تھے ایک چور نے مکان کو خالی پاکر سونیکا ٹکڑا کسیکے گھر مین سے لاکر کعبہ کی اندر رکھدیا جب ہنگام مراجعت کعبہ مین اوس قطع

کے لینے کے واسطے گیا ہنوز سر اوسکا کعبہ کے اندر تھا اور باقی اعضا باہر کہ خانہ کعبہ نے اوسکو اسطرح دبوچا اور بھینچا کہ اوسکا سر تن سے جدا ہو گیا آدمیون نے اس واقعہ عجیب کو دیکھکر اوسکی نعش کو نکالکر کتون کے روبرو ڈالدیا اور نیز ارزقی اپنی تاریخ مین بسند صحیح لایا ہے کہ ایک عورت تھی زمان جاہلیت مین ایک لڑکا اپنے اقربا مین سے اوسنے پرورش کیا تھا اکثر وہ عورت بنا بر کسب معاش اپنے گھر سے باہر چلی جاتی تھی اور وہ طفلک تنہا رہتا تھا ایکدن اوسنے اپنی تنہائی کی شکایت اوس سے کی اوس عورت نے کہا اے فرزند اگر کوئی ظالم حالت تنہائی مین تجھپر ستم و تعدی کرے تو دوڑکر خانہ کعبہ مین جانا اور فریاد کرنا کہ اوس گھر کا ایک صاحب فریادرس ہے اتفاقاً اوس لڑکے کو ایک ظالم تنہا پاکر اسیر کر لیگیا اور ایک مدت تک اپنے ساتھ رکھا بعد مدت دراز بتقریب تجارت مکہ مین وارد ہوا وہ لڑکا بھی اوسکے ہمراہ تھا اس لڑکے نے خانہ کعبہ کو دیکھا آدمیون سے پوچھا کہ یہ گھر کسکا ہے لوگون نے کہا یہ خانہ خدا ہے اوسکو کلام مادر یاد آیا اوس ظالم کے پاس سے بھاگ کر اور خانہ کعبہ مین آنکر اوسکا پردہ مضبوط پکڑ لیا اور پیچھے سے مالک پہونچا اور چاہا کہ اوسکو کھینچکر لیجاوے اپنا دہنا ہاتہ اوس لڑکے کے پکڑنے کے لیے دراز کیا خشک ہو گیا پھر بائیان ہاتہ پھیلایا وہ بھی خشک ہو گیا جب حال اس منوال پر دیکھا سرداران قریش پاس گیا اور کہا مین اس آفت مین گرفتار ہو گیا ہون مین نے اس طفلک کو چھوڑا کبھی اسکے ساتھ کسیطرح سے متعرض اور مزاحم نہین ہونیکا جہان چاہے جاوے لیکن میرے دونون ہاتھون کا علاج کر دو اکابر قریش نے کہا کہ اپنے ہر ہاتہ سے ایک ایک اونٹ قربانی کر اوسنے اسیطرح کیا دونون ہاتہ اوسکے اوسیوقت اچھے ہو گئے اور ایضاً ارزقی نے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ ایک شخص بنی کنانہ سے اپنے چچا کے بیٹے پر بہت ظلم کرتا تھا ہر چند کہ وہ بخدا اور بقرابت پناہ چاہتا تھا وہ ظالم اوسکی ایذا سے باز نرہتا تھا ناچار ہوکر وہ بخانہ کعبہ پناہ لیگیا اور دعا کی بار خدایا فلان شخص میرے اوپر ظلم ناحق کرتا ہے مین تیرے گھر کے ساتھ پناہ لایا ہون اوسکو ایسے درد کے ساتھ مبتلا کر کہ لا دوا ہووے یہ دعا کی اور چلا گیا جاکر دیکھا کہ اوسکا پیٹ پھولکر مثل مشک پر آب ہو گیا ہے ہر چند کہ دوا کرتے ہین سودمند نہین ہوتی تا آنکہ وہ شخص پیٹ پھٹ کر مر گیا۔ عبد المطلب کہتا ہے کہ مین نے اس قصے کو ابن عباس رض کے روبرو نقل کیا اوسنے کہا مین نے بھی ایک شخص کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کے مقابل کھڑے ہوکر اپنے ظالم پر دعا کی کہ الٰہی یہ اندھا ہو جاوے فی الفور وہ کور ہو گیا اور آدمی اوسکو کھینچکر باہر لیگئے اور ایسے ہی کرشمے تھے کہ یہ مکان تقدس بنیان جاے امن رہا ہے کسواسطے کہ آدمی بخوف عقوبت عاجلہ خلائق اس شہر سے اور رشتہ حرمت انکی سے اجتناب اور احتراز کیا کیے اور ہاں اگر اس مکان مین منافقت نہین کیا اور یہ اسباب امن اسکے حصے یہ ہے کہ ہمیشہ ظلم و بادشاہون سے خارج رہا ہے تا آنکہ نوبت اسلام کی پہونچی اور جن لوگون نے کہ اس مکان کی تعظیم بہت سی کی مرتبہ سلطنت اور ملک پہونچی۔ اور نقل ہے کہ بعد تمام ہوتے بنای خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم نے کہا

شکر اور احسان خاص اوس خدا کو کہ جسنے یہہ خانۂ بزرگ میری ہاتھہ سی بنوایا اور اتمام کو پہنچایا حضرت جبرئیلؑ آئی اور کہا خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ یہہ میری آگے چندان قدر نہیں رکہتا اگر کسیکا مطلب پورا کردی یا بہوکی کا پیٹ بہردی یا ننگی کو پہنادی تو وہ میری نزدیک اس سی بہتر ہی بعد اسکے حضرت ابراہیمؑ نی نذر کی کہ بغیر از مہمان طعام نکہاونگا اور ایک مہمان خانہ بنایا کہ اوسمین خلقت کی دعوت کرتی تہے اور کہانا کہلاتی تہے قولہ تعالی وَاِذْ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی یعنی جسوقت کہا ابراہیمؑ نی ای رب میری دکہا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو اور تفاسیر مین آیا ہی کہ ایکدن حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کہا خدایا پیدا کرنیوالا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا تو ہی لیکن مجکو دکہا کہ مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ یعنی کہا پروردگار نی کیا نہین ایمان لایا تو قَالَ بَلٰی کہا بلکہ ہان لایا ہون وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ولیکن تو کہ آرام پکڑی دل میرا اور یقین زیادہ ہووی — مواہب علیہ والا کہتا ہی کہ حضرت ابراہیمؑ نی واسطے دیکہنی کیفیت زندہ کرنیکی یہہ سوال کیا نہ اسو اسطے کہ اصل زندہ کرنیمین اونکو شبہہ تہا معاذ اللہ عن ذالک سعالم اور مواہب مین تفسیر آیہ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا وَّاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ یعنی کہا پس لیجا چار جانور تسی پس صورت پہچان رکہہ طرف اپنی لیکر پہر کردی اوپر پہاڑکی اونمین سی ایک ٹکڑا پہر بلا اونکو چلے آوینگے تیری پاس دوڑتی اور جان کہ اللہ غالب ہی حکمت والا — اور لکہا ہی کہ ابلیس پر تلبیس ایک دریا کی کنارہ پر چلا جاتا تہا ناگاہ ایک مردار پر اسکی نظر پڑی دیکہا کہ مرغان ہوا اور جانوران دریا اور وحشیان صحرا ہر ایک اوسمین سی پارہ پارہ لیے جاتی ہین شیطان نی اپنی دلمین کہا اچہا دام حیلہ میری ہاتہہ لگا جماعت کوتہ نظران سبکسار کج طبع کو فریب دی سکتا ہون کہ آخر اس اجزاء متفرقہ کو جانوران درند اور پرند کی پیٹ مین سے اور نہنگ اور مچہلیونکی انتڑیونمین سے نکالکر کیونکر زندہ کریگا حق سبحانہ تعالی نی حضرت ابراہیمؑ خلیل کو وحی بہیجی کہ فلانی کنارہ دریا پہ آ اور جس امرکی تونی درخواست کی ہی دیکہہ کہ میری دشمن نی مکر کا جال بچہایا ہی اس اثنا مین خلیل اللہؑ اوس دریا پر آئی اور ابلیس نی حیرت زدہ ہوکر اپنی شبہہ کو القا کیا حضرت ابراہیم نی کہا یہہ کیا مقام تحیر ہی جو شخص کہ ان اجزا کو کتم عدم سی فضای صحرای وجود مین لایا ہی قدرت رکہتا ہی کہ وہ دوبارہ از اویہ تفرقہ سے جمع کردیوی کسواسطے کہ کمہار بنی ہوئی کوزہ کو توڑکر جب چاہی پہر کوزہ بنا سکتا ہی پس جو کہ پہلے سے کوزہ بنانا جانتا ہے کیا عجب ہی کہ وہ ٹوٹی ہوئی کو درست کردی پہر حضرت ابراہیمؑ نی چار جانور بفرمان الٰہی ایک مرغ اور ایک مور اور ایک کوا اور ایک کبوتر یا کرگس لیکے مار ڈالی اور انکی سر جدا کرکہ رکہہ چہوڑی اور باقی کو جمع کرکہ اون مین کوٹا اور چار یا سات گولیان بناکر چار یا سات پہاڑون پر رکہدین اور سرونکو ہاتہہ مین لیکر کہا آ ای فلان اور فلان بفرمان خدا تعالی ذرہ ذرہ ہوکر اپنی اپنی سر کے ساتہہ مل گئی اور انکی ہاتہہ سی زندہ ہوگئے ہرگاہ کہ حضرت ابراہیمؑ نی اس حالت عجیب کو مشاہدہ کیا خطاب آیا کہ فردای قیامت باواز اسرافیل

چارون گوشۂ عالم سی خلقت کو زندہ کرونگا جیسے کہ آج ان چارون مرغونکو زندہ کیا ہی وَھُوَ الْقَادِرُ عَلٰی مَا یَشَاءُ اور کچھہ احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور ولادت حضرت اسحاقؑ قصہ حضرت لوطؑ مین بیان ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی

باب نوان قصہ حضرت لوطؑ مین بیان ہوتا ہی اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** ذکر حضرت لوط علیہ السلام اور ہلاک ہونی قوم انکی مین — چونکہ جمہور اہل تاریخ نی قصہ حضرت لوط کو اثنای حکایت حضرت ابراہیمؑ مین بنا بر مناسبت چند در چند کی کہ واقفان کنوز رموز و اشارات پر مخفی اور محتجب نہین ہی ایراد کیا ہی محرر کلمات ہذا بہی انکی شرط متابعت بجالا کر التماس کرتا ہی کہ اکثر ارباب تواریخ اس امر پر ہین کہ مُؤتفکات پانچ شہرون سی عبارت ہی کہ نواحی اردن بلاد شام مین واقع تہی اور بعضے کہتی ہین کہ نواحی کرمان مین اور اول اصح ہی اور اسامی ان مواضع مین اختلاف ہی روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ مواضع مذکور یہہ تہی سودوم — عمودا — ازومار صفر وار صوایم — اور ہر شہر مین ان شہرونمین سی لاکہہ لاکہہ آدمی مبارز اور شمشیر زن رہتی تہے اور یہہ باوجود بت پرستی کی بفعل شنیع لواطا اور رہزنی اور کبوتر بازی اور سیٹی بجانی اور زر فیلنا اور سر راہ مسخراپن کرنیکے قیام کرتی تہے **اور** قصص الانبیا مین لکہا ہی کہ وہ سات شہر تہی کہتی ہین اول جو قدم کہ سالک سبیل غیر متعارف ہوئی اہل مؤتفکات تہی اور سبب ظہور اس فساد کا یہہ تہا کہ ابلیس پی تلبیس بصورت ایک امردان لوگونکے ایک باغ مین آیا اور اوس باغکو خراب کرنا شروع کیا جب صاحب باغ اوسکی پکڑنیکا قصد کرتا تہا تو یہہ بہاگ جاتا تہا اور ہر گاہ کہ یہہ شخص باہر جاتا تہا تو شیطان اپنی کام مین مصروف ہوتا تہا تا آنکہ تہوڑے دنونمین نقصان صریح اوسکے مالک کو عائد ہوا اور اوس شخص سی اس مردود کا کچھہ علاج نہو سکا ایکدن ابلیس نی اس سی کہا کہ تو چاہتا ہی کہ مین تیری باغ مین سی چلا جاؤن کہا اس سی کیا بہتر ہی کاش تیرا قدم نحس یہان نہ آتا شیطان نی کہا جب تک کہ میری نفس کو تو اپنی تصرف مین نہین لاینکا یعنے میری ساتہہ فعل شنیع نکریگا مین اس خرابی سی دست بردار نہین ہونیکا صاحب باغ اس امر پر راضی ہوا اور بجان ممنون ہو کر اس فعل قبیح پر اقدام کیا پہر ابلیس اوس باغ مین سی نکل کر اور باغ مین گیا اور بدستور سابق وہان سی ایسا ہی عمل مین لایا تا آنکہ اسیطرح سب باغونمین پہرا اور سب مالکان ریاض کو مرتکب اس فعل ناشایستہ کا کیا حتی کہ رسم مذموم اس کار بد کی ساری قوم مین جاری ہوئی **اور** ابن عباسؓ سی منقول ہی اتفاقاً بعض بلاد شام مین قحط غلہ ظاہر ہوا خلائق پریشان ہو کر مؤتفکات مین چلی گئی کسواسطے کہ وہان نعمت فراوان ارزانی تہی — القصہ وہان کی رہنی والی غریبون سی تنگ ہو کر باہم کر مشورہ کرتی تہے کہ کسیطرح سے غربا کی زحمت ہمسے دفع ہووی کہ ناگاہ اس اثنا مین شیطان انکی مجلس مین حاضر ہوا اور انکو اوسی فعل ناشائستہ پر ساتہہ فقرا اور مساکین کے کہ اصحاب باغات کو تعلیم کیا تہا دلالت کی اہالی بلاد مذکورہ نی سوائے اہل صغر اوسکی

بقول شیطان عمل کیا اس سبب غربانے اون دیار مین سے فرار اختیار کیا اور اونہون نی باہم عہد کیا کہ جو غریب
اوس شہر مین پہونچے بنوع معہود اوسکے ساتھ فعل شنیع عمل مین لاوے ہرگاہ کہ تمرد وعناد اہل اون بلاد نی امتداد کیا حضرت
لوطؑ انکی ارشاد وہدایت کے واسطے مبعوث ہوی اور ایک عورت بھی اوس قوم مین سی اپنی حبالہ نکاح مین لائے اور اوس
جماعت شقاوت پژوہ کو ارتکاب اعمال شنیعہ سی منع فرمایا اور بتوحید رب العزت اور تصدیق نبوت داعی ہوکر حضرت
ابراہیم کی شریعت کی موافق امر بالمعروف اور نہی علی المنکر کیا کیے مگر انہون نے انکی مقالات پر مطلق عمل نکیا اور نصائح
دلپذیر ہرگز نہ سنے اور متفق ہوکر کہا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصدقین ؕ لا تو ہمارے واسطے عذاب اللہ کا
اگر ہی تو سچون سی حضرت لوط علیہ السلام نے دوبارہ عذاب الٰہی اور عقوبت کبریائی سی ڈرایا اور کہا کہ عذاب خداوندی
بغایت الیم ہی انہون نی کلمات نصائح آمیز حضرت لوطؑ سی آشفتہ ہوکر لوای خصومت وعداوت ساحات سینہ پرکینہ پر افراشتہ
کیے اور کسیطرح سے جادۂ ضلالت اور گمراہی سی منحرف نہوی لاجرم حضرت لوطؑ نے دست التماس بدرگاہ منتقم قہار اوٹھا کر اپنا
عجز اور اضطرار اور اونکا تمرد واستکبار ظاہر کیا اور کہا رب نجنی واہلی مما یعملون ؕ یعنے ای بار خدایا نجات دی تو مجکو اور میری
اہل کو اوس چیز سی کہ عمل کرتے ہین مفسرین نی لکھا ہی کہ یہان اہل سی عبارت دختر زادگان لوطؑ ہین کسو واسطے کہ سوای انکی
نواسون کی کوئی اقربا مین متصف بصفت اہل بیت نہ تھا۔ القصہ حضرت جلال الحدیث نی دعای حضرت لوط علیہ السلام بشرف
اجابت مقرون فرمائی اور حضرت جبرئیلؑ کو مع ایک گروہ ملائکہ عظام کی اس قوم نابکار کی ہلاکت کیواسطے نامزد فرمایا تبیان مین
بیچ تفسیر سورہ والذاریات کی لکھا ہی کہ چار فرشتے مقرب تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل۔ اور معالم مین سورہ
مین مرقوم ہی کہ بقول ابن عباس اور عطا تین فرشتے تھے سوای حضرت عزرائیل کی اور بقول سندی گیارہ اور بقول مقاتل بارہ بہر حال
یہ سب ملائک بصورت جوانان امرد زیبا منظر پہلے حضرت ابراہیم کے گھر مین آئے اور ان کو بولادت اسحاق علیہ السلام اور خلاصی
حضرت لوط علیہ السلام از اہل شقاق بشارت دی چنانچہ اللہ تعالی بیچ سورہ ہود کے فرماتا ہی ولقد جاءت رسلنا ابراہیم
بالبشری قالوا سلاما قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنیذ فلما رای ایدیہم لا تصل الیہ نکرہم واوجس منہم خیفۃ قالوا لا تخف
انا ارسلنا الی قوم لوط وامراتہ قائمۃ فضحکت فبشرنہا باسحق ومن وراء اسحق یعقوب قالت یویلتی ءالد وانا عجوز وہذا بعلی
شیخا ان ہذا لشیء عجیب ؕ قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ وبرکتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید ؕ فلما ذہب عن ابراہیم
الروع وجاءتہ البشری یجادلنا فی قوم لوط ان ابراہیم لحلیم اواہ منیب ؕ یا ابراہیم اعرض عن ہذا انہ
قد جاء امر ربک وانہم اتیہم عذاب غیر مردود ؕ یعنے اور البتہ تحقیق آئے بھیجے ہوے ہمارے
ابراہیم کے پاس ساتھ خوش خبری کے کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہین ہم کہا سلام ہے پس نہ دیر کی کہ

لے آیا گاے کا بچہ تلا ہوا پس جب دیکھا ہاتھ اونکے نہین پہونچتے طرف اوسکے انجان ہوا انسے اور جی مین چھپایا ڈر کہا انہون نے مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوطؑ کے اور بی بی اوسکی کھڑی تھی پس ہنسی پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ اسحاق کے اور پیچھے سے اسحق کے یعقوبؑ کے کہا اے وای ہے مجکو کیا جنونگی مین اور مین بوڑھی ہون اور یہ خاوند میرا بوڑھا ہے تحقیق یہ بات ہے تعجب کی کہا انہون نے کیا تعجب کرتی ہے تو حکم خدا کی سے رحمت ہے اللہ کی اور برکتین اوسکی اوپر تمہارے اے گھر والو تحقیق وہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اوسکو خوشخبری جھگڑنے لگا ہمسے بیچ قوم لوطؑ کے تحقیق ابراہیم علیہ السلام البتہ تحمل کرنیوالا دردمند رجوع کرنیوالا ہے اے ابراہیم منہ پھیر لے اوس سے تحقیق آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا اور تحقیق وہ لوگ آنیوالا ہے اونکو عذاب نہ پھیرا گیا۔ اور تفصیل اس قصے کی تتمہ احوال حضرت ابراہیم اور ذکر ولادت اسحق مین مرقوم ہوگی انشاءاللہ تعالے

القصہ ہر گاہ کہ فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے گھر سے بجانب اراضی موتفکات متوجہ ہوے کنارۂ شہر پر کہ حضرت لوطؑ وہان متوطن تھے پہونچے اور انکی بیٹی کو دیکھکر اوسکے ہمراہ حضرت لوطؑ کے گھر مین گئے اوس دختر نیک اختر نے فرشتون سے پہلے گھر مین آنکر اپنے پدر بزرگوار کو خبر پہونچائی کہ چند مہمان یہان آئے ہین کہ تمام عالم مین اونسے خوشتر شاید کوئی ہونگے اتنے مین پیچھے سے فرشتے بھی داخل ہوے اور حضرت لوطؑ کو سلام کیا یہ اونکو حسین اور جمیل دیکھکر دلتنگ ہوے اور کہا کیا مشکل ہے ان مہمانون کو اس قوم سے کیونکر بچاؤن الغرض کہ حضرت لوطؑ نے گھر کا دروازہ بند کر دیا اور اپنے آدمیون کو منع کیا کہ کسیکو اس حال سے خبر نکرین انکی بی بی کہ کافرہ تھی اوسنے فرصت پاکر گروہ کفار کو خبر کر دی کہ ایک جماعت میرے گھر مین ایسی آئی ہے اور اسقدر خوبصورتی اور ملاحت رکھتی ہے کہ تمنے ایسی حسین نہ دیکھی ہونگی پس قوم نابکار نے زبانی دس آدمیون کے حضرت لوطؑ کو پیغام بھیجا کہ ہمنے تمکو نہ کہا تھا کہ ترک طریقہ مہمانی کر اور اپنے گھر مین مہمانون کو نہ اوتار اب ہمنے سنا ہے کہ ایک جماعت تمہارے پاس مہمان آئی ہے چاہیے کہ اونہے ہمارے پاس بھیجدیجیے اور اون آدمیون کو یہ کہدیا تھا کہ اگر لوطؑ اس امر سے انکار کرے اور وہ لوگ نہ آوین تو بزور لے آنا جب کہ انہون نے پیغام قوم انکو پہونچایا حضرت لوط علیہ السلام نے کہا مین انکی عوض مین اپنی بیٹیان زوجیت قوم مین دیتا ہون خدا سے ڈرو اور مجکو ان مہمانون کی روبرو رسوا نکرو انہون نے انکی پاس سے مراجعت کر کے اسی طرح اپنی قوم سے کہا اور پھر آکر حضرت لوطؑ سے کہا کہ قوم کہتی ہے کہ ہمکو تیری بیٹیون سے رغبت نہین ہے جو کہ ہمارا مطلب ہے تو جانتا ہے حضرت لوطؑ نے کہا اگر مجکو تمہاری برابری کی طاقت ہوتی تو تم میرے ساتھ ایسی باتین نکہ سکتے پھر دو شخصون نے انہین سے چاہا کہ وہ مہمان کہ جبرئیلؑ تھا اسکو پکڑ لیوین جبرئیلؑ نے انپر ایک پھونک ماری کہ یہ اندھے ہوگئے سب نے جاکر قوم سے کہا لوطؑ کے مہمان جادوگر ہین کہ دو شخصون کو ہم مین سے اندھا کر دیا انہون نے

پہر حضرت لوط علیہ السلام کو پیغام بہیجا کہ ابتک تو جسطرح چاہتا تھا ہم مین اوقات بسر کرتا تھا اب تو جادوگرونکو اپنے گہر مین بلاتا ہے کہ وہ ہماری آدمیونکو اندہا کرتی ہین ہماری شہر مین سے چلا جا اگر آج راتکو تو نہین جائیگا تو ہم صبح کو آنکر تجکو اور تیری سب خویش وبیگانہ کو اندہا کر دینگے حضرت لوطؑ کو بہی اس امر سے گمان ہوا کہ فرشتے شاید جادوگر ہین مجبور انسے کہا اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ یعنی تحقیق تم قوم جادوگر ہو جب فرشتون نی دیکہا کہ لوطؑ مشرکونکی تہدید سے ڈر گئے اور ہماری نسبت بدگمان ہوئی حقیقت حال اور اپنے آنیکا سبب ظاہر کیا کہ پروردگار کے بہیجے ہوئی آئی ہین تا اس فرقۂ باغی اور قوم طاغی کو ہلاک کرین۔ حضرت لوطؑ سنتے اس کلام سے خوش وخرم ہوئے اور ایصال عقوبت قوم مین جلدی کی حضرت جبرئیلؑ نی کہا کہ اونپر صبح کو عذاب نازل ہوگا اوسوقت حضرت لوط اپنی چارپائی اور اسباب لیکر ہنگام سحر سر حد مؤتفکات سے گذر کر متوجہ منزل ابراہیمؑ ہوئی اور بعضے کہتی ہین کہ بقرمین یا صفروامین چلی گئی اور اہل صفروا کہ افعال ناپسندیدہ انسے صادر نہوئی تہے اس بلا سے مصئون اور محفوظ رہی جب بتاشیر صبح صادق ظاہر ہونی شروع ہوئی حضرت جبرئیلؑ اپنی پر پہیلا کر زمین کی نیچے لیگئے اور اون چارون شہرونکو جگہہ سے اوکہیر کر مع جمیع مردم ومواشی وحواشی انکی اوپر رکہکر بجانب آسمان اتنا بلند کیا کہ انکی شہرونکی مرغون اور کتونکی آواز ملائکہ آسمانی سننے لگی اور وہان سے اولٹ کر طغرا فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا ناصیۂ حال اون مخذولون پہ کہینچا اور صاحب تفسیر مواہب علیہ فی سورہ ہود مین ذیل آیہ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ یعنی اور جب آئی بہیجی ہوئی ہماری لوط علیہ السلام کی پاس ناخوش ہوا ساتہہ اونکی اور تنگ ہوا ساتہہ اوسکی دلمین اور کہا یہہ دن ہی سخت اور آئی اسکے پاس قوم اوسکی دوڑتی ہوئی طرف اوسکے اور پہلے اس سے تہے کرتے برائیان کہا ای قوم میری یہہ ہین بیٹیان میری وہ بہت پاکیزہ ہین واسطے تمہاری پس ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجکو بیچ مہمانون میری کیا نہین تم مین سے کوئی مرد اچہا لکہا ہی کہ جب ملائکہ سودوم کی نزدیک پہنچی کہ وہان حضرت لوط علیہ السلام ہیتی تہے اور اونکو دیکہا کہ زمین پر کہیتی کرتے ہین سلام علیک کی حضرت لوطؑ نی جانا کہ یہہ نوع بشر سے ہین یہہ فرشتے شام تک وہین کہیتی پر مصاحبت مین رہے جب رات ہوئی اور حضرت لوط علیہ السلام گہر جانی لگی تو اونکو شرم آئی اور فرشتونکو گہر لیجانا مناسب نہ جانا اور چونکہ انکو نہایت خوشرو اور خوبصورت دیکہا بیباکی اور ناپاکی اپنی قوم سے اندیشہ کیا کسواسطے کہ وہ شقاوت شعار حضرت کو لوگونکی دعوت وضیافت سے منع کرتی تہے دلتنگ ہوکر کہا آیا احوال اور اطوار اس قوم کی تمنے نہین سنے کہ اونکی شرارت کس مرتبہ کو پہنچی ہی کہ میری نزدیک انسے بدتر کوئی نہین ہی حضرت جبرئیلؑ نے فرشتونسے کہا یہہ شہادت ہوئی پہر انکی ساتہہ گہر کو روانہ ہوئی جب شہر کی دروازی پر پہنچے تو پہر اوسی کلام کا اعادہ کیا اور جبرئیلؑ نی کہا یہہ دوسری شہادت ہی اور اپنی گہر کی دروازے پر آئی اور پہر وہی سخن فرمایا جبرئیلؑ نی کہا یہہ تیسری گواہی ہی اور حضرت لوط انکو گہر مین لائے

اور اپنی بی بی سے کہا کہ انکی مہمانی کیواسطے کہانا پکا اور کسیکو اس حال سے خبردار نکرنا کہ انکو پوشیدہ یہان لایا ہون اوس عورت نے
کسی بہانہ سے باہر جاکر اوس قوم کو صورت واقعہ سے خبردار کیا اور اپنی ہم قومون سے مہمانونکی شکل و شمائل بکمال خوبروئی کہ واقع مین
رکہتے تہے بیان کی بمجرد سننے اس امر کے وہ فجار و کفار حضرت لوطؑ کے گہر مین گہس آئے حضرت لوطؑ نے اس حال کو دیکہکر مہمانونکو حجرہ مین چہپا
دیا اور آپ دروازہ حجرہ پہ کہڑے ہوکر اونکو مانع آئے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت لوط کی بارہ بیٹیان تہین انہون نے مضطر ہوکر کافرونسے
کہا کہ یہہ لڑکیان موجود ہین لیکن ان مہمانونسے دست بردار ہو قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ قَالَ
لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ یعنی کہا مشرکون نے ہر آئینہ تحقیق جانتا ہے تو نہین ہے واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیری کے کچہہ حق اور
تحقیق تو جانتا ہے جو ارادہ کرتے ہین ہم کہا کاشکے ہوتا واسطے میرے ساتہہ تمہارے زور یا جگہہ پکڑتا مین طرف قلعہ مستحکم کے آخر الامر قوم نے غلبہ
کیا اور جس گہر مین کہ حضرت جبرئیل تہے گہس آئے اور چاہا کہ انکو باہر نکالین انہون نے انپر ایک پہونک ماری کہ یہہ اندہے ہوگئے اور مشرکون
نے فرشتونکو جادوگرونکے ساتہہ منسوب کرکر حضرت لوطؑ کو ڈرایا اور بینا نابینا انکے گہر مین سے بہاگے اور حضرت لوطؑ بہی تخویف قوم سے ڈرکر گمان
لیگئے کہ یہہ فرشتہ جادوگر ہین جب فرشتون نے حضرت لوطؑ کو خوفناک پایا قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ
مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ط فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ط کہا انہون نے ای لوط تحقیق ہم بہیجے ہوئے
ہین رب تیرے کے ہرگز نہ پہنچ سکینگے طرف تیری پس لیچل لوگون اپنے کو ایک ٹکڑے رات کی سے اور نہ موڑے پیچہے پہیر کر تم مین سے کوئی مگر جورو تیری
تحقیق وہ پہنچنے والا ہے اوسکو جو کچہہ پہنچا اونکو تحقیق وقت وعدہ اونکا صبح ہے کیا نہین صبح نزدیک جب آیا حکم ہمارا کیا ہمنے اوپر
اوسکا نیچے اوسکے اور برسایا ہمنے اوپر اونکے پتہر کنکر سے تہ بتہ نشان کیے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے سے اور نہین وہ ظالمون سے
دور القصہ فرشتون نے حضرت لوطؑ کو حقیقت حال سے مطلع کیا اور یہہ سننے اس خبر سے بہت خوش ہوئے اور جب تہوڑی سی
رات گذری تو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو مع انکے متابعون کے اپنے پرون پر بٹہاکر شہر کے باہر کردیا کہ بجانب صغر روانہ
ہوئے اور قوم لوط جسطرح جیسے کہ سابق مذکور ہوا بعمل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہلاک ہوئی اور مجموع قصص اور تواریخ
مین لکہا ہے اور قرآن مجید بہی اسپر ناطق ہے کہ جسوقت حضرت لوط علیہ السلام قوم مین سے نکلے تو حضرت جبرئیلؑ نے
وصیت کی کہ اثنای قطع مسافت راہ مین تم مین سے کوئی موتفکات کی طرف ندیکہے اور پیچہے نگاہ نکرے چنانچہ
حضرت لوط اور انکے مطیعون نے بموجب فرمودہ عمل کیا کہ پیچہے مڑکر ندیکہا مگر انکی بی بی بنابر قرابت اور محبت کے
کہ کیش کافری مین اہل موتفکات سے رکہتی تہی ہر لحظہ پیچہے مڑکر دیکہتی تہی اور متردد دریافت حال قوم تہی کہ کیا
ہوتا ہے ناگاہ اثنای نظر کرنیمین ایک پتہر اوڑکر اسکے سر کو لگا اور یہہ وادی جہنم کو راہی ہوئی اور اسیطرح جو شخص اس قوم

ص

ہین سے سفر کو گیا تھا ایک ایک پتھر اونکے سرون پر جہان تھے وہین پہونچا اور ہر واحد اونمین سے بجانب سقر روانہ ہوا۔ خلاصہ یہ کہ جو وہان مقیم تھے وہ زیر زمین ہوے اور جو کہ مسافر تھے اونپر پتھر گرے تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ بڑا پتھر مشکے کے برابر تھا اور چھوٹا آبخورے کے مساوی اور منقول ہے کہ ایک شخص اونمین سے حریم حرم محترم مین اقامت رکھتا تھا کہ ناگاہ ایک پتھر اوسکی طرف بھی متوجہ ہوا تا اوسکو ہلاک کرے کہ اس اثنا مین فرشتون نے خطاب کیا اے پتھر اسکو نہ مار تاکہ حرم خداوندی مین ایسی بلاؤن سے امین ہے در سنگ وہین ہوا مین معلق کھڑا رہا تا آنکہ وہ سنگدل حرم سے باہر آیا اور وہ حجر اوسکے سر پر گرا اور جہنم واصل ہوا نعوذ باللہ من غضب اللہ القصہ بروایت اصح حضرت لوط نے بی توقف حضرت ابراہیم پاس ہو بحکم توقف کیا اور جب ہلاک قوم لوط پر سات برس منقضی ہوئے تو بدہ گی دن دسوین بارہ وفات کو بجوار رحمت الٰہی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ﴿ حلیہ حضرت لوط سبزہ رنگ میانہ قد سیاہ چشم ضخیم البدن طویل الساقین والساعدین تھے اور لوط اسواسطے نام ہوا کہ انکی محبت حضرت ابراہیم کے دل مین آمیختہ تھی قال المفسرون انما سمی لوطا لان محبتہ لاط بقلب ابراہیم ای تعلق بہ یعنے کہا مفسرون نے کہ سوای اسکے کہ نام ہوا انکا لوط اسواسطے کہ محبت انکی نے تعلق پکڑا ساتھ قلب ابراہیم کے پس اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نام انکا کچھ اور ہے اور شریعت انکی موافق شریعت حضرت ابراہیم کے تھی اور بغایت عابد اور سخی اور متحمل اور مہمان نواز تھے کہ جمیع افعال مین حضرت خلیل الرحمان کی متابعت کرتے تھے اور صنعت انکی زراعت اور کشتکاری تھی اور جملہ انکی معجزون مین سے ایک یہ تھا کہ جب باران کے واسطے دعا کرتے تھے تو بے ابر مینہ برستا تھا اور دوسرے یہ کہ جب پتھر پر سر رکھکر سوتے تھے تو انکے سر مبارک کا اوسمین نشان ہو جاتا تھا اور بعضون نے اس حال کو مشاہدہ کیا انکی رسالت پر مقر ہوے اور متابعت اختیار کی اور مدت دعوت انکی ایک روایت سے ۲۰ بیس برس چند روز اور ایک قول سے ۳۷ سینتیس برس تھی اور تعداد عمر کی معلوم نہین ہوئی اوسکے لکھنے پر تعرض نہین کیا گیا اور مرقد مبارک انکا حضرت ابراہیم اور اسحاق اور سارا خاتون کے قریب ہے

فصل دوسری تتمہ احوال سعادت اشتمال حضرت ابراہیم اور بشارت ولادت حضرت اسحاق اور بیان مدت العمر اور وفات اور دیگر حالات انکی مین۔ پوشیدہ نرہے کہ مقام قیام علی الدوام حضرت ابراہیم کا دیار شام تھا ایک دن چند مہمان خوبصورت امرد آپکے پاس وارد ہوے حضرت بر حسب عادت اکرام ضیف بکمال التفات پیش آئے اور جلد اونکے واسطے ایک گوسالہ بریان کھانے کے واسطے روبرو لائے انھون نے توجہ کھانے کی طرف نکی چونکہ رسم اوس زمانہ مین یہ تھی کہ جو کوئی دشمن ہوتا تھا وہ طعام نکھاتا تھا حضرت کو اندیشہ ہوا انھون نے آثار خوف آپکی جبین مبین سے دریافت کیے اور بنابر طمانینت کہا کہ تم خوف نکرو کہ ہم بھیجے ہوے پروردگار تمھارے کے ہین کہ واسطے انتقام کفار قوم لوط کے آئے ہین اور تمکو خوشخبری دیتے ہین

اس بات کی کہ تمہارے ہان ایک پسر نیک اختر پیدا ہوگا سارا خاتون نے متعجب ہوکر اپنا ماتھا کوٹا اور کہا کہ مین بوڑھیا بانجھ اور خاوند میرا بوڑھا اونہون نے کہا کہ یہی حکم ہے پروردگار تیری کا چنانچہ آیات بینات سورۂ والذاریات مین فرمایا ہے
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ۝ فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۝ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۝ قَالُوا كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝ یعنے کیا آئی ہے تیری پاس بات مہمانون ابراہیم حرمت کیے گئے کی جسوقت داخل ہوئی اوپر اوسکی پس کہا اونہون نے سلام ہے کہا سلام ہے تم قوم ہو ناپہچان پس پھر آیا طرف لوگون اپنے کے پس لے آیا گائے کا بچہ گھی مین تلا ہوا پس نزدیک کیا اوسکو طرف اونکی کہا کیا نہین کھاتے تم پس چھپایا اونسے جیمین ڈر کہا اونہون نے مت ڈر اور خوشخبری دی اوسکو ساتھ ایک لڑکے علم والے کے پس آئی بی بی اوسکی بیچ حیرت کی پس ہاتہ مارا منہ اپنے کو اور کہا مین بوڑھی ہون بانجھ کہا فرشتون نے اسیطرح کہا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے۔ غرض کہ اوسی سال مین سارا خاتون کو حمل رہا اور بعد انقضای مدت معہود کی بیٹا پیدا ہوا اور نام اوس خجستہ طالع کا اسحق رکھا اور کنار عاطفت والدین مین پرورش پاکر جوان خوش منظر نیک سیر ہوا اور ہر سال انکو حضرت ابراہیم مع سارا خاتون واسطے ادای مناسک حج کے مکہ معظمہ مین لیجایا کرتے تھے اور ملاقات حضرت اسمعیل سے کہ متولی اوس بقعہ مبارکہ کی تھے مسرور ہوتے اور پھر وطن مالوف مین آکر ہر صادر و وارد اور مقیم و مسافر کی مہمانی اور ضیافت مین دائم مصروف رہتے بلکہ التزام کیا تھا اس بات کا کہ تنہا کھانا آپ کبھی نکھاتے تھے اتفاقاً کئی دن گذری کہ کوئی مہمان نہ آیا اور انہون نے بسبب عادت کے اس عرصہ مین کچہ نکھایا تا آنکہ شدت اشتہا غالب اور طبیعت انکی مہمان کی طالب ہوئی اور اوسکی تلاش ہوئی بجانب صحرا گئے اثنای راہ مین ایک پیر مرد دوچار ہوا اور اوسکو بھوکا پایا انہون نے بکمال تمنا اوسکو اپنے ساتہ لیا اور گھر مین آکر دسترخوان بچھایا اور کھانا حاضر کیا جوکہ اوس شخص نے نوالہ اوٹھانے مین اول نام خدا تعالے نہ لیا تو حضرت کو اوسکی بیدین ہونیکا اشتباہ ہوا اور کھانا اوسکی ہمراہ کھانا انکی طبیعت نے قبول نکیا اوسنے سبب ہمراہ نہ کھانیکا انسے پوچھا آپ نے فرمایا کہ جو کوئی دیندار نہو ہمکو رفاقت اوسکی کھانے مین گوارا نہین یہ بات اوس مہمان کو ناگوار آئی اور بغیر تناول طعام اندوہگین اوٹھہ گیا اوسیوقت حضرت ابراہیم کو فرمان عتاب نشان آیا کہ ہمنے تمامی مدت عمر اس شخص کو باوجود اسکے کفران نعمت کی رزق مقدر پہونچایا ہے اور ایکدن بھی بھوکا نہین رکھا ایک وقت کے کھلانے مین تمنے یہ حجت نکالی اور وہ کھانا بھی خاص میری رضا کی واسطے نہ تھا بلکہ اپنی بھی نفس کی خواہش اور شکم سیری غرض بھی اور سیر بھی تمنے اوسکو گرسنہ نکال دیا بیت خدایا است مسلم بزرگی و الطاف ۞ کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد ۞ حضرت یہ سنتے ہی

فی الفور مثل برق و باد اوسکی ڈھونڈھنے کو روانہ ہوے اور جب وہ ملا تو بہت تملق اور مدارا کیا اور عذر بے اعتنائی اول جتایا وہ شخص اس تلافی مافات سے اونکی متعجب ہوا اور پوچھا کہ سبب اوس خشونت کا کیا تھا اور اوس استمالت کا موجب کیا ہے آپ نے بے توقف ارشاد ہدایت بنیاد باریتعالی کی ارشاد کیے اوسکو اونکی تقریر سے کمال تاثیر ہوئی اور کراہت اور نفرت کلی کفر اور شرک سے اور رغبت اور میلان کامل دین اسلام پر حاصل ہوا بمقتضای وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَاۗءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ توبہ نصوح کی اور بشرف دین ابراہیمی مشرف ہوا۔ روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابراہیم واسطے لانے گھانس کی مواشی کی لیے ایک پہاڑ بیت المقدس پر سیر کرتے تھے تو مکان رہنے مواشی کا تلاش کرین اس عرصہ مین ایک آواز اونکی کان مین ایک طرف سے آئی کہ کوئی شخص ذکر کرتا ہے اور اوصاف باری آنجناب کی پڑھتا ہے بمجرد سننے آواز کے مطلب اپنا فراموش کیا اور اوسطرف متوجہ ہوے دیکھا کہ ایک شخص ضعیف دراز قد کا کہ بدن اوسکا بالون سے بھرا ہوا ہے کھڑا ہوکر توحید اللہ تعالی کی پڑھتا ہے روبرو اوسکی گئے اور پوچھا کہ اے شخص خدا تیرا کون ہے اوسنے جواب دیا کہ خدا میرا آسمان پر ہے پوچھا کہ زمین پر بھی وہی ہے یا اور کہا زمین پر بھی وہی ہے سواے اوسکے اور کوئی لیاقت خدائی کی نہین رکھتا ہے پھر پوچھا کہ قبلہ تیرا کدھر ہے کہا طرف کعبہ کی پھر پوچھا کہ تو کہان سے کھاتا ہے اور کہا وقت پکی ہوئی دانہ خودرو جنگل کی آخر موسم گرمی مین اونکو نکال لاتا ہون اور جمع کرکر رکھہ چھوڑتا ہون تو وہ موسم جاڑے کی مین کام آتا ہے اور وہی میری خوراک ہے پھر پوچھا کہ کوئی تیرے اہل و عیال سے باقی رہا ہے کہ تیری خدمت وہ بجالاوے کہا نہین پھر پوچھا کہ تیرا گھر کہان ہے کہا کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک غار مین رہتا ہون انہون نے کہا کہ چل نشان اوس غار کا مجکو بتادے کہ تیرے گھر ہم بھی تیرے ساتھ چلین اور طرف قبلہ تیری کی دیکھین اوسنے کہا کہ درمیان اوس غار کے اور اوس مکان کے ایک ندی ہے کہ پانی اوسکا بہت عمیق ہے آدمی کو گذرنا اوس سے ممکن نہین ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کسطرح اوس ندی سے گذرتا ہے کہا کہ مین بطریق خرق عادت کے اوس پانی پر چلا جاتا ہون اور وہ پانی میرے واسطے مسخر ہوجاتا ہے کہ سواے میرے تلوون کی تر نہین ہوتی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ آؤ تو تیرے گھر چلین شاید کہ اوس پانی کو جسنے تیرے واسطے مسخر کیا ہے میرے واسطے بھی کردیوے حضرت ابراہیم اور وہ ضعیف روانہ ہوے جبکہ ندی پر آئے دونون اوس پانی پر سے گذر کر چلے گئے اوس ضعیف نے تعجب کیا جب غار مین پہونچے طرف اوسکے قبلہ کی دیکھا اور بہت خوش ہوے بعد اوسکے پوچھا کہ اے شیخ باری کہو کہ کونسا دن سخت تر دنون سے ہے اوس ضعیف نے کہا جسدن کہ حضرت رب العرش کرسی اپنی کو واسطے حساب خلقت کی رکھین گے اور دوزخ کو روشن کرینگے یہانتک کہ کوئی فرشتہ مقرب اور پیغمبر مرسل نہ رہسکیگا کہ اپنی منہ سے عاجزی کرتا ہوا پھریگا اور حال اپنے سے سراسیمہ ہوگا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اے ضعیف نیکبخت واسطے میرے دعا کر کہ حق تعالے مجکو اوس دن کی ہول سے امن اور اطمینان نصیب کرے ضعیف نے کہا کہ میری دعا کس کام آویگی مجھسے دعا مت چاہ حضرت

ابراہیم نے کہا کسواسطے اوسنے کہا تین برس سے ہر وقت اور ہر لحظہ دعا کرتا ہون ہنوز قبول نہین ہوتی فرمایا کہ وہ دعا کیا ہے کہا کہ ایکدن مین کسی جنگل مین بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین ایک جوان اودھر سے مواشی کو لیے ہوے جاتا تھا اور بال اوسکے سر کے آشفتہ اور پراگندہ تھے کہا مین نے کہان سے آیا تو اور یہ مواشی کس شخص کی ہے کہا اوسنے کہ خدا کے دوست کے گھر سے کہ نام اوسکا ابراہیم ہے آیا ہون اور یہ مواشی بھی اوسیکے گھر کی ہے چنانچہ مین اوسدن سے دعا مین مشغول ہون کہ بار خدایا اگر اس زمین مین کوئی شخص ایسا ہے کہ دوست تیرا ہو مجکو زیارت اوسکی نصیب کر اس سے پہلے کہ مین مرون سو اتبک مین اوسکی دیدار سے مشرف نہین ہوا ہون حضرت ابراہیم نے اوس ضعیف کے تئین کھینچکر معانقہ کیا پھر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسدن سے معانقہ رائج ہوا ہے اس سے پہلے رسم سجدہ کی تھی بمقام تعظیم مین اسواسطے بیچ اسلام کے مصافحہ رائج ہوا ہے

نقل ہے ایک جگہ بطریق صحیح کے روایت کی ہے کہ ایک برس حضرت ابراہیم کے شہر مین قحط غلہ کا ہوا تھا حضرت ابراہیم واسطے لانے غلہ کے اور شہر مین تشریف لیگئے ہر چند تلاش کیا غلہ کہین نپایا مایوس ہوکر اپنے گھر مین پھر آئے راہ مین ایک میدان مین پہونچے کہ ریت سرخ رنگ کی اوس میدان مین بہت تھی غلامون کو فرمایا کہ اس ریت کو شلیتون مین بھر لو کہ لوگ ہمکو خفیف نکرین کہ یہ خالی ہاتھ آئے پھر اوس ریت کو شلیتون مین بھر لائے ہر گاہ لوگ وہان کے پوچھتے کہ ان شلیتون مین کیا لائے ہو اور کونسا غلہ ہے اسمین غلام حضرت ابراہیم کے کہتے کہ گیہون سرخ ہین پھر جب شلیتے گھر مین اوتارے اور کھولے وہ ریت سرخ سب گیہون سرخ ہو گئی حق تعالے نے بچایا کہ بات اپنے دوست کے غلامون کی جھوٹی پڑے اور کہتے ہین کہ ایکبار کافرون نے بسبب عداوت کے دو شیر بھوکے حضرت ابراہیم پر چھوڑ دیا اون دونون شیرون نے جب حضرت ابراہیم کو دیکھا سجدہ کیا اور اونکے قدمون کو چاٹنا شروع کیا۔ صاحب روضۃ الصفا نے لکھا ہے کہ جب عمر سارا خاتون کی ایکسو ستائیس اور ایک قول سے ایکسو تیس برس کی ہوئی طائر روح پر فتوح انکی نے بجانب گلستان قدس پرواز کی اور مزرعہ جبران کہ ملک حضرت ابراہیم کا تھا وہان مدفون ہوئین اور ارباب اخبار لکھتے ہین کہ بعد وفات سارا خاتون کے ایک اور عورت کنعانیون مین سے حضرت ابراہیم اپنے حبالہ نکاح مین لائے اور چھہ بیٹے اوس سے پیدا ہوے اور اونکی اولاد آفاق عالم مین متفرق ہوئی ولیکن اتفاق جمہور اسپر ہے کہ سوائے حضرت اسمعیل اور اسحق کے اور کوئی فرزند صلبی انکا مرتبہ جلیلہ نبوت سے سرفراز اور ممتاز نہین ہوا الا کثرت اموال اتنی زیادہ ہوئی تھی کہ چار ہزار کتے حفاظت کے واسطے انکی مواشی کے رہتے تھے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ اِنَّ اِبْرَاہِیْمُ اِخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ وَہُوَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً یعنے تحقیق ابراہیم نے ختنہ کیا قدوم مین درحالتیکہ یہ اسی برس کے تھے۔ بعض فضلا کہتے ہین قدوم نام ایک مقام کا ہے کہ شام مین واقع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ قدوم نام تیشہ کا ہے یعنے حضرت خلت پناہ نے اسی برس کی عمر مین تیشہ سے اپنا ختنہ کیا اور یہ سنت تا روز قیامت اوس پیغمبر بزرگوار سے یادگار رہی اور

ایک حضرت کی سنتون مین سے ازار کا پہننا ہی کہ حق جل وعلا نے انکو وحی بھیجی کہ تو مکرم ترین خلق سے نزدیک میری چاہیے کہ سجدے کے وقت زمین پر ستر نہ دیکھے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے واسطے سراویل یعنی ازار ترتیب کی اور مشہور ہی کہ سنت ضیافت جملہ مخترعات انکی سے ہے کہ صبح اور شام بغیر مہمان نکھاتے تھے اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہی جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کی حیات مین انکے مہمانخانہ مین بساط دعوت بچھا ہوا تھا اب تک بعد ممات بھی بر سر قبر مبارک ایک لنگر خانہ ہی کہ اوسمین رسم ضیافت جاری ہی اور تا روز قیامت رہیگی اور کہتے ہین کہ پہلے جسنے مسواک کی اور پانی کے ساتہ استنجا کیا اور لبین کتروائین اور بڑھاپا دیکھا حضرت ابراہیمؑ تھے اور سبب ظہور اس صورت کا اس طرح پر ہی لکھا ہی کہ ہر گاہ قادر علی الاطلاق نے انکی کبرسنی مین حضرت اسحاقؑ کو عطا فرمایا کنعانیون نے کہا عجب بات ہی کہ سارا اور ابراہیمؑ نے غیر کے فرزند کو اپنا مشہور کیا ہی اور پرورش کرتے ہین لاجرم خداوند تعالی نے بنا بر دفع تہمت کے حضرت اسحاقؑ کو ایسا حضرت ابراہیمؑ سے شبیہ پیدا کیا کہ کوئی بعد ظہور ڈاڑھی مونچھہ حضرت اسحاقؑ کے دونون باپ بیٹون مین امتیاز نکرتا تھا بنا بر این حکمت الٰہی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ محاسن شریف انکے سفید ہوگئے تا خلائق پر ظاہر ہووے کہ ابراہیمؑ یہ ہین اور اسحاقؑ یہ اور منقول ہی کہ ایک شخص نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا یا خیر البریۃ حضرت نے فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیمؑ کی شان مین وارد ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے ارشاد کیا نحن احق بالشک من ابراہیم یعنے مین حقدار زیادہ ہون ساتہ شک کے ابراہیمؑ سے اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی یعنے جب کہ کہا ابراہیمؑ نے ای رب میرے دکھا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہی مردے کو کہا پروردگار نے کیا تو نہین ایمان لایا کہا ابراہیمؑ نے ہان ایمان لایا ہون لیکن تاکہ طمانینت پکڑے دل میرا چنانچہ تفسیر اس آیہ کریمہ کی بالتفصیل اوپر بیان ہو چکی اور خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوۃ باوجود کمال شرف مرتبت اور علو منزلت کے متابعت شریعت ان حضرت کے مامور ہوے کہ خدا تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا خلاصہ یہ کہ مناقب اور کمالات حضرت خلیل الرحمن کے بسیار ہین اور سنتین اور آداب انکے بیشمار کہ آج تک ملت محمدی اور شریعت احمدی ہر ایک اعمال حسنہ انکے سے معمول بہا اور طریقہ موثوق علیہا ہین کہ قلم مشکین رقم تعداد مآثر اور مفاخر اونکے سے عاجز اور قصور معترف ہوکر قدر قلیل پر اختصار کرتا ہی چاہیے جاننا تفسیر عزیزی مین لکھا ہی جہاد اعدا اللہ ۲ اور کسر اصنام ۳ اور ختنہ ۴ اور عقیقہ ۵ اور آداب ضیافت ۶ اور لبس ثیاب یعنے کپڑے پہنے ۷ اور ہنگام عبادت زینت کرنی ۸ اور نماز مین رفع یدین کرنا ۹ اور تکبیر ہر خفض اور رفع یعنے بلندی اور پستی پر چلنے مین ۱۰ اور چار رکعت نماز چاشت ۱۱ اور ماہہاے محترم کو بزرگ جاننا ۱۲ اور نکاح مین حرام چیزون کو حرام سمجھنا ۱۳ اور قبول کرنا گواہی اور مہر کا نکاح مین ۱۴ اور سجدے سے پہلے رکوع کرنا نماز مین ۱۵ اور جدا کرنا حصہ کا اموال مین سے اور اخذ اکہ عبارت زکوۃ سے ہی ۱۶ اور ستر عورت کا واجب ہونا ۱۷ اور زنا اور لواطہ اور سحق اور کبائر کا حرام ہونا ۱۸ اور قبلہ کی طرف متوجہ ہونا ۱۹ اور مناسک حج بہ تمامہا ۲۰ اور خصال فطرت بجمیعہا ۲۱ اور آداب قربانی ۲۲ اور احکام

ساعات نکرنا ۲۵ اور ایام اور شہور اور
نجوم پر معتقد نہونا ۲۲ اور منجموں سے ساعت نیک اور بد نہ پوچھنی ۲۴ اور تفحص سعد و نحس ساعات نکرنا ۲۵ اور ایام اور شہور اور
تواریخ کے درپے نہونا ۲۶ اور شگون بد نہ لینا ۲۷ اور جادوگری پر اعتقاد نکرنا ۲۸ اور نذر بنام جن اور دیوون اور پریون کی نکرنی
۲۹ اور اونکی واسطے ذبح نکرنا ۳۰ اور رزق اور شفا اور موت اور حیات کو بلا واسطہ مسبب الاسباب سے جاننا ۳۱ اور مصیبت کی
وقت صبر کرنا ۳۲ اور جزع اور فزع اور نوحہ اور شیون مرنے دوستون اور اقارب کی سے ترک کرنا ۳۳ اور راہ خدا مین جان دینی
۳۴ اور باپ کو گناہ فرزند مین اور فرزند کو گناہ پدر مین نہ پکڑنا ۳۵ اور کپڑے اور بدن اور گھر اور مسکن کو پاک اور پاکیزہ رکھنا
۳۶ اور معطر کرنا ۳۷ اور لہو و لعب سے احتراز کرنا ۳۸ اور تصویر بنانی اور پاس رکھنے سے اجتناب کرنا ۳۹ اور ترک نکاح نکرنا ۴۰
اور ترک کھانون لذیذ اور لباسون نفیس اور عزلت یعنی گوشہ گیری آدمیون کو معتبر نجاننا ۴۱ اور ریاضت مفرط کہ موجب تلف
حق نفس یا حق اپنے اہل وعیال کی ہو نہ پسند کرنی ۴۲ اور سوال بلا ضرورت سے پرہیز کرنا ۴۳ اور مکاسب سے معیشت کو
حاصل کرنا ۴۴ اور مثل انکی احکام ملت ابراہیمی سے ہین کہ اس شریعت مین بعینہا باقی ہین بلکہ یہی احکام ہین کہ اصل اس شریعت
اور قاعدہ اس دین کی ہین اور ہر ایک ان امور مذکورہ مین سے فروع بسیار نکلتی ہین شاید تمام شریعت کو احاطہ کر لیوین پس علی
الحقیقت ملت ابراہیمؑ گویا ایک متن اور شریعت محمدی اوسکی شرح ہے۔ ناقلان اخبار کہتے ہین کہ دس صحیفہ حضرت ابراہیمؑ پر
نازل ہوی اکثر اونکی مشتمل تھی موعظت اور حکمت پر چنانچہ ترجمہ چند کلمات صحائف کا تبرکاً اور تیمناً لکھا جاتا ہے۔ ایک یہ ہے کہ
عاقل کو بوقت توجہ امور معدلت کی رعایت اس بات کی ضرور ہے کہ اوسکی زبان سے کوئی کلمہ نامناسب خلاف منصب اوسکے
اور خلاف دادخواہ کی نہ نکلے دوسرے یہ کہ عاقل کو لازم ہے کہ ہر کام اپنی راے پر کرے نہ کہ جیسا کوئی کہدے وہی کرنے لگے اور اوسکی یہ ہے
کہ امر مہم مین مشورہ عقلمندون سے واجب جانے تیسرے یہ کہ دانا کو لازم ہے کہ تقسیم اوقات شبانہ روزی چار قسم پر کرے
یعنے ایک ساعت اگر اکل و شرب مین گذرے تو واجب ہے کہ اسیقدر مناجات حضرت قاضی الحاجات کی کرے اور
اتنی ہی مدت تفکر بیچ صنائع اور بدائع باریتعالی کے عمل مین لاوے اور اسیطرح محاسبہ نفس اپنی کا یعنے جو نیک وبد کہ امور دینی اور
دنیوی مین اوس روز و شب مین اس سے ہوے ہون اوسکو یاد کر کر برائی سے توبہ اور استغفار و نکوئی کی توفیق کا
شکر گذار ہو چوتھے یہ کہ دانشمند کو یہ بھی ضرور ہے کہ زبان کو غیر ضروری کے بیان مین دراز نکرے کہ بیہودہ گوئی موجب
خفت دنیا اور عذاب عقبی کا ہوتی ہے پانچوین یہ کہ انسان دانشور کو ہمت مصروف کرنا اور حصول تین چیزون کے
واجب ہے یعنے تلاش معاش اور فکر معاد اور اجتناب گناہ چھٹے یہ کہ آفرینش پلک کی آنکھون پر اسواسطے ہے کہ
نادیدنی نہ دیکھا چاہیے اور ہونٹھ دہن پر اسلیے بیدا کیے ہین کہ ناگفتنی نہ کہا کرے پس لازم ہے انسان کو کہ
جب قساوت اپنے دل مین پاوے یا بیماری بدن مین یا نقصان مال مین یا تنگی رزق مین تو چاہیے سمجھنا کہ یہ سبب شومی

سخن لایعنی سے لاحق ہوتی ہے ساتوین یہ کہ رزق مقسوم ہے اور حریص محروم اور بخیل مذموم اور رازق اللہ حی القیوم ہے اور دنیا اور مافیہا معدوم ہے آٹھوین یہ کہ فقیر حقیر کو بزرگ جاننا چاہیے کہ وہ خاص مہمان میرا ہے نوین یہ کہ شدت غصہ مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ میرا یاد کرنا لازم ہے تا مین تجکو یاد کرون عالم غضب اور عتاب مین دسوین یہ کہ اللہ تعالے کا حکم ہے کہ بعد نماز فجر اور عصر مجکو یاد کر کہ ان دونون وقتون مین تیرے مہمات کو کفایت کرونگا گیارھوین یہ کہ ارشاد کرتا ہے پروردگار اے پسر آدم جو کوئی تجھسے قطع کرے تو اوس سے پیوند کر اور جو کوئی تجھپر ظلم کرے تو اوسپر رحم کر اور جو کوئی تجھے محروم رکھے تو اوس سے رعایت دریغ نرکھ اور جو خیانت کرے اوسکو نصیحت کر اور جو تیرا گناہ کرے تو اوسکو بخش اور جسکا تو گناہ کرے اوس سے عفو کی خواستگاری بمنت وزاری کر کہ تو مستحق اول جانے والون بہشت مین سے ہو۔ اور لکھا ہے کہ پیشہ اصلی حضرت ابراہیمؑ کا زمینداری تھی اور اہل کتاب کہتے ہین کہ عمر مبارک ایک سو پچہتر برس کی تھی اور قتیبی نے معارف مین دو سو برس اور مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین پانچ کم دو سو برس اور محمد فخر الدین بناکتی نے ایک سو تیئیس ۱۲۳ اور ایک سو انتیس ۱۲۹ لکھی ہین اور اصح روایات قول امام مسعودی ہے اور اس تقدیر پر مدت دعوت ایکسو اسی برس ہوتی ہین اور روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ برگ مناجات حضرت کا انتقال ہوا تھا اور جامع اعظم مین مسطور ہے کہ جمعرات کے دن نوین ماہ محرم کو پچیس روز بیمار رہکر دار محنت سے روضۂ رضوان مین انتقال فرمایا اور روضۃ الصفا مین ایک مقام پر لکھا ہے کہ جب انکی ایک سو پچاس برس کی عمر ہوئی تو انہون نے آثار پیری اور موی سفید محاسن مبارک مین کہ قبل ازین کسیکو یہ صورت لاحق نہین ہوئی تھی مشاہدہ کیے بہت سی جزع اور فزع کی اور کہا الٰہی یہ کیا حال ہے کہ اسکی حقیقت مجھپر منکشف نہین ہے خطاب آیا کہ یہ میری طرف سے اک وقار ہے کہ تجکو ارزانی فرمایا ہے حضرت ابراہیمؑ سنتے اس کلام فرحت التیام سے نہایت خوش ہوئے اور کہا اللّٰہم زدنی وقارا مشہور ہے کہ آن حضرت نے خالق موت وحیات سے دعا کی تھی کہ جب تک مین موت کا طالب نہون جامۂ زندگانی بمقراض اجل منقطع نہووے اور یہ دعا بشرف اجابت مقرون ہوئی تھی ہرگاہ کہ وقت رحلت نزدیک پہونچا اور ہنگام سفر ضروری قریب آیا ملک الموت بصورت ایک پیر مرد انکی مجلس شریف مین تشریف لائے اور حضرت ابراہیمؑ نے علی حسب العادت طعام حاضر کیا ملک الموت کا ہاتھ نوالہ اوٹھاتے وقت کانپنے لگا اور وہ لقمہ کو بجہد وجہد کبھی کان کے پاس اور کبھی ناک کی طرف لیجاتا تھا اور کبھی بجانب دہان حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا کہ اے پیر یہ کیا حال ہے کہ دیکھتا ہون ملک الموت نے کہا یہ سب بڑھاپے کی سبب سے ہے پوچھا کہ تیری عمر کتنی ہے اسنے دو برس زیادہ حضرت کی عمر سے بتائی خلیل الرحمن نے فرمایا کہ مجھمین اور تجھمین دو برس ہی زیادہ فرق نہین ہے بعد گذرنے اس مدت کے میرا بھی یہی حال ہوگا اسنے جواب دیا ہان حضرت ابراہیمؑ اس امر سے اندیشہ مند ہوئے اور کہا الٰہی ودیعت حیات کہ مجکو

سپرد کی ستر و فرما کہ تجکو نعمت دنیا اور زندگانی اسطرح سے مقرون بعجز و ناتوانی درکار نہین اوسیوقت ملک الموت لقبض روح
شریف مامور ہوا اور حضرت ابراہیم عالم بقا کو تشریف لیگئے اور بعضے کہتے ہین کہ جب حضرت باری سبحانہ تعالی نے نعمتہای
دنیا اور مقاصد دنیوی حضرت ابراہیمؑ پر تمام کیں اور جزائل انعام و افضال بہ تکمیل پہونچا تو قابض ارواح انکی خدمت بابرکت
مین پہونچا اور کہدیا تھا کہ اگر وہ اجازت دیوین تو اونکی روح پاک قبض کرنا ورنہ اپنے مقام پر پھر آنا ملک الموت بمقتضای فرمان
انکی مجلس مین حاضر ہوا اور صورت واقعہ عرض کی حضرت ابراہیمؑ نے کچھ مہلت چاہی اور بکفایت بعض مہمات دنیا و عقبی کہ ضروریات
سے تھے مشغول ہوے اور حضرت اسحاقؑ کو دیار شام مین اپنا ولیعہد کیا جب مہلت موعود بسر ہوئی ہادم اللذات نے
کمر خدمتگاری باندھکر وظیفہ جانستانی ادا کیا اور بعض کتب تواریخ مین مسطور ہے کہ جب حضرت عزرائیلؑ بنا بر قبض
روح باشارہ رب جلیل حضرت ابراہیمؑ پاس آئے تھے اور انہون نے مہلت چاہی تھی تو یہ اوسیوقت آسمان پر گئے اور
انکی مہلت طلبی کا حال جناب کبریائی مین عرض کیا اوسکی جواب مین فرمایا کہو ابراہیمؑ کہ تمنے کبھی ایسا دیکھا او سنا ہے کہ کوئی
دوست وصال دوست کو مکروہ جانے اور اوسکے حاصل کرنے مین تاخیر روا رکھے جب حضرت عزرائیل نے یہ پیغام خداوندی
خلیل کو پہونچایا انہون نے اوسیوقت بکمال خوشی قبض روح پر مجاز کیا اور ملک الموت نے انکی روح مطہر قبض کی اور انکو
سارا خاتون کی پاس مدفون کیا حلیہ انکا یہ تھا کہ رنگ روے ہمایون انکا سرخ و سفید تھا اور دراز قد اور نرگسی چشم
اور کشادہ سینہ اور ضخیم السر یعنے کلان سر تھے **فصل تیسری** ذکر حضرت اسمٰعیلؑ مین اور شرح بعضے حالات اور بعثت
انکی مین روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ولادت باسعادت انکی حدود شام مین واقع ہوئی اور من بعد صغر سنی مین بہ بلاے
ہجرت مبتلا ہو کر اراضی مکہ مین نشو و نما پائی چنانچہ بتفصیل مذکور ہوا اور تیر اندازی اور چابک سواری سیکھی اور بظاہر وسعت
معیشت ابتدا مین انکا یہ ہوا تھا کہ جب قبیلہ جرہم نے بدستور ہاجرہ انکی قرب و جوار مین اقامت کی تھی سات دنبیان حضرت
اسمٰعیلؑ کو دین اور حضرت منزل البرکات نے اون دنبیون مین برکت ارزانی فرمائی اور کثرت اوس مرتبہ کو پہونچی کہ محاسبان
روزگار ضبط و شمار اونکی سے عاجز آئے اور مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین لکھا ہے کہ اول جس قوم نے بمصاحبت اسمٰعیلؑ
چشمہ زمزم پر میل کی ایک طائفہ تھا عمالیق سے اور پھر بنی جرہم ولایت یمن سے آنکر مکہ معظمہ مین متوطن ہوے اور چونکہ
سابقا قصہ نزول حضرت اسمٰعیلؑ اور آنا حضرت ابراہیمؑ کا انکی پاس بیان ہو چکا اگر یہان پھر لکھا جاوے تو خالی تکرار سے
نہووے ارباب اخبار کہتے ہین کہ حق تعالی نے ببرکت دعای حضرت ابراہیمؑ حضرت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ علیہم السلام کو فرمان دیا تھا
کہ رملہ اور طائف کو اپنے مقام سے اوٹھا کر مکہ کی قریب لے آئے تھے تا اولاد امجاد انکی وسعت عیش اور رفاہیت سے اوقات گذاری کرین
کسواسطے کہ اطعمہ اور میوہ اکہ ان دونون مقامون مین بہت ہوتی ہین قال اللہ تعالی و تقدس واذکر فی الکتٰب اسمٰعیل انہ کان

صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلاً نَّبِیًّا ط کلبی کہ ایک مفسران مسلم سے ہی لکھتا ہی کہ حضرت اسمٰعیل اتنے صادق الوعدہ تھے کہ کسی نے اُنسے
ایک مقام پر اقرار کیا کہ آپ ٹھہری رہین مین ابھی گھر ہو کر آتا ہون وہ شخص اتفاقاً کسی کار ضروری مین مصروف ہوا اور آپ کا
منتظر چھوڑ جانا بھول گیا لیکن اوسکی انتظار مین حضرت تین روز تک وہین کھڑی رہے جب پھر اوسکا گذر بعد اس عرصہ کے
وہان ہوا تو انکو دیکھکر پوچھا کہ اسوقت آپ کیونکر آئی ہین حضرت نے فرمایا کہ برعایت وفاء وعدہ کی مین اوس دن سے تیری انتظار
مین یہان سے گیا نہین وہ شخص بہت عذر دار اپنی نسیان شعاری کا ہوا اور روایت کرتے ہین کہ حضرت اسمٰعیل بعد وفات
پدر عالی صفات اپنے کے ولایت شام مین گئے اور مرقد منور کی زیارت حاصل کی اور میراث کو قسمت کیا تو اوسکی بعد بشرف نبوت
مشرف ہوے اور حق جل وعلا نے انکو بدعوت ایک جماعت فراعنہ بھیجا کہ انہون نے شہر مصر سے جاکر دریا ے یمن مین توطن کیا اور
حضرت اسمٰعیل نے اوس سرزمین مین پہونچکر اوس طائفہ باغی وطاغی کو سالہاے فراوان بدین قویم حضرت ابراہیم پر دعوت کی و لیکن وہ
مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ ط قبول اوس سعادت عظمیٰ سے محروم اور اوسیطرح سرگردان بادیۂ ضلالت وغوایت رہے
اور کہتے ہین حضرت اسمٰعیل کی بارہ ۱۲ فرزند تھے۔ اکبر اولاد ثابت نام رکھتا تھا اور انکی سب فرزندون مین سے ثابت اور قیدار
نے حرم حریم مین سکونت کی منقول ہی کہ جب حضرت اسمٰعیل نے آخر ایام اپنی حیات کی آثار ابتری اور ضعف مشاہدہ کیا قیدار کو اپنا
وصی اور ولیعہد گردانا اور بعد اندک فرصت وحشت آباد دنیا سے بریاض جنت الماوی خرامان ہوے اور لکھا ہی کہ حضرت نہایت
مشابہ تھے بحضرت ابراہیم اور امین اور صادق الوعدہ اور متحمل اور صابر انکی صفات مین سے ہی اور تیر تراشنا اور تیر اندازی خوب
جانتے تھے اور روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت بنی اسلم پر گذرے کہ وہ اوس وادی مین
تیر اندازی کر رہے تھے آن حضرت نے فرمایا کہ اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا یعنے تیر لگاؤ اے پسران اسمٰعیل پس
تحقیق کہ باپ تمہارا یعنے اسمٰعیل تھا تیر انداز اور حضرت اسمٰعیل بصید وشکار میل تمام رکھتے تھے اور کنیت انکی ابو العرب اور
لقب اعراق الثری تھا اور معجزے انسے بہت ہوے ہین از انجملہ ایک یہ ہی کہ ایکدن ایک دنبی نہایت لاغر اور دبلی برسون سے
دودھ نہ دیتی تھی انکی پاس لائے اور حضرت نے دست بابرکت اوسکے تھنون پر پھیرا فوراً دودھ دینے لگی اور دوسرے یہ کہ
ایک روز ایک جماعت انکی گھر مین وارد ہوئی اوسوقت طعام حاضر نہ تھا قدرے آب زمزم ایک باسن مین ڈالکر اوسپر سرپوش ڈھکدیا
اور دعا کی چند قسم کا طعام اوسمین سے برآمد ہوا اور یہ دیکھنے والون کو موجب زیادتی تصدیق نبوت کا ہوا اور بستان فقیہ مین
مذکور ہی کہ اکثر عرب انکی نسل سے ہین اور کیا انکی بزرگی اور شرف ہی کہ خواجہ ہر دو جہان نبی آخر الزمان محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی
اولاد مین سے ہین اور آپ نے انکی محاسن محامد بہت فرمائی ہین اور ایام حیات انکی ایک قول سے ایکسو تیس برس اور بروایت صحیح ایکسو
سینتیس ۱۳۷ سال از انجملہ نوے برس اپنی پدر بزرگوار کی ہم عصر رہے اور سینتالیس برس نبوت کی اور بعضے کہتے ہین پچاس برس و بر تقدیر قول

اخیر انکی بعثت پیش از رحلت حضرت ابراہیم تھی اور یہ کلام قول طبری کی مخالف ہی واللہ اعلم۔ مرقد ہمایون انکا مزار متبرکہ ہاجرہ کے
قریب ہی اور بقول بعضی درمیان رکن و مقام ہی اور بطون کتب اور متون صحف مملو اور مشحون ہین کہ بعد انقضای چند مدت کے
اولاد و احفاد حضرت اسمعیل کی بہت ہو گئی اور کثرت دودمان نبوت اس مرتبہ ہوئی کہ وسعت آباد مکہ معظمہ مین نہ سما سکی ناچار
مجبور بعضے اونمین سے بعزم توطن باطراف دیار عرب حرم مین سی نکلی اور ہر شخص نے راہ صفہ اختیار کی مگر ایک ایک پتھر احجار حرم
مین سے اپنے ہاتھ اوٹھا لیا القصہ جس مقام پر کہ یہ اوترے تھی اوس پتھر کو ایک پاکیزہ جگہ مین رکھکر بدستور زیارت بیت الحرام
اوسکے گرد طواف کرتے تھے تا آنکہ انکی نظر مین جو پتھر اچھا معلوم ہوتا تھا اوسکو اوٹھا کر اور مکان مناسب مین رکھتی اور اوسکی
زیارت اور طواف کی ساتھ مشغول ہوتی تھی آخر الامر احکام صحف ابراہیم طاق نسیان پر رکھکر کیش بت پرستی کو مستحسن سمجھنے لگی
مگر باوجود ارتکاب اس فعل قبیح کے فیصلہ بعض قضایا مین اتباع شریعت ابراہیمی عمل کرتے تھی اور بدستور معہود مناسک حج بجالاتی
اور بظاہر تعظیم حرم خداوندی اور تبجیل اور تکریم خانہ کعبہ مین قصور نکرتے اور اہل تاریخ مین ایک طائفہ کا یہ زعم ہی کہ ظہور بت پرستی
ذریت اسمعیل مین اسطرح ہوا کہ اساف اور نائلہ ایک مرد اور ایک عورت تھی قوم جرہم سے جب کہ شہوت اور بدنفسی ذاتی غلبہ پایا
تو انہون نے خاص داخل خانہ کعبہ کے مرتکب زنا ہوی حضرت قہار شدید الانتقام نے دونون کو مسخ فرما کر پتھر کا کر دیا اور مکہ کے
آدمیون نے اون دونون قطعہ سنگ کو خانہ کعبہ سی اوٹھا کر بنابر عبرت خلائق اساف کو کوہ صفا پر اور نائلہ کو مروہ پر
نصب کیا اور بعد مرور ایام حضرت اسمعیل کی اولاد دین ابراہیمی سی منحرف ہو کر اونکی پرستش مین مصروف ہوی اور کہتی ہین
اول جسنے ملت ابراہیم حنیف کو تغیر دیکر لوگون کو بعبادت اساف و نائلہ مامور گردانا عمرو بن لحی خزاعی تھا اور بعضی کتب مین
مرقوم ہی کہ عمرو بن لحی نے ہبل کو شام سی لا کر کوہ رخشت پر کہ مکہ کی پہاڑون مین سی ہے منصوب کیا اور خلائق کو کہا کہ اوسکی
عبادت کرین اور بعد صدور اس حرکت ناپسندیدہ کی عبادت اصنام نے عرب مین شیوع پایا چنانچہ قبیلہ ازد اور قسارہ منات جو
کہ کنارہ دریا پر بتخانہ مین تھا پوجتے تھے اور انصار بھی زمانہ جاہلیت مین پرستش منات مین مشغول رہتی تھے اور عزی کے
واسطے کہ بتون مین مشہور ہے مقام نخلہ مین گھر بنایا تھا کہ بنی خزاعہ اور قریش نے اوسکو بروش خانہ کعبہ بخیال حصول
عزت دنیا و آخرت زیارت گاہ بنا کر اوسکی عبادت اختیار کی تھی اور اسی طرح سے بنی ثقیف کہ عظمای قبائل عرب سی تھے
لات کی پرستش کرتے تھی اور آن شیوہ نامحمودہ نے تا زمان ارتفاع اعلام دولت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
عرب مین استمرار پایا مگر آن حضرت کے وقت مین بالکل انقطاع کیش بت پرستی ظہور مین آیا **فصل چوتھی** ذکر
بعثت حضرت اسحاق علیہ السلام مین روایت کرتے ہین کہ ہرگاہ حضرت اسحاق بسن رشد پہونچے حضرت ابراہیم نے
انکو کنعان مین واسطے ہدایت گمراہون کی بھیجا اور یہ اپنے پدر بزرگوار کی حیات مین مبعوث ہوی اور اپنی چچا کی بیٹی کہ رفقا

نام تھا نکاح کیا اور اوس سے عیص اور یعقوبؑ توام یعنے جوڑوان پیدا ہوے لکھا ہے کہ ہنگام ولادت حضرت یعقوبؑ کا ہاتھ حضرت عیص کی عقب یعنے ایڑی پر چپکا ہوا تھا اور پہلے عیص پیدا ہوے اور انکی عقب یعقوبؑ اسواسطے انکا نام یعقوبؑ ہوا اور ان دونون نے کنار عاطفت والدین مین پرورش پائی باپ کو عیص سے بہت محبت تھی اور مان کو یعقوبؑ سے جبکہ حضرت اسحاق آخر عمر مین علیہ بصارت سے عاری ہوکر نابینا ہوگئے تھے اس حالت مین انکو ایکدن بہ تناول گوشت شکار نہایت رغبت ہوئی عیص سے کہ شکار دوست بہت تھے فرمایش کی کہ میرا جی چاہتا ہے اگر جلدی سے کسیطرح شکار کے کباب مجھکو کھلاویگا تو مین تیرے واسطے دعا کرونگا کہ حق تعالی تجھہ مین اور برکت عطا فرمائیگا فی الفور عیص تیر و کمان لیکر بجانب صحرا روانہ ہوے رفقا نے یہ بات سنکر بنا بر وفور محبت کہ یعقوبؑ سے رکھتی تھی کہا اے فرزند تیرے باپ نے عیص سے اس طرح فرمایش کی ہے تجھے چاہیے کہ اسیوقت وہ بکری کا بچہ کہ تو نے پال رکھا ہے اوسکے کباب لگاکر اونکے پاس لیجا یعقوبؑ نے بموجب انکی تاکید کے کباب جلدی تیار کیے اور چونکہ عیص کے تمام بدن پر بال بہت تھے رفقا نے کہا یعقوبؑ سے اس بچہ کی کھال اپنے ہاتھون پر لپیٹ لو اور جب تجھسے تیرا باپ کلام کرے تو عیص کیسی آواز بنا لینا اگر حضرت تیرا ہاتھ پکڑین یا تجھسے کلام کرین تو نہ پہچانین یعقوبؑ بفرمودہ مادر مہربان عمل مین لاکر وہ کباب اپنے پدر عالیقدر کے پاس لیگئے حضرت اسحاقؑ نے انسے کہا اے عیص آگے آ اور اپنا ہاتھ انکی پہون پر رکھا اور ہمکلام ہوے اور یعقوبؑ نے بھی جسطرح عیص کلام کرتے تھے باتین کین حضرت اسحاقؑ نے فرمایا عجب حالت ہے کہ ہاتھ عیص کے معلوم ہوتے ہین اور روش کلام یعقوبؑ کی ہے پھر اون کبابون کو تناول کیا اور بغایت محظوظ ہوے اور کہا بارک اللہ فی ولدک وجعل فیہم النبوۃ والکتاب یعنے برکت عطا کرے اللہ بیچ فرزندون تیرے کے اور گردانے اونمین نبوۃ اور کتاب اور ارباب تاریخ لکھتے ہین اوس دعا کی برکت سے ستر ہزار شخص ذریت یعقوبؑ کے شرف رتبہ نبوت سے مشرف ہوے۔ پھر جب کہ عیص شکارگاہ سے اور گوشت نخچیر کے کباب تیار کرکے اپنے پدر بزرگوار پاس لائے اور کہا جو حضرت نے ارشاد کیا تھا حاضر ہے حضرت اسحاق نے جانا کہ مجکو دھوکا والدہ یعقوبؑ نے دیا پسر عیص کو کہا کہ نتیجہ اوس دعا کا جو تیرے واسطے مکنون ضمیر تھا یعقوبؑ اور اوسکی اولاد کو نصیب ہوا لیکن اب تیرے واسطے یہ دعا کرتا ہون کہ حضرت مجیب الدعوات تیری نسل کو بہت کرے اور اونمین ملوک عالی مقدار اور سلاطین ذو الاقتدار ظاہر فرماوے اور تیری اولاد مین سے ایک پیغمبر صابر پیدا ہووے یہ دعاے خیر اوس شخص کی روایت مین واقع ہوئی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو عیص کی اولاد مین جانتا ہے القصہ بعد وقوع اس قضیہ کے نائرہ حقد اور حسد نے باطن عیص مین اشتعال پایا۔ ایکدن یعقوبؑ کو کہا مین چاہتا ہون کہ آج میرے غریب خانہ مین حضرت تشریف لاوین کہ مین نے آپکی ضیافت کے واسطے کچھ طعام مہیا کیا ہے انہون نے قبول کیا اور انکے گھر گئے ہرگاہ کہانے سے فارغ ہوے عیص نے بہت سے تحفے و ہدایا مثل اسپ و شتر وغیرہ یعقوبؑ کو دیکر بہ رسم وداع بغل مین کھینچا اور

انکا ٹیڑھا ہوا انتون مین نکر گر جاتا ہا کہ مار ڈالین اس اثنا مین قادر ذوالجلال نے انکی دانتون کو موم سا کر دیا جب عیص سے اس باب مین کچھ نہو سکا اور عاجز ہوے کہا استغفر واللہ ربی واتوب الیہ اے برادر مین نے جانا کہ وہ دعا جسمین تم سبقت لیگئے علم حکیم علی الاطلاق تھی اب بخیریت تمام سے تشریف لیجاؤ اور حفظ امان الٰہی مین رہو کہ وہ خیر و برکت تمہاری نصیب مین ہے اور یعقوب صحیح و سلامت اپنی گھر آئے پس بعد مدت طویل حضرت اسحاق بعد اتمام تبلیغ رسالت چند روز کے عارضہ جسمانی سے بجوار رحمت رب جلیل ملحق ہوے حلیہ انکا دراز قد سیاہ چشم سرخ رنگ اور صفات انکی عابد او صالح اور مشفق اور رحیم دل اور معجزات انکا ایک یہ کہ آپ نے اپنی پر دست مبارک پھیرا اور دعای برکت کی بقدرت باریتعالی اوس گوسفند سی ستر راس پیدا ہوے اور ایام حیات انکی ایکسو اسی اور ایک سو برس تھی جب انکی روح پر فتوح نے دنیا سے مفارقت کی حضرت عیص نے بعد تجہیز و تکفین انکی جسد مبارک کو اوس موضع مین کہ اب بقدس خلیل مشہور ہے انکی والدین ماجدین کی پاس مدفون کیا باب دوسرا ان قصہ حضرت یعقوب مکروب اور حضرت یوسف علیہما السلام اور انکی فرزندون کے احوال مین۔ اور اس باب مین چھہ فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت اور بعثت حضرت یعقوب علیہ السلام مین اور حسد لیجانا حضرت یوسف کی بھائیون کا اور کوئیں مین ڈالنا حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت یعقوب علی نبینا و علیہ السلام کبار انبیا و مرسل مین سے ہین اور بہت سے نبی کہ بعد انکی مبعوث ہوے انکی نسل مین سے تھے۔ اکثر کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ حضرت اسحاق نے حضرت یعقوب کو وصیت کی تھی کہ کنعانیون مین سے بی بی نکرین بلکہ اپنی خالو لیان کی بیٹی کو کہ مقام قدان مین جو علاقہ ویار شام مین سے رہتا ہے نکاح مین لاوین اور چونکہ انکی والدہ کی تدبیر سے حضرت اسحاق نے انکے حق مین دعا کی تھی عیص اونسے کمال عداوت رکھتے تھے چنانچہ پہلے لکھا گیا الغرض بعد وفات حضرت اسحاق کی ایک شب حج اور بعضے کہتے ہین اوسی رات مین حضرت یعقوب نے بنابر مزید خوف اپنی مان کی اشارہ سے کنعان سے نکلکر قدان کیطرف توجہ کی لہذا بعد ہجرت کرنے وطن مالوف کی انکا اسرائیل نام ہوا الا انہ اسری باللیل یعنی اسواسطے کہ انہون نے سیر کی رات کو اور روایت کرتے ہین کہ اوسی سفر مین اثنای راہ مین انکو ضعف تمام لاحق ہوا تھا ایک پہاڑ پہ ٹھہر گئے اور انکو نیند آگئی اتفاقاً انکو وہان رویا ہوا تو خواب مین دیکھا کہ فضای ہوا روی زمین سے تا مقعر آسمان دنیا ایک سیڑھی لگی ہوئی ہے اور فوج فوج فرشتے اوسپر اوترتے چڑھتے ہین اثنای اس حال مین سرادق مجد و جلال سے خطاب ملک متعال پہونچا کہ مین ہون وہ قابل پرستش کہ تیرا اور تیرے باپ دادا کا خدا اسوا میرے نہین ہے اور تجکو اور تیری ذریت کو وراثت اور تولیت اس زمین مقدس کی ارزانی فرماتا ہون اور ذوات فاضلہ تمہاری کو بکرامت اور برکت ہدایت آثار گردانتا ہون اور بافاضہ کتاب و حکم نبوت فتخار بخشتا ہون اور تمکو اپنی حفظ اور حمایت کی ساتھ محفوظ رکھونگا چاہیے کہ اس مکان تقدیس بنیان مین معاونت اور تعمیل میرے احکام کی کرو اور بیت المقدس مین

جمیع ذریت اور اعقاب اپنی کی بیری عبادت کی ساتھ مصروف رہو حضرت یعقوبؑ جب اوس خواب مین بشارت پائی حضرت
اسحاق کی دعا قبول ہونیکا انکو یقین حاصل ہوا وہان سی کوچ بکوچ جہان انکا خالو رہتا تھا پہونچی اور منقول ہی کہ جس سال مین حضرت
یعقوبؑ اپنی خالو کی مکان مین کہ لیّان نام تھا وارد ہوی سال قحط تھا اور اوسکا ایک کوان تھا کہ اوسمین سی دہنیان اہکی پانی
پیتی تھین اتفاقاً اوس حال مین اوسکا پانی خشک ہوگیا لیّان نی حضرت یعقوبؑ سی صورت حال بیان کی حضرت نی ایک ڈول پانی کا
اوسمین سی کھینچکر تھوڑا سا پیا اور باقی پھر اوسمین ڈالدیا بقدرت خداوند علی الاطلاق اوسکا پانی سابق سی بھی زیادہ ہوگیا اور
انکا خالو یہ دیکھکر انکی مصاحبت پر راغب ہوا اور اقامت کی استدعا کی انہون نی قبول فرمایا چند روز کی بعد لیّان کی چھوٹی بیٹی
کہ راحیل نام رکھتی تھی اپنی خطبہ مین لائی۔ پدر راحیل نی بنا بر مہر اپنی بیٹی کی حضرت یعقوبؑ سی مال و منال کو کہ ابواب ضروریات بسبب انکے
نہونے کے مسدود ہوتی ہین طلب کیا حضرت یعقوبؑ نی کہا متاع دنیوی سے میری پاس کوئی چیز موجود نہین ہی لیکن کچھ مدت
مقرر کرو کہ جب تک تمہارا خادم اور آجر رہون اور ادای خدمت سی کفت صداق مہیا کرون انی قبول کیا اور سات برس کی خدمت
راحیل کی مہر کی مقرر کی اور بعد تعیین میعاد کہا کہ طرفین کو رعایت ایک اور شرط کی بھی لازم ہی وہ یہ کہ اس اقرار کو کسی سی ظاہر نکرنا
کہ افشا اسکا جانبین کی واسطے سبب عیب اور عار کا ہوگا حضرت یعقوبؑ نی یہ بھی قبول کیا اور ادای خدمت مقررہ مین مشغول ہوے
بعد ازان کہ حضرت نے سات برس ساتھ شبانی اور حفاظت بکریون کی قیام فرمایا بعد انکی انکی خالو نی اپنی بڑی بیٹی سے
کہ ولیا نام تھا عقد کر دیا ہر گاہ کہ شب زفاف بسر ہوئی اور دواج ظلمانی لیل ساتھ دیباج نورانی نہار کی مبدل ہوا حضرت یعقوبؑ نی
زبان تشنیع و طعن دراز کی کہ سات برس تک مجھسی کارہای شاق لیی اور پھر آخر الامر بطریق مکر و حیلہ میری نامزد کو بدل دیا انکی
خالو نے کہا یہ بات عیب کی بات ہوتی ہے کہ بڑی بیٹی گھر مین رہی اور چھوٹی کی شادی کر دین اگر تیری خاطر راحیل پر
مائل ہی تو سات برس اور خدمت کرو اسکا بھی تمہارے ساتھ نکاح کر دونگا بنظر اس بات کی کہ اوسوقت مین جمع بین الاختین
حرام نتھا اور جب تک کہ حضرت موسیٰؑ مبعوث ہوے یہ حکم منسوخ نہین ہوا حضرت یعقوبؑ نی اور سات برس رعایت
اور حفاظت مواشی اور اغنام پر قیام فرمایا اور پھر لیّان نے راحیل کا بھی انکے ساتھ نکاح کر دیا اور دو لونڈیان بھی
انکی عوض خدمت مین عطا کین ایک کا ز[illegible]لفہ نام کہ ولیا سے تعلق رکھتی تھی اور دوسری زلفہ کہ راحیل سے متعلق تھی
جامع اعظم مین مرقوم ہے کہ ولیا سے چھہ فرزند پیدا ہوے۔ روبیل اور شمعون اور یہودا اور لاوی
اور زبالون کہ اوسکو زبولون بھی کہتے ہین اور یشجر کہ ساخار اور یشجور بھی اسکا نام ہے اور راحیل سے
یوسف اور ابن یامین اور کالفہ سے دان اور نفتالی اور زلفہ سے کاد اور اشیر کہ سب بارہ نفر ہوی اور اسباط کہ
کلام مجید مین واقع ہی انہین کیطرف اشارہ ہی اور معارف عضدی مین لکھا ہی کہ چار سبط ولیا سی پیدا ہوی۔ روبیل و شمعون و یہودا

ولاوی

ولادی اور دو راحیل سے یوسف اور ابن یامین اور یہی تین تین ایک ایک حرم سے اور ہرگاہ کہ حضرت یعقوبؑ نی وہان سے کنعان کی
جانبکا ارادہ کیا لیبان نے کہا اگر بیس روز اور یہان مقام کرو تو مجھسے ہمکو نفع عظیم بہم پہونچے حضرت نی پوچھا وہ نفع کیا ہے کہا
مین اپنی گوسفندون کو دو قسم کرتا ہون اور ایک قسم کو تمہارے نامزد کرتا ہون جو برہ نر کہ اوس قسم سے اس سال مین پیدا ہو
وہ تمہارا ہوگا آپ نے یہ بھی درخواست قبول کی اور ایک برس اور اقامت فرمائی کہ اس اثنا مین حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور
کہا ای یعقوبؑ فلان درخت کی پتے لا کر اون گوسفندون کو کہ تیرے نامزد ہین کھلا ہر ایک بچہ نر پیدا ہوگا حضرت نے الفرمودہ
جبرئیلؑ عمل کیا جتنے بچے کہ قسم نامزد یعقوبؑ سے پیدا ہوئے موافق قول جبرئیلؑ صحرای وجود مین آئے لیبان نی اس امر کو نہایت عظیم
جانکر پھر استدعا کی کہ ایک سال اور توقف کرین تا جو مادہ کہ قسم دوسری سے پیدا ہووے حضرت کو تسلیم کرے یعقوبؑ نے
بنا بر التماس خال اور خیال انتظام حال و مآل اسکو بھی قبول فرمایا اور بدستور سابق حضرت جبرئیلؑ نی انکو تعلیم کیا اور دوسرے سال مین
بھی گوسفندون کی بچے حضرت کو نصیب ہوئے پھر بعد مرور دونون سال کی مع جمیع اہل و ولد اور اغنام اور اموال ہان سے
رخصت ہوکر متوجہ اراضی کنعان ہوئے اور وقت خروج لیا زوجہ یعقوبؑ نے اپنی ایک بیٹی سے کہا کہ وہ بت جو تمہارا نانا اوسکو
پوجتا ہے چرا کر اپنے بار مین رکھہ لو چنانچہ اوس فرزند نے اسیطرح کیا اور روانہ ہوئے لیبان کہ بعد جانی فرزندون کی اپنے گھر مین آیا
ہر چند کہ اوس بت کو ڈھونڈھا نہ پایا فی الحال اسپ تیز رفتار پر سوار ہوکر عقب انکی روانہ ہوا تا آنکہ انکی پاس پہونچا اور
کہا ای یعقوبؑ میری احسان کی یہی جزا تھی کہ میری صلہ رحم کو قطع کیا حضرت یعقوبؑ متحیر ہوئے اور پوچھا کہ خیر تو ہے کیا ہوا لیبان نے
کہا میرا الہ تو چرا لایا ہے حضرت نے کہا ای خالو وہ کیا الہ ہے کہ جسکو چور چرا لیوے میرا اور تیرا خدا آفریدگار زمین و آسمان ہے
خدای تبارک و تعالی سے خوف کر اور اوسکی وحدانیت کی ساتھ ایمان لا کہ جو تیرا مال ہے مین تجھسے لیکر ہمراہ لایا ہون تجکو واپس کر دون
اسنے کہا میرا مطلب یہی ہے کہ میرا الہ مجکو دیدے جواب دیا کہ مین نے تیرا بت نہین لیا اور نہ مین جانتا ہون کہ میرے
لوگون مین کسنے یہ فعل کیا ہے لیبان نے کہا ای یعقوبؑ واسطے اوس صحبت اور قرابت کہ میرے اور تیرے درمیان مین تھا
ہے تو دعا کر سارق اور مسروق دونون ظاہر ہووین یہ کہی رہا تھا کہ اس اثنا مین سنا کہ جو مرکب کہ اوس پر صنم لیبان بار اور پیچھے
یعقوبؑ بھی سوار تھا کہ یکایک مرکب پر سے زمین پر گر پڑے اوسوقت حضرت یعقوبؑ نے کہا اے خالو اب بھی ایمان لا
اوس خدا کی ساتھ کہ جسنے تیرا مطلب اس سرعت سے مقرون باجابت فرمایا لیبان نے جواب دیا کہ مین اپنے دین سے
مفارقت نہین اختیار کرونگا اور اپنے معبود کی خدمت سے باز نہ رہونگا کہ تقلید بزرگون کی چھوڑنا مکروہ ہے ۔ آخر الامر
اپنے بت کو لیکر پھر گیا اور حضرت یعقوبؑ باتجمل و اسباب قطع مسافت مین تعجیل کرتے تھے اور جتنا کہ کنعان نزدیک ہوتا تھا
نوائر شوق زیادہ مشتعل ہوتی تھی بیت منزل وصل چون شود نزدیک ٭ آتش شوق تیزتر گردد ٭ ہرگاہ کہ کنعان اسنے

ایک منزل رہا ایک مقام پر اوترے بحسب اتفاق عیص کہ فرط ملالت مفارقت یعقوبؑ سے ملول و محزون تھے بنابر دل بہلانے کے بطور شکار سیر کرتے پھرتے تھے ناگاہ یہ بھی وہین پہونچے جہان یعقوب علیہ السلام اوترے ہوے تھے انہون نے کہ اژدہام مواشی اور اغنام اور کثرت رجال و نسوان مشاہدہ کیا چاہا کہ آگے بڑھکر احوال دریافت کرین دور سے کہ حضرت یعقوبؑ نے عیص کو دیکھا پہچانا اور غایت خوف سے کہ انکی نسبت اپنی خاطر مین رکھتے تھے چھپ گئے اور اپنی اولاد اور اتباع کو سکھا دیا اگر وہ شخص کہ سامنے سے آتا ہے تمسے پوچھے کہ یہ مال و منال کسکا ہے اور سبب اس جمعیت کا کیا ہے تو یہ کہنا کہ عیص بن اسحاق کا ایک غلام تھا یعقوبؑ نام کہ چند مدت سے کسیطرف کو اطراف ولایت شام سے چلا گیا تھا اور ایک زمانہ دراز وہان بسر کر کر مراجعت کی ہے یہ جمعیت اوسکی ہے اور بحکم اَلْعَبْدُ مَا فِیْ یَدِہٖ کَانَ لِمَوْلَاہُ یعنے غلام او رجو کچھ اوسکے پاس ہو صاحب اوسکا مالک ہے یہ جہات کہ اب حقیقت مین عیص سے تعلق رکھتے ہین اوسکے پاس لیے جاتی ہین پس جب عیص اوس قافلہ مین پہونچے پوچھا کہ قافلہ سالار اور صاحب مال کون ہے اولاد یعقوبؑ نے بر سبیل فرمودہ پدر جواب دیا اور عیص کو سنتے اس کلام کے بے نہایت رقت طاری ہوئی اور گریہ غالب ہوا کہا یعقوبؑ غلام نہین ہے بلکہ میرا برادر بجان برابر ہے یعقوب علیہ السلام اس بات کے سننے سے اپنے بھائی کے پاس چلے آئے اور خوب گلے ملکر روئے اور بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر مین کہ ہوش آیا بعد ادائے مراسم مصافحہ اور معانقہ بہت خوش ہوے اور اوس رات کو بخوشی و خرمی وہین بسر کیا علے الصباح دونون بھائی کنعان مین آنکر ملاقات احباب بہرہ مند ہوے اور کہتے ہین کہ جب ایکسال اس واقعہ پر اور گذرا تو خدا تعالی نے ابن یامین حضرت یعقوبؑ کو عطا فرمایا اور ہنگام وضع حمل راحیل مادر مولود مذکور نے بدار البقا رحلت کی اور لیا اپنے بھانجے کی پرورش مین مصروف ہوئی اور حضرت یعقوبؑ بارشاد اہل کنعان مامور ہوے عیص نے کہا ای برادر تو مدت سے بہ بلاے غربت گرفتار رہا اب تیری نوبت ہے تو حفظ و حمایت الٰہی مین یہان قیام پذیر ہو مین سفر کرتا ہون چاہیے کہ کوئی دقیقہ رعایت دینی سے نچھوڑنا اور باپ دادا کی مرقدون سے باخبر رہنا پھر اونکو وداع کیا اور بجانب اراضی روم ہجرت کی اور کہتے ہین کہ عیص اپنی چچا کی بیٹی بنت اسمعیل کو نکاح مین لائے تھے پانچ فرزند اوس سے پیدا ہوے کہ ایک کا اونمین سے روم نام تھا کہ سب رومی اوسکی نسل سے پیدا ہوے اور چونکہ روم بن عیص کا رنگ نہایت زرد تھا اوسکی اولاد کو کہ رومی ہین بنی الاصفر کہتے ہین اور تمام شاہان روم انہین کی نسل سے ہین اور عیص نے ایکسو چالیس برس زندگانی کی اور جسدن کہ حضرت یعقوبؑ نے مصر مین رحلت پائی تھی عیص روم مین مر گئے تھے اور نعش عیص کو روم سے مقام حبران مین لاکر قریب اونکے باپ دادا کے دفن کیا اور باقی حال حضرت یعقوب کا حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین مذکور ہوگا

اب قصہ یوسفؑ

کہ حکایت عجیب اور روایت غریب ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِہٖ اٰیٰتٌ

للسائلین ہ بموجب نص احسن القصص شروع کیا جاتا ہے ۔ روضۃ الصفا اور کتب صحیحہ مین لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ بتحقیق
ولیقین کبائر انبیائے مرسل اور اعاظم پیغمبران اکمل مین سے تھے ۔ مروی ہے کہ یہ اپنے سب بھائیون مین بہت خوبصورت تھے چنانچہ
کہتے ہین کہ باریتعالیٰ نے حسن کی دس حصہ کیے اونمین سے ایک جزو تمام عالم کو اور نو جزو حضرت یوسفؑ کو دیے اور روایت مین
آیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کی ایک بڑی بہن تھی ایکدن حضرت یوسف کی دیکھنے کو گئی اور اپنے بھائی سے کہا کہ یہ فرزند مجھے
دیجیے کہ اسکو مین پرورش کرونگی حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو اونہین دیدیا وہ لیکر اپنے گھر مین آئی اور پرورش کرنے لگی
جب حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کی دیکھنے کا اشتیاق ہوتا تھا تو اپنی بہن کے گھر مین جاکر دیکھہ لیتے تھے چنانچہ کئی برس اسیطرح سے
گذرے اور حضرت یوسفؑ سرو قد سہی بالا اور خوش رفتار اور شکر گفتار ہوے ایکدن حضرت یعقوبؑ نے اپنی بہن سے کہا کہ یوسفؑ
کی جدائی کی مجکو طاقت نہین ہے یوسفؑ کو پھر مجھے دیدے جب یہ سخن اونسنے حضرت یعقوبؑ کا سنا بظاہر اونکی فرمان سے
انکار نکیا لیکن چونکہ یوسفؑ کی محبت زیادہ تھی حیلہ سازی کی کہ پھر اوس حیلہ سے یوسفؑ کو یعقوبؑ سے لے لیوے ایک کمر بند تھا
کہ حضرت ابراہیم اوسکو ہمیشہ اپنی کمر پر باندھتے تھے اور اون سے حضرت اسحاق کو پہونچا تھا اور اونسے خواہر یعقوبؑ کو چنانچہ
وہ کمر بند حضرت یوسفؑ کی کرتے کے نیچے باندھ دیا اور اصلا اوس سے کسیکو آگاہی نکی اور حضرت یعقوبؑ کی پاس بھیجدیا اور
مشہور کر دیا کہ وہ کمر بند چوری جاتا رہا اور از روے حکمت واسطے دفع تہمت کے پہلے سب کی پاس ڈھونڈھا جب نوبت حضرت
یوسفؑ کی پہونچی اور یوسفؑ کی کمر مین تلاش کیا کھول لیا جو کہ انکی شریعت مین دستور اور معمول تھا کہ اگر کوئی کچھ چراتا تھا
اور عند التلاش وہ چیز اوسکی پاس نکلتی تھی تو اوسکو اوس چیز کا مالک غلام کر لیتا تھا ۔ اور بعضی روایتون سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ مکافات جریمہ سرقت مین ایک سال تک سارق کا مسروق منہ کی خدمت مین رہنا دستور تھا اور بعد اوس عرصہ کے صاحب
مال کا ہوتا تھا ۔ اس بہانے سے خواہر یعقوبؑ یوسفؑ کو اپنے گھر لیگئی اور بعد چند مدت کے جو وفات پائی تو اوسوقت پھر حضرت
یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کو اپنے پاس لائے اور خوش و خرم ہوے اور سب فرزندون سے زیادہ انکو چاہنے لگے ۔ ائمہ تاریخ لکھتے ہین کہ جب
حضرت یوسفؑ کی عمر قریب بارہ برس کے ہوئی تو انہون نے ایک شب خواب مین دیکھا اور اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ گویا مین
اپنے بھائیون کے ساتھ لکڑیان چننے مین مشغول ہون اور جب سب بھائیون نے پشتہ ہیزم فراہم کیے سب کی لکڑیان
کالی ہین اور میری سفید اور اون سب سیاہ پشتون نے میرے نورانی پشتہ کو سجدہ کیا اور بعد اسکے ایک شخص ظاہر ہوا
ایسا بزرگ اور بلند قامت کہ سر اوسکا آسمان تک اور پاؤن زمین پر لگے ہین لباس اوسکا پاکیزہ اور ترازو اوسکے
ہاتھ مین ہے اور وہ بہت تعظیم و تکریم سے میرے پیش آیا اور سلام مجکو کیا اور ایک پلہ ترازو مین میری لکڑیان اور دوسرے
پلہ مین سب بھائیون کی رکھکر تولا میری لکڑیون کا پلہ بھاری نکلا اوسوقت سب بھائیون نے بھی مجکو سجدہ کیا انکی بہن نے

ماجرا اس رویا کا حضرت یعقوبؑ سے ظاہر کیا آپ نے بسبب دریافت کرنے مرتبہ بلند یوسفؑ کے اوس خواب کے افشا کو منع کیا اور پھر بعد ایک سال کے انہون نے اور ایک خواب دیکھا کہ کوئی سوار اونسے کہتا ہی کہ اے یوسفؑ اوٹھ اور اپنے عصا کو زمین پر گاڑ جب انہون نے اوسکو نصب کیا تو انکے بھائیون نے بھی اپنے عصاؤن کو گرد وپیش اوسکے زمین مین فرو کیے لیکن انکا عصا سرسبز اور میوہ دار ہوا اور ایک نور اوس سے چمکا کہ مشرق سے مغرب تک روشن ہوگیا اوس حال مین انکے بھائی اوس درخت کا میوہ کھانے لگے اور بعد اسکے انکو سب نے سجدہ کیا اور وہ رویاے صادقہ کہ جسکا ذکر کلام الٰہی مین مصرح ہے اور مفسرین نے بتفصیل لکھا ہی ان آیات بینات سے واضح اور لائح ہے اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ یعنے جسوقت کہا یوسفؑ نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق مین نے دیکھا ہے گیارہ ستارون کو اور سورج اور چاند دیکھا مین نے اونکو واسطے اپنے سجدہ کرنیوالے اور معالم اور مواہب اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ حضرت بارہ برس کی عمر مین شب جمعہ کو اپنے باپ کی گودی مین سوگئے ناگاہ خواب سے سراسیمہ بیدار ہوے حضرت یعقوبؑ مشاہدہ اس حال سے نہایت متردد ہوے اور کہا اے فرزند تجکو کیا ہوا کہ اسطرح گھبراگئے چونکہ حضرت یوسفؑ نے کہا مین نے اس ساعت مین خواب دیکھا ہے کہ اوسکے غایت صعوبت سے خوف معلوم ہوا صورت واقعہ یہ ہے کہ مین نے دیکھا کہ ایک بلند پہاڑ ہے کہ گرداگرد اوسکے آبہاے روان اور سبزہ ہاے فراوان اور اشجار بسیار اور اثمار بے شمار اور انواع شقائق یاسمین اور اصناف شگوفہ و ریاحین سرسبز اور شاداب ہین اور ناگاہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان پر سے اوترے ہین اور مجکو سجدہ کرتے ہین حضرت یعقوبؑ نے جانا کہ وہ شگوفہ نتائج سریر دولت آسمان فرساے اسکا ہے کہ ایکدن چشمہ ہاے زلال اقبال اسکے جویبار تمکین مین جاری ہونگے اور ریاحین بانزہت اسکے چمن باسعادت حال مین کھلینگے کہ ہر لحظہ وہان سے ایکگل مراد شگفتہ اور بیشک سریر دولت ابد پیوند پر وجود عزیز اسکا متمکن ہوگا۔ اور گیارہ سبط اسرائیل کہ کواکب آسمان جلالت اور نجوم سپہر رسالت ہین اسکے آگے جبین استکانت زمین پر رکھینگے۔ اور آفتاب و مہتاب کہ عبارت دو شخص عالیمقدار اور دو اصل نامدار سے ہین اسکے ساتھ موافقت کرینگے لیکن حوادث ایام اور شوائب شہور واعوام سے اندیشہ ناک ہوکر کہنے صورت واقعہ روبرو بھائیون کے منع فرمایا کسواسطے کہ جانتے تھے اگر اسکے بھائی معلوم کرینگے تو بنابر اغواے شیطان اسکے باب مین کچھ مکر و دغا سے از روے حسد پیش آوینگے قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ یعنے کہا اے چھوٹے بیٹے میرے مت بیان کیجو خواب اپنے کو اوپر بھائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے تیرے کچھ مکر تحقیق شیطان واسطے آدمیون کے دشمن ہے ظاہر ہرگاہ کہ مراسم اس نصیحت سے فراغت حاصل کی حضرت یوسفؑ سے کہا اے فرزند ارجمند وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ

رَبُّکَ مِنْ تَاوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِ یَعْقُوْبَ کَمَآ اَتَمَّہَا عَلٰٓی اَبَوَیْکَ مِنْ قَبْلُ اِبْرَاہِیْمَ وَاِسْحٰقَ
اِنَّ رَبَّکَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۶﴾ یعنے اور اسیطرح برگزیدہ کریگا تجکو پروردگار تیرا اور سکھلاویگا تجکو تعبیر بتانی باتون کی اور پورا کریگا
نعمت اپنی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کی جیسا پورا کیا تھا اوسکو اوپر دو باپ تیری کی پہلے اس سے ابراہیم اور
اسحاق کے تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا حکمت والا ہی معلوم ہوتا ہی کہ جلد بخشندہ بی منت قامت باکرامت تیری کو تشریف
خلعت اجتبا مشرف کرے اور اسرار الوہیت شعار کی معرفت تجکو ارزانی فرماوے او نعمت فیض موہبت تجہپر اور تیری
اولاد پر فائض کرے تا آنکہ بمراتب بلند آبا و اجداد کی پہونچاوے بمقتضای مثل مشہور کہ جو بات ہونٹون سے نکلی اور کوٹھون
چڑھی تھوڑی مدت نگذری کہ اس خواب بشارت کی خبر بھائیون کو پہونچی اور سب جمع ہوکر روبیل کی پاس کہ سائر اسباط
یعقوبؑ مین امتیاز تمام بعقل و فراست رکھتا تھا گئے اور کہا اسرائیل نے عجب خواب بنایا ہی کہ اوسکے سبب سے
خاطر انور والد ماجد کو اپنی طرف بہت مائل کیا ہی روبیل کو سُنکے اس حال سے تعجب ہوا کہا اِنِّیْ لَآ اَرٰی وَجْہَہٗ وَجْہَ الْکَذَّابِیْنَ ط
یعنے بتحقیق نہین دیکھتا مین منہ اوسکا منہ جھوٹون کاسا او لیکن چونکہ آثار جاہ و اقبال اوسکے ناصیہ حال سے ظاہر اور
ہویدا ہین کیا عجب ہی کہ افضال ایزد متعال سے نہال سعادت و اجلال اوسکا جویبار اعمال پر نشو و نما کرے اور ہلال حال
اوسکا سپہر کمال پر بدر تمام ہووی اکثر اخوان استماع سخن روبیل سے کہ اوسکو دانا تر اپنے سے جانتے تھے زیادہ تر مشوش اور
مضطر ہوے اور بحر تحیر اور تفکر مین نظر بانجام اوس واقعہ کو شب و روز ہمکنار قلق و اضطرار رہے کہ بعد تقضای ایک سال
سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ اونگلیون کی پورون مین سے پانی ٹپکتا ہی اور ہوا مین جاکر بھائیون کی
سر پر برستا ہی پس انہون نے اس واقعہ کو اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یہ خواب دلالت
کرتا ہی اس امر پر کہ قحط ظاہر ہووے اور اسکا دریای پنج شاخ موہبت احسان کشت زار برادران تشنہ لب کو بفیض مکارم و
امتنان سیراب کرے پھر حضرت نے اس خواب کی بھی اخفا مین مبالغہ فرمایا و لیکن بعد چند روز کے اوسکی بھی اطلاع بھائیون کو
ہوگئی اور مزید اختصاص بہ نسبت انکی پدر مہربان کا مشاہدہ کیا اور انکا مادہ حسد اور رشک سے متزاد ہوا او بعضون نے
اس باب حقد و عداوت مین یہ بھی لکھا ہی کہ صحن بستانسرای یعقوبؑ مین ایک درخت تھا بہت بلند جب اللہ تعالے
حضرت یعقوبؑ کو فرزند عطا فرمایا تھا تو ایک شاخ تازہ اوس درخت مین اوسیوقت اوگتی تھی اور اوس فرزند کی قد کے
برابر بڑھ جاتی تھی جب وہ فرزند سن بلوغ کو پہونچتا تھا تو حضرت یعقوبؑ اوس شاخ کو کاٹ کر اور اوسکا عصا بناکر اوس
فرزند کو دیتے تھے جب حضرت یوسفؑ پیدا ہوے تو وہ شاخ اوس درخت مین نہ پھوٹی ایک رات اکیلے حضرت یوسفؑ
نے اپنے باپ سے کہا دعا کرو کہ خدا تعالے مجکو ایک عصا بہشت سے عنایت کرے تا مجکو عہد جوانی سے بڑھاپی تک دستگیری کرتا رہی

حضرت یعقوبؑ نے دعا کی اور حضرت جبرئیلؑ حضرت یوسفؑ کے واسطے عصای سبز زبرجد کا بہشت سے لائی اس سبب سے ان بھائیون کا حسد اور زیادہ ہوا پھر آپسمین انہون نے مشورہ کیا ایک نے کہا اسکو مار ڈالنا چاہیے دوسرے نے کہا قتل نفس بے قصور اور خون ناحق گناہ عظیم ہے یہ نکرنا چاہیے بلکہ اسکو ایک بیابان ہولناک مین چھوڑ دیجیے کہ باپ سے جدا ہو کر اپنی موت سے مر جاوے تیسرے نے کہا یہ قتل سے بھی بدتر ہے بہتر یون ہے کہ اسکو لیجا کر ایک کنوئین مین کہ سر راہ ہووے اوسمین ڈالدیجیے کہ کوئی سوداگر آتا جاتا اسکو نکالکر کسی اور شہر مین لیجاوے۔ القصہ سب نے اسپر اتفاق کیا اور حضرت یوسفؑ کو اس امر پر فریفتہ کیا کہ ایکبار ہمارے ساتھ جنگل مین چلکر سیر اور تماشا کرے حضرت یوسفؑ نے کہا اگر باپ سے اجازت لیلو تو کیا مضائقہ سب جمع ہو کر حضرت یعقوبؑ پاس گئے اور کہا ان دنون فضای صحرا خوب ہے اور ہوای موسم مرغوب اگر یوسفؑ کو ہمارے ساتھ کردو تو یہ بھی سیر اور تماشا کر آوے اور اسکا غنچۂ دل کھلے حضرت یعقوبؑ نے کہا مین بے بہار گل رخسار یوسفؑ چون بلبل خزان دیدہ ہو جاؤنگا تمکو نہین چاہیے کہ آپ گلزار مین رہو اور مجکو خار ہجران مین گرفتار کرو۔ کہتے ہین کہ سبب اجابت مسؤل فرزندان اسرائیل یہ تھا کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک رات خواب دیکھا تھا کہ زمین روتی ہے اور یوسفؑ کو اپنی طرف بلا کر کہتی ہے کہ یا اشرف المظلومین میرے پاس آ کہ تیرے بھائی بند تجھپر ظلم کرینگے اور زمین اوسکو نگل گئی اور یوسفؑ ناپدید ہو گیا۔ الغرض ہرگاہ کہ حصول مقصود فرزندان یعقوبؑ جیز تعویق مین پڑا ملول اور محزون اپنے باپ کی پاس سے آکر ایک گوشہ مین محل مشورہ منعقد کیا اور تجویزین انکے لے چلنے کی بمکر و دغا سے سوچنے لگے کہ اس اثنا مین ابلیس پر تلبیس کہ جسکی شان مین اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ واقع ہے بہ تبدیل ہیات اوس مقام پر بصورت ایک پیر مرد متبرک لباس زاہدانہ در بر و عمامہ عابدانہ بر سر تسبیح ہزار دانہ در دست وظیفہ خوان مثل مرد خدا پرست حاضر ہوا اور انکی اندوہ و ملالت اور کنکاش و مصلحت کا باعث پوچھا پسران یعقوبؑ نے کہا ایک مدت سے کہ سر رشتہ تدبیر ہمارا گم ہے کوئی تدبیر نہین بنتی کہ یوسفؑ کو نظر شفقت پدری سے گرادین یا باپ کی پاس سے دور لیجاوین جتنا کہ ہم عرض کرتے ہین وہ برخلاف جواب دیتے ہین یعنی اب ہمنے چاہا تھا کہ اسکو صحرا مین لیجا کر کوئی تدبیر کرین باپ نے نہ مانا اور ہمارے ساتھ جانے نہ دیا شیطان نے کہا کہ سبب توقف اور درنگ یہی ہوا کہ تدبیر بیوقت اور بے محل تمسے ظہور مین آئی مصرع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد۔ بہتر اور مستحسن سطر جیر ہے کہ اتنا صبر کرو کہ ایام بہار اور موسم نظارت گلزار آجاوے جب اپنی بھائی کو سیر اور تماشے پر ترغیب کرو اور لہو و لعب کو اوسکی نظر مین جلوہ دو تا وہ آپ اپنے باپ سے گلگشت کی درخواست کرے اوسوقت بیشک چہرۂ مطلوب پردۂ حجاب سے رخ دکھائیگا ان سب کو اسکی یہ رای مستحسن معلوم ہوئی چنانچہ اسکی استحسان عقل سلیم پر تحسین

وآفرین کی اور تحریک اس مقدمہ کی ملتوی بوقت رکھی اور جبکہ خسرو انجم اپنی بیت الشرف مین خرامان ہوا بہیات
اجتماعی یوسف علیہ السلام کی پاس آئے اور کہا ای یوسف ہمکو جو تجھسے محبت بہت ہی ہر سیر و تماشا مین چاہتی ہین کہ تو بھی شریک
ہووے اور لذت اوٹھاوے اون دنون مین محض سیر صحرائی دلکشا تھی حضرت والد نے تمکو اجازت ہماری ہمراہی کی
ندی تو ہمکو وہ تماشا بی لطفی سے گذرا اب اوس سے زیادہ کیفیت کا وقت آیا ہی یعنے گل خودرو دشت و دامون مین کھلا ہے
اور ہر کوہ و کمر گلہای رنگا رنگ سی بسان گلشن خوش نما بنا ہی دل نہین چاہتا کہ ہم ایسے تماشا گاہ مین تیری بغیر سیر و
سیاحت کرین اور تجکو کنج خانہ مین کہ مثل زندان ہی چھوڑ جاوین اور فی الواقع جسکو کہ ہوای روح افزای موسم بہار
اور نغمۂ دلکش مزامیر و اوتار سے سرور حاصل نہو چاہیے کہ وہ بیمار ہے محتاج العلاج جیسا کہ حکمای سلف نے کہا ہے
مَنْ یُہَیِّجُہُ الرَّبِیْعُ وَ اَزْہَارُہٗ وَ الْمَزَامِیْرُ وَ اَوْتَارُہٗ فَہُوَ فَاسِدُ الْمِزَاجِ مُحْتَاجٌ اِلَی الْعِلَاجِ غرض کہ ایسے افسون اور
فسانہ اپر دم کیے اور کہے کہ انکا دل بی اختیار راغب و مائل اوس سیرگاہ کا ہوا اور یہ انکی رفاقت پر راضی ہوے مگر
در صورت رخصت حضرت پدر عالی قدر چنانچہ بھائی خوش ہوکر باتفاق یکدیگر حضور حضرت یعقوب مین آئے اور عرض کیا
کہ اب ضرور ہے یوسف علیہ السلام کو بھی اجازت سیرگاہ دیجی کہ ہر باغ و بستان مانند گلزار ارم شاد و خرم ہی اور ہوای ربیعی جانفزای
بنی آدم حضرت خاطر مبارک قرین طمانیت رکھین کہ دلجوئی اور ملاطفت مین ہمسے نسبت اس نور نظر انور کے اصلا قصور
نہوگا آپ نے یہ سنکر فرمایا کہ اول تو مجکو جدائی اوسکی ایکدم کی گوارا نہین اور دوسرے یہ خوف ہی کہ مبادا تم غفلت کرو
اور اوسکو بھیڑیا کھا جاوے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے قَالُوْا یَا اَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَہٗ لَنٰصِحُوْنَ
اَرْسِلْہُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ٭ قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْہَبُوْا بِہٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ
وَ اَنْتُمْ عَنْہُ غٰفِلُوْنَ ٭ قَالُوْا لَئِنْ اَکَلَہُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَۃٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ٭ یعنے کہا انہون نے ای باپ ہمارے
کیا ہی واسطے تیرے کہ نہین با امانت جانتا تو ہمکو اوپر یوسف علیہ السلام کے اور تحقیق ہم واسطے اوسکے البتہ خیرخواہ ہین بھیجدے
اوسکو ساتھ ہمارے کل شکم سیر کھاوے اور کھیلے اور ہم واسطے اوسکے البتہ محافظت کرنے والے ہین کہا تحقیق
مین البتہ غمگین کرتا ہی مجکو یہ کہ لیجاؤ تم اوسکو اور ڈرتا ہون مین یہ کہ کھا جاوے اوسکو بھیڑیا اور تم اوس سے
غافل ہو کہا اونہون نے اگر کھا جاوے اوسکو بھیڑیا اور ہم جماعت ہین زبردست تحقیق ہم اوسوقت زیان
پانے والون سے ہین اور بعضے اہل تفسیر نے لکھا ہی کہ سبب اس اندیشہ کا یہ تھا کہ ایکمرتبہ حضرت نے خواب مین
دیکھا تھا کہ گویا آپ ایک قلہ کوہ پر شکوہ پر بیٹھے ہین اور یوسف علیہ السلام بطن وادی اور اوس پہاڑ کی دامن مین پھرتی ہین ناگاہ
ایک گرگ کسیطرف سے نکلا اور اونپر حملہ کیا اور جب حضرت نے معائنہ اس حال سی جو قصد کیجی اوترنے کا انکی حفاظت کی واسطے کیا

تو زمین شق ہوئی اور یوسفؑ اوسمین سما گئے بالجملہ فرزندون نے اپکا ذکر خوف گرگ سنکر بیان کیا کہ گرگ تیز دندان کو
کیا قدرت کہ حریم شیر ژیان مین قدم رکھے اور سگ زشت خصلت کو کہان تاب طاقت کہ سامنے پہلیتن پلنگ منزلت کی آوے
پھر جو قیل و قال انکی دراز ہوئی یوسفؑ بھی آئے اور اجازت کیواسطے مصر کے اور رخصت مانگنے سے حضرت کی رونے لگے پھر زیان ہو
رونا اوس نوجوان کا گوارا نہوا اور چار و ناچار اجازت بخشی اور رضا بقضا کر کے کہا کہ یوسفؑ کا سر و تن دھوو اور نئے
کپڑے پہناؤ اور خوشبو سے معطر کرو اور وہ پیراہن کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے واسطے آتش نمرود کے بیچ مین ڈالنے
کے وقت لائے تھے اور حضرت یعقوبؑ کو میراث مین پہونچا تھا تعویذ کر کے بازو پہ باندھا اور عمامہ اسحاقؑ سر پر رکھا
اور ردائے شیثؑ دی اوڑھائی اور نعلین آدم صفی اللہ پہنائی اور عصائے یحییؑ ہاتھ مین دیا اور آپ کنعان کے
دروازے تک اپنے سب فرزندون کے ساتھ آئے اور حضرت یوسفؑ کو بغل مین لیکر وداع کیا اور ایک روایت مین ہے
کہ قریب در شہر کنعان ایک درخت تھا بلند کہ زیر سایہ اوسکے ملاقات و وداع احباب رسوم تھی وہان تک حضرت تشریف لیگئے
اور کہا ای یوسف تیرے جانے سے مجھکو نہایت غم و اندوہ ہوتا ہے نہین معلوم کہ آخر کار کیا ہوگا مجھکو بھول نجانا مین تجھکو
نہین بھولنے کا اور پھر فرزندون سے حضرت یوسفؑ کی محافظت کیواسطے مبالغہ سے کہا اور بالخصوص یہودا کو فرمایا
کہ تجھکو اسے سپرد کیا بہت محافظت مین کوشش کرنا اور فرط محبت سے پھر حضرت یوسفؑ کو بغل گیر کیا اور کہا شاید مدت
مفارقت زیادہ اوس سے ہو کہ خیال مین ہے ہو وے تجھکو واجب ہے کہ بوڑھے باپ کو فراموش نکرنا کہ مین بھی نہین بھولنے کا
اور جب تک مجھے پھر نہ دیکھی کسی اور کو دیکھکر نہ ہنسنا کہ مین بھی بغیر دیدار گل عذار تیری کے اصلا لب تبسم آشنا نکرونگا
اور بعد اس کہنے کے کہ انکو رقت ہوئی پھر گلے لگا کر رخصت کیا اور صاحب روضۃ الصفا لکھتا ہے کہ از روے
اخبار صحیحہ ثابت ہے کہ سبب درازی مدت مہاجرت حضرت یوسفؑ یہی بات ہوئی تھی کہ حضرت یعقوبؑ سے بوقت وداع
نکلی تھی کہ انہون نے حالت اضطرار مین یہودا کو سپرد کیا اور خوف انکو گرگ کا غالب ہوا اور ترس خدا کا غالب نہوا اوس وقت فراموش کیا
چنانچہ باریتعالی نے از روی وحی ارشاد کیا کہ اتدری لم فرقت بینک و بین یوسف قال لا فقال اللہ تعالی لانک خفت
الذئب ولم تخف منی و نظرت الی غفلۃ اخوتہ ولم تنظر الی رعایتی و اخترت محافظتہ لغیری بہرحال انکے بھائی
حضرت یوسفؑ کو لیکر روانہ ہوے کوئی اپنے کاندھے پہ بٹھاتا تھا اور کوئی اپنے سر پر سوار کرتا تھا اور حضرت یعقوبؑ انکی طرف
دیکھتے تھے اور شوق لقائے فرزند ارجمند سے روتے تھے جبکہ یہ حضرت کی نظر سے غائب ہوے اور کنعان کی سرحد سے باہر گئے حضرت یوسفؑ کو

[illegible]